

کتاب دینی

اِقْرَبَتْ السَّاعَةُ وَالشُّوقُ لِقَائِهِ

قیامت کی نشانیاں

زنا کاری

دجال

صحیح احادیث کی روشنی میں

قل نام

تحقیق و تخریج کے ساتھ

ظہور ہمہدی

جنگ و جدل

www.KitaboSunnat.com

فساد

تالیف: حافظ مبلشہر حسین الہوری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ
وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی اربعہ

معدنہ البریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com



قیامت کی نشانیاں

صحیح احادیث کی روشنی میں

== تحقیق و تخریج کے ساتھ ==

قیامت کی نشانیاں

صحیح احادیث کی روشنی میں

مع تحقیق و تخریج

حافظ مبشر حسین لاہوری

فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ
FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.
NEW DELHI-110002

© جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، احادیث رسول ﷺ اور دینی و دیگر علمی کتابوں میں غلطی کرنے کا قصد رکھتی نہیں کر سکتا۔ بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے بھی ہمارے ادارہ میں مستقل شعبہ قائم ہے اور طباعت سے قبل کوشش کی جاتی ہے کہ نشاندہی کی جانے والی جملہ غلطیوں کی بروقت تصحیح کر دی جائے۔ اس کے باوجود غلطیوں کا امکان باقی رہتا ہے۔

لہذا قارئین کرام سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ علمی کتابوں کی نشاندہی کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اصلاح ہو سکے۔ سبکی کے اس کام میں تعاون کرنا صدقہ جاریہ کے مترادف ہے۔ (ادارہ)

نام کتاب

قیامت کی نشانیاں

صحیح احادیث کی روشنی میں

مصنف: حافظ مبشر حسین لاہوری

صفحات: ۴۲۴

طبع اول: جون ۲۰۰۴ء

بامتمام

محمد ناصر خان

Name of the book

Qiyamat Ki Nishanian

Sahih Ahadees Ki Raushni Mein

By: Hafiz Mubashshir Husain Lahori

1st Edition: June, 2004

Pages: 424

Size: 23x36/16



فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.

Corp. Off: 2158, M.P. Street, Pataudi House Darya Ganj, N. Delhi-2

Phones: 23289786, 23289159 Fax: 23279998 Res.: 23262486

E-mail: farid@ndi.vsnl.net.in Websites: faridbook.com faridbook.org

فارم کوک ڈپو سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار	عنوانات
41	قیامت کی حقیقت	11	پیش لفظ
42	قیامت کی نشانیاں، کیوں؟	12	مقدمہ
43	قیامت کی علامات صغریٰ و کبریٰ	13	عالم غیب
45	کیا خبر واحد حجت نہیں؟	14	عالم شہادت
46	خبر واحد	15	عالم شہادت میں عالم غیب کی جھلک
50	خبر واحد کی حجیت قرآن مجید کی روشنی میں	16	انسانی معلومات کے ذرائع اور وحی الہی
52	خبر واحد کی حجیت احادیث کی روشنی میں	17	حواسِ خمسہ کی حدود و قیود
54	عقائد میں بھی خبر واحد حجت ہے	19	انسانی حواس جن چیزوں کے تدراک سے عاجز ہوں کیا ان کا انکار درست ہے؟
55	واحد کی تائید	23	ایمان کیا ہے؟
57	خبر واحد اور ائمہ سلف	24	ایمان بالآخرت
57	خبر واحد سے انکار	25	قیامت برحق ہے
58	باب 1 : قیامت کی چھوٹی نشانیاں	27	قیامت کا ایک منظر
59	خاتم النبیین کا ظہور	28	قیامت قریب ہے
63	انشقاق القمر	30	ایک اشکال کا جواب
65	نبی علیہ السلام کی وفات	34	وقوع قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے
68	امت مسلمہ کا ظہور	36	مسکرتین قیامت کی سزا
		37	قیامت کے مختلف نام

نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار	عنوانات
	عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود تنگی	70	ہر گھر میں اسلام داخل ہوگا
134	ہوں گی	72	لسان نبوت سے وعدہ
136	علم کا خاتمہ اور جہالت میں اضافہ	73	ہر طرف امن و امان ہوگا
139	زنا کاری عام ہوگی	77	قوتوں کا ظہور
	زنا کاری کے سدباب کے لئے کچھ	79	حضرت عمرؓ قتلوں کے درمیان رکاوٹ ہیں
141	تجاویز	81	فتنے مشرق سے ظاہر ہوں گے
142	شراب حلال سمجھی جائے گی	84	سالم بن عبداللہ بن عمرؓ کا فیصلہ
144	گانا بجانا رواج پا جائے گا	85	قتل عام ہوگا
145	رشتہ داری اور ہمسائیگی	87	شہادت عثمان بن عفانؓ
148	لوگ اجنبی بن جائیں گے	90	ہنگ جمل
149	جھوٹ بکثرت بولا جائے گا	95	جنگ صفین
151	جھوٹی گواہی دی جائے گی	97	خوارج کا ظہور
152	بد عملی پھیل جائے گی	102	جھوٹے نبیوں اور دجالوں کا ظہور
155	لوگ بخیل ہو جائیں گے	107	مال و دولت کی فراوانی
156	امت مسلمہ شرک میں مبتلا	112	بیت المقدس کی فتح
163	مساجد میں زیب و زینت	114	طاعون کی وبا
165	سود اور حرام مال	116	ارض حجاز سے آگ کا روشن ہونا
167	کاروبار میں عورتیں	118	ترکوں سے جنگ
169	سیاہ خضاب استعمال	125	امانت مفقود اور خیانت بھر پور ہوگی
170	سیاہ خضاب کی ممانعت	129	جابر حکمران
171	قریش کا خاتمہ ہو جائے گا	132	غاشی پھیل جائے گی
173	کفار کی تقلید	133	قرآن مجید کا فیصلہ

نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار	عنوانات
227	روماج ہوگا	176	زلزلے بکثرت ہوں گے
229	کفار مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں گے		صورتیں مسخ ہوں گی اور لوگ زمین میں
231	ہر گھر میں فتنہ داخل ہو جائے گا	178	دھنسنے جائیں گے
	عیسائیوں سے مل کر مسلمان تیسرے	173	دل کا دورہ بکثرت ہوگا
	ملک سے جنگ لڑیں گے اور مسلمانوں	184	اسلام صرف ”معروف“ لوگوں کو کیا جائیگا
233	سے عیسائیوں کی جنگ	187	قرآن کو بھیک مانتے کا ذریعہ بنایا جائیگا
	روی کثرت تعداد میں بڑھ	190	دعا اور طہارت میں زیادتی
239	جائیں گے	192	”باہل“ عہدے سنبھال لیں گے
241	دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ	196	غریب امیر ہو جائیں گے
244	مرد قلیل اور عورتیں کثیر	199	فلک بس عمارتیں بنانے میں مقابلے بازی ہوگی
	مصر، شام اور عراق اپنے پیمانے اور	201	قرطاس و قلم کا ظہور
246	خزانے روک لیں گے	203	محقق یا پرست استاد بن جائیں گے
248	صوت کی تمنا کی جائیگی	205	زمانہ قریب ہو جائے گا
	بیت اللہ پر چڑھائی کرنے والا لشکر	208	ہزار قریب قریب ہوں گے
251	زمین میں جنس جائے گا	209	لوحی اپنے مالک کو ختم دے گی
255	ایک قطعاتی حکمران ہوگا	211	دنیا سے محبت اور موت سے نفرت ہوگی
257	ایک جمجمہ نامی بادشاہ ہوگا	213	ایک لوگ ”حدوم“ ہو جائیں گے
258	حیوانات و جمادات انسان سے ہم کلام	216	دین انہی ہو جائے گا
261	شجر و حجر بکارت میں گے	219	آگ بدل جائیں گے
262	سوسن کا ہر خواب سچا ثابت ہوگا	221	بارش بکثرت ہوگی مگر خبیث محفوظ رہیں گے
	عرب کے دشت و صحرا باغات میں	222	بارش بکثرت مگر پیداوار نہیں ہوگی
264	بدل جائیں گے	224	قطعیہ کی فتح

نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار	عنوانات
319	آکھیں دونوں عیب دار ہوں گی	267	مدینہ ویران ہو جائے گا
320	مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا		باب : 2
321	قتل نہیں کر پائے گا	272	قیامت کی بڑی نشانیاں
	دجال سچے اور قلمس مسلمان کو نقصان	273	قیامت کی دس بڑی بڑی نشانیاں
"	نہ پہنچا سکے گا	274	قیامت کی علامات کبریٰ کا تسلسل
322	دجال کے فتنے سے پناہ مانگی چاہیے	275	امام محمدؐ کا ظہور
324	بارگاہ الہی میں دجال کی حیثیت	286	خروج دجال
"	دجال کتنے دن زمین پر دندا پھرے گا	288	مسح دجال بڑے غصے سے خروج کرے گا
326	دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتا	289	دجال کی شکل و صورت
	دجال کے لئے سب سے سخت لہج	293	کیا دجال آدمی ہوگا؟
328	کون سے ثابت ہوں گے؟	294	کیا دجال زندہ ہے؟
	دجال بیت اللہ اور بیت المقدس میں	298	کیا نبی کریمؐ نے دجال کو دیکھا تھا؟
329	داخل نہیں ہو سکتا	299	دجال کی شہدہ بازیاں
"	دجال اور اس کے لشکر کی ہلاکت	303	دجال دنیا کا سب سے بڑا لشکر
333	دجال ملعون کی جائے قتل	307	دجال کی جنت اور جہنم
340	ایمن و یار دجال تھا؟	309	دجال سے بچنے کے لئے بھانڈوں پر پناہ
346	حافظ ابن کثیر کا فیصلہ	"	دجال مشرق کی طرف خراسان سے نکلے گا
347	شیخ الاسلام ابن تیمیہ کا فیصلہ	311	جن لوگوں کا پسندیدہ لمبہ دجال
"	ایمن صیاد کا بن تھا	313	دجال شہدائی کا دعویٰ کرے گا
	ایمن صیاد دجال کے ہارس تھا	316	دجال سے بھاگنے کے طریقے
349	معلومات رکھتا تھا	319	دجال کی بے بسی کا نظارہ
350	ایمن صیاد "حرہ" کے دن گم ہو گیا	"	اپنے ماتھے پر لکھا کافرت ملائکہ کا

نمبر شمار	عنوانات	نمبر شمار	عنوانات
378	یا جوج ماجوج کی ہلاکت		کیا ابن صیاد نے تابع ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا؟
383	اسمن و امان کا سنہری زور	350	
385	مشرق، مغرب اور بزیرۃ العرب	353	نزول عیسیٰ قرآن کی روشنی میں
390	ہر طرف دھواں چھا جائے گا	354	نزول مسیح حدیث کی روشنی میں
//	احادیث کی روشنی میں	355	صفت و مقام نزول عیسیٰ
396	سورج مغرب سے طلوع ہوگا	356	وقت نزول عیسیٰ
//	احادیث کی روشنی میں	357	علامات عیسیٰ
403	راپۃ الارض۔		عیسیٰ جہاد کے ذریعے دین اسلام غالب کر دیں گے
//	احادیث کی روشنی میں	359	
	ہر بندہ مؤمن کی روح تپیں کر لی جائے گی	360	حضرت عیسیٰ حج اور عمرہ کریں گے
406		364	حضرت عیسیٰ کتنی دیر زمین پر قیام فرمائیں گے
	بیت اللہ کی حرمت پامال کر دی جائے گی	365	عیسیٰ کی وفات اور جہیز و تکفین
410		370	یا جوج و ماجوج قرآن مجید کی روشنی میں
	زمین پر صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے	371	یا جوج و ماجوج حدیث کی روشنی میں
414		372	یا جوج و ماجوج کی مصروفیت
417	خونفک آگ ظاہر ہوگی۔	373	یا جوج و ماجوج کا خروج
//	جائے خروج	374	یا جوج و ماجوج کا تخریب و فساد
418	آگ لوگوں کو کس طرح ہانکے گی؟	376	دیوار ذوالقرنین میں سوراخ
420	ارض محشر	//	یا جوج ماجوج کی شکل و صورت
		377	یا جوج ماجوج کی کثرت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

کچھ عرصہ قبل راقم نے حافظ عبدالرحمن مدنی حفظہ اللہ (مدیر اعلیٰ ماہنامہ ”محدث“ لاہور) کی فرمائش پر ”پیش گوئیوں کی حقیقت“ کے عنوان سے ایک مفصل مضمون ترتیب دیا تھا جس میں نبی کریم ﷺ کے ماضی، حال اور استقبال کی تمام پیش گوئیوں کو جمع کر کے موجودہ حالات میں ان کے اظہار کے بارے میں صحیح نکتہ نظر پیش کیا تھا۔ علاوہ ازیں سائنسی اکتشافات سے متاثر ہو کر حضور نبی کریم ﷺ کی پیش گوئیوں کو محض ”قصے“، ”کہانیاں“ قرار دینے والوں یا ان پیش گوئیوں کی دور از کار تاویلات و توجیہات کرنے والوں کا قرآن و سنت کی روشنی میں خوب جائزہ لیا گیا اور منہج سلف کی صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔

پیش گوئیوں کا تفصیلی جائزہ پیش کرنے کے لئے نفس موضوع سے متعلقہ جب تمام دلائل کا احاطہ کیا گیا تو ان میں قرب قیامت کے احوال و آثار اور قیامت کی چھوٹی اور بڑی نشانیاں نظر سے گذریں تو راقم نے ان تمام علامات قیامت کو تاریخی ترتیب سے تدوین کر کے افادہ عام کے لئے ایک الگ کتابی صورت میں شائع کرنے کا عزم کر لیا کیونکہ اس اہم موضوع پر اب تک اردو میں کوئی جامع مانع کتاب سامنے نہیں آئی تھی۔ کتاب ہذا ”قیامت کی نشانیاں“ اسی عزم و کاوش کا مظہر ہے۔

اللہ تعالیٰ راقم کی اس ادنیٰ سی کاوش کو اپنی اور لوگوں کی اصلاح اور دنیوی و اخروی فلاح کا ذریعہ بنائے۔ (آمین)

﴿ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم ۝ وتب علينا انک انت التواب الرحيم﴾

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدمہ

جس طرح انسان روح و جسم سے مرکب ہے اسی طرح عالم کائنات ظاہر و باطن، دونوں نظاموں سے مربوط ہے۔ ظاہری نظام جسے ہمارے حواسِ ہدیبی طور پر سمجھ کر مشاہدات و تجربات کی روشنی میں مختلف اصول و قواعد کا نفاذ کرتے ہیں اور عقلِ انسانی آزادانہ اپنے تجزیلات کے گھوڑے دوڑاتی ہے اسے ہی عالمِ مشاہدات (Material World) عالمِ طبیعات، موجودات (Physics)، فلکِ الافلاک، فضا، اکبر (Universum Permagnlim) وغیرہ جیسی اصطلاحات سے موسوم کیا جاتا ہے جبکہ دوسرا باطنی نظام ہے جس کا دائرہ عمل ”عالمِ باطن“ میں ہے جو ہمارے احساسات و ادراکات، مشاہدات و تجربات سے ماسوا اور عقل و خیال سے ماورا ہے، اسے ہی مابعد الطبیعات (Metaphysics) عالمِ غیب (Unseen) اور عالمِ باطن وغیرہ کی اصطلاحات سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان دونوں کے درمیان ایک تیسرا عالم بھی ہے جسے عالمِ برزخ یا عالمِ مثال (Supra Material World) سے موسوم کیا جاتا ہے لیکن یہ عالم بھی انسانی حس و شعور سے ماورا ہونے کی وجہ سے عالمِ باطن کا ضمیرہ اور داخلی حصہ ہے اس لئے قرآن مجید نے عالم کائنات کو دونوں نظاموں (ظاہر و باطن) سے تعبیر کیا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے :-

﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ﴾ [الحشر: ۲۲]

”اللہ تعالیٰ ہی ایسی ذات ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ ظاہر و باطن سے آگاہ ہے۔“

عالم غیب (Metaphysics)

عالم غیب یا مابعد الطبیعات کی کنہ و حقیقت کے بارے میں انسانی علوم کے تمام ذرائع، تجربات و مشاہدات، حس باصرہ، سامعہ، لامسہ، ذائقہ، شامہ۔ اور انسانی عقل و تخیل اور وجدان و ذوق اپنی صحت و سلامتی اور استعداد و صلاحیت کے باوجود ناواقف، عدیم العلم اور ”لاادری“ کے دعویدار ہیں اور اس بارے میں انسان کی ہدایت و رہنمائی کی کوئی یقینی و قطعی راہ متعین کرنے سے عاجز ہیں۔ انسانی قوی اور احساسات و ادراکات تو بذات خود انسان کی کنہ و حقیقت کے احاطے سے عاجز ہیں کہ انسان کہاں سے آیا اور آتا ہے؟ مرنے کے بعد کہاں جاتا ہے؟ آنے کا مقصد کیا تھا؟ جانے کے بعد کیا ہوگا؟ اور یہ سب کچھ ”کیا“ اور ”کیوں“ ہے؟ علاوہ ازیں نظام کائنات کا کوئی مدبر و منتظم ہے یا نہیں؟ ہے تو کہاں ہے؟ نہیں ہے تو نظام کون چلا رہا ہے؟

مذکورہ بالا تمام سوالات کے صحیح و صریح جوابات میں انسانی علوم کے تمام ذرائع فی الحقیقت مہیوت اور بے بس ہیں البتہ وحی الہی اور علم الہی ہی ان معما کا صحیح اور کافی و شافی حل پیش کرنے میں منفر و ممتاز ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

(۱) ﴿قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَبٰۤانَ يُّعْتٰوْنَ﴾ [النمل: ۶۵]

”آپ کہہ دیں کہ آسمانوں اور زمین کے غیب کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ (لوگ) تو یہ بھی نہیں جانتے کہ کب وہ اٹھائے جائیں گے؟“

(۲) ﴿لَهُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى﴾

[طہ: ۶]

”اسی کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور جو کچھ زمین اور جو کچھ ان کے درمیان اور جو کچھ (کڑھ) خاک کے نیچے ہے۔“

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۳) ﴿عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِنْ رَسُولٍ﴾

[الحج: ۲۶۶]

” (اللہ) غیب کو جاننے والا ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا الا کہ کسی کو رسول بنا کر منتخب کرے۔“

عالم شہادت (Material World)

یعنی موجودہ عالم جس سے ہمارا بلا واسطہ تعلق ہے، جہاں ہمارے احساسات و مشاہدات کو عمل و دخل کی لازمی اور واقعی حیثیت حاصل ہے۔ جہاں اشیاء کے وقوع، وقوع کے عمل و اسباب، اشیاء کے لوازمات و خاصیات اور انکا باہمی تعلق وغیرہ ہمارے مشاہدات سے ہزار ہا مرتبہ گذرتا ہے۔ ہم اپنے حواس و قیاس، علم و استقرا اور عقل و تخیل وغیرہ کے تمام اسباب و ذرائع کو بروئے کار لا کر اس حقیقت پر لب کشائی کرتے ہیں کہ سورج فلاں فلاں وقت پر طلوع و غروب کی منزلیں طے کرتا ہے، چاند، ستارے اپنے اپنے اوقات معینہ پر نکلتے اور ڈوبتے ہیں، غروب شمس رات کا پیغام ہے، رات کا آغاز دن کا اختتام ہے، آگ جلاتی ہے، چھری کاٹتی ہے، زہر قاتل ہے۔

ہم مذکورہ اشیاء کی گردش و تنظیم اور نتائج و خواص سے اس لئے متعلق ہیں کہ یہ ہمارے احساسات و مشاہدات سے گذرتے ہیں، ہماری عقل ان پر تجربات کے بعد مہر ثبت کر کے انہیں تقضیا کھیے اور قواعد اصولیہ کی شکل دیتی ہے مثلاً جب بھی ہمیں آگ کے پاس جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو ہمیں حرارت اور تپش کا احساس ہوتا ہے اور اگر ہم اس آگ میں کسی چیز کو پھینکیں تو آگ اسے جلا کر راکھ بنا دیتی ہے اور ایسا ایک مرتبہ نہیں بلکہ ہر مرتبہ ہی ایسا ہوتا ہے تو ہماری عقل یہ قاعدہ وضع کر لیتی ہے کہ آگ کا خاصہ جلاتا ہے۔

عالم طبیعیات میں حس و عقل کی راہنمائی اور اسباب و وسائل کی رسائی کے باوجود بہت سے عقدے ہمیشہ ہر دور میں لا ینحل رہے ہیں کیونکہ انسانی معلومات اپنی مجہولات کے مقابلے میں انتہائی ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

قلیل ہیں اور خود انسان کا خالق اس پر ”یعنی گواہ“ ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿ وَمَا أَوْتَيْنَاهُ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا ﴾ [الاسراء: ۸۵]

”اور تمہیں نہایت قلیل علم دیا گیا ہے۔“

عالم شہادت میں عالم غیب کی جھلک

(۱) بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ تحقیق و تجربہ کی بنا پر کسی وقوعہ کی تفصیلات و کیفیات یا کسی عظیم الوقوع کو وقوع میں لانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں حالانکہ وہی چیز بہت سے انسانوں سے مخفی ہوتی ہے لیکن اس کا وجود عالم شہادت میں قطعی طور پر ثابت ہوتا ہے البتہ اسے منصفہ شہود پر لانے والوں کو ”عالم غیب“ کے خطاب سے نہیں نوازا جاتا۔

(۲) بہت سی چیزیں عام انسانوں سے سنی ہوتی ہیں جبکہ انبیاء حضرات کے لئے بوقت ضرورت وحکمت اس اتخا کے پردے کھول دئے جاتے ہیں لہذا انبیاء کے لئے وہ عالم شہادت ہے جبکہ عوام الناس کے لئے وہ عالم باطن ہے مگر اس اکتشاف خاص کی وجہ سے انبیاء کو عالم غیب کہنا نادانی اور محض جہالت کے سوا کچھ نہیں کیونکہ اس سے تو یہ لازم آئیگا کہ اول الذکر نمبر (۱) اور مؤخر الذکر (نمبر ۳، ۴، ۵) کو بھی عالم الغیب مانا جائے مگر اس کا کوئی قائل نہیں! علاوہ ازیں قرآن و حدیث کے صریح نصوص یہ اعلان کرتے ہیں کہ انبیاء کو ماکان و ما یکان سے قطعاً نہیں نوازا گیا البتہ اللہ تعالیٰ حسب منشا اپنے انبیاء و رسل کو کسی خاص حکمت و ضرورت کی بنا پر کسی غیبی امر سے مطلع کر دیا کرتے تھے۔

(۳) شیاطین، جن اور ملائکہ وغیرہ اس ”عالم شہادت“ میں موجود ہیں مگر انسانوں کے لئے وہ عالم غیب کی حیثیت رکھتے ہیں البتہ بسا اوقات کوئی انسان مادی یا روحانی ذریعہ سے ان تک رسائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے مثلاً انبیاء کا جن و ملائکہ سے ہمکلام ہونا، شیاطین کو دیکھنا، صحابہ کا فرشتہ (جبرائیل) کو دیکھ لینا، کسی و بیگونی اور خدا و گنہگاروں کا اپنے علم سے آگے لائے جکنا اور

شیطانوں تک رسائی پالینا مگر کہانت، علم نجوم، علم رمل اور جادو وغیرہ سے اسلام نے منع کیا ہے۔

(۴) بہت سی چیزیں جن دشیاطین اور ملائکہ کے لئے عالم شہادت کی حیثیت میں ہیں جبکہ وہی چیزیں عام انسانوں کے لئے ”عالم غیب“ میں ہیں۔

(۵) عالم شہادت کی بہت سی اشیاء، ان کے خواص، ان کی کیفیات و ماہیات، چاند، ستاروں اور سیاروں کی فلکی معلومات، پانی، تیل، گیس، پٹرول، سونا، چاندی اور جوہرات جیسی معدنیات تک رسائی اور نئی زمینی معلومات، دریاؤں اور سمندروں کے پانیوں کی مخلوقات، نئے علاقوں اور ملکوں کی دریافت، جغرافیائی تقسیمات، ماں کے پیٹ میں بچے سے متعلقہ معلومات، بارش کے وقوع یا عدم نزول کے امکانات، زلزلے، سیلاب، آندھی و طوفان وغیرہ کے خدشات، آفات جراحی کے ذریعے جسم انسانی کی اندرونی معلومات وغیرہ جو روزگار میں جو مرد زمانہ کے ساتھ ترقی کے تدریجی مراحل اور ارتقاء کے ابتدائی منازل طے کر کے حال ہی میں بڑی سرعت کے ساتھ منصفہ شہود پر ظاہر ہوئے ہیں حالانکہ انسانی تاریخ کے گھڑیاں کی سوئیاں اگر ایک دو صدی پہلے گھمادیں تو یہ سب کچھ ”عالم غیب“ کی فہرست میں شامل کرنا ناگزیر ہوگا مگر اب انہی چیزوں کو ”عالم شہادت“ میں شمار کرتا حتیٰ ہونے کا متقاضی ہے مگر یہ امکان رد نہیں کیا جاسکتا کہ آنیوالا وقت اور تحقیقات جدیدہ، حالیہ وقت اور تحقیقات موجودہ میں مزید اضافہ و تراسیم ضرور کرے گا!۔

انسانی معلومات کے ذرائع اور وحی الہی

انسان جن اسباب و ذرائع سے علم حاصل کرتا ہے انہیں بنیادی طور پر تین اقسام میں منقسم کیا جاسکتا ہے البتہ وحی اس کے سوا ہے :

(۱) حواس و مشاہدہ (۲) عقل و تخیل (۳) ذوق و وجدان

(۱) حواس و مشاہدہ

انسانی ذرائع علوم کا ایک بہت بڑا ذریعہ انسان کے حواس خمسہ ہیں جن کے ذریعے انسان بڑے ”یقین و وثوق“ اور ”اولیٰ تامل و تدبیر“ سے محروم صورت و کلام حوصلہ کلنتا ہے اور معمولات زندگی کے ذرائع پانچ ہیں۔ حواس کا

معاہدہ چونکہ فوری، نقدی اور مجلس کا سا ہے اس لئے بنی آدم کا اغلب حصہ ہمیشہ محسوسات و مشاہدات کا پیروکار رہا ہے، اسی پر بہت سے لوگوں نے اپنی تہذیب و ثقافت اور تمدن و معاشرت کی عمارتیں استوار کیں اور آج بھی انسانوں کی بہت بڑی تعداد (بالخصوص یورپ و امریکہ) پر فریب ذریعے سے اس کی پرستار و گرویدہ بنی بیٹھی ہے۔

ان حواس (Sense) میں حس سامعہ (سننے کی حس یعنی کان) حس باصرہ (دیکھنے کا آلہ یعنی آنکھ) حس شامہ (سونگھنے کی حس یعنی ناک) حس لامسہ (پلانے اور ٹٹولنے کی حس یعنی ہاتھ) اور حس ذائقہ (چکھنے کی حس یعنی زبان) شامل ہیں جنہیں ”حواس خمسہ ظاہرہ“ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ بھی اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے شمار دماغی قوتیں ودیعت فرما رکھی ہیں جنہیں متکلمین و فلاسفہ نے پانچ حصوں میں تقسیم کر کے ”حواس خمسہ باطنیہ“ (یعنی حس مشترک، خیال، واہمہ، حافظہ اور متخلیہ) کی اصطلاح سے موسوم کیا ہے جن کی تفہیم کچھ یوں ہے کہ حواس خمسہ ظاہرہ عالم شہادت کی جن چیزوں کا تدارک کرتے ہیں ان سب کی اطلاعات دماغ کو بہم پہنچاتے ہیں اور مذکورہ حواس کا مجموعہ انسانی دماغ میں ایک مرکز قائم کر لیتا ہے اسے ہی حس مشترک (Common Sense) سے موسوم کیا جاتا ہے۔

اس مرکز میں ایک ایسی قوت موجود ہوتی ہے جو حواس خمسہ (ظاہرہ) سے وصول ہونے والی تمام معلومات میں ربط و اتصال پیدا کرتی ہے اور ہاتھ، زبان، آنکھ، کان اور ناک کے ذریعے موصول ہونے والی معلومات، ربط و اتصال کی بدولت ایک بامعنی خبر کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اس قوت کا نام ”خیال“ (Imagination) ہے۔ جس کے ذریعے انسان ان صورتوں کو سمجھتا ہے جن میں مادے کی صفات یعنی شکل (Form) رنگ (Colour) اور مقدار (Magnitude) موجود ہیں اگرچہ ”مادہ“ مفقود ہوتا ہے۔

حواس خمسہ کی حدود و قیود

انسان کے حواس خمسہ درحقیقت نہایت محدود یا بالآخر محدود ہیں یعنی ایک حد (Limit) ایسی آتی

ہے جہاں یہ حواس تعقل کا شکار ہو کر معلومات مہیا کرنے سے عاجزی کی صیغہ الگاتا شروع کر دیتے ہیں۔ شکل دیگر یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ انسان کے حواس خود انسان کی ذات اور متصل (Direct) موجودات سے کام شروع کرتے ہیں اور جیسے جیسے موجودات (مادے) میں فاصلہ بڑھتا ہے انسان کے حواس کی کارکردگی متاثر ہونا شروع ہو جاتی ہے، سماعت و بصارت اور دوسرے حواس، کمیت و کیفیت کی ترکیب میں ماند ہونے لگتے ہیں۔ جوں جوں مریات ہماری بصارت سے دور ہوتی ہیں توں توں انکا حجم گھٹنے لگتا ہے اور بالآخر وہ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہیں! جیسے جیسے ہماری سماعت مسموعات سے بعید ہوتی جاتی ہے ویسے ویسے اصوات ہماری سماعت میں کمزور سے کمزور ہوتے ہوئے وجود کھوٹتی ہیں۔

یہی حال قوت شامہ کا ہوتا ہے کہ جتنا انسان کسی چیز کے قریب ہوگا اتنا ہی اس کی قوت شامہ کام تیز کرے گی مگر اس کے برعکس قوت شامہ اس وقت متاثر ہونے کی متقاضی ہوگی جب انسان مشموم (جسے سونگھا جا رہا ہے) سے دور ہوتا جائیگا علاوہ ازیں قوت شامہ، سامعہ اور باصرہ کے مقابلے میں خاصی ضعیف و ناتواں ہے! جبکہ قوت ذائقہ اور لامسہ تو اس میدان میں چاروں شانے چت ہے۔ کیونکہ یہ اس وقت رول ادا کرتی ہیں جب مطلوبہ چیز زبان یا ہاتھ کی پہنچ (Aproch) میں ہو بصورت دیگر یہ دونوں قوتیں زمین بوس ہو جاتی ہیں۔

(۲) عقل و تخیل

عقل و تخیل کو فلاسفہ (Philosophers) نے اپنا بنیادی آلہ اور ہتھیار بنا کر استعمال کیا اور اسے اپنا معیار و میزان مقرر کر لیا کہ جو کچھ اس پر مناسب اور پورا اترے کھرا (سونا) ہے اور جسے عقل انسانی مسترد کر دے وہ کھوٹا (تانبا) ہے۔ بلاشبہ عقل کی اہمیت مسلم ہے لیکن عقل انسانی اول تو محسوسات و مشاہدات کی محتاج ہے اور پھر یہ زمان و مکان میں مقید و مجبور ہے اور اس زمان و مکان یعنی عالم شہادت سے ماوراء عقل بھی متخیر اور مبہوت ہے۔

(۳): ذوق و وجدان

ذوق و وجدان کو صوفیوں نے اپنا بنیادی آلہ بنا کر استعمال کیا جو حواس و مشاہدہ اور عقل و تخیل سے بالکل جدا اور غیر مادی ذریعہ علم ہے یعنی وہ کشف والہام جو انسان کو روحانی طور پر عطا کیا جائے وہی معیار ہے ہر چیز اسی پر رکھی جائیگی جسے انسانی ذوق اور وجدان تسلیم کرے وہ معتبر ہے بصورت دیگر اسے رد کر دیا جائیگا۔

انسانی حواس جن چیزوں کے ادراک سے عاجز ہوں کیا ان کا انکار درست ہے؟

گذشتہ بحث سے ثابت ہو چکا ہے کہ انسانی حواس محدود ہونے کے علاوہ اتنے ضعیف، عاجز اور تھکے ماندہ ہیں کہ وہ بہر صورت اپنی حدود سے تجاوز نہیں کر سکتے کہ عالم الغیب (Metaphysics) کی رسائی حاصل کر سکیں! بلکہ انسانی حواس تو عالم شہادت (طبیعیات) کی ہزار ہا چیزوں کی کنہ و حقیقت سے ناواقف ہیں اس لئے مذکورہ بالا دعویٰ مختلف وجوہات کی بنا پر باطل، متناقض اور ناقابل تسلیم بلکہ قابل تردید ہے:-

(۱) اگر بالفرض مذکورہ دعویٰ کو درست تسلیم کر لیا جائے تو اس سے یہ لازم آئے گا کہ ہم نے یہ بھی تسلیم کر لیا ہے کہ معلومات کا پہلا اور آخری ذریعہ یعنی آخری حتمی معتبر اور سند آخری یہی ہے کہ انسانی حواس کو آئنا و صدقا کہہ کر قبول کر لیا جائے اور جو کچھ محسوسات سے خارج ہو اس سے انکار کر دیا جائے خواہ وہ فی الواقع عالم شہادت میں موجود ہو (مثلاً جن، ملائکہ، شیاطین وغیرہ) یا عالم غیب میں ہو (مثلاً ذات باری تعالیٰ، جنت و جہنم کا تصور اور برزخی امور وغیرہ) حالانکہ اس کا کوئی جواز نہیں۔

(۲) بہت سی چیزیں انسانی محسوسات کے احاطے سے باہر ہونے کے باوجود عالم شہادت میں اپنا مسلکہ وجود رکھتی ہیں اور خود محسوسات کے تابع فرمان اور دعویدار نہیں اپنے "حواس" پر پرکھے بغیر تسلیم کرنے پر مجبور ہیں اور فی الواقع ایسی بہت سی موجودات پر وہ اعتقاد رکھتے ہیں مگر اپنے حواس

سے ان کی دلیل پیش کرنے پر وہ مبہوت ہیں، ان کے تو اے انسانی حیران و پریشان ہیں مثلاً دور نہ جائے ”روح“ کی حقیقت پر غور کر لیجیے جو ہر انسان کی راز حیات اور قوت جان ہے جس کے بغیر انسان انسان ہی نہیں، جاندار میں جان ہی نہیں اور ہر ذی روح میں حرکت و سعود ہی نہیں مگر اسے بلا امتیاز ہر انسان تسلیم کرتا ہے۔

مگر ذرا یہ سوچئے کہ کس جس انسانی نے روح کا تدارک کرنے میں کامیابی کا میڈل (Prize) جیتا ہے؟ کیا جس سامعہ نے کبھی روح سے گفت و شنید کا دروازہ کھولا ہے؟ کیا جس ذائقہ نے کبھی روح کو چکھ کر اسکے نمکین و شیریں یا تلخ و ترش ہونے پر قاعدہ جاری کیا ہے؟۔

کیا جس لامسہ نے کبھی روح کی سنسناہٹ یا کپکپاہٹ کی کیفیت کا تدارک کیا ہو یا روح سے مصافحہ کرنے میں کامیابی پائی ہو؟ کیا جس شامہ نے کبھی روح کے الم و فرح، سرور و مسرت یا خوشی غمی کو سونگھا ہو؟ چلئے حواس ظاہرہ کو چھوڑئے! کیا حواس باطنہ نے کبھی ان سوالوں کے جواب دیکر حقیقت سے پردہ کشائی کی ہے؟ یا کم از کم خود حضرت انسان کو ہی مطمئن کیا ہو؟۔

یقیناً ان تمام سوالوں کے جوابات نفی میں ہیں لہذا چاہیے تو یہ کہ حواس کو آخری سند و حجت تسلیم کرنے والے پھر ”روح“ سے انکار کر دیں کہ وہ غیر مادی ہونے کی وجہ سے دیکھی نہیں جاسکتی؟ اخلاقیات سے انکار کر دیں کہ وہ تاپے، تولے، اور گئے نہیں جاتے؟ امانت و نسیانت، کذب و صداقت، گھبراہٹ و شجاعت وغیرہ کا بھی انکار کریں جو مشاہدات سے ماورا ہیں؟ عقل انسانی کا انکار کریں جو غیب کے دبیز پردوں میں پنہاں، نظر سے اوجھل، حواس سے دور اور سنسناہٹات و تجربات میں بے قابو ہے؟۔

(۳) عالم کائنات ایک ایسے مرتب و مسلسل نظام فطرت پر قائم ہے جس کا ہر درجہ پہلے درجے سے بلند اور ممتاز ہے پہلے درجے میں جمادات ہیں جن میں نمو ہے نہ حرکت، احساس ہے نہ ارادہ، جس ہے نہ نطق، عقل ہے نہ شعور اسکے بعد نباتات کا درجہ ہے جن میں حرکت و نمو ہے تو دوسری صفات سے وہ محروم ہیں۔ پھر حیوانات ہیں جن میں نمو و حرکت اور احساس و ارادہ تو ہے مگر نطق و عقل اور

ادراک کلیات کی قوت نہیں۔ پھر انسان ہے جو ان تمام صفات سے متعجب ہونے کی وجہ سے "اشرف المخلوقات" کہلانے کا مستحق ہے۔

کائنات کے ان چاروں طبقات میں کیسانیت نہیں بلکہ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف ترقی ہے لیکن کیا اس ترقی کی انتہا انسان پر آ کر رک جاتی ہے؟ نہیں! بلکہ انسانوں میں بھی مذکورہ صفات کا تفاوت ہے۔ بعض کی فکر و نظر، قیاس و استدلال اتنا قوی ہے کہ وہ مجہولات کو معلومات کا لبادہ پہنا دیتے ہیں جبکہ بعض ایسے جاہل، کندہ نائراش، احمق اور دیوانے ہیں کہ معلومات کو بھی مجہولات میں گنوا بیٹھتے ہیں، پھر بعض کے احساسات نہایت قوی ہوتے ہیں جن کی بدولت ان کی وسعت معلومات میں بہت سی ایسی مسلمہ چیزیں شامل ہوتی ہیں جو کئی دوسرے افراد کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں ہوتیں مگر اس سے یہ اندازہ یا نظریہ ثابت کرنا بے وقوفی کے سوا کچھ نہیں کہ ان کا انکار کر دیا جائے!

(۴) گرد و ش زمانہ کیساتھ سائنس نے حیرت انگیز انکشافات کیساتھ بڑی تیزی سے ترقی کے زینے طے کئے اور بہت سی عدم الحسوس چیزوں کو مدہ شہود پر پیش کرنے میں داد و وصول کی لیکن وہی اشیاء کچھ عرصہ پہلے (ماضی میں) محسوسات کے احاطے سے ماوراء ہونے کی وجہ سے قابل انکار سمجھی جاتی تھیں اور ان ہی پر ماضی کے حکما اور علما کی عمارتیں قائم تھیں مگر تحقیقات جدیدہ نے تحقیقات قدیمہ کی دیواریں ڈھادیں گذشتہ سینکڑوں تجربات و نظریات باطل ٹھہرا دیئے، بہت سی مستجدات و معجزات کو ممکنات سے بدل دیا۔ لیکن کیا معلوم انسانی تجربات و تحقیقات آئندہ کون سا رخ اختیار کر لیں کہ وہی چیزیں جن سے ہم مستجدات و ناممکنات سمجھ کر تمسخرانہ انداز میں اغماض کرنے کی "سعی لاحاصل" کرتے ہیں وہی حقیقت کا روپ و حمار کر ممکنات کی فہرست میں داخل ہو کر ہمارے محسوسات و مشاہدات کے قائم کردہ (غلط) نظریات و تجربات کا منہ کھڑا کریں!

(۵) جن و شیاطین اور ملائکہ کے تصورات کا انسان اپنے حواس سے صحیح تدارک نہیں کر پاتا لیکن اس کا نتیجہ محض جہالت پر مبنی ہوگا کہ ان کا انکار کر دیا جائے کہ چونکہ یہ ہمارے حواس سے خارج ہیں؟ بہت سی اشیاء و نوع بشر سے مخفی ہیں مگر جن و شیاطین و ملائکہ ان تک کامل رسائی رکھتے ہیں، ان

کے احساسات بلا تکلف ان اشیاء کا مشاہدہ کرتے رہتے ہیں اور ان کے لئے وہ عالم شہادت ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ انسانوں کے لئے وہ عالم باطن رہتا ہے لہذا یہ دعویٰ درست نہیں کہ انسان ان کا اس لئے انکار کر دے کہ ”چونکہ وہ اس کے حواس سے ماورا ہیں“!۔

ملخص

گذشتہ بحث کا حاصل یہ ہے کہ

(۱) محض انسانی معلومات کے ذرائع تین ہیں۔ حواس و مشاہدہ، عقل و تخیل اور ذوق و وجدان۔

(۲) ان تینوں ذرائع پر مختلف تہذیبوں نے عمارتیں کھڑی کیں۔

(۳) یہ تینوں ذرائع محدود ہیں۔

(۴) ان ذرائع کی اہمیت، سیثیت، بجا طمران پر حتمی اعتبار نہیں کیا جاسکتا!۔

(۵) یہ ذرائع انتہائی محدود یا بالآخر محدود اور مقید ہیں۔

(۶) حواس غلطی اور دھوکے سے مبرا نہیں۔

(۷) عقل، زمان و مکان اور حواس سے حاصل ہونے والی معلومات کی محتاج ہے۔

(۸) انسانی ”وجدان“ شیطانی الہامات سے منزہ نہیں!۔

(۹) جو چیزیں محسوسات و مشاہدات، عقل و تخیل اور ذوق و وجدان کے احاطے سے دور ہوں، ان کا انکار درست نہیں۔

(۱۰) انسان کسی ایسے ذریعہ علم کا محتاج ہے جو ہر طرح کی غلطی، دھوکے اور نقص و جہالت سے محفوظ ہوتا کہ اسے ”قول فیصل“ قرار دے کر اس پر ایمان لایا جائے خواہ انسانی ذرائع علم اس کی

کنہ و حقیقت تک رسائی نہ پاسکیں۔

وہی الہی

وہ آخری اور حتمی ذریعہ علم ہے جو ہر طرح کی غلطی سے محفوظ ہے اور جو اس رابطے کا نام ہے جو اللہ

تعالیٰ انسانوں میں سے کسی انسان کو منتخب کر کے اس کے ساتھ قائم کرتے ہیں۔ ایسے انسانوں کو

”انبیاء و رسل“ کہا جاتا ہے اور اس ”رابطے“ سے حاصل ہونے والے علم کو ”دین و شریعت“ کہا جاتا ہے۔ آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں اور آخری وحی قرآن و حدیث ہے لہذا قرآن و حدیث کی تعلیمات پر بلا چون و چرا ”ایمان“ لانا ”مسلمانی“ ہے اور اس میں شک و تردد کرنا ایمان و اسلام کے منافی ہے۔

ایمان اور اسکے ارکان کا بیان

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(۱) : ﴿لَيْسَ الْبِرُّ أَنْ تُولُوا وَجُوهَكُمْ قَبْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ

بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ﴾ [البقرة: ۱۷۷]

”ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ لھٹتا اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ پر، قیامت کے دن پر، فرشتوں پر، کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو۔“

(۲) : ﴿يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالْكِتَابِ الَّذِي نَزَّلَ عَلَى رَسُولِهِ

وَالْكِتَابِ الَّذِي أَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

فَلَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا﴾ [النساء: ۱۳۶]

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر اس کے رسول ﷺ پر، انکی کتاب پر جو اس نے اپنے رسول پر اتاری

ہے اور ان کتابوں پر جو اس سے پہلے آئیں نے نازل فرمائی ہیں، ایمان لاؤ! جو شخص اللہ سے، اس

کے فرشتوں سے، اس کی کتابوں سے، اس کے رسولوں سے اور قیامت کے دن سے کفر کرے وہ تو

بہت بڑی دوری گمراہی میں جا پڑا۔“

﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمْ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ..... قَالَ

فَأَخْبَرَنِي عَنِ الْإِيمَانِ ؟ قَالَ : أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ

وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ﴾ (۱)

(۱) [مسلم: کتاب الایمان: باب بیان الایمان و السلام (۸) رمثله فی البحاری (۵۰)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ایک دن ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اچانک ایک آدمی آیا جسکے کپڑے انتہائی سفید اور بال انتہائی سیاہ تھے..... اس نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایمان کے متعلق آگاہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (ایمان یہ ہے) کہ تو اللہ پر، اس کے فرشتوں، کتابوں اور رسولوں پر، آخرت کے دن پر اور تئیر کے اچھے یا برے ہونے پر ایمان لے آ۔“

مذکورہ بالا چھ چیزیں ایمان کے بنیادی ارکان ہیں جن میں سے کسی ایک کا انکار بھی انسان کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیتا ہے اور ان ارکان میں سے ایک رکن ایمان بالآخرت ہے یعنی اس بات پر ایمان لانا کہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائیگا اور تمام اعمال کا تفصیلات و جزئیات کے ساتھ حساب لیا جائیگا لہذا اس امتحان سے کامیابی کے لئے تیاری کرنی چاہیے۔

ایمان بالآخرت

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

(۱) ﴿رَعِمَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ لَنْ يُبْعَثُوا قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ﴾ [التغابن: ۷]

”ان کافروں نے خیال کیا ہے کہ دوبارہ زندہ نہ کیے جائیں گے آپ کہہ دیجئے کہ کیوں نہیں اللہ کی قسم اتم ضرر دوبارہ اٹھائے جاؤ گے اور اللہ پر یہ بالکل ہی آسان ہے۔“

(۲) ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۖ وَيَسْفَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾

[الرحمن: ۲۶، ۲۷]

”زمین پر جو ہیں سب فنا ہوئیوالے ہیں۔ صرف تیرے رب کی ذات عظمت اور عزت والی ہی باقی رہ جائیگی۔“

(۳) ﴿أَلَا يَتُظَنُّ أَوْ لَيُظُنُّ أَوْلِيكَ إِنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

[المطففين: ۴، ۶]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”کیا یہ لوگ جانتے نہیں کہ یہ ایک بڑے دن اکیلے اٹھائے جائیں گے جس دن تمام لوگ جہانوں کے پالتھار کے سامنے کھڑے ہوں گے۔“

(۴) ﴿ إِنَّمَا تَوَاعَدُونَ لَصَادِقٌ وَإِنَّ الَّذِينَ لَوَاقِعٌ ﴾ [الزاریات : ۶۰]

”یقین مانو کہ تم سے جو وعدے کئے جاتے ہیں (سب) سچے ہیں اور بے شک انصاف ہونے والا ہے۔“

(۵) ﴿ وَتَنْذِيرُ يَوْمِ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ ﴾

[الشوری : ۷]

”اور جمع ہونیکے دن سے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں ڈرا دیں۔ ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔“

﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : كَذَّبَتِ ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ وَسْتَسْتَبِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ فَمَا تَكْذِبُهُ إِثَابِي فَقَوْلُهُ لَنْ يُعِيدَنِي كَمَا بَدَأَنِي وَلَيْسَ أَوَّلُ الْخَلْقِ بِأَهْوَنَ عَلَيَّ مِنْ إِعَادَتِهِ ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ابن آدم مجھے جھٹلاتا ہے، مانتا کہ یہ اسے زیب نہیں دیتا اور ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے جو اسے زیب نہیں دیتا۔ اس کا جھٹلانا اس طرح ہے کہ وہ میرے بارے میں کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہرگز مجھے دوبارہ زندہ نہیں کریں گے حالانکہ اسے دوبارہ زندہ کرنا میرے لئے اس کی پہلی زندگی سے بھی آسان تر ہے۔“

قیامت برحق ہے

(۱) ﴿ وَأَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ ﴾ [الحج : ۷]

”یقیناً قیامت آتی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بلاشک اللہ تعالیٰ قبروں والوں کو اٹھائیگا۔“

(۲) ﴿ الْحَاقَّةُ مَا الْحَاقَّةُ ۚ وَمَا أُذْرِكُ مَا الْحَاقَّةُ ۚ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهِمْ وَعَادَ بِالْقَارِعَةِ ﴾

[الحاقة : ۱ تا ۴]

(۱) [بخاری : کتاب التفسیر : باب تفسیر سورہ ”قل“ ۱۰۰ (۴۹۷۰)]
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”ثابت ہونوالی، ثابت ہونوالی کیا ہے؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ ثابت شدہ کیا ہے؟ اس کھڑکا دینے والی کو مورد عار نے جھٹلادیا تھا۔“

(۳) ﴿لَا أُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ وَلَا أُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَامَةِ ۖ أَيَحْسَبُ الْإِنْسَانُ أَنْ نَجْمَعُ عِظَامَهُ ۖ بَلَىٰ لِقَادِرِينَ عَلَيَّ أَنْ نَسْوَىٰ بِنَانِهِ ۖ بَلْ يُرِيدُ الْإِنْسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۖ يَسْئَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۖ فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۖ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۖ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۖ يَقُولُ الْإِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفْرُوحُ ۖ كَلَّا لَا وَزَرَ ۖ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝﴾

[القيامة : ۱ تا ۱۶]

”میں قسم کھاتا ہوں قیامت کے دن کی اور قسم کھاتا ہوں اس نفس کی جو ملامت کرتی والا ہے۔ کیا انسان یہ خیال کرتا ہے کہ ہم اس کی ہڈیاں جمع کریں گے ہی نہیں۔ ہاں کریں گے، ہم تو قادر ہیں کہ اس کی پور پور تک برابر کر دیں بلکہ انسان تو چاہتا ہے کہ آگے آگے نافرمانیاں کرتا جائے۔ پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب آئیگا پس جس وقت کہ نگاہ پھرا جائے اور چاند بے نور ہو جائے اور سورج و چاند جمع کر دیئے جائیں۔ اس دن انسان کہے گا کہ آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ نہیں نہیں کوئی پناہ گاہ نہیں۔ آج تو تیرے پروردگار کی طرف ہی قرار گاہ ہے۔“

(۴) ﴿كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۖ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ۖ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ ۖ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ۖ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ۖ ثُمَّ لَتَسْتَلْتُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ ۝﴾

[التكاثر : ۳ تا ۸]

”ہرگز نہیں تمہیں جلد علم ہو جائیگا۔ ہرگز نہیں پھر تم معلوم کر لو گے۔ ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لو۔ تو بے شک تم جہنم دیکھ لو گے۔ اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔ پھر اس دن تم سے ضرور نعمتوں کا سوال ہوگا۔“

(۵) ﴿هُوَ يَسْتَسْتَبِئُوكَ أَحَقُّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ ۝﴾

[یونس : ۵۳]

”اور وہ آپ سے دریافت کرتے ہیں کہ کیا عذاب واقعی سچ ہے؟ آپ فرمادیجئے کہ ہاں اتم ہے میرے رب کی وہ واقعی امر حق ہے اور تم کسی طرح اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے۔“

قیامت کا ایک منظر

﴿ إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ۖ وَأُخْرِجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ۖ وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ۚ بَانَ رَبُّكَ أُوحَىٰ لَهَا ۚ يَوْمَئِذٍ يُضْذِرُ النَّاسَ أَشْتَاتًا لَّيْرُوا أَعْمَالَهُمْ ۚ لِمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۚ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۙ﴾

[الزلزال: ۸ تا ۱۸]

”جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی۔ انسان کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہو گیا؟ اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی۔ اس لئے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہوگا۔ اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (واپس) لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں۔ پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔“

﴿ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْحَةٌ وَاحِدَةٌ ۖ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً ۚ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۖ وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ رَاحِيَةٌ ۖ وَالْمَلَكُ عَلَىٰ أَرْجَائِهَا ۖ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَنِيَةٌ ۚ يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُونَ لَا تَخْفَىٰ مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۚ أَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمُ الْاٰرْتُوٰ كِتٰبِي ۚ اِنِّى ظَنَنْتُ اَنِّىٓ مُلْقٰى حِسَابِي ۚ فَهُوَ فِىٓ عِشِيَةِ رَاحِيَةٍ ۚ فِىٓ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۚ فَنُطُوْفُهَا ذٰٓئِبَةٌ ۚ كُلُوْا وَاَشْرَبُوْا هٰٓهِنَا بِمَاۤ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۚ وَاَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهٖ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى لَمْ اُوْتِ كِتٰبِي ۚ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِي ۚ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۚ مَا اَغْنٰى عَنِّى مَالِي ۚ هَلْكَ عَنِّى سُلْطٰنِيَةٌ ۚ حٰذُوْهُ فَعَلُوْهُ ۚ ثُمَّ الْجَحِيْمُ صَلُوْهُ ۚ ثُمَّ فِىٓ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۚ اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۚ وَلَا يَحْضُرْ عَلٰى

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

طَعَامِ الْمُسْكِينِ ﴿ [الحافۃ: ۱۳ تا ۳۴]

’پس جبکہ صور میں ایک پھونک پھونکی جائیگی۔ اور زمین اور پہاڑ اٹھالیے جائیں گے اور ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے۔ اس دن ہو پڑنے والی (قیامت) ہو پڑے گی۔ اور آسمان پھٹ جائیگا اور اس دن بالکل بودا ہو جائیگا۔ اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے۔ اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ اس دن تم سامنے پیش کئے جاؤ گے، تمہارا کوئی عیب پوشیدہ نہ رہے گا۔ جو جسے اس کا اعمال نامہ اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائیگا تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو۔ مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے پس وہ ایک دل پسند زندگی میں بلند و بالا جنت میں ہوگا۔ جسکے میوے جھکے پڑے ہوں گے۔ (ان سے کہا جائیگا) کہ مزے سے کھاؤ، پیا پئے ان اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کئے لیکن جسے اس کے اعمال کی کتاب بائیں ہاتھ میں دی جائیگی وہ تو کہے گا کہ کاش! مجھے تو میری کتاب (اعمال نامہ) دی ہی نہ جاتی اور میں جانتا ہی نہ کہ حساب کیا ہے۔ کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی۔ میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔ میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔ (حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو پھر اسے دوزخ میں ڈال دو پھر اسے ایسی ازنجیر میں جسکی پائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو۔ بے شک یہ اللہ عظمت والے پہ یقین نہ رکھتا تھا اور مسکین کو کھلانے پر رغبت نہ رکھتا تھا۔“

قیامت قریب ہے ۹

(۱) : ﴿ وَقَالُوا ءِذَا كُنَّا عِظَامًا وَرُفَاتًا ۙ اِنَّا لَمَبْعُوثُونَ خَلْقًا جَدِيدًا ۗ قُلْ كُونُوا حِجَارَةً اَوْ حَدِيدًا ۗ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا يَكْفُرُ لِي ۙ صَلُّوْا كُمْ ۚ فَسَيَقُولُوْنَ مَنْ يُعِيدُنَا ۙ قُلِ الَّذِي فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَيُعْضِدُوْنَ اِلَيْكَ رُءُوسَهُمْ وَيَقُولُوْنَ مَتٰى هُوَ قُلْ عَسٰى اَنْ يُّكُوْنَ قَرِيْنًا ﴿ [الامراء: ۴۹ تا ۵۱]

’انہوں نے کہا کہ کیا جب ہم ہڈیاں اور مٹی ہو کر (ریزہ ریزہ) ہو جائیں گے۔ تو کیا ہم از سر نو پیدا

کر کے پھر دوبارہ اٹھا کر کھڑے کر دیئے جائیں گے۔ جواب دیجئے کہ تم پھر بن جاؤ یا لوہا یا کوئی اور ایسی خلقت جو تمہارے دلوں میں بہت ہی سخت معلوم ہو پھر وہ یہ پوچھیں کہ کون ہے جو دوبارہ ہماری زندگی لوٹائے۔ آپ جواب دے دیں کہ وہی اللہ جس نے تمہیں اول بار پیدا کیا اس میں وہ اپنے سر ہلا ہلا کر آپ سے دریافت کریں گے کہ اچھا یہ ہے کب؟ تو آپ جواب دے دیں کہ کیا عجب کہ وہ قریب ہی آن لگی ہو۔“

(۲) ﴿يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَمَا بُلُوْا بِكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْنًا﴾ [الاحزاب: ۶۳]

”لوگ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے! کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ آپ کو کیا خبر۔ بہت ممکن ہے قیامت بالکل ہی قریب ہو۔“

(۳) ﴿فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ۝ اَللّٰهُمَّ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَتَرَوْنَهٗ قَرِيْنًا﴾

[المعارج: ۷ تا ۵]

”پس تو اچھی طرح صبر کر بیٹک۔ یہ اس (عذاب) کو دور سمجھ رہے ہیں اور ہم اسے قریب ہی دیکھتے ہیں۔“

(۴) ﴿اِنَّا اَنْذَرْنَاكُمْ عَذَابًا قَرِيْنًا يَوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَلَّمَتْ يَدَاهُ وَيَقُوْلُ الْكَافِرُ يَلِيْتَنِيْ كُنْتُ تَرَانًا﴾ [النبا: ۴۰]

”ہم نے تمہیں عنقریب آنوالے عذاب سے ڈرا دیا (اور چونکا کر دیا) ہے جس دن انسان اپنے ہاتھوں کی کمانی کو دیکھ لے گا اور کافر کہے گا کہ کاش! میں مٹی ہوتا۔“

(۵) ﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ﴾ [الانبيا: ۱]

”لوگوں کے حساب کا وقت قریب آ گیا پھر بھی وہ بے خبری میں منہ پھیرے ہوئے ہیں۔“

(۶) ﴿اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَالنَّاسُ اَنْفُسُهُمْ﴾ [القمر: ۱]

”قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔“

(۷) ﴿عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نُبْعَثُ

اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَأَسَارِ بِالسَّبَابَةِ وَالْوَسْطِيِّ﴾ (۱)

(۱) بخاری: کتاب الرقاق (۶۰۰۳) مسلم (۲۹۵۰)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے (اپنی شہادت والی اور درمیان والی انگلی ملا کر) فرمایا کہ مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔ (جس طرح یہ دونوں انگلیاں قریب ہیں)۔“

ایک اشکال کا جواب

مذکورہ دلائل سے یہ شبہ ہوتا ہے کہ آج سے تقریباً چودہ سو سال پہلے یہ بات کہی گئی تھی کہ ’قیامت قریب ہے‘ مگر یہ کیسی قریب ہے کہ چودہ صدیاں بیت جانے کے باوجود ’ہنوز وقوع نیست‘! اور ابھی بھی کوئی حتمی دعویٰ نہیں کیا جاسکتا کہ اس کے وقوع کو مزید کتنے سو یا کتنے ہزار یا لاکھ سال درکار ہیں علاوہ ازیں قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں (امام مہدی، حضرت عیسیٰ، دجال اکبر وغیرہ) تاحال ظاہر نہیں ہوئیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی قیامت کا وقوع بعید ہے مگر قرآن اسے قریب کیوں کہتا ہے؟۔

مفسرین نے اس شبہ کے کئی جواب دیئے ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں :

(۱) قریب و بعید جس طرح دور و نزدیک کے لئے استعمال ہوتے ہیں اسی طرح کسی چیز کے وقوع اور عدم وقوع کے لئے بھی استعمال ہوتے ہیں یعنی ’قیامت قریب ہے‘ کا معنی یہ ہوا کہ اس کا وقوع یقینی ہے۔

حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں :

﴿كُلُّ مَا آتَتْ فَهُوَ قَرِيبٌ وَوَاقِعٌ وَلَا مَحَالَةَ﴾ (۱)

”جو چیز آئی ہو اسے قریب کہا جاتا ہے لہذا اس کا وقوع لامحالہ ضرور ہوا ہے۔“

امام قرطبی فرماتے ہیں :

﴿وَكُلُّ مَا هُوَ آتٍ فَهُوَ قَرِيبٌ﴾ (۲)

”ہر وہ چیز جس کا وقوع یقینی ہو اسے قریب کہا جاتا ہے۔“

(۱) [تفسیر ابن کثیر (۶۰۷/۴)]

(۲) [مجموعہ دلائل قطبی (مؤیدین، ص ۱۴۸)] و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

”یہی معنی مفسر آلوسی اور کئی دوسرے مفسرین سے منقول ہے: (۱)
اسکے علاوہ مذکورہ آیت سے اس کی مزید وضاحت ہوتی ہے:-

﴿إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا ۖ وَتَرَاهُ قَرِيبًا﴾ [المعارج: ۶، ۷]

”وہ (کافر) اسے بعید سمجھتے ہیں حالانکہ ہم اسے قریب سمجھتے ہیں۔“

اس آیت میں بعید کا یہ معنی نہیں کہ کافر وقوع قیامت پر یقین تو رکھتے تھے مگر اس کے وقوع کو قدرے بعید و موخر سمجھتے تھے کہ جب یہ قریب ہوگی تو اس کی تیاری کر لیں گے بلکہ وہ قیامت کے وقوع کو امر مستحیل و ناممکن (Impossible) سمجھتے تھے اور یہاں بعید ناممکن کے معنی میں ہے اور قریب ممکن کے معنی میں ہے یعنی کافر قیامت کے وقوع کو ناممکن سمجھتے ہیں اور ہم اسے ممکن سمجھتے ہیں۔

حافظ ابن کثیر رقمطراز ہیں:-

﴿(إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا)) أَيْ وَقُوعِ الْعَذَابِ وَقِيَامِ السَّاعَةِ يَرَاهُ الْكَافِرُ بَعِيدَ الْوُقُوعِ بِمَعْنَى مُسْتَجِيلِ الْوُقُوعِ ((وَتَرَاهُ قَرِيبًا)) أَيْ الْمُؤْمِنُونَ يَعْتَقِدُونَ كَوْنَهُ قَرِيبًا وَإِنْ كَانَ لَهُ أَمَدٌ لَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَكِنْ كُلُّ مَا هُوَ آتٍ فَهُوَ قَرِيبٌ وَوَأَقْبَعٌ لَا مَحَالَةَ﴾ (۲)

”کافر عذاب اور قیامت کے وقوع کو بعید یعنی ناممکن سمجھتے ہیں جبکہ اہل ایمان اس کا وقوع قریب سمجھتے ہیں اگرچہ اس کی حتمی مدت اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں مگر جس کا وقوع یقین و قطعی ہو وہی قریب ہے۔“

یہی معنی دوسرے مفسرین مثلاً امام قرطبی و علامہ آلوسی نے بھی بیان کئے ہیں۔ (۳)

البتہ علامہ آلوسی نے ایک دوسرا معنی بھی مراد لیا ہے جسے نیچے درج کیا جائیگا۔

(۲) قیامت کا قریب و بعد کائنات کی عمر کے ساتھ موقوف ہے یعنی جب سے کائنات معرض وجود میں آئی ہے اب تک اس کی مجموعی عمر کا بہت بڑا حصہ بیت چکا ہے جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ

(۱) [دیکھئے روح المعانی (۹۳/۲۹)]

(۲) [تفسیر ابن کثیر (۶۵۷/۴)]

(۳) [تفصیل کے لئے دیکھئے تفسیر قرطبی (۲۴۰/۱۰) روح المعانی (۹۳/۲۹) وغیرہ]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

﴿ إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأَمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ ﴾ (۱)

”تم سے پہلے جو امتیں گزر چکی ہیں ان کے مقابلے میں تمہاری (امت) بقا اتنی ہے جتنی (امت) نماز عصر سے غروب شمس تک ہے۔“

﴿ عَمِي ان يَكُون قَرِيْبًا ﴾

”شاید قیامت قریب ہو۔“

اس آیت کی تفسیر میں علامہ آلوسی رقمطراز ہیں کہ

﴿ قُرْبُهُ لِأَنَّ مَا بَقِيَ مِنْ زَمَانِ الدُّنْيَا أَقَلُّ مِمَّا مَضَى مِنْهُ ﴾ (۲)

”قیامت قریب ہے کیونکہ دنیا کی عمر کا جتنا وقت باقی ہے اس سے زیادہ گزر چکا ہے۔“

اسی طرح حافظ ابن کثیرؒ سے مروی ہے۔ (۳)

(۳) قیامت کے قرب و بعد کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم کے ساتھ موقوف ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت انتہائی قریب ہے جبکہ لوگوں کے سامنے بعید ہے حتیٰ کہ ان آیات کے سب سے پہلے مخاطبین (کفار مکہ) کی زندگی میں یہ وعید سنائی گئی اور انہیں قرب قیامت سے ڈرایا گیا مگر ان کی زندگی بیت گئی مزید برآں چودہ سو سال بیت گئے لہذا وقوع قیامت لوگوں کے لئے بعید بلکہ انتہائی بعید رہا لیکن اللہ تعالیٰ کے حساب سے دنیا کی کل مدت زندگی چند دن سے زیادہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ایک دن دنیا کے ایک ہزار (دوسری آیت کے مطابق پچاس ہزار) سالوں کے برابر ہے۔ دیکھئے :-

﴿ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ أَلْفَ سَنَةٍ مِمَّا تَعُدُّونَ ﴾ [السجدة: ۵]

”ایک ایسے دن میں جس کا اندازہ تمہاری گفتی میں ایک ہزار سال کے برابر ہے۔“

(۱) [بخاری: کتاب التوحید: باب فی المشیة والآرادة (۷۴۶۷)]

(۲) [روح المعانی (۱۱۹/۱۵)]

(۳) [دیکھئے النہایة فی الفتن (۱۹۵/۱)]

نیز

﴿لَيْسَ يَوْمٌ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ﴾ [المعارج: ٤]

”ایک ایسے دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔“

لہذا اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق قیامت انتہائی قریب ہے۔

اس آیت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے :-

﴿إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِينًا﴾ [المعارج: ٦٠٥]

”وہ اسے دور سمجھتے ہیں جبکہ ہم اسے قریب دیکھتے ہیں۔“

علامہ آلوسی نے بھی اس آیت کی تفسیر میں ایک معنی ذکر کیا ہے کہ

”کچھ مشرکین وقوع قیامت کو ممکن سمجھتے تھے لیکن وقت وقوع کو بعید خیال کرتے تھے۔“ (۱)

وقوع قیامت پر کچھ عقلی دلائل

(۱) بہت سے حواس پرست اور عقل پرست لوگوں نے حیات بعد الممات، قیامت، آخرت، حساب و جزا وغیرہ سے اس لئے انکار کر دیا ہے کہ یہ ان کے ذرائع علوم یعنی محسوسات و مشاہدات اور عقل و خیالات سے ماورا ہیں حالانکہ حواس پرست اور عقل پرست بہت سی ایسی چیزوں کو تسلیم بھی کر لیتے ہیں جو ان کے حس و عقل سے ماورا ہوتی ہیں مثلاً روح، اخلاقیات وغیرہ تو پھر ان چیزوں کا انکار کیوں کیا جاتا؟

(۲) کیا یہ دعویٰ درست ہے کہ ہر اس چیز کی نفی کی جائے جو محسوسات سے ماورا ہوں، ناپی تو لی اور گنی نہ جاسکتی ہوں اور صرف اسی چیز کو تسلیم کیا جائے جو محسوسات کے احاطے میں شامل ہوں؟ یقیناً جواب نفی میں ہے! (تفصیل گزر چکی ہے)۔

(۳) حیات بعد الموت، حساب و کتاب اور جزا و سزا کا عقل بطلان نہیں کر سکتی کیونکہ عقل محال و ناممکنات کی تردید کرتی ہے اور یہ امور ناممکنات سے نہیں کیونکہ ان کے تسلیم کرنے سے کوئی اجتماع

(۱) [تفسیر روح المعانی: (۹۳/۲۹)]

ضدین ثابت نہیں آتا۔

(۴) اگر اللہ تعالیٰ انسان و حیوان، شمس و قمر، شجر و حجر اور ساری کائنات کو عدم سے وجود بخش سکتے ہیں تو اس میں کیا مانع (مشکل یا رکاوٹ) ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کر دیں حالانکہ ایسی بہت سی مثالیں بھی اللہ تعالیٰ نے اہل دنیا کو دکھائی ہیں!۔

(۵) دنیا کی کل اشیاء ایک خاص نظام سے مربوط ہو کر محو گردش ہیں جبکہ اس نظام کے خالق و تعظم اور مدبر مطلق اللہ تعالیٰ کی ذات ہے جس کا ہر حکم نفس انسان اور لقم کائنات میں حرف اول و آخر ہے تو کیا وہ ذات حیات بعد الموت پر قدرت نہیں رکھتی؟۔

(۶) ہم دیکھتے سنتے ہیں کہ دنیا میں بہت سے ظالم و جابر اور بد کردار غاصب لوگ اکثر اوقات اپنے انجام بد کی سزا سے بچ نکلتے ہیں لہذا بے گناہوں کی مظلومیت اور ان کی انصاف سے محرومیت عقلی و منطقی طور پر اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ کوئی ایسی عدالت ہونی چاہیے جہاں پر ظالم کیفر کردار کو پہنچے اور ہر مجرم کو قرا و واقعی سزا دی جائے سو وہ اللہ تعالیٰ کی عدالت ہے جو روز قیامت میدان محشر میں لگے گی اور صرف اللہ تعالیٰ ہی وحدہ لا شریک حاکم و منصف ہیں جو تمام انسانی کمزوریوں سے بالاتر ہونے اور دلوں کے ارادے اور نیوتوں سے اچھی طرح آگاہ ہونے کی وجہ سے عین عدل پر مبنی فیصلہ کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں!

وقوع قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ

کے پاس ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

(۱) ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسَاهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُحِيطُهَا لَوْفِئِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمُ إِلَّا بَغْتَةً يَسْتَلُونَكَ كَتَاتِكُ حَفِيٌّ عَنْهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَلَكِنْ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ﴾

[الاعراف: ۱۸۷]

”یہ لوگ آپ ﷺ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے اس کے وقت پر اس کو سوائے اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا بھاری (حادثہ) ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ ﷺ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیق کر چکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

(۲) : ﴿ إِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ أَكَادُ أَخْفِيهَا يُتَجَزَىٰ كُلُّ نَفْسٍ بِمَا تَسْعَىٰ ﴾ [الاحزاب : ۱۰۵]
 ”قیامت یقیناً آنے والی ہے جسے میں پوشیدہ رکھنا چاہتا ہوں تاکہ ہر شخص کو وہ بدلہ دیا جائے جو اس نے کوشش کی ہو۔“

(۳) : ﴿ يَسْأَلُكَ النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ ﴾ [الاحزاب : ۶۳]
 ”لوگ آپ ﷺ سے قیامت کے بارے میں سوال کرتے ہیں آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔“

(۴) : حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ
 ”ایک دن اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا۔ اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئیگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سائل سے زیادہ مسئول بھی نہیں جانتا (یعنی جیسے سائل کو علم نہیں ویسے مجھے بھی معلوم نہیں) البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ نشانیاں بتاتا ہوں :-

”جب لونڈی مالک کو جنم دے گی اور تو دیکھے گا کہ نیچے جسموں اور نیچے پاؤں والے (غریب لوگ) لوگوں کے سردار بن گئے ہیں تو یہ قیامت کی نشانیاں ہیں۔“ (دراصل) ان پانچ چیزوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔“

﴿ إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْأَرْحَامِ وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ﴾ [القمان : ۳۴]

”بلاشبہ قیامت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی بارش نازل کرتا ہے وہی جان سکتا ہے کہ رحموں میں کیا ہے اور کل کوئی نفس کیا کرے گا (اللہ کے سوا) وہ نہیں جانتا اور نہ ہی کوئی نفس یہ جانتا ہے کہ وہ کس زمین پر فوت ہوگا۔“ (۱)

(۵) : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

﴿ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّهُ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَّبَ وَهُوَ يَقُولُ : لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ﴾ (۲)

”جس شخص نے جنہیں یہ حدیث سنائی کہ نبی کریم ﷺ غیب جانتے تھے اس نے جھوٹ بولا کیونکہ وہ (نبی کریم ﷺ) کہا کرتے تھے کہ غیب صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔“

منکرین قیامت کی سزا

(۱) : ﴿ بَلْ كَذَّبُوا بِالسَّاعَةِ وَأَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيرًا ﴾ [الفرقان : ۱۱]

”بات یہ ہے کہ یہ لوگ قیامت کو جھوٹ سمجھتے ہیں اور قیامت کے جھٹلانے والوں کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔“

(۲) : ﴿ وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَلِقَاءِ الْآخِرَةِ فَأُولَٰئِكَ فِي الْعَذَابِ

مُحْضَرُونَ ﴾ [الروم : ۱۶]

”اور جنہوں نے کفر کیا تھا اور ہماری آیتوں کو اور آخرت کی ملاقات کو جھوٹا ٹھہرایا تھا۔ وہ سب عذاب میں پکڑوا دیئے جائیں گے۔“

(۳) : ﴿ وَتَقُولُ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا ذُوقُوا عَذَابَ النَّارِ الَّتِي كُنْتُمْ بِهَا تكَذِّبُونَ ﴾

[سبا : ۴۲]

”اور ہم ظالموں سے کہہ دیں گے کہ اس آگ کا عذاب چکھو۔ جسے تم جھٹلاتے رہے۔“

(۱) [بخاری : کتاب التفسیر : سورة لقمان باب قوله "إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ" (۴۷۷۷)]

(۲) [بخاری : کتاب التوحید : باب قول الله تعالى "عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا"

(۴) ﴿ وَإِنْ نَعْبَجِبْ لَنَعْبَجِبْ قَوْلُهُمْ ۚ إِذَا كُنَّا تُرُتَابًا ۚ إِنَّا لَنَفِيْ عَخْلِيْ جَدِيْدٍ أَوْلِيْكَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ وَأَوْلِيْكَ الْآغْلَلُ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ وَأَوْلِيْكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا
خَالِدُونَ ﴾ [الرعد: ۵]

”اگر تجھے تعجب ہو تو واقعی انکا یہ کہنا عجیب ہے کہ کیا جب ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم نئی پیدا آتش
میں ہوں گے؟ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے پروردگار سے کفر کیا۔ یہی ہیں جن کی گردنوں میں
طوق ہوں گے اور یہی ہیں جو جہنم کے رہنے والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔“

قیامت کے مختلف نام

قرآن مجید میں قیامت کے لئے مختلف الفاظ استعمال کیے گئے ہیں جن میں سے ہر ایک مخصوص
کیفیت و حیثیت پر دلالت کرتا ہے :-

(۱) : یوم القیامة

﴿ لَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴾ [البقرة: ۱۱۳]

”قیامت کے دن اللہ ان کے اس اختلاف کا فیصلہ ان کے درمیان کر دے گا۔“

(۲) : یوم الدین

﴿ مَا لِكِ يَوْمَ الدِّیْنِ ﴾ [الفاتحة: ۳]

”وہ جزا کے دن کا مالک ہے۔“

(۳) : یوم البعث

﴿ فِهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ ﴾ [الروم: ۵۶]

”یہ ہے اٹھنے کا دن!“

(۴) : یوم الحساب

﴿ هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ یَوْمَ الْحِسَابِ ﴾ [ص: ۵۳]

”یہ ہے جس کا وعدہ تم سے حساب کے دن کے لئے کیا جاتا تھا۔“

(۵) : یوم الوعد

﴿ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذَلِكَ يَوْمُ الْوَعْدِ ﴾ [ق: ۲۰]

”اور صور پھونک دیا جائیگا وعدہ عذاب کا دن یہی ہے۔“

(۶) : یوم الحسرة

﴿ وَأَلْبِسْهُمْ يُومَ الْحَسْرَةِ ﴾ [مریم: ۳۹]

”اور انہیں افسوس والے دن سے ڈرائیے۔“

(۷) : یوم الجمع

﴿ وَتَلْبِئُ يَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَيْبَ فِيهِ ﴾ [الشوری: ۷]

”جمع والے دن سے ڈرائیے جس میں کوئی شک نہیں۔“

(۸) : یوم التناد

﴿ إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴾ [غافر: ۳۲]

”مجھے تم پر ہانک پکار کے دن کا بھی ڈر ہے۔“

(۹) : یوم الخروج

﴿ يَوْمَ يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ ﴾ [ق: ۴۲]

”جس دن اس تند و تیز چیخ کو یقین کے ساتھ سن لیں گے۔ یہ دن ہوگا نکلنے کا۔“

(۱۰) : یوم الحشر

﴿ وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ﴾ [الانعام: ۲۲]

”جس دن ہم سب کو اکٹھا کریں گے۔“

(۱۱) : یوم الحساب

﴿ هَذَا مَا تَوْعَدُونَ لِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴾ [ص: ۵۳]

”یہ ہے جس کا وعدہ تم سے حساب کے دن کے لئے کیا جا رہا تھا۔“

(۱۲): یوم الفصل

﴿مَذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ﴾ [الصافات: ۲۱]

”یہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے رہے۔“

(۱۳): الدار الآخرة

﴿وَأَنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوٰنُ﴾ [العنكبوت: ۶۴]

”البتہ سچی زندگی تو آخرت کا گھر ہے۔“

(۱۴): دار القرار

﴿وَأَنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ﴾ [غافر: ۳۹]

”(اور یقین مانو کہ قرار) کہ یہ سچی کا گھر تو آخرت ہی ہے۔“

(۱۵): الصاخة

﴿فَإِذَا جَاءَتِ الصَّخَّةُ﴾ [عبس: ۳۳]

”پس جب کہ کان بہرے کر دینے والی (قیامت) آجائگی۔“

(۱۶): الواقعة

﴿إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ﴾ [الواقعة: ۱]

”جب قیامت قائم ہو جائگی۔“

(۱۷): الحاققة

﴿الْحَاقِقَةُ ۝ مَا الْحَاقِقَةُ ۝ وَمَا أَثْرَكَ مَا الْحَاقِقَةُ﴾ [الحاققة: ۳ تا ۱]

”ثابت ہونے والی۔ ثابت ہونے والی کیا ہے؟ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ ثابت شدہ کیا ہے؟“

(۱۸): القارعة

﴿الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وَمَا أَثْرَكَ مَا الْقَارِعَةُ﴾ [القارعة: ۱ تا ۳]

”کھڑکھڑا دینے والی۔ کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی؟ تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے؟“

(۱۹): الطامة الكبرى

﴿فَإِذَا جَاءَتِ الطَّامَةُ الْكُبْرَى﴾ [النازعات: ۲۴]

”پس جب وہ بڑی آفت (قیامت) آجائگی۔“

(۲۰): الأزفة

﴿أُزِفَتِ الْأَرْفَةُ﴾ [النجم: ۵۷]

”قیامت نزدیک آگئی۔“

(۲۱): الغاشية

﴿هَلْ أَتَاكَ خَبْرُ الْغَاشِيَةِ﴾ [الغاشية: ۱]

”کیا تجھے بھی چھپا لینے والی (قیامت) کی خبر پہنچی ہے۔“

(۲۲): الساعة

﴿إِنَّ السَّاعَةَ لَأْتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا﴾ [غافر: ۵۹]

”بلاشبہ قیامت آنی والی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔“

(۲۳): يوم التغابن

﴿ذَلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ﴾ [التغابن: ۹]

”وہ دن ہے ہارجیت کا“

(۲۴): يوم آخرت

﴿مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾ [البقرة: ۱۷۷]

”جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا“

قیامت کی حقیقت

اصطلاح شرع میں قیامت سے مراد ایسا وقت ہے جب کائنات (عالم شہادت) کا موجودہ نظام درہم برہم اور تباہ و برباد ہو جائے گا، پہلے صور پر سب لوگ حیران ہو جائیں گے پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا۔ تو سب لوگ مرجائیں گے اور پھر تیسرا صور پھونکا جائے گا تو پچھلے اگلے تمام کے تمام لوگ زندہ کر کے میدان محشر میں کھڑے کئے جائیں گے علاوہ ازیں قیامت کو تین مختلف مقامات پر استعمال کیا گیا ہے :-

(۱) کسی بھی انسان کی موت کے لئے۔ کیونکہ جو انسان فوت ہو جاتا ہے اسکی قیامت تو قائم ہوگی اور وہ اپنے عالم باطن میں پہنچ گیا ہے۔

(۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد قیامت کا اطلاق کیا گیا ہے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ بیٹھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بڑھاپے سے پہلے تمہاری قیامت قائم ہو جائیگی۔“ (۱)

ایک روایت میں ہے کہ

”ان لوگوں پر ایک صدی پوری ہونے پر (ان میں سے) کوئی بھی زمین پر زندہ نہیں رہے گا۔“ (۲)

(۳) آخری اور بڑی قیامت جب رؤسے زمین پر موجود ہر ذی روح کا خاتمہ ہو جائیگا، سورج چاند ستارے بکھر جائیں گے، پہاڑ روٹی کی مانند اڑائے جائیں گے، سمندروں کو آگ لگا دیا جائیگی، زمین کھینچ دی جائیگی قرآن مجید میں ”قیامت“ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ (۳)

(۱) [بخاری: کتاب فضائل الصحابة: باب ”مناجاة فی قول لرسول وثلث“ احمد (۲۸۸/۳)]

(۲) [مسلم: کتاب فضائل الصحابة: باب قوله ”لا تأتي علی الناس مئة سنة“..... (۲۵۳۷)]

احمد (۴۰۸/۳)]

(۳) [تفصیل کے لیے دیکھیے فتح الباری (۱/۱۱ تا ۳۶۳) (۲/۲) (۸۲)]

قیامت کی نشانیاں، کیوں ۹

انسان کی فطرت ہے کہ وہ ظاہر و موجود اور نقد و مجمل کو باطن و معدوم اور مؤجل و مؤخر پر ترجیح دیتا ہے جو چیز سامنے ہو اسے زیادہ حیثیت دیتا ہے اگرچہ مخفی اشیا کی حیثیت بھی نفس انسانی میں مسلم ہوتی ہے مگر بہر حال حاضر کے سامنے غائب کا مقام و مرتبہ بھی غائب رکھا جاتا ہے۔ مسلمان کا معاملہ خاصا مختلف ہے اس لئے کہ ہر مسلم و مؤمن کا جس طرح اللہ تعالیٰ پر ایمان مضبوط ہوتا ہے اسی طرح مرنے کے بعد جی اٹھنے اور اسی اللہ کے حضور حساب و کتاب کے لئے پیش ہونے پر بھی ایمان قائم ہوتا ہے۔ جواب دہی کا یہ احساس جتنا پختہ ہوا اتنا ہی انسان کا اخلاق و کردار صالح ہوتا ہے اس لئے ایمان بالآخرت دراصل انسانی اخلاق و سیرت کی تعمیر و تکمیل میں ایک نہایت مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔ ایمان بالآخرت کی جڑیں انسان کے قلب میں پھوٹی ہیں جن کی شاخیں انسان کے اعصاب کی سادگی، وقار، متانت و سنجیدگی، حسن سلوکی اور وفا شعاری و اطاعت گزاری کی صورت میں پھیلتی ہیں اور جس کا پھل انسان کو نیک و صالح اخلاق و کردار کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔

ایمان بالآخرت کا طبعی نتیجہ یہ ہے کہ انسان خلوت و جلوت، تنہائیت و اجتماعیت، سیاست و معیشت، تمدن و معاشرت غرض کہ ہر جگہ تقویٰ کا پیکر، خوف الہی کا خوگر، حکم الہی پر کار بند نظر آئے گا اور یہ صفات حسنہ اسی قدر بار آور ہوں گی جس قدر ایمان بالآخرت کی جڑیں گہری اور مضبوط ہوں گی مگر انسان کا تعلق چونکہ اس مادی دور (عالم شہادت) سے ہے جہاں ہر وقت، ہر طرف اور ہر قسم کے افراد کے ساتھ ہر طرح کے معاملات سے الجھنا پڑتا ہے، ہر طرح کے ماحول سے گذرنا پڑتا ہے، گمنا ہوں سے اٹے معاشرہ میں قدم رنجا فرمانا ہی پڑتا ہے، پھر نفس کی کمزوری و محتاجی کا مقابلہ بھی کرنا پڑتا ہے، شیطان اور اس کے چیلے چانٹوں سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے لہذا ان تمام پرخطر مقامات میں انسان کے ایمان کی مختلف حالتیں اور مختلف گراف قائم ہوتے رہتے ہیں جس میں زیادتی ایمان کی نسبت کمی ایمان کا عنصر خاصا ذہنی اور زور آور ثابت ہوتا ہے نتیجتاً ایک مسلمان اور

اسلامی عقائد پر ایمان رکھنے والا مخلص مؤمن بھی مادہ پرستی اور حواس پرستی کا شکار ہو کر یوم آخرت کے احتساب کو صرف نظر کر کے دنیا والوں کے ساتھ زر پرستی کی دوڑ میں شامل ہونا ضروری خیال کرتا ہے کہ

”چلو تم ادھر کو اور وہاں ہو جدھر کی“

لیکن اللہ تعالیٰ جو ہر مرحلے پر انسان کی راہنمائی فرماتے چلے آئے ہیں اس موقع پر بھی انسان کو تنہا نہیں چھوڑتے بلکہ ہر معاملے میں اس کی اتنی راہنمائی فرمادیتے ہیں کہ کوئی مسئلہ تشنہ نہ رہے لہذا اللہ تعالیٰ نے وقوع قیامت سے پہلے بہت سی نشانیوں اور علامتوں کا ظہور یقینی بنا دیا تاکہ انہیں دیکھ کر لوگوں کا آخرت پر ایمان و اعتقاد مضبوط رہے اور وہ آخرت کی بھرپور تیاری کریں تاکہ اس دن کے امتحان سے کامیاب ہو کر جہنم کی آگ سے محفوظ ہو جائیں اور جنت میں داخلہ حاصل کر سکیں۔

﴿لَمَنْ زُجِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ﴾

[ال عمران: ۱۸۵]

”جسے آگ سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا تحقیق وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی صرف دھوکے کی جنس ہے۔“

قیامت کی علامات صغریٰ و کبریٰ

حضرت محمد ﷺ چونکہ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور آپ کی امت بھی آخری امت ہے اس لئے قیامت کی نشانیوں کا آغاز ہمیں سے کیا گیا جیسا کہ حدیث نبوی ہے :-

﴿بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ﴾ (۱)

”مجھے اور قیامت (دونوں کو) اس طرح بھیجا گیا ہے جس طرح یہ دو (انگلیاں باہم قریب) ہیں۔“

دوسری روایت میں ہے :-

﴿أَنْتُمْ وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ﴾ (۲)

(۱) [بخاری: کتاب الرقاق: باب قول النبی ”بعثت انا والساعة..... (۶۵۰۳) مسلم (۲۹۵۰)]

(۲) [احمد (۲۸۲/۳)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”تم (امت محمدیہ) اور قیامت ان دو (انگلیوں) کی طرح ہو۔“

لہذا قیامت کی نشانیوں کا ظہور بھی نبی اکرم ﷺ کی بعثت کے ساتھ ہی شروع ہو چکا ہے۔ قیامت کی کچھ نشانیاں چھوٹی (صغریٰ) ہیں مثلاً فتنوں کا ظہور، جنگ و جدل، کذب و خیانت، فحاشی، سود، زنا، جھوٹ، جہالت، شراب وغیرہ کا ظہور۔ جبکہ کچھ نشانیاں بڑی بڑی ہیں جن میں خروج دجال، ظہور مہدیؑ، نزول عیسیٰؑ، یاجوج ماجوج وغیرہ شامل ہیں۔ (۱)

راقم نے مذکورہ کتاب میں حتی المقدور ذخیرہ حدیث سے صرف صحیح احادیث کی روشنی میں چھوٹی اور بڑی تمام نشانیوں کو جمع کر دیا ہے البتہ ممکن ہے کہ کوئی چیز مطالعے میں نہ آئی ہو۔ (واللہ اعلم و علمہ اتم و اکمل و اصوب)۔

✽ کچھ علامات قیامت قصداً ترک کی گئی ہیں کیونکہ ان کے ثبوت میں صحیح احادیث میسر نہیں تھیں۔
علامات قیامت میں تاریخی ترتیب کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے تاہم کسی علامت قیامت کے وقوع میں اختلاف پا کسی اور علمی حکمت عملی کے تحت شاذ و نادر مقامات پر قدرے تصرف و تبدل بھی کیا گیا ہے۔

✽ ہر علامت قیامت کے بارے میں سب سے پہلے صحیح احادیث سے استشہاد کیا گیا ہے پھر ان سے مسحوظ ہونے والے مسائل کو ”فوائد“ میں بالترتیب درج کیا گیا ہے۔

✽ ہر علامت قیامت کے وقوع یا عدم وقوع کی حتی الامکان نشاندہی کی گئی ہے۔

✽ ہر علامت قیامت کے مستحسن یا غیر مستحسن (فحیح) ہونے کی صورت میں دیگر دلائل کی روشنی میں یہ جائزہ لیا گیا ہے کہ مندرجہ صورت میں قارئین کے لئے کیا لائحہ عمل ہونا چاہیے۔

✽ بہت سی احادیث جنہیں حواس پرست اور عقل پرست فلاسفہ وغیرہ نے قبول نہیں کیا ان کی جزوی تردید بھی کی گئی ہے البتہ تفصیلی تردید الگ پیش کرنے کا ارادہ ہے۔

(۱) تصحیح کے لیے دیکھئے فتح الباری (۸۰/۱۲) الذکرۃ القرطبی (ص ۶۲۴) ”التصنیف بیضا

نہ فی نزول المبین“ (ص ۹) الاشاعہ (ص ۱۴۷)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

احادیث کو پیش کرتے وقت، بخاری و مسلم کو ان کی مسلمہ حیثیت و اہمیت کی وجہ سے ترجیح دی گئی ہے البتہ بسا اوقات کسی ایسی مشترک حدیث میں جو دیگر کتابوں میں بھی مذکور ہے اس کتاب کی حدیث کو فوقیت دی ہے جس میں متن جامع اور موضوع سے قریبی مناسبت کا حامل تھا لیکن دوسری کتابوں کے حوالے بھی ساتھ درج کر دیئے ہیں۔

❁ بوقت تخریج طوالت کے خوف سے صرف ایک کتاب کی مکمل تخریج (مع کتاب و باب اور حدیث نمبر کو) درج کیا ہے البتہ دیگر کتب احادیث سے حدیث نمبر ضرور دیا گیا ہے اور حتی الوسع ”معیاری نمبر“ کو فوقیت دی ہے۔

❁ بعض کتابوں کا حدیث نمبر اور صفحہ و جلد دونوں مستعمل ہیں ایسی صورت میں کسی ایک پر اکتفا کیا گیا ہے۔

❁ قیامت کی بعض نشانیاں ظاہر ہو کر گذر چکی ہیں جبکہ کچھ ابھی ظاہر ہوں گی اور کچھ نشانیاں ایسی ہیں جن کا ظہور ایک سے زائد مرتبہ ثابت ہوتا ہے مثلاً ”ایک آگ کا ظاہر ہونا“ یہ ایک مرتبہ تو ظاہر ہو چکی ہے جبکہ قیامت کے قریب دوبارہ ظاہر ہوگی۔ علاوہ ازیں کچھ علامات جو اخلاق و کردار سے تعلق رکھتی ہیں ان کا ظہور تسلسل سے بڑھتا رہے گا لہذا یہ کسی وقت کے ساتھ متعین و محدود نہیں ہیں۔

کیا خبر واحد حجت نہیں ۹ ایک ضروری مہلت

کتاب ہذا (قیامت کی نشانیاں) میں زیادہ تر ان احادیث سے استشہاد کیا گیا ہے جنہیں اصول حدیث کی اصطلاح میں خبر واحد (یا خبر احاد) سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ قیامت کی علامات سے تعلق رکھنے والی احادیث کا بڑا حصہ خبر واحد پر مشتمل ہے (بلکہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ شریعت کا بڑا حصہ اخبار احاد پر مشتمل ہے) البتہ کچھ علامات قیامت کی احادیث ”تواتر“ کے ساتھ منقول ہیں۔ علامات قیامت پر ایمان یا انکار ایک اعتقادی مسئلہ ہے اور بعض لوگ جو معتزلہ اور خوارج کے افکار سے متاثر ہیں، اس بات کے مدعی ہیں کہ عقائد میں خبر واحد حجت نہیں اور بعض لوگ تو عقائد کے

علاوہ احکام میں بھی خبر واحد کو حجت تسلیم نہیں کرتے!۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں مذکورہ باطل دعوے کی قلعی کھولنے سے پہلے ہمیں خبر واحد اور تو اتر کی اصطلاحی تعریفات کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

تواتر

﴿هُوَ مَا نَقَلَ مِنْ نَحْوِ الْعِلْمِ بِصِدْقِهِمْ ضُرُورَةً عَنْ مَثَلِهِمْ مِنْ أَوْلَاهِ إِلَى آخِرِهِ بِأَنْ تَكُونُوا جَمْعًا لَا يُمَكِّنُ تَوَاطُّفُهُمْ عَلَى الْكُذْبِ وَلِذَلِكَ يَجِبُ الْعَمَلُ بِهِ مِنْ غَيْرِ بَحْثٍ عَنْ رِجَالِهِ..... أَقَلُّهُ عَشْرَةٌ﴾ (۱)

”تواتر ایسی حدیث کو کہا جاتا ہے :

(۱) روایت کرنے والا جم غفیر ہو۔ اور کسی طبقے میں یہ تعداد دس سے کم نہ ہو۔

(۲) ان سب کا جموٹ پر جمع ہونا محال ہو۔

(۳) ان کی کثرت کم از کم دس سے شروع ہو اور آخر تک یہ کثرت برابر جاری رہے۔

(۴) اس پر عمل واجب ہے۔

(۵) اس میں بحث وتعمیص یا شک وتردد کی گنجائش نہیں۔ اسی طرح ایک شرط یہ بھی ہے کہ اس خبر کا تعلق جس سے مربوط ہو۔

متواتر کی بہت سی مثالیں مذکور ہیں، ایک سادہ سی مثال یوں سمجھئے کہ جیسے ہمیں ”تواتر“ سے معلوم ہوا ہے کہ مکہ وہی شہر ہے جہاں رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے اور مدینہ وہی شہر ہے جہاں آپ ﷺ نے ہجرت کی ہے اب اس کے خلاف کوئی خبر دے ہی نہیں سکتا۔ اگر دے تو وہ پاگل شمار ہوگا کیونکہ امتی دنیا کی خبر کا غلط ہونا عقل کے نزدیک عاداتاً ناممکن ہے!

خبر واحد

جو متواتر نہ ہو وہی خبر واحد کہلاتی ہے جیسا کہ حافظ ابن حجر فرماتے ہیں :-

﴿أَمَّا فِي إِصْطِلَاحِ الْأَصُولِيِّينَ فَالْمُرَادُ بِهِ مَا لَمْ يَتَوَاتَرَ﴾ (۱)

(۱) [تدریب الراوی (۲/۱۵۹)]

”اصولین کی اصطلاح میں خبر واحد اسے کہتے ہیں جو متواتر نہ ہو۔“

نیز شیخ فرماتے ہیں کہ

﴿هُوَ مَا لَمْ يَجْمَعْ شُرُوطَ الْمُتَوَاتِرِ﴾ (۲)

”جس میں متواتر کی شروط جمع نہ ہوں وہ خبر واحد ہے۔“

اب اگر آپ تواتر کی شروط سامنے رکھیں گے تو خبر واحد کے متعلق درج ذیل نتائج سامنے آئیں گے :-

(۱) اسے روایت کرنے والے بہت زیادہ نہ ہوں بلکہ دس سے کم ہوں راجح قول کے مطابق۔

(۲) سند کے تمام طبقات میں یہ شرط موجود رہے۔

(۳) سند کے طبقات میں راویوں کی کئی بیشی ہوتی رہے مگر زیادتی دس یا اس سے تجاوز نہ ہوں۔

اسی لئے اگر ہر طبقے میں کم از کم تین اور زیادہ سے زیادہ نو راوی موجود ہیں تو اسے خبر واحد

”مشہور“ سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اگر ہر طبقے میں کم از کم دو راوی موجود رہیں تو یہ خبر واحد

”عزیز“ سے موسوم کی جاتی ہے اور اگر کسی طبقے میں صرف ایک راوی ہو تو اسے ”غریب“ سے

موسوم کیا جاتا ہے۔ (۳)

(۴) اس میں بحث و تحقیق اور شک و تردید کی گنجائش بہر حال موجود ہوتی ہے اسی لئے محدثین خبر

واحد سے حاصل ہونے والے علم کو ”ظن“ سے موسوم کیا کرتے تھے مگر اس ظن کی حقیقت کو سمجھنے کی

ضرورت ہے کیونکہ خبر واحد کی حجیت سے انکار کرنے والوں کو یہی سے چور و رازہ ملتا ہے جسے وہ

بھر پورا استعمال کرتے ہیں۔

(۱) [فتح الباری (۱۳/۲۴۶)]

(۲) [تفصیل کے لئے دیکھئے : نزہۃ النظر (ص ۲۶) المغنی فی اصول الفقہ (ص ۱۹۴) تیسیر

مصطلح الحدیث (ص ۲۱)]

(۳) [تفصیل کے لئے دیکھئے : کتب اصول الحدیث و اصطلاحات المحدثین]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ظن کیا ہے؟

قرآن مجید میں لفظ ”ظن“ مختلف معانی کے لئے استعمال ہوا ہے جس کی حتمی تعیین سیاق و سباق اور علاقہ قرآن سے طے پاتی ہے۔

(۱) ظن بمعنی یقین

جب کسی چیز کے وجود یا عدم وجود پر قرآن و علامات انتہائی قوی اور شکوک و شبہات سے مبرا ہوں تو وہاں ظن بمعنی یقین ہوتا ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿الَّذِينَ يَخْلَفُونَ أَثَمَهُمْ مَا لَكُم مِّنْ عِلْمٍ مَّا لَهُمْ وَاللَّهُ رَاجِعُ أَعْمُنُ﴾ [البقرة: ۴۶]

”جو لوگ یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے طے والے ہیں اور یہ کہ وہ اسکی طرف لوٹنے والے ہیں۔“

اس آیت میں ظن بمعنی یقین ہے کیونکہ اہل ایمان کو مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا یقین غیر متردد ہے جیسا کہ دیگر آیات سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے اور اگر یہاں ظن کا یہ مفہوم لیا جائے کہ انہیں اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شبہ ہے تو پھر ایمان ہی نامکمل و غیر معتبر قرار پائیگا!

(۲) ظن بمعنی گمان غالب

بعض آیات میں ظن کو گمان غالب سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں نصف سے زیادہ میں یقین اور نصف سے کم میں شک ہوتا ہے ایسا ظن بھی پسندیدہ اور معتبر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿لَوْ لَا إِذْ سَمِعْتُمُوهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بِأَنفُسِهِمْ خَيْرًا﴾ [النور: ۱۲]

”ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اس (بہتان) کو سنا تو مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کے بارے میں تم اچھا گمان کرتے۔“

اس آیت میں مسلمانوں کو ظن کی جارہی ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ صما کے بارے میں حسن ظن (خوش گمانی) سے کیوں نہ کام لیا کیونکہ زیادہ قرآن و علامات اسی پر دلالت کرتے ہیں کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا دامن اس قسم کی تہمت سے پاک ہے لہذا اس ظن میں یقین کا پہلو راجح ہے۔

(۳) ظن بمعنی شک

یعنی کسی چیز کے وجود یا عدم وجود پر یکساں قرائن موجود ہوں اور دونوں میں سے کسی ایک طرف کو ترجیح دینا ناممکن ہو۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَلُّوا لَٰ يَقِينُوا﴾ [النساء: ۱۵۷]

”اور بلاشبہ جن لوگوں نے اس (عیسیٰ) کے بارے میں اختلاف کیا ہے وہ اس کی جانب سے شک میں ہے ان کے پاس اس کے بارے میں کوئی علم و یقین نہیں ہے سوائے ظن کی پیروی کے اور انہوں نے یقیناً اسے قتل نہیں کیا۔“

اس آیت میں یہود کے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ عیسیٰ کے قتل کے سلسلے میں ان کے اقوال و آرا کی بنیاد شک پر ہے علم و یقین پر نہیں اسی شک اور عدم یقین کو اتباع ظن سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(۳) ظن بمعنی وسم

یعنی ایسا خیال و گمان جس کی بنیاد کسی دلیل پر نہ ہو بلکہ واضح دلیل اس کے خلاف ہو اس ظن کی مذمت کی گئی ہے اور اس سے بچنے کی تلقین کی گئی ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِّنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ﴾ [الحجرات: ۱۲]

”ایمان والو! ظن کی بہت سی قسموں سے گریز کرو بلاشبہ بعض ظن گناہ ہیں۔“

(۳) ظن بمعنی تہمت

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿وَمَا هُوَ عَلَى الْعَيْبِ بِضَئِينَ﴾ [التكوير: ۲۴]

”وہ عیب کی باتوں سے تلے نہیں جھلکتے۔“

پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ایک قرأت میں ضنین کو ظنن پڑھا گیا ہے یعنی وہ غیب (اللہ تعالیٰ، قیامت و آخرت وغیرہ) پر تہمت نہیں لگاتا۔ (۱)

قرآن مجید سے ہی ثابت ہوا کہ ظن کی تمام صورتیں اور قسمیں بری یا غیر معتبر نہیں بلکہ پہلی دو قسمیں (ظن بمعنی یقین اور ظن بمعنی گمان غالب) مستحسن و معتبر ہیں بلکہ بسا اوقات ان پر اعتماد کرنا واجب ہوتا ہے اور محدثین نے خبر احاد کے ظنی ہونے سے ظن کے پہلے دو مراتب کی طرف اشارہ کیا ہے نہ کہ آخری تین قسمیں کہ جن سے اہتمام ضروری ہے۔ علاوہ ازیں جب کسی خبر واحد کی سند کے تمام راوی ثقہ و قابل اعتماد ہوں، حدیث صحت کے تمام مراتب پر پوری اترے اور شاہ، معلول اور مرجوح نہ ہو تو اس پر عمل واجب ہے کیونکہ محدثین کے ہاں قبولیت حدیث کا یہی معیار تھا۔

خبر واحد کی حجیت قرآن مجید کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

(۱) ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا﴾ [الحجرات: ۶]

”اے ایمان والو! جب تمہارے پاس کوئی (ایک) فاسق خبر لائے تو اس کی تحقیق کر لیا کرو۔“

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اگر خبر لانے والا فاسق ہے تو اس کی خبر غیر معتبر ہے جب تک کہ مزید تحقیق سے بات واضح نہ ہو جائے لیکن اگر خبر دینے والا صالح و ثقہ اور معتبر ذمہ دار ہے تو اس کی خبر قبول کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔

اس آیت سے اس فطری حقیقت کی ترجمانی ہوتی ہے کہ دنیاوی معاملات میں کسی فرد واحد کی خبر کو بنیادی طور پر شک و شبہ کی نگاہ سے نہیں دیکھا جائے گا بلکہ بنیادی اور اصولی طور پر کسی بھی معتبر عادل و ضابط مسلمان کی خبر کو قبول کیا جائے گا اور اس کے مطابق بلا تردد عمل کیا جائے گا البتہ اگر خبر دہندہ کی ثقاہت محل نظر ہو تو اس کی خبر و اطلاع کی پہلے تحقیق کی جائے گی اور مکمل اعتماد کے بعد اس پر عمل کیا جائے گا۔

(۱) [دیکھئے ابن کثیر (۷۵۳/۴) قرطبی (۲۰۹/۱۹)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

اگر بلا تعصب غور و فکر کیا جائے تو عالم ارضی کا نظام اس فطری اصول پر قائم دائم ہے۔ ہمارے ان گنت معاملات کا دار و مدار کسی ایک ہی فرد کی اطلاع پر گھومتا ہے۔ مثلاً کوئی معتبر آدمی ہمیں خبر دے کہ تمہارے گھر میں تمہاری عدم موجودگی میں یہ خوشی یا غمی ہوئی ہے تو ہم اصولی طور پر اس کی بات تسلیم کرتے ہیں۔ کوئی شخص ہمیں فون پر مطلع کرے کہ اس وقت آپ کا دشمن آپ کی طرف بڑھ رہا ہے تو ہم اس ایک فون پر اعتماد کر کے کوئی بندوبست کرنے لگتے ہیں۔

انسان اپنے سیکرٹری، پرنسپل اپنے چہرہ اسی، استاد اپنے شاگرد، خاوند اپنی بیوی، والد اپنے بیٹے کی 90% (نوے فیصد) سے زائد باتوں میں یقین و اعتماد کر کے اپنے معاملات کو تشکیل دیتا ہے۔ علاوہ ازیں اگر ایسا نہ کیا جائے تو دنیا کا نظام ٹل ہو کر رہ جائے گا کیونکہ اکثر و بیشتر معاملات کی بنیاد ”فرد واحد“ ٹھہرتی ہے جسے ہر کس و نا کس اصولی طور پر تسلیم کرتا ہے تو کیا خیر القرون کے مسلمان کسی ایک ٹیلی فونک کال، ایک ملازم، چہرہ اسی سے بھی بے وقعت ہیں کہ ان کی خبر واحد کو تسلیم نہ کیا جائے؟؟

(۲) ﴿ فَاسْتَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾ [النحل: ۴۳]

”ہذا اہل کتاب سے پوچھ لو اگر تمہیں علم نہیں۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ اگر تمہیں کسی مسئلے کا علم نہ ہو تو اہل علم سے پوچھ لیا کرو لیکن اسے کسی ایسی شرط سے مشروط نہیں کیا کہ اہل علم کی صرف ایسی بات معتبر ہوگی جس پر بہت سے علما کی مہر ثبت ہو بلکہ کسی ایک عالم سے پوچھ لینا ہی کافی قرار دیا گیا ہے۔

(۳) ﴿ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴾ [التوبة: ۲۲۱]

”ایسا کیوں نہیں کہ ہر فرقے سے ایک طاائفہ نکلتا اور وہ دین کی فقاہت حاصل کر کے اپنی قوم کی طرف جب لوٹتا تو انہیں ڈراتا تا کہ وہ اپنا بچاؤ پکڑتے۔“

امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ

”طاغفہ“ ایک آدمی کو بھی کہا جاتا ہے۔“ (۱)

لہذا ثابت ہوا کہ کسی قبیلے کا ایک فرد بھی اگر دین کا علم حاصل کر کے اپنی قوم کو احکام و مسائل سے آگاہ کرنے کی ذمہ داری اٹھائے تو وہ قابل اعتبار ہے بلکہ یہ اقدام فرض کفایہ ہے۔

(۴): ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِن تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ﴾

[النساء: ۵۹]

”اے اہل ایمان! اللہ اور اسے رسول کی اطاعت کرو اور اگر تمہارے درمیان کسی مسئلے پر نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور اسکے رسول کی طرف لوٹا دو اگر تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔“
حافظ ابن قیم رقطنی نے کہا ہے کہ

”مسلمانوں کا اجتماع ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کی طرف لوٹانے کا معنی یہ ہے کہ آپ کی زندگی میں مختلف فیہ مسائل آپ کے حضور پیش کئے جائیں اور آپ کی موت کے بعد آپ کی سنت پر اسے پرکھا جائے اور اس بات پر بھی اتفاق ہے کہ آپ ﷺ کی موت کے ساتھ مذکورہ حکم ساقط نہیں ہوا اور اگر آپ ﷺ کی متواتر واحد (خبر واحد) احادیث سے علم و یقین کا کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا تو پھر آپ کی طرف (مختلف مسئلہ) لوٹانے کا حکم (چہ معنی دارو؟)۔“ (۲)

خبر واحد کی حجیت احادیث کی

روشنی میں

امام بخاریؒ نے اپنی صحیح میں خبر واحد کی حجیت پر ایک ”کتاب“ قائم کی ہے جس میں اکیس (۲۱) احادیث اور مختلف آیات سے استدلال و استشہاد کے ساتھ خبر واحد کی حجیت کو ثابت کیا ہے جن میں

(۱) [بخاری: کتاب الاحاد: باب ۱]

(۲) ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

سے چند ایک بطور مثال درج ذیل ہیں :-

(۱) : عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا :-
 ﴿ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَذَانِ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَدُّ أَوْ قَالَ يُنَادِي لِيُرْجِعَ قَائِمَكُمْ
 وَتَبَةَ قَائِمَكُمْ ۝﴾

”کسی شخص کو حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سحری کھانے سے نہ روکے کیونکہ وہ صرف اس لئے اذان دیتے ہیں تاکہ جو نماز کے لئے بیدار ہیں وہ واپس آ جائیں اور جو سوئے ہوئے ہیں وہ بیدار ہو جائیں۔“

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ایک معتبر شخص کی اذان نماز سحری و افطاری وغیرہ کے لئے معتبر اور قابل عمل ہے لہذا ایسے معتبر شخص کی روایت بھی قابل قبول و قابل حجت ہے ورنہ دونوں باتوں کا انکار لازم آئے گا۔!

(۲) : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”لوگ مسجد قبل میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے کہ ایک آنے والے نے ان کے پاس آ کر کہا :-

﴿ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنًا وَقَدْ أَمَرَ أَنْ يَسْتَقْبَلَ
 الْكَعْبَةَ فَاسْتَقْبَلُوهَا وَكَانَتْ وَجْهَهُمْ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَنَادُوا إِلَى الْكَعْبَةِ ۝﴾

”اللہ کے رسول ﷺ پر رات قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے اور آپ ﷺ کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز میں کعبہ کی طرف منہ کر لیں لہذا تم بھی اسی طرف رخ کرو ان لوگوں کے چہرے شام (یعنی بیت المقدس) کی طرف تھے پھر وہ لوگ کعبہ کی طرف مڑ گئے۔“

لہذا ثابت ہوا کہ ایک معتبر شخص کی بات حجت ہے اس لئے صحابہ کرام کی ایک پوری جماعت نے حالت نماز میں ہی صحابی کی بات کو تسلیم کر کے حدیث (خبر واحد) پر عمل کیا لہذا خبر واحد کا منکر جمہور صحابہ کے طرز عمل کا منکر ہے !

(۳) : حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

”میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ، ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کو کھجور کی شراب پلا رہا تھا کہ اتنے میں ایک آنیوالے شخص نے آکر خبر دی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے اس شخص کی خبر سنتے ہی کہا۔ اُس! ”ان سب منکلوں کو تو زدو۔“ حضرت اُس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”میں ایک ہادن دستہ کی طرف بڑھا جو ہمارے پاس تھا اور میں نے اس کے نچلے حصے کو ان منکلوں پر مارا یہاں تک کہ تمام منگلے ٹوٹ گئے۔“

سبحان اللہ! اطاعت محمدی ہو تو ایسی۔ شراب کا دور چل رہا ہے، محفل لگی ہے مگر خبر واحد کی بنیاد پر ساری شراب بہادی کیونکہ یہ ایمان کا تقاضہ تھا۔

عقائد میں بھی خبر واحد حجت ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل نجران کے لئے فرمایا: ”میں تمہارے پاس ایک امانت دار آدمی جو حقیقی امانت دار ہوگا اسے بھیجوں گا۔“ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ منتظر رہے (کہ کون اس صفت سے موصوف ٹھہرتا ہے) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو سلف و داعی بنا کر روانہ کیا گیا جن کا کام لوگوں کی اصلاح اور احکام و مسائل کے ساتھ عقائد اسلام کی دعوت تھا لہذا عقائد میں بھی ایک معتبر آدمی قابل حجت ہے!۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مختلف صحابہ کو فردا فردا مختلف علاقوں، بادشاہوں اور قوموں کی طرف روانہ کرتے جو تنہا تقارے کی چوٹ پر اسلام کی دعوت دیتے اور تبلیغ اسلام میں سب سے پہلے عقائد و ایمانیات کا درجہ ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فرمایا:-

﴿إِنَّكَ سَتَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَىٰ أَنْ يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ﴾ (۱)

”تم ایسی قوم کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں لہذا انہیں سب سے پہلے اس بات کی دعوت

(۱) [بعماری: کتاب المغازی: باب ”بعث موسیٰ ومعاذ.....“ (۱۳۴۷)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اگر وہ یہ بات مان لیں تو انہیں خبر دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔“

چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بلا استثناء عقائد و احکام، فضائل و مسائل سب چیزوں کی تبلیغ کرتے حالانکہ لوگ ایک ایک صحابی کی احادیث کی روشنی میں مسلمان ہوتے لیکن کسی نے کبھی یہ کہہ کر انکار نہیں کیا کہ تم اکیلے ہو یا دو تین ہو لہذا تمہاری باتوں پر خبر واحد ہونے کی وجہ سے ہمیں یقین نہیں! (۱)

لسان نبوت سے وجود دجال کی خبر واحد

کی تائید

صحیح مسلم کی روایت کے مطابق نبی کریم ﷺ نے حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی اس بات کو تسلیم کیا کہ انہوں نے اپنے سمندری سفر میں ایک جزیرے میں دجال سے ملاقات کی ہے بلکہ خبر واحد پر یقین و قبولیت کے ساتھ تمیم داری رضی اللہ عنہ کی کمل روداد اپنی لسان نبوت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے گوش گزار کی۔ لہذا علامات قیامت کا صرف اس لئے انکار کر دینا کہ یہ خبر احاد ہیں جن کی صحت مشکوک ہے دراصل حضور نبی کریم ﷺ کے اسوہ اور سنت کی خلاف ورزی کے مترادف ہے۔

خبر واحد و انما سلف

امام مالک :

﴿ان خبر الواحد العدل عن مثله الی رسول اللہ یوجب العلم والعمل معا﴾ (۲)

”خبر واحد جو اللہ کے رسول ﷺ تک پایہ ثبوت کو پہنچے اسی پر بیک وقت علم و عمل واجب (ضروری) ہے۔“

حافظ ابن حزم فرماتے ہیں کہ ہمارا بھی یہی موقف ہے۔

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے: بخاری: کتاب اخبار الآحاد: باب ۱۶ تا باب ۱۷

(۲) [الإحکام لابن حزم (۱/۱۲۱)] منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

امام شافعیؒ:

﴿متی رویت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثنا صحیحاً فلم اخذ بہ فاشہدکم أن عقلی قد ذہبت﴾ (۱)

”جب میں اللہ کے رسول سے صحیح حدیث روایت کروں مگر اس پر عمل نہ کروں تو میں مہیں گواہ بناتا ہوں کہ اس وقت مجھ کو میری عقل رخصت ہو چکی ہے۔“

امام شافعیؒ نے قبولیت حدیث کے لئے خبر واحد یا تو اتر کی شرط نہیں لگائی بلکہ صحت کو دار و مدار بنایا ہے خواہ صحت کے معیار پر خبر واحد پوری اترتی ہو وہ قابل حجت ہے۔

امام احمدؒ:

﴿کلّ ما جاء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم باسناد جید اقرنا بہ و اذا لم نقر بما جاء بہ الرسول و دفعناه رددا علی اللہ امرہ قال اللہ و ما اتکم الرسول فنخذوہ و ما نہکم عنہ فانتهوا﴾ (۲)

”جو کچھ نبی کریم ﷺ سے عمدہ سند کے ساتھ ثابت ہو ہم اس پر اقرار کریں گے اور اگر اس پر اقرار و عمل نہ کریں تو دور حقیقت اللہ کے حکم کو پس پشت ڈالیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے! جو کچھ تمہیں رسول دیں اسے لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز آ جاؤ۔“

امام احمدؒ کی سند میں ہزاروں احادیث خبر واحد سے تعلق رکھتی ہیں لہذا ان کے نزدیک حدیث کی قبولیت و عدم قبولیت کا معیار صرف سند ہے۔

حافظ ابن حجرؒ:

﴿قد شاع فاشیا عمل الضحابة و النابین بنجر الواحد من غیر نکیر فافتضى الاتفاق منهم علی قبولہ﴾ (۳)

(۱) [مختصر الصواعق (۲/۳۵۰)]

(۲) [اتحاف الجماعة (۱/۴۱)]

(۳) [فتح الباری (۱۳/۳۴۱)]

”صحابہ اور تابعین سے بکثرت خبر واحد پر بلا انکار عمل ثابت ہے جس سے ان کے نزدیک خبر واحد کی قبولیت پر اتفاق ثابت ہوتا ہے۔“

ابن تیمیہ:

”وَأَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ مِنْ جَمِيعِ الطَّوَائِفِ عَلَى أَنَّ خَبْرَ الْوَاحِدِ إِذَا تَلَفَّتْهُ الْإِمَامَةُ بِالْقَبُولِ نَصْدٌ، يَقَالُهُ أَوْ عَمَلٌ بِهِ أَنَّهُ يَرْجِبُ الْعِلْمَ..... وَأَهْلُ الْحَدِيثِ وَالْمَسْلَفِ عَلَى ذَلِكَ“ (۱)

”ہر مذہب کے علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ جب کسی خبر واحد کو امت سے تصدیقی یا عملی طور پر اختیار کرنے کی قبولیت حاصل ہو جائے تو اس سے علم کا جوہ حاصل ہوتا ہے..... اہل حدیث اور سلف کا یہی مذہب ہے۔“

خبر واحد سے انکاریا عمارت اسلام کا انہدام!

ذخیرہ احادیث کا بیشتر حصہ خبر احاد کے ذریعے ہم تک منتقل ہوا ہے احکام کے علاوہ عقائد کے بیشتر مسائل بھی خبر احاد سے انجام پاتے ہیں اور اگر خبر احاد کو کسی ذریعے سے باطل یا مشکوک بنا دیا جائے تو اس کا طبعی و منطقی نتیجہ یہ ہوگا کہ اسلام کا بیشتر حصہ ہی مشکوک و غیر معتبر بنا دیا جائے گا پھر ان مسائل میں احادیث کی راہنمائی پس پشت ڈال کر من مانی خانہ سازی اور دل پسند تاویل و تعبیر سے خوب گھجھوڑے اڑائے جائیں اور تم بالاسم یہ کہ اسے حفاظت حدیث اور صیانت دین کا نام دیا جائے کیونکہ شاید احادیث کے کھلے انکار سے انہیں وہ مقاصد ہرزہ ناسصل نہ ہو پاتے جنہیں حفاظت حدیث کے نام سے ان لوگوں نے حاصل کیا! بہر صورت اس سازش کو دندان شکن جواب دینے کی ضرورت ہے جو ہر مخلص اہل علم و اہل ایمان کا فریضہ ہے۔

(۱) [مجموع الفتاویٰ (۱۳/۳۵۱)، (۲/۲۰۷)]

باب (1)

قیامت کی چھوٹی نشانیاں

کرتے ہوئے آپ کی آواز بلند ہوگئی، رخسار مبارک سرخ اور غصہ شدید ہو گیا کہ گویا آپ کسی لشکر سے لڑ رہے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا: (لوگو!) قیامت آیا جاہتی ہے مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے انگشت شہادت اور درمیان والی انگلی ملا کر اشارہ کیا بس قیامت صبح کو آئی یا شام کو (یعنی اتنی قریب ہے) جس شخص نے کوئی مال چھوڑا تو وہ اس کے در ثناء کا ہے اور جس نے قرض یا مسکین اولاد چھوڑی وہ میرے مذمہ ہے۔“

(۳) : ﴿عَنْ حَبِيبِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "إِنَّ لِي أَسْمَاءً، أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْمَاجِي الَّذِي يَمْحَى اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْعَاقِبُ" قَالَ مَعْمَرٌ: قُلْتُ لِلزُّهْرِيِّ: مَا الْعَاقِبُ؟ قَالَ: الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ﴾ (۱)

حضرت جبیر ؓ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرے کچھ نام ہیں! میں محمد ﷺ ہوں، احمد بھی ہوں، حاشر بھی ہوں، میرے قدموں پر لوگ جمع کیے جائیں گے۔ میں ماجی ہوں، میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کفر کا خاتمہ فرمائیں گے اور میں عاقب بھی ہوں۔“

معمر راوی نے امام زہریؒ سے پوچھا: عاقب کا کیا معنی ہے؟ فرمایا: ”جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔“ بعض روایات میں یہ اضافہ ہے کہ

”میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(۴) : حدیث نبوی ﷺ ہے کہ

”میری اور قیامت کی مثال ایسے ہے جیسے قریب البسفت (برابر کے) گھوڑے ہوں۔ پھر فرمایا: میری اور قیامت کی مثال ایسے ہے جیسے کوئی قوم اپنے کسی آدمی کو جاسوس (Informer) بنا کر

(۱) [بخاری: کتاب التفسیر: سورة الصف (۳۸۹۶) مسلم (۲۳۰۵) احمد (۸۰/۴) ترمذی

بھیجتی ہے (کہ وہ انہیں اگلے حالات سے مطلع کرے) اور جب وہ (دشمن کی) پیش قدمی کا خطرہ محسوس کرتا ہے تو اپنے کپڑے کو ہلا کر خبردار کرتا ہے کہ تم گھبرے میں ہو، تم خطرے میں ہو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: میں بھی اسی کی طرح (تمہیں قیامت کے بارے میں) مطلع کرنے والا ہوں۔ (۱)

فوائد

- (۱) قیامت کا وقوع انتہائی قریب ہے۔
 - (۲) بعثت محمدی علامات قیامت میں سے ایک علامت ہے۔
 - (۳) وقوع قیامت کا حتمی علم حضور نبی کریم ﷺ کو بھی نہیں تھا اسی لئے آپ ﷺ نے ان علامات سے اندازہ لگایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو بتادی تھیں۔
- ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

” (اے نبی!) آپ کہہ دیں کہ اس قیامت کا علم صرف میرے رب کے پاس ہے۔“

[الاعراف: ۱۸۷]

- (۴) ہر شخص کو قیامت کی فکر کرتے ہوئے آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔
- ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿ اٰقْرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ لِي غٰفِلَةٌ مُّعْرِضُونَ ﴾ [الانبياء: ۱]

”لوگوں کے لئے ان کا حساب قریب آگیا ہے جبکہ وہ اعراض کئے ہوئے ہیں۔“

- (۵) جس طرح دو انگلیوں (یعنی درمیان والی اور شہادت والی) کے درمیان کوئی نیسری انگلی نہیں اسی طرح حضرت محمد ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں آئیگا اور یہ مسئلہ قرآن و حدیث کے صریح نصوص سے بھی ثابت ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابْنًا اَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ﴾

[الاحزاب: ۴۰]

” (لوگو!) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد ﷺ نہیں لیکن آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنوالے ہیں۔“

مذکورہ آیت میں ”خاتم النبیین“ کے لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ خاتم مہر کو کہتے ہیں اور مہر آخری عمل کو ہی کہا جاتا ہے یعنی آپ ﷺ پر نبوت در رسالت کا خاتمہ فرما دیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دجال و کذاب ہو گا نبی ہرگز نہیں۔ البتہ حضرت عیسیٰ جو نبی کریم ﷺ سے پہلے بنی اسرائیل کی طرف نبی بنا کر بھیجے گئے پھر انہیں زندہ آسمان پر اٹھا لیا گیا اور قیامت کے قریب انہیں دوبارہ نازل کیا جائے گا تو وہ نبی کی حیثیت سے نہیں بلکہ امتی بن کر آئیں گے لہذا انزل دل عیسیٰ عقیدہ حتم نبوت کے منافی نہیں۔



(۲): انشقاق القمر

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۗ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرَضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴾

[القمر: ۲۱]

”قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا۔ یہ اگر کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منہ پھیر لیتے ہیں کہہ دیتے ہیں کہ یہ پہلے سے چلا آتا ہوا جاو ہے۔“

(۱) : ﴿ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ يُرِيَهُمْ آيَةَ فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ مَرَّتَيْنِ ﴾ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ”معجزے“ کا مطالبہ کیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چاند دو ٹکڑوں میں بٹھا دیا اور ایسا دو مرتبہ ہوا۔“

(۲) : ﴿ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَارَ فِرْقَتَيْنِ فِرْقَةٌ عَلَى هَذَا الْحَبَلِ وَفِرْقَةٌ عَلَى هَذَا لِحَبَلٍ ، فَقَالُوا : سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَقَالُوا : إِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَإِنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ ﴾ (۲)

حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں چاند دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر اور دوسرا ٹکڑا اس

(۱) [بخاری : کتاب المناقب : باب ”سؤال المشركين ان يريهم آية فأراهم انشقاق القمر“

(۳۶۳۷) مسلم (۲۸۰۰) احمد (۲۶۱/۳)

(۲) [احمد (۱۱۶/۴) ترمذی (۳۲۸۹) طبری (۵۴۵/۱۱) دلائل النبوة (۲/۲۶۸) صحیح

”دوسرے (پہاڑ پر چلا گیا)۔ لوگوں نے کہا کہ محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہے مگر اس کا جادو ساری دنیا کے انسانوں پر نہیں چل سکتا۔“

ایک روایت میں یہ ہے کہ

”یا اللہ گواہ ہو جا۔“

اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ

”لوگو! گواہ رہنا!“ (۱)

فوائد

(۱) چاند کا دو ٹکڑے ہونا ایک امر حقیقی اور نبی ﷺ کا معجزہ لا جواب تھا۔

(۲) اشتقاق قمر کو قیامت کی نشانی کہا گیا ہے۔

(۳) کفار نے اسے جادو کہہ کر انکار کر دیا تھا۔

(۴) اشتقاق قمر دومرتبہ ہوا۔

(۵) قیامت کی یہ نشانی واقع ہو چکی ہے۔



(۳): نبی علیہ السلام کی وفات

(۱): ﴿عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي حَدْرَةٍ لَهُ، فَقُلْتُ: أَدْخُلُ؟ فَقَالَ: أَدْخُلْ، قُلْتُ: أَكُلُّنِي؟ قَالَ: كَلِّكْ، فَلَمَّا بَلَغْتُ، قَالَ: أَمْسِكْ سِتًّا تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ أَوْلَهُنَّ وَفَاةٌ نَبِيِّكُمْ قَالَ: فَبَكَيْتُ.....﴾ (۱)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خیمہ میں تشریف فرما تھے۔ میں اجازت لے کر اندر جا بیٹھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے چھ (علامتیں) یاد رکھو جن میں سے پہلی تمہارے نبی کی وفات ہے۔“

(۲): ﴿عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: حَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتُرْعَمُونَ أَنِّي مِنْ آخِرِكُمْ وَفَاةٌ؟ أَلَا إِنِّي مِنْ أَوْلِيكُمْ وَفَاةٌ وَتَتَّبِعُونِي أَفَنَادَا بُهْلِكَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا﴾ (۲)

وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف نکلے اور فرمایا: کیا تم یہ خیال رکھتے ہو کہ میں تم سب سے آخر میں وفات پاؤں گا؟ خبردار! میں تو تم سے پہلے ہی وفات پا جاؤں گا پھر تم گروہ درگروہ میرے پیچھے آؤ گے جبکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرو گے۔“

فوائد

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات قیامت کی ایک علامت ہے۔

(۲) دنیا دار فانی ہے جس میں دوسرے انسانوں کی طرح انبیاء کی موت بھی برحق ہے جیسا کہ

(۱) [بحاری: کتاب الحزبة والسوادعة: باب "ما يحذر من القدر" (۳۱۷۶) ابو داؤد (۵۰۰۰) ابن ماجہ (۴۰۹۱) حاکم (۴۶۶/۴) شرح السنة (۴۳۰/۷)]

(۲) [احمد (۴۹/۱) دارم (۲۹/۱) السليمانية الموصوفات (۱) پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"]

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

” (۱۷ نبی!) ہم نے آپ سے پہلے بھی کسی انسان کو بھیجی (کی زندگی) نہیں دی۔ جب آپ فوت ہونے والے ہیں تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟ (بلکہ) ہر جان موت کو چکھنے والی ہے۔“

[الانبیاء ۵، ۳۴]

(۳) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی یہ سمجھتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو جائیں گے البتہ بعض صحابہ کے ذہنوں میں یہ بات تھی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کم از کم ہمارے بعد سب سے آخر میں فوت ہوں گے مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہتے ہوئے ان کی تردید فرمائی ”بلکہ میں تو تم سے پہلے فوت ہونے والا ہوں۔“

(۴) دنیا ایک قید خانہ اور آزمائش کا گھر ہے جس سے گذرنے کے لئے موت کا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے اور ہر انس و جن کو لا محالہ اس سے گذرنا پڑتا ہے۔

(۵) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک کھولا، جبکہ کر بوسہ دیا اور روتے ہوئے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اے اللہ کے نبی! اللہ تعالیٰ آپ پر دو موتیں بھی جمع نہیں کریں گے سوائے اس موت کے جو آپ کے مقدر میں تھی لہذا آپ وفات پا چکے ہیں پھر آپ باہر تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس وقت لوگوں سے کچھ باتیں کر رہے تھے (کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فوت نہیں ہوئے) حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ بیٹھ جاؤ مگر عمر رضی اللہ عنہ نہ مانے پھر آپ نے کہا کہ بیٹھ جاؤ مگر عمر رضی اللہ عنہ نہ مانے بالآخر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نکلے شہادت (خطبہ) پڑھا تو تمام لوگ آپ کی طرف متوجہ ہو گئے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو چھوڑ آئے۔ آپ نے فرمایا: ابا بعد! اگر تم میں سے کوئی شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور اگر کوئی اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ باقی رہنے والا ہے اور وہ کبھی

”مرنے والا نہیں۔“

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنَّ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنَ يَصُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ﴾

[آل عمران : ۱۴۴]

”حضرت محمد ﷺ صرف اللہ کے رسول ہیں، ان سے پہلے ہی رسول گذر چکے ہیں اگر ان کا انتقال ہو جائے یا وہ شہید ہو جائیں تو کیا تم اسلام سے مرتد ہو جاؤ گے؟ اور جو کوئی مرتد ہو جائے تو وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا۔“

قسم اللہ کی ایسا معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر ؓ کے اس آیت کی تلاوت سے پہلے جیسے لوگوں کو معلوم ہی نہ تھا کہ یہ آیت بھی اللہ پاک نے قرآن مجید میں نازل کی ہے۔ اب تمام صحابہ نے یہ آیت آپ سے سیکھ لی پھر تو ہر شخص کی زبان پر یہی آیت جاری تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ

”عمر ؓ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! یہ آیات سن کر میرے پاؤں میں سکت نہ رہی اور میں وہیں زمین پر گر گیا۔“ (۱)



(۱) [بخاری : کتاب الجنائز : باب ”الدخول علی الميت بعد الموت اذا ادرج فی اکفانہ“

(۱۲۴۲-۴۴۵۴) ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۲) : امت مسلمہ (صحابہ) کا ظہور

(۱) : ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَسَأَلَهُ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ بِهَا السَّاعَةَ؟ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَنْتُمْ وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ﴾ (۱)

اموی خلیفہ ولید بن عبد الملک نے حضرت انس ؓ سے پوچھا: کہ تمہیں اللہ کے رسول ﷺ نے قیامت کے بارے میں کیا خبر دی تھی؟ حضرت انس ؓ نے فرمایا کہ ”میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد سنا تھا کہ میں اور قیامت اس طرح ہیں (جس طرح شہادت اور درمیان والی انگلی ہے)۔“

(۲) : حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”میں نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سنا جبکہ آپ ﷺ برسرِ منبر تھے، ”خبردار! تم لوگ پہلی امتوں کے مقابلے میں اس طرح ہو جیسے نماز عصر سے غروبِ شمس (کے درمیان وقت ہے)“ یہودیوں کو ”تورات“ دی گئی اس پر انہوں نے عمل کیا اور جب نصف دن گزر گیا تو وہ عاجز آ گئے اور انہیں ایک ایک قیراط (اجرت) دی گئی۔ عیسائیوں کو ”انجیل“ دی گئی، اس پر وہ نماز عصر تک عمل پیرا رہے پھر عاجز آ گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط (وزن یا مساحت کا پیمانہ) دیا گیا۔ پھر (تمہاری باری آگئی اور) تمہیں ”قرآن“ دیا گیا جس پر تم نے (عصر سے) مغرب تک عمل کیا اور تمہیں دو دو قیراط دیئے گئے جس پر یہودی اور عیسائی واویلا کرنے لگے کہ ”یارب! انہوں نے عمل تھوڑا کیا اور اجر زیادہ لیا؟“

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

”کیا میں نے تمہارے (طے شدہ) اجر سے ظلم کرتے ہوئے تم کو اجرت تھوڑی دی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے اور میں جسے چاہوں اپنے فضل سے

نوازنا ہوں۔“

ایک روایت میں ہے :-

”تمہاری عمر (مدت) پہلی امتوں کے مقابلے میں اس قدر ہے جس قدر عمر سے غروب شمس تک (کی مدت) ہے۔“ (۱)

فوائد

- (۱) بخت محمدی ﷺ کے بعد امت مسلمہ کا ظہور ہو چکا ہے۔
- (۲) امت مسلمہ کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۳) دنیا کی عمر کا بڑا حصہ بیت چکا ہے اور عمر کا تھوڑا حصہ باقی ہے۔ (یہ محض ادنیٰ سا اشارہ ہے قطعی بات نہیں)۔
- (۴) امت مسلمہ یہود و نصاریٰ کے بعد آخری اسلامی ملت ہے۔
- (۵) یہود و نصاریٰ کے مقابلے میں امت مسلمہ کو وقت قلیل مگر اجر کثیر سے نوازا گیا۔



(۱) [بخاری : کتاب التوحید : باب فی المشیئة والارادة (۷۴۶۷) ترمذی (۲۸۷۱) احمد

(۱۶۳/۲ - ۱۶۷ - ۱۷۳ - ۱۷۹)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۵): ہر گھر میں اسلام داخل ہوگا

(۱) : ﴿عَنْ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا يَبْقَى عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٍ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ كَلِمَةَ الْإِسْلَامِ بَيْزٍ عَزِيزٍ أَوْ ذُلٍّ ذَلِيلٍ إِنَّمَا يُبْزُهُمُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ فَيَحْتَمِلُهُمْ مِنْ أَهْلِهَا أَوْ يُدْخِلُهُمْ فَيُدْبِنُونَهَا﴾ (۱)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنا: کیا زمین پر کوئی گھر یا خیمہ ایسا نہیں رہے گا۔ جس میں اللہ تعالیٰ دین اسلام داخل نہ فرمادیں گے۔ عزت والے (کے گھر اس) کی عزت کے ساتھ یا ذلت والے کے ہاں ذلت کے ساتھ (یعنی) یا تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس طرح عزت دیں گے کہ انہیں اہل اسلام میں سے کر دیں گے یا انہیں ذلیل کر دیں گے کہ وہ اس (دین) کے لئے ذمی اور محکوم بن جائیں گے۔“

(۲) : حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا: یہ دین ہر اس جگہ تک پہنچے گا جہاں تک لیل و نہار کی گردش موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر (خیمے) کے اور کپے گھر میں اسے عزت والے کی عزت اور ذلت والے کی ذلت کے ساتھ داخل فرمادیں گے۔ عزت پانے والے مسلمان بن جائیں گے جبکہ ذلت پانے والے کافر ہی رہیں گے۔“

حضرت تمیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے خاندان میں اس کا تجربہ کر لیا ہے جو مسلمان ہو گئے انہوں نے شرف و عزت کا مقام پالیا اور جو کافر ہی رہے وہ ذلیل و خوار ہو کر جزیہ دینے پر مجبور ہوئے۔“ (۲)

(۱) [احمد (۵/۶) حاکم (۴۷۶/۴) السنن الکبریٰ (۱۸۱/۹) التاريخ الکبیر (۱۵۱/۲) مجمع

الزوائد (۸/۶)]

(۲) [احمد (۱۴۴/۴) حاکم (۴۷۷/۴) السنن الکبریٰ (۱۸۱/۹) التاريخ الکبیر (۱۵۰/۲)

مجمع الزوائد (۷/۶) المعجم الکبیر (۱۲۸۰) السلسلة الصحیحة (۳۲/۱)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

فوائد

(۱) ساری روئے زمین پر دین اسلام کا غالب ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا وقوع لامحالہ ضروری ہے اس لئے کہ رب تعالیٰ کا اپنے بندوں سے وعدہ ہے :-

﴿ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ﴾ [النور: ۵۵]

”اللہ تعالیٰ تم میں سے ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں اور نیک عمل کئے ہیں، (یہ) وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلافت عطا فرمایا جائے گی جیسے ان لوگوں کو خلافت عطا فرمائی تھی جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کر کے جمادے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطرے کو امن و امان سے بدل دے گا۔“

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی اور وعدہ خداوندی کی ایک قطہ دور صحابہ اور عہد خیر القرون میں گذر چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو زمین پر غلبہ عطا فرمایا، دین اسلام کو عروج بخشا، مصر و شام، روم و ایران، افریقہ اور یورپ میں دور دراز تک ممالک فتح ہوئے روئے ارضی سے کفر و شرک اور جاہلانہ نظاموں کا قلع قمع ہوا اور اسلامی طرز فکر اور تہذیب و تمدن کا پھر پراچار دانگ عالم میں لہرا گیا۔

(۳) خلافت ارضی کا وعدہ ایمان و عمل صالح کے ساتھ مشروط تھا جیسے جیسے مسلمانوں کی طرف سے ایمان و عمل صالح کی شرطی گئی ویسے ویسے مشروط (وعدہ خلافت) بھی بنتا چلا گیا۔

(۴) اسلام پر عمل پیرا ہونے میں ہی دنیا و آخرت کی عزت ہے ورنہ (خسر الدنیا و الآخرة) بربادی و ناکامی ہے۔

(۵) وعدہ خلافت کی دوسری اور آخری قطہ اس وقت ادا ہوگی جب مسلمان اپنے ایمان و عمل صالح کی شرط دوبارہ زندہ کر دکھائیں گے اور یہ امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰ کے ظہور سے پہلے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

مکن نہیں!۔

لسان نبوت سے وعدہ

حدیث نبوی ہے کہ

”جب تک خدا کی مرضی ہوگی تم میں نبوت رہے گی پھر اللہ تعالیٰ اسے اٹھائیں گے، پھر نبوت کے منہج پر خلافت قائم ہوگی جب تک خدا کی مرضی ہوگی پھر اللہ تعالیٰ اسے ختم کر دیں گے اور اس کی جگہ کاٹ کھانے والی بادشاہت قائم ہو جائیگی اور جب تک اللہ چاہے گا وہ قائم رہے گی پھر خدا کی مرضی سے اس کا خاتمہ ہو جائیگا اور پھر جاہلانہ طوہیت کا دور دورہ ہوگا جب تک اللہ چاہے گا یہ دور رہے گا پھر خدا کی مرضی سے اس کا بھی خاتمہ ہو جائیگا۔ پھر نبوی منہج پر (دو بارہ) خلافت قائم ہو جائیگی۔ پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔“ (۱)



(۶) : ہر طرف امن وامان ہوگا

(۱) : ﴿ عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَا أَنَا وَعِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ آتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ آتَاهُ اعْرُفَشُكَا إِلَيْهِ قَطَعَ السَّبِيلَ ، فَقَالَ : يَا عَدِيُّ ! هَلْ رَأَيْتَ الْجِيْرَةَ ؟ قُلْتُ : لَمْ أَرَهَا وَقَدْ أُبَيْتُ عَنْهَا ، قَالَ : فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَسْنَ الطَّيْبَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ الْجِيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللَّهَ ، قُلْتُ : فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي فَأَيُّنَ دُعَاؤِ طَيْبِ الَّذِينَ قَدْ سَفَرُوا الْبِلَادَ ؟ وَلَيْنَ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَفْتَحَنَّ كُنُوزَ كِسْرَى ، قُلْتُ كِسْرَى بِنِ هُرْمُزٍ ؟ قَالَ : كِسْرَى بِنِ هُرْمُزٍ وَلَيْنَ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ لَتَرَيْنَ الرَّجُلَ يُخْرُجُ مِلءَ كَفِّهِ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يُقْبَلُهُ مِنْهُ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يُقْبَلُهُ مِنْهُ قَالَ عَدِيُّ : فَرَأَيْتَ الطَّيْبَةَ تَرْتَجِلُ مِنَ الْجِيْرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللَّهَ وَكُنْتُ فِيمَنْ انْفَتَحَ كُنُوزَ كِسْرَى بِنِ هُرْمُزٍ وَلَيْنَ طَالَتْ بِكُمْ حَيَاةٌ لَتَرُونَ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ : يُخْرُجُ مِلءَ كَفِّهِ ﴿ (۱)﴾

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک صاحب آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرد فاقے کی شکایت کی۔ پھر دوسرے صاحب آئے اور راستے کی بدامنی کی شکایت کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عدی! تم نے مقام حیرہ دیکھا ہے؟ (جو کوئٹہ کے پاس ایک بستی ہے) میں نے عرض کیا کہ میں نے دیکھا تو نہیں البتہ اس کا نام میں نے سنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تمہاری زندگی کچھ اور لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک عورت ہودج میں تنہا سفر کرے گی اور (کہہ بیچی کر) کعبہ کا طواف کرے گی جبکہ اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہ ہوگا۔ میں نے (حیرت سے) اپنے دل میں کہا، پھر قبیلہ طے کے وہ ڈاکو کہاں ہوں گے جنہوں نے شہرہاں میں (قتل و لٹاؤ اور لوٹ مار کی) آگ لگا رکھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم کچھ دیر مزید زندہ رہو تو کسریٰ کے خزانے

(۱) [بخاری: کتاب المناقب: باب علامات النبوة (۲۰۹۰)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(تم پر) کھولے جائیں گے۔ میں (حیرت سے) بول اٹھا۔ کسری بن حرمز (شاہ ایران)! آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، کسری بن حرمز! اور اگر تم کچھ دن مزید زندہ رہے تو یہ بھی دیکھو گے کہ ایک آدمی اپنے ہاتھ میں سونا چاندی بھر کر نکلے گا اور اسے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہوگی جو (اسکی زکوٰۃ) قبول کرے لیکن اسے کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو اسے قبول کر لے۔ حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ہودج میں بیٹھی ہوئی تھا عورت (والی پیش گوئی) کو تو خود دیکھ لیا کہ (عورت) حیرہ سے سفر کے نکلے اور اس نے کعبہ کا طواف کیا اور اسے اللہ کے سوا اور کسی (ڈاکو وغیرہ) کا (راتے میں) خوف نہیں تھا۔ مجاہدین کی اس جماعت میں بھی میں خود شریک تھا جنہوں نے کسری بن حرمز کے خزانے فتح کئے اور اگر تم لوگ کچھ عرصہ مزید زندہ رہے تو یہ بھی دیکھ لو گے جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے ہاتھ میں (زکوٰۃ کا مال سونا چاندی) بھر کر نکلے گا (مگر اسے لینے والا کوئی نہیں ملے گا کہ ہر کوئی خوشحال ہوگا)۔“

(۲) : ﴿عَنْ حَبَابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكُعْبَةِ ، قُلْنَا لَهُ : أَلَا تَسْتَصِيرُ لَنَا ، أَلَا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا ؟ قَالَ : كَانَ الرَّجُلُ يُيَمِّنُ قَبْلَكُمْ يُحْضِرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُحْمَلُ فِيهِ فَيَحْءَاءُ بِالْمِشْلِ فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَنْتَيْنِ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَيُمْسَطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ سَادُونَ لِحَيْبِهِ مِنْ عَظِيمٍ أَوْ عَصَبٍ وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ وَاللَّهُ لَيُيَمِّنَنَّ هَذَا الْأَمْرَ حَتَّى يَسِيرَ الرَّابِئُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَمَوْتٍ لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ أَوْ الذُّئْبَ عَلَى غَنَمِهِ وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْمِلُونَ﴾ (۱)

حضرت حباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے شکایت کی۔ آپ ﷺ اس وقت اپنی چادر کے سہارے کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے مدد طلب کیوں نہیں کرتے؟“

(۱) [بخاری : کتاب المناقب : باب علامات النبوة (۳۶۱۲) احمد (۱۴۷/۵)]

[ابود (۲۶۴۹) السنن الكبرى (۵۴۰/۵) (۵۸۹۳)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ہمارے لئے اللہ سے دعا کیوں نہیں مانگتے؟ (ہم کافروں کی ایذا رسانی سے نکل آچکے ہیں) آنحضرت ﷺ نے فرمایا:-

” (ایمان لانے کی سزائیں) تم سے پہلے امتوں کے لوگوں کے لئے گڑھا کھودا جاتا اور انہیں اس میں پھینک دیا جاتا پھر ان کے سر پر آرا رکھ کر ان کے دو گلے کر دیئے جاتے پھر بھی وہ اپنے دین سے نہ بھرتے۔ لوہے کے ٹکٹھے ان کے گوشت میں دھنسا کر ان کی ہڈیوں اور پٹھوں پر پھیرے جاتے پھر بھی وہ اپنے ایمان پر قائم رہتے۔ اللہ کی قسم: یہ امر (اسلام) کمال کو پہنچے گا اور ایک وقت آئے گا کہ ایک سوار مقام صنعاء سے حضرموت تک سفر کرے گا (لیکن راستوں کے پر امن ہونے کی وجہ سے) اسے اللہ کے سوا اور کسی کا ڈرنہ ہوگا یا صرف بھڑیئے کا ڈر ہوگا کہ کہیں اس کی بکریوں کو نہ کھا جائے لیکن تم لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہو۔“

فوائد

(۱) قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ ہر طرف امن و امان اور عدل و انصاف ہوگا، لوگوں کو آمد و رفت میں کسی فتنے، چوری، ڈاکے یا قتل و غارت کا خوف نہیں ہوگا۔

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی عہد صحابہ کرام میں واقع ہو چکی ہے جیسا کہ حضرت عدی بن حاتم (راوی حدیث) نے دو باتوں کا خود مشاہدہ کیا اور تیسری نشانی بھی عہد صحابہ میں گذر چکی ہے۔

(۳) دین اسلام پر عمل کرنے میں سخت دشواریوں کا سامنا ناگزیر ہے جو فی الحقیقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے اہل ایمان کی آزمائش اور امتحان ہوتا ہے کہ کھوئے کھرے کا امتیاز ہو جائے البتہ ابتلا و آزمائش کے بعد دنیا میں بھی صبر و استقامت کا پھل ضرور ملتا ہے۔

(۴) عہد صحابہ میں پھر عہد اموی بلکہ عہد عباسی میں بھی مسلمانوں کو داخلی و خارجی امن و امان اور مال و دولت و خوشحالی کا سماں میسر رہا اگرچہ اس دورانیے میں مسلمان باہم جنگ و جدل سے بھی دوچار ہوئے مگر بحیثیت مجموعی مسلمان امن و امان سے زندگی بسر کر رہے تھے جبکہ کفار کو ہر آن مسلمانوں کی فتوحات کا خوف و خطر لاحق رہتا تھا مگر آج صورتحال یکسر بدل چکی ہے۔ مسلمان ہر

جگہ داخلی انتشارات کا شکار ہونے کے ساتھ خارجی حملوں اور غیر مسلموں کی سازشوں سے بھی محفوظ نہیں اور اس کا سبب خود مسلمانوں کی اسلام سے عملی بے راہ روی اور کافروں کی مشابہت و تابعداری ہے۔ بقول شاعر:-

دو زمانے میں معزز تھے مسلمان ہو کر

اور تم خوار ہوئے تارک قرآن ہو کر

(۵) امن و امان کا ایک سنہری دور امت مسلمہ دیکھ چکی ہے جبکہ اسی طرح کا دوسرا سنہری اور یادگار دور اب حضرت عیسیٰ کے نزول اور امام مہدیؑ کے ظہور کے بعد مسلمانوں کو نصیب ہوگا۔



(۷): فتنوں کا ظہور

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ فِتْنًا كَقَطْعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُضِيحُ الرَّحْلُ مُؤْمِنًا وَيُضِيحُ كَافِرًا، يَبِيعُ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی جلدی اعمال صالحہ بجالاؤ (کیونکہ) اندھیری رات کی طرح فتنے (نازل ہونے والے) ہیں۔ صبح کو آدمی مؤمن ہوگا تو شام کو کافر ہو جائیگا یا شام کو مؤمن ہوگا مگر صبح تک کافر ہو چکا ہوگا۔ وہ عارضی دنیا کے لئے اپنا دین بیچ ڈالے گا۔“

(۲): ﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ قَالَتْ: اسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَرِغًا، يَقُولُ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْعَزَائِنِ؟ وَمَاذَا أَنْزَلَ اللَّهُ مِنَ الْفِتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُحْرَاتِ، يُرِيدُ أَزْوَاجَهُ، لِكَيْ يُصَلِّيْنَ؟ رَبُّنَا كَمَا سَبَّ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةً فِي الْآخِرَةِ﴾ (۲)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھبرا کر اٹھے اور فرمایا: سبحان اللہ! کس قدر خزانے ادر فتنے اللہ کی طرف سے نازل کئے گئے ہیں؟ حجرے والیوں (ازواج رسول) کو کون اٹھائے گا تاکہ وہ نماز پڑھیں؟ کتنی ہی عورتیں ہیں جو دنیا میں لباس پہنے ہوں گی مگر آخرت میں ننگی ہوں گی۔“

(۳): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ وَيَبْيِضُ الْعَمَلُ وَتَظْهَرُ الْفِتْنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ

(۱) [مسلم: کتاب الایمان: "باب الحث علی المبادرة بالاعمال قبل تظاهر الفتن" (۱۱۸)]

ترمذی (۲۱۹۶) احمد (۳۰۴/۲)

(۲) [بخاری: کتاب الفتن: "باب لا یاتی زمان الا الذی بعدہ شر منه" (۷۰۶۹)]
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الْقَتْلُ، الْقَتْلُ ﴿١﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (علامات قیامت یہ ہیں) زمانہ قریب آجائے گا، مال بکثرت ہوگا، فتنے ظاہر ہونگے، حرج بکثرت ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا، یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم حرج کیا ہے؟ فرمایا: قتل قتل۔“

(٤): ﴿عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْرَفَ عَلَى أَطْعَمٍ مِنْ أَطْعَامِ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ قَالَ: هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؟ (فَالْتَوُوا: لَا، قَالَ:) إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ بِجَلَالِ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ﴾ (٢)

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اونچے مکان پر چڑھے پھر فرمایا: کیا تم بھی دیکھ رہے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ (صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: نہیں اللہ کے رسول! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ میں بارش کے قطر کی طرح تمہارے گھروں کے درمیان فتنے گرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں۔“

فوائد

(١) قیامت کی نشانی یہ ہے کہ فتنے بڑھ جائیں گے۔ لفظ فتنہ امتحان و آزمائش اور ناپسندیدہ

چیزوں پر استعمال کیا جاتا ہے مثلاً گناہ، کفر، قتل، کشت و خون وغیرہ۔ (٣)

(٢) : رزنبی رضی اللہ عنہ سے اس کا ظہور ہو چکا ہے جو بکثرت بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

(٣) ”فتنہ“ نئی الواقع غیر محسوس چیز ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا

وجود دکھلادیا۔

(٤) فتنوں کے ظہور پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جزوی پیش گوئیاں بھی فرمائی ہیں جو با تفصیل درج کی

جائیں گی۔

(١) [بحاری: کتاب الفتن: ”باب ظہور الفتن“ (٧٠٦١) مسلم (١١) ابو داؤد (٤٢٥٥) ابن

ماجہ (٤١٠١) احمد ٣٨٠/٢ - ٦٩٤]

(٢) [مسلم: کتاب الفتن: ”باب نزول الفتن كمواعيق القطر“ (٧٢٤٥)]

(٣) [النهاية في غريب الحديث (٤١٠/٣) فتح الباری (٣/١٣)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت عمرؓ فتنوں کے درمیان رکاوٹ ہیں

حضرت حذیفہؓ سے مروی ہے کہ
”عمر بن خطابؓ نے پوچھا کہ فتنوں کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ فرامین کس سے اذیر
ہیں؟ حضرت حذیفہؓ نے جواب دیا کہ مجھے وہ من و عن یاد ہیں۔ عمرؓ نے کہا: پیش کر دو تم واقعی
جرات مند ہو۔ کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:۔“

” آدمی کے اہل و عیال اور مال و دولت اس کے لئے فتنہ ہیں جو اسے نماز، زکوٰۃ، امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر جیسے اعمال سے مانع ہے۔“ عمرؓ نے کہا: میں اس فتنے کے بارے میں نہیں پوچھتا،
میں تو اس فتنے کے بارے میں پوچھتا ہوں جو سندھ کی موجوں کی طرح اٹھتا چلا آئے گا۔ حذیفہ
ؓ نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کو تو اس فتنے سے پریشان نہیں ہونا چاہیے کیونکہ آپ کے اور اس
فتنے کے درمیان ایک بند دروازہ (رکاوٹ) ہے۔ عمرؓ نے کہا: وہ دروازہ کھولا جائے گا یا
توڑا جائے گا؟ میں نے کہا: توڑا جائے گا۔ کہا: پھر یقیناً اسے بند نہیں کیا جاسکے گا؟ میں نے کہا: جی
ہاں۔ ہم نے حذیفہؓ سے پوچھا کیا عمرؓ اس دروازے کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا: ہاں!
جس طرح مجھے یقین ہے کہ کل سے پہلے رات آئے گی کیونکہ نے ایسی بات بیان کی تھی جو بے
بنیاد نہیں تھی۔ ہمیں ان سے یہ پوچھنے میں ڈر لگا کہ وہ دروازہ کون ہے؟ چنانچہ ہم نے مسروق
(تابعی) سے کہا (کہ وہ پوچھیں) جب انہوں نے پوچھا کہ وہ دروازہ کون تھا؟ تو انہوں نے
جواب دیا: ”وہ دروازہ عمرؓ تھے۔“ (۱)

فوائد

(۱) حضرت عمرؓ فی الواقع فتنوں کے درمیان مضبوط رکاوٹ تھے۔

(۱) [بحاری: کتاب الفتن: ”باب الفتنۃ الّتی تموج کما وج البحر“ (۷۰۹۶)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

- (۲) دروازے سے مراد حضرت عمرؓ تھے۔
- (۳) دروازے کا توڑا جانا آپ کی شہادت کی طرف اشارہ تھا۔
- (۴) خود عمرؓ بھی مقصود حدیث جانتے تھے۔
- (۵) فتنوں سے مراد کشت و خون اور قتل و غارت گری ہے جو حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد شروع ہوئے اور آج تک جانبر نہ ہو سکے بلکہ یہ قیامت تک بتدریج بڑھتے ہی چلے جائیں گے۔
- (۶) حضرت عمرؓ کو ایک مجوسی النسل غلام فیروز ابولولؤ نے بوقت فجر حالت نماز میں شہید کیا۔



(۸): فتنہ مشرق سے ظاہر ہوں گے

(۱): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ فَقَالَ: مَا إِنْ الْفِتْنَةُ هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ﴾ (۱)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”میں نے رسول ﷺ کو دیکھا کہ آپ مشرق کی طرف اشارہ کر کے فرما رہے تھے، ہاں! فتنہ اسی طرف سے نکلے گا، فتنہ اسی طرف سے نکلے گا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔“ (اور آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔)

(۲): ﴿عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي بَمَيْنَا، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَفِي نَحْدِنَا؟ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي بَمَيْنَا، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَفِي نَحْدِنَا؟ فَأَخَذَهُ قَالَ فِي السَّالِفَةِ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ﴾ (۲)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے دعا کی: یا اللہ! ہمارے لئے (ملک) شام میں برکت نازل فرما، الٰہی! ہمارے لئے (ملک) یمن میں برکت نازل فرما، لوگوں نے کہا: اللہ کے رسول! اور ہمارے نجد (عراق) کے لئے بھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! ہمارے شام میں ہمارے لئے برکت فرما، اے اللہ! ہمارے لئے یمن میں برکت فرما۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے نجد (عراق) کے لئے بھی (دعا کریں۔)۔“ (راوی نے کہا) میرا خیال ہے کہ

”آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: ”وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہیں سے شیطان کا سینگ

(۱) [بحاری: کتاب بدء الحلق: ”باب صفة الهمس وحنوده“ (۳۲۷۹) (۳۱۰۴) مسلم (۲۹۰۵)]

ابو یعلیٰ (۵۰۱۱) ابن ابی شیبہ (۱۸۵/۱۲)]

(۲) [بحاری: کتاب الفتن: ”باب قول النبي ”الفتنة من قبل المشرق“ (۷۰۹۴) ترمذی (۳۹۷۹)]

ابن حبان (۷۲۵۷) شرح السنة (۲۰۶/۱۴) احمد (۱۱۸/۲)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

کلمے۔“

(۳) ﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدْنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَمَيْنَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَفِي عِرَاقِنَا؟ قَالَ: إِنَّ بِهَا قَرْنَ الشَّيْطَانِ وَتَهْبِجُ الْفِتْنِ وَإِنَّ الْحَقَّ بِالْمَشْرِقِ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے دعا مانگی: یا اللہ! ہمارے صاع اور مد میں برکت فرما، الٰہی! ہمارے یمن و شام میں برکت فرما۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہمارے عراق کے لئے بھی (دعا کریں)، آپ ﷺ نے فرمایا:-

”وہاں سے شیطان کا سینک نمودار ہوگا اور فتنے ابھریں گے۔ بلاشبہ جرور جو جہا مشرق میں ہے۔“

(۴) ﴿عَنْ ابْنِ عُمرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِيَدِهِ يَوْمَ الْبُرَاقِ: هَا إِنَّ الْبَيْتَةَ هَاهُنَا، هَا إِنَّ الْبَيْتَةَ هَاهُنَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مِنْ حَيْثُ يُطْلَعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”میں نے دیکھا کہ اللہ کے رسول ﷺ عراق کی طرف اشارہ کر کے فرماتے ہیں: خبردار! بے شک فتنہ یہاں سے نمودار ہوگا، خبردار! بلاشبہ فتنہ یہاں سے ظاہر ہوگا۔ آپ نے تین مرتبہ یہ بات دہرائی۔ یہاں سے شیطان کا سینک نکلے گا۔“

(۵) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "رَأَسُ الْكُفْرِ نَحْوُ الْمَشْرِقِ"﴾ (۳)

(۱) [المعجم الكبير (۱۳۴۲۲) الحبلية (۱۳۳/۶) مختصر الترغيب (۸۷) مجمع الزوائد

[[(۳۰۸/۳)

(۲) [احمد (۱۴۳/۲) ابن ابی شیبہ (۱۸۵/۱۲) ابو یعلیٰ (۵۰۱/۱)]

(۳) [بخاری (۳۳۰/۱) مسلم (۹۲) احمد (۵۰۶/۲ - ۳۷۲) ترمذی (۲۲۴۴) حلی

(۲) [بخاری (۳۳۰/۱) مسلم (۹۲) احمد (۵۰۶/۲ - ۳۷۲) ترمذی (۲۲۴۴) حلی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”کفر کا سرچشمہ مشرق ہے۔“

فوائد

(۱) مشرق سے فتنوں کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) مدینے کے مشرق میں کئی ایک علاقے شامل ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”عراق“ کہہ کر فتنوں کے مرکز کی تعیین و تحدید (Fixation) کر دی ہے۔

(۳) بعض روایات میں فتنوں کا مرکز ”نجد“ قرار دیا گیا ہے اور ہر سطح مرتفع اور بلند زمین کو نجد کہتے ہیں۔ (۱)

عرب میں تقریباً اس ”نجد“ ہیں۔ (۲)

مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عراق کہہ کر ”نجد“ کی تعیین (Determination) کر دی ہے لہذا فتنوں کی سرزمین نجد عراق ہے نجد یمن یا کوئی اور نجد نہیں۔

(۴) تاریخ گواہ ہے کہ تمام فتنے عراق سے پھوٹتے رہے ہیں مثلاً خوارج، شیعہ، رافضی، باطنی، جمہیہ، قدریہ، معتزلہ، اور تمام گمراہ فرقے یہیں کی پیداوار ہیں۔
”جمل اور صفین“ کی خونریز جنگیں بھی اسی سرزمین پر ہوئیں۔

(۵) بارہ صدیوں تک تمام اہل اسلام کا حقیقی فیصلہ یہی رہا۔ کہ نجد قرن شیطان سے مراد عراق ہی کا علاقہ ہے لیکن بارہویں صدی کے بعد اہل بدعت نے احادیث مذکورہ کا مفہوم بگاڑ کر انہیں محمد بن عبدالواحد رضی اللہ عنہ جیسے عظیم مصلح (Reformer) پر چسپاں کرنا شروع کر دیا حالانکہ شیخ مذکور کا تعلق نجد عراق سے نہیں بلکہ نجد یمن سے ہے جس کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برکت کی دعا فرمائی ہے۔
علاوہ ازیں شیخ موصوف رحمۃ اللہ علیہ نے ساری زندگی محنت کر کے اہل عرب کو مرکز توحید پر جمع کر دیا اور ان

(۱) [دیباچہ لسان العرب (۴۵/۱۴) الفاموس (۳۵۲/۱)]

(۲) محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے باہمی اختلافات اور افتراق و انتشار کو اتفاق و اتحاد میں بدل دیا۔ (فحزاه اللہ احسن

الحزاء)

سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ کا فیصلہ

”اے عراق کے رہنے والو! تم چھوٹے چھوٹے مسائل کس قدر دریافت کرتے ہو اور کہاڑ کا ارتکاب کرتے ہو، میں نے اپنے والد عبد اللہؓ سے اور انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا: بے شک فتنہ یہاں سے ظاہر ہوگا اور اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کیا کہ ”یہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا۔“ (۱)



(۱) [میںم: کتاب الفتن: "باب الفتنۃ من المشرق من حیث یطلع قرنا الشیطان" (۲۹۰۵)]
 معکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۹): قتل عام (Massacre) ہوگا

(۱) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بَيْنَ بَدْيِ السَّاعَةِ أَيَّامٌ يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيُنزَلُ فِيهَا الْحَهْلُ وَ يُكْتَرُ فِيهَا الْهَرْجُ وَالْهَرْجُ الْقَتْلُ﴾ (۱)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے ایسے دن آئیں گے جن میں علم اٹھایا جائے گا، جھل (Ignorance) اتارا جائیگا اور کشت و خون بکثرت ہوگا۔“

(۲) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَلْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ لَا يُدْرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيْمَ قُتِلَ؟ فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: الْهَرْجُ، الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ لوگ وہ دن نہ دیکھ لیں جب نہ قاتل جانتا ہوگا کہ میں نے کیوں قتل کیا؟ اور نہ مقتول کو علم ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا؟ کہا گیا یہ کیسے ممکن ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”خوزریزی (دہشت گردی۔ Terrorism) ہوگی۔ جس میں قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔“

(۳): حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے خوب خوزریزی (Massacre) ہو

(۱) [بحاری: کتاب الفتن: ”باب ظہور الفتن“ (۷۰۶۲) مسلم (۲۶۷۲) احمد (۳۸۷/۱)۔

۵۰۳۔ ۵۰۴) ترمذی (۲۲۰۰) ابن ماجہ (۴۱۰۰)]]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: ”باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمني ان يكون

مكان الميت من البلاد“ (۲۹۰۸)]

کی۔ صحابہ نے کہا: ہم تو ایک سال میں ستر (70) ہزار کو قتل کرتے ہیں تو کیا اس سے بھی زیادہ کشت و خون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تمہارا مشرکوں کو قتل کرنا نہیں ہوگا بلکہ تم آپس میں خوریزی کرو گے۔ صحابہ نے کہا: کیا اس وقت ہمارے ہوش و حواس قائم ہوں گے؟ فرمایا: اس دن لوگوں کی عقلیں چھین لی جائیں گی اور وہ سمجھیں گے کہ ہم کس چیز (حق) پر ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہوگا۔

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ

”ہم اس فتنے سے صرف اس صورت میں بچ سکتے ہیں کہ ہم اس میں کسی کے خون و مال کی طرف ہاتھ نہ بڑھائیں۔“

ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ

”آدمی اپنے مسائے، اپنے بھائی، چچا اور بھتیجے کو قتل کرنے سے دریغ نہیں کریگا۔“ (۱)

(۴): حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت پر عذاب آخرت معاف کر کے رحمت کی گئی ہے مگر انہیں دنیا میں قتل و قتال، حصائب و آلام اور زلزلوں کے ساتھ عذاب ہوگا۔“ (۲)

(۵): حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے اپنے رب سے سوال کیا: یا رب! میری امت کو (مجموعی طور پر) قتل سالی سے ہلاک نہ کرنا، ان پر کوئی ایسا غیر مسلم دشمن مسلط نہ ہو جو ان کی مرکزیت کو بالکل محبت و تابود کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! میرے فیصلوں میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکتا، میں نے آپ کی اپنی امت کے حق میں یہ دعا قبول کر لی ہے کہ انہیں قتل سالی

(۱) [احمد (۵۲۹/۴) ۵۵۷] ابن ماجہ (۴۰۰۷) شرح السنہ (۶۸/۱۵) ابن ابی شیبہ

(۶۳۶/۸) السنۃ الصحیحة (۲۴۸/۴) صحیح الجامع الصغیر (۱۹۳/۲)

(۲) [احمد (۴۱۰/۴) حاکم (۲۰۲ - ۴/۴) صحیح الجامع الصغیر (۱۰۴/۲) السلسلہ

الصحیحة (۶۸۴/۲)

سے ہلاک نہیں کروں گا اور ان پر کوئی غیر مسلم دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کی جزیں اکھاڑ پھینکیں (یعنی کلیدِ اِتحصالِ کردے) خواہ وہ چوکھی ان (مسلمانوں) پر حملہ آور ہو جائیں البتہ یہ آپس میں قتل و غارت کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی (تک) بنا لیں گے۔ (۱)

شہادت عثمان بن عفان

(۱) ﴿عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ عَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ الْمَدِينَةِ لِحَاجَتِهِ وَعَرَجَتْ فِي إِثْرِهِ ، فَلَمَّا دَخَلَ الْحَائِطَ جَلَسْتُ عَلَى بَابِهِ وَقُلْتُ : لَا أَكُونَنَّ الْيَوْمَ بَوَّابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَأْمُرْنِي ، فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَضَى حَاجَتَهُ وَجَلَسَ عَلَى فُفِّ الْبَيْرِ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَّاهُمَا فِي الْبَيْرِ ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ لِيَدْخُلَ ، فَقُلْتُ : كَيْمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ ، فَوَقَفَ فِحْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللَّهِ ! أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْكَ فَقَالَ : إِذْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَّةِ ، فَدَخَلَ فَجَاءَ إِلَى بَيْتِ النَّبِيِّ فَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَّاهُمَا فِي الْبَيْرِ ، فَجَاءَ عُمَرُ فَقُلْتُ : كَيْمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَّةِ ، فَجَاءَ عَنْ سِيسَارِ النَّبِيِّ ، ثُمَّ جَاءَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ : كَيْمَا أَنْتَ حَتَّى اسْتَأْذِنَ لَكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْحَنَّةِ مَعَهَا بَلَاءٌ بَعْيبٌ﴾ (۲)

حضرت ابوموسیٰ ؓ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم ﷺ مدینہ کے باغات میں سے کسی باغ کی طرف اپنی کسی ضرورت کے لئے تشریف لے گئے، میں بھی آپ کے پیچھے ہو گیا۔ جب آنحضرت ﷺ باغ میں داخل ہوئے تو میں اس کے دروازے پر اس خیال سے بیٹھ گیا کہ آج میں حضرت کا دربان بنوں گا حالانکہ آپ ﷺ نے مجھے

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: "باب ملائكة هذه الامة بعضهم بعض" (۲۲۰۸ - ۲۸۸۹)]

(۲) [بخاری: کتاب الفتن: "باب الفتنة التي لئسج كئسج لئسج" (۷۰۹۷ - ۳۶۹۰)]

اس کا حکم نہیں دیا تھا۔ آپ ﷺ اندر گئے، اپنی حاجت پوری کرنے کے بعد کنوئیں کی منڈیر پر بیٹھ گئے اور اپنی دونوں پنڈلیاں کھول کر انہیں کنوئیں میں لٹکا لیا۔ اسی اثنا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آئے اور اندر جانے کی اجازت مانگی۔ میں نے ان سے کہا کہ آپ ڈرار کئے، میں اجازت لے کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ کھڑے رہے اور میں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ اے اللہ کے نبی ﷺ! ابو بکر آپ کے پاس آنے کی اجازت چاہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آ گئے اور نبی کریم ﷺ کی دائیں جانب پنڈلیاں کھول کر کنوئیں میں لٹکا کر بیٹھ گئے، اتنے میں عمر رضی اللہ عنہ آئے ان کے لئے بھی میں نے حضور ﷺ سے اجازت مانگنے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو۔ خیر وہ بھی اندر جا کر کنوئیں کی منڈیر پر پنڈلیاں کھول کر بیٹھ گئے۔ اب کنوئیں کی منڈیر پر جگہ نہیں تھی کہ اتنے میں عثمان رضی اللہ عنہ آ گئے، میں نے ان کے لئے بھی اجازت مانگی تو حضور ﷺ نے فرمایا: انہیں اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی سنا دو نیز ایک آزمائش کی خبر دو جو انہیں پہنچے گی۔“

(۲) : ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَعَتْ ، فَقَالَ : أَسْكُنْ أَحَدًا ، أَظَنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ ، فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ وَصَدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ ﴿۱﴾﴾
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول احد پہاڑ پر چڑھے جبکہ آپ ﷺ کے ہمراہ ابو بکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے تو اچانک احد پہاڑ حرکت میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”احد! سکون کر“۔ شاید آپ ﷺ نے اس پر پاؤں مار کر یہ بات فرمائی۔ تمہ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید (کھڑے) ہیں۔“

نوٹ

(۱) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو دنیا میں جنت کی خوشخبری سنادی گئی۔ جس طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ (اور کئی

دیکر صحابہ رضی اللہ عنہم کو سنائی گئی ہے۔

(۲) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابو بکر رضی اللہ عنہ افضل المخلوق ہیں پھر عمر رضی اللہ عنہ اور پھر عثمان رضی اللہ عنہ۔

(۳) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی پیش گوئی فرمائی جو پوری ہوئی۔

(۴) پہاڑ جامد چیز ہے اور جمادات عقل و شعور سے محروم ہوتے ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کی مرضی ہو تو جمادات میں بھی عقل و شعور اور حرکت وغیرہ کا احساس پیدا ہو سکتا ہے لہذا اس بات کو بلا تاویل تسلیم کرنا ضروری ہے۔ (ان اللہ علی کل شئی قدير)

(۵) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے متعلق شہادت کے ساتھ مصائب و آلام کی جبکہ عمر رضی اللہ عنہ کے ہارے میں صرف شہادت کی پیش گوئی فرمائی اور فی الواقع بھینہ یہ پوری ہوئی کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو بہت سے مصائب کا سامنا کرنا پڑا، طعن و تشنیع کا شکار ہوئے، مصر و عراق کے لوگوں نے جہالت اور سازش کی بنا پر آپ کے گھر کا محاصرہ کر لیا اور کئی روز کے محاصرے کے بعد نہایت بے دردی سے آپ کو شہید کر دیا گیا۔ (انا لله وانا اليه رجعون) (۱)

(۶) شہادت عثمان رضی اللہ عنہ فتنوں کے ظہور میں ایک چنگاری ثابت ہوئی جس نے بلا تاخیر مسلمانوں کے ہا ہی کشت و خون کی ایک بہت بڑی آگ روشن کر دی۔ (تفصیل آگے دیکھئے)



(۱) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: البیضاء والنہایة (۱۷۰/۷ - ۱۹۰)]

(۱۰): جنگ جمل

(۱): ﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ بِي أَيُّكُمْ صَاحِبِيَّةَ الْحَمَلِ الْأَرَبِ تَعْرُجُ حَتَّى تَبْحَثَهَا كَلَابُ الْحَوَابِ بِقَتِيلٍ عَنْ يَمِينِهَا وَعَنْ شِمَالِهَا قَتْلَى كَثِيرَةً﴾ (۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی بیویوں سے فرمایا تم میں سے کون ہوگی جو گھنے بالوں والے اونٹ پر سوار ہو (کر نکلے) گی یہاں تک کہ حباب (بہرہ کا علاقہ) کے کتے اس پر بھونگیں گے۔ اسکے دائیں ہاتھیں لاشوں کے ڈیر لگے ہوں گے۔“

(۲): قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بنو عامر کے محلے سے گذریں تو کتوں نے بھونکنا شروع کر دیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: یہ کونسی جگہ ہے؟ لوگوں نے کہا: مقام حباب۔ فرمانے لگی کہ مجھے دائیں چلے جانا چاہیے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہما فرماتے لگے کہ آپ دائیں نہ جائیے بلکہ آگے بڑھیے تاکہ لوگ آپ کو دیکھیں اور ہاہم صلح کر لیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے لگیں: کہ نہیں مجھے دائیں چلے جانا چاہیے کیونکہ میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا یہ فرمان سنا تھا! (۱۔۱۰: ازواج) کیا کیفیت ہو گی کہ جب تم میں سے کسی ایک پر حباب کے کتے بھونگیں گے؟“ (۲)

(۳): ابیراف رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”آنحضرت ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: علی! تیرے اور عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان اختلاف رونما ہوگا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! میرے ساتھ؟ فرمایا: ہاں، کہا: پھر

(۱): [احمد (۵۲/۶ - ۹۷) ابن حبان (۱۸۳۱) ابو یعلیٰ (۴۸۶۸) حاکم (۱۲۰/۳) البزار

(۲۲۱/۵) الجندی (۲۱۲/۶) سلسلة الصحیحة (۸۴۶/۱ - ۴۷۴)]

(۳): [حاکم (۱۲۰/۳) احمد (۵۲/۶) مجمع الزوائد (۲۳۴/۷) وصحیحہ، فتح الباری

(۵۵/۱۳) وقال: "سنده علی شرط الصحیح"

تو میں دنیا کا بد بخت انسان ہو جاؤں گا۔ فرمایا: نہیں۔ جب ایسا مسئلہ واقع ہو تو عائشہ کو مقام امن کی طرف بھیج دیتا۔ (۱)

فوائد

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مظلومانہ شہادت کے بعد لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے (جن میں قاتلین اور فسادی بھاری تعداد میں شامل تھے) اور کہا: آپ ہاتھ بڑھائیں ہم خلافت کے لئے آپ کی بیعت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: پہلے لوگوں سے مشاورت کی جائے۔ بعض کہنے لگے کہ اب اگر لوگ اس حال میں اپنے شہروں کو واپس چل دیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ فرمید ہیں، غلیفہ کوئی نہیں تو امت کا اختلاف اور فساد کبھی رفع نہیں ہوگا (درحقیقت قاتلین عثمان اپنے زیر تسلط اپنی مرضی کا غلیفہ بنانا چاہتے تھے) بالآخر ان لوگوں نے (قتل کی دمکی دے کر) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زبردستی بیعت کر لی۔ بیعت کرنے والوں میں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ پھر یہ دونوں حضرات مکہ کو چل دیئے وہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات ہوئی اور مدعا یہ صورت حال پر تبادلہ خیال ہوا۔ پھر یہ حضرات بھرہ چلے گئے اور وہاں کے لوگوں سے مل کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے قاتلین عثمان کا مطالبہ کر دیا جس کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ یہاں سے حالات نے نئی کرٹ بدلی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی ”قاتلین عثمان“ میں شمار کیا جانے لگا حالانکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نہ تو قاتلین عثمان میں سے تھے اور نہ ہی ان کی حمایت میں، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قاتلین عثمان ہمیش کیوں نہ کئے؟ اس سوال کا جواب آگے ذکر کیا جائیگا۔ اس دور میں فوری کنٹیکٹ (Direct Calling) کا کوئی ذریعہ نہ تھا بلکہ ایک علاقے سے دوسرے تک پیغام رسانی کے لئے پتے بلکہ میٹھے بھی ذور کار ہوتے تھے علاوہ ازیں بات کا ”بھنگر“ بن جانا بھی خطرے سے خالی نہیں ہوتا تھا اس پر حریہ گرہ یہ لگی کہ قتل عثمان اور فتنہ و فساد کے صل عمر کین اور عمرین یعنی مہمانہ بن سہا، یہودی نژاد اور منافق مسلمان کی تیار کردہ سازشی جماعت اور کچھ حنائی سے یہ پہل کر

(۱) [احمد (۲۹۳/۶) فتح الباری (۵۰/۱۳)]

فلس مسلمان بھی حضرت علیؑ کو "قاتل" ثابت کرنے کی ذمہ داری ادا کر رہے تھے اور یہ اس کثرت سے بلا اسلامہ میں پھیلے ہوئے تھے کہ انہوں نے کوفہ، بصرہ اور ملک شام تک ہر جگہ جلتی پر جل ڈالا، ادھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے لشکر کا شک یقین میں بدلتا گیا ادھر امیر معاویہؓ حضرت علیؑ کے خلاف لشکر کا سامان کرنے لگے۔

اسکے برعکس حضرت علیؑ مجب و محجبال کا شمار تھے: انہیں بزرگوار خلیفہ بنایا گیا، خلافت ابھی غیر مستحکم تھی، لوگ حقائق سے بے بہرہ تھے، لشکر موجود نہیں تھا، لوگ ساتھ دینے کو تیار نہ تھے، قاتلین عثمان کی تعین و تہدید غیر ممکن تھی بلکہ حضرت عثمانؓ کی زوجہ بھی کسی قاتل کی نشاندہی نہ کر سکی تھیں، مکہ، عراق اور شام والے مدد دیئے بغیر قاتلین عثمان کے حصول پر مصر تھے جبکہ حضرت عثمانؓ کے گمراہ لے علیؑ کے پاس ابھی تک فیصلہ بھی نہیں لے کر گئے تھے، فساد یوں کا ایک بڑا ٹولہ حضرت عثمانؓ سے ذاتی رنجش بھی رکھتا تھا جنہیں سہائی خوب استعمال کر رہے تھے جبکہ حضرت علیؑ حلقہ کبر رہے تھے کہ نہ میں نے عثمان کو قتل کیا ہے اور نہ ان کے قتل پر خوش ہوں اور نہ ہی قاتلین کی حمایت میں ہوں مگر فوری پیغام رسانی (Communications) کے مفقود ہونے کی وجہ سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، طلحہؓ و زبیرؓ اور امیر معاویہؓ وغیرہ سے انہام و تنہیم نامکن الوجود تھا علاوہ ازیں حضرت علیؑ نے جب ایک آدمی کے قتل عثمان میں واضح طور پر شامل ہونے کی وجہ سے قصاص لیا تو اس پر تمام فساد یوں اور سبائیوں نے ہلہ گلہ اور فساد برپا کر دیا جس پر حضرت علیؑ کو واضح طور پر احساس ہو گیا کہ جب تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کا لشکر اور معاویہؓ وغیرہ ان کی حمایت و اطاعت نہیں کرتے تب تک ان فساد یوں پر قابو پانا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔ خیر یہ لاوا پکتا رہا جس کا بالآخر جنگ جمل اور پھر صفین کی صورت میں پختا مقدر تھا۔ ادھر سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مع لشکر روانہ ہوئیں جب کہ مدینے سے حضرت علیؑ کو چار و چار لگانا پڑا (کچھ فساد یوں ایسے بھی تھے جو حضرت علیؑ کو اس بات پر اکسار رہے تھے کہ آپ پہلے خلیفہ منتخب ہو چکے ہیں لہذا آپ کے خلاف عدول و خروج کرنے

دالوں کی سرکوبی ضروری ہے) جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو اصل حقائق کو سمجھنے کے لئے دونوں طرف سے تبادلہ خیالات (Conversation) ہوئے اور حقیقت حال واضح ہو گئی کہ حضرت علی ؓ مجبور محض ہونے کے ساتھ اصل بجزموں کی نقاب کشائی اور کیفر کردار تک پہنچانے کا عزم مصمم رکھتے ہیں جس کی ”پہلی قسط“ اس طرح ادا کی گئی کہ حضرت علی ؓ نے تمام بلوائیوں کو اپنے لشکر سے علیحدہ ہو جانے کا عملی حکم صادر فرمایا۔

یہ کوششیں بار آور ہو چاہتی تھیں کہ عین صلح کی آخری رات عبداللہ بن سبا ”یہودی“ لعین کے آرڈر پر بلوائیوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر پر شب خون مارا (بلوائی حضرت علی ؓ کے حکم سے ان کے لشکر سے الگ تو ہو گئے تھے مگر واپسی اختیار کرنے کی بجائے قدرے ساتھ ساتھ ہی رہے) جس سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے لشکر والوں نے یہ سمجھا کہ علی ؓ نے (معاذ اللہ) ہمیں صلح کا دھوکہ دے کر ہم پر حملہ کیا ہے اور ان کے گزشتہ خیالات جو صلح کی کوششوں سے صحیح جہت پر استوار ہو چکے تھے ایک بار پھر اس یقین کی طرف بدل گئے کہ حضرت علی ؓ کا ”تفسیہ عثمان“ میں گہرا ہاتھ ہے جبکہ دوسری طرف بلوائیوں نے حضرت علی ؓ کے لشکر میں یہ مشہور کر دیا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لشکر نے دھوکے سے شب خون مارا ہے جس کا ہم دفاع کر رہے ہیں اور نیچے سارے لشکر نے بہادری کے جوہر دکھانے شروع کر دیئے۔ یہ حقیقت بھی طشت از باہم ہو جاتی ہے کہ سہائیں نے ابن سبا لعین کے ایماء پر اس حملے کا اقدام اس غرض سے کیا تھا کہ مسلمان باہمی طور پر قتل و خون میں نہا جائیں اور یہی ان کا بنیادی مقصد تھا۔ نیز وہ یہ سمجھتے تھے کہ اگر یہ لڑائی نہ ہوئی تو صلح کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، علی ؓ اور پھر امیر معاویہ ؓ وغیرہ کے مشترکہ ہاتھ ہماری گردن دہائیں گے۔ ادھر کچھ لوگوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ مشورہ دیا کہ وہ اونٹ پر سوار ہو کر میدان کی طرف نکلیں تاکہ حرمت رسول کا لحاظ کر کے لوگ جنگ سے ہاتھ کھینچ لیں مگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اونٹ پر نکلنے کی ترکیب امت مسلمہ کو مہنگی پڑی اور سہائیں کو اپنے موقف کے اثبات پر تقویت ملی کہ دیکھا! ہمارا کہنا درست ثابت ہوا، وہ دیکھو! عائشہ رضی اللہ عنہا تو

اپنے لشکر کی کمان کر رہی ہیں۔ (نعوذ باللہ) اس اونٹ کی وجہ سے اسے جنگ جمل (اونٹ) کہا گیا۔ بالآخر اس اونٹ کی کونچیں کاٹ دی گئیں اور لشکر علیؑ نے غالب حیثیت میں جنگ کا خاتمہ کیا۔

حضرت علیؑ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اماں جان آپ کا حراج بخیر ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کی ہر ایک غلطی معاف فرمائے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: خدا تمہاری بھی ہر غلطی معاف فرمائے۔ پھر حضرت علیؑ نے آپ کی نہایت تعظیم و تکریم کی اور جب تمام معاملات میں ہر طرح صلح و مغانی ہو گئی تو حضرت علیؑ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ان کے بھائی محمد بن ابوبکرؓ کے ہمراہ مکہ معظمہ روانہ فرما دیا جہاں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حج مبارک ادا کر کے مدینے تشریف لے گئیں۔ “(رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ)



(۱۱) : جنگ صفین

(۱) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتِيلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَيْنِ يَحْكُمُونَ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ وَدَعْوَاهُمَا وَاحِدَةٌ﴾ (۱)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں آپس میں بہت بڑی جنگ لڑیں گی جبکہ دونوں جماعتوں کا دعویٰ ایک ہوگا۔“
ایک روایت میں ہے کہ

”ان دونوں جماعتوں میں سے ایک (تیسری) پارٹی (دین سے) خروج کرے گی جسے وہ جماعت قتل کرے گی جو حق کے زیادہ قریب ہوگی۔“ (۲)

(۲) ﴿عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ يَحُطُّبُ إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ فَصَعِدَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَضَمَّهُ النَّبِيُّ وَمَسَحَ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَقَالَ: إِنَّهُ هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهُ أَنْ يُصْلِحَ عَلَيَّ يَدَيْهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ (۳)
حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”ایک دن اللہ کے رسول ﷺ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے اور منبر پر چڑھنا شروع کر دیا۔ آپ ﷺ نے اسے اپنی طرف کھینچ کر سر پر بیا رویا اور فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اسکے ہاتھوں مسلمانوں کی دو عظیم جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔“

(۱) [بحاری: کتاب استیابہ المرتدین: باب قول النبی "لا تقوم الساعة حتى....." (۶۹۳۵)

مسلم (۲۸۸۸) احمد (۴۱۲/۲ - ۷۰۲) دلائل النبوة (۴۱۸/۶)

(۲) [مسلم: کتاب الزکوٰۃ: "باب ذکر العوارج وصفاتهم" (۱۰۶۵)]

(۳) [بحاری: کتاب الفتن: باب قول النبی للحسن بن علی "ان ابني هذا سيد ولعل الله ان يصلح به بين فئتين من المسلمين" (۷۱۰۹) احمد (۵۲۵ - ۶۳ - ۶۶) ابو داؤد (۱۳/۱) ترمذی

قواند

محترم قارئین! گذشتہ صفحات میں جنگِ جمل کے مختصر اشارہ جات سے کسی حد تک اس جنگ کی حقیقت آپ پر آشکارا ہو چکی ہوگی کہ سہانیوں (عبداللہ بن سبا یہودی کے سازشی پیروکار) کی ریشہ ورائیوں، حضرت علیؑ کی مجبور یوں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ کی عدم فہمیوں کی بنا پر مسلمانوں کو جنگ اور لاشوں کی صورت میں ایک عظیم نقصان سے دوچار ہونا پڑا مگر جنگِ صفین کا تذکرہ پچھلے صفحات پر تکمیل چھڑک کر پرانے زخموں کو ہرا کرنے کا باعث بنا۔ قانونِ قدرت اٹل تھا کہ مسلمان باہمی لڑائیوں کے عذاب سے دوچار ہوں گے اسی بنا پر اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کی یہ دعا قبول نہیں فرمائی کہ یہ ”مسلمان آپس میں نہ لڑیں“ (حوالہ گذر چکا ہے)۔ جنگِ جمل کے بعد حضرت علیؑ اور بہت سے سمجھدار لوگ ایک اور نئی جنگ مول لینا نہیں چاہتے تھے مگر سہانیوں کی مضبوط ریشہ ورائیوں اور اشتراکِ نفسی اور ایوانِ سلسلی جیسے متعصب لوگوں کی وجہ سے حضرت علیؑ اور امیر معاویہؓ کے درمیان ہونے والی صلح کی تمام کوششیں رائیگاں ثابت ہوئیں اور صفین کے مقام پر دونوں لشکروں کی خوریز جنگ ہوئی جس میں دونوں اطراف سے بلا مبالغہ ہزاروں افراد جن میں بیشتر صحابہؓ تھے، مارے گئے اور یوں منافقوں کی سازشیں اور تقدیر الہی کارگر ہو کر رہی۔

جنگ کے آغاز اور صلح کی کوششوں سے پہلے ایک اور قضیہ جسے المیہ کہیں تو مبالغہ نہ ہوگا، یہ سامنے آیا کہ حضرت علیؑ کے مقابلے میں شام والے معاویہؓ کو اپنا خلیفہ تسلیم کر چکے تھے۔ یک شدہ شدہ و شدہ کے تحت مسئلہ قتل عثمان کے ساتھ استحقاقِ خلافت کا مسئلہ بھی پوری تیاری سے میدان میں قدم جما چکا تھا۔ اسی دورِ پے میں حضرت علیؑ ایک سازش کا شکار ہو کر شہید ہوئے تو لوگوں نے حضرت حسنؑ کو ان کا جانشین (خلیفہ) مقرر کر لیا مگر حضرت حسنؑ نے نبی کریمؐ کی پیش گوئی پر پورے اترتے ہوئے کمالِ دانشمندی سے امیر معاویہؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے خلافت سے دستبردار ہو گئے اور یوں امتِ مسلمہ ایک بار پھر امیر معاویہؓ کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اپنے اصلی دشمنوں کی پیمان و تقاب میں سرگرداں ہو گئی۔

(۱۲): خوارج کا ظہور

(۱) ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَيْسِمٍ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ذِي الْحَوْبِصَةِ التَّمِيمِيُّ فَقَالَ: إِغْدِلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْتَالُ: وَيَلْكَ مَنْ يَغْدِلُ إِذَا لَمْ أُغْدِلْ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: دَعْنِي أُضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ: دَعُهُ فَإِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْفِرُ أَحَدَكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّمُومُ مِنَ الرَّمِيَةِ يُنْظَرُ فِي قَدْزِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ فِي رِصْفِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ يُنْظَرُ فِي نَضْبِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، قَدْ سَبَقَ الْفَرْكُ وَالْدَّمُ آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ أَوْ قَالَ تُذْيِبُهُ مِثْلُ تُذْيِ الْمَرْأَةِ، أَوْ قَالَ مِثْلُ الْبِضْعَةِ تَدْرُدُ، يَحْرُجُونَ عَلَى حِينٍ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَشْهَدُ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيًّا قَتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى بِالرَّجُلِ عَلَى النَّعْبِ الَّذِي نَعْتَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَزَلَّتْ فِيهِمْ ((وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ)) [التوبة: ۵۸] (۱)

حضرت ابو سعیدؓ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم ﷺ (مال) تقسیم فرما رہے تھے کہ عبد اللہ بن ذی الحویصرہ تمہیں آیا اور کہا یا رسول اللہ! انصاف کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انوس اگر میں انصاف نہیں کروں گا تو پھر کون کرے گا؟ اس پر عمرؓ نے کہا مجھے اجازت دیجئے میں اس کی گردن ماروں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: نہیں، اس کے کچھ ایسے ساتھی ہوں گے جن کی نماز اور روزے کے سامنے تم اپنی نماز اور روزے کو حقیر سمجھو گے لیکن وہ دین سے اس طرح باہر ہو جائیں گے جس طرح تیر جانور میں سے باہر نکل جاتا ہے، اگر تیر کے پر، پیکان باڑ اور لکڑی کو دیکھا جائے تو کہیں کوئی نشان (خون) نظر نہیں آتا، کیونکہ وہ

(۱) [بخاری: کتاب استیابة المرتدین والمعاندین وقتالہم: ”باب من ترك قتال الحوارج

للثائف.....“ (۶۹۳۳) مسلم (۱۰۶۳)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(جانور کے) لید، گوہر اور خون سب سے آگے (بے داغ) نکل گیا۔ (اسی طرح وہ لوگ صاف اسلام سے نکل جائیں گے) ان کی نشانی ایک مرد ہوگا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا یوں فرمایا کہ گوشت کے تھل تھل کرتے لو تھرے کی طرح ہوگا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے انتشار کے وقت پیدا ہوں گے۔

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ حدیث میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے (نہروان میں) ان سے جنگ کی تھی اور میں اس جنگ میں ان کے ساتھ تھا۔ ان لوگوں میں سے ایک بندہ قیدی بنا کر لایا گیا تو اس میں من و عن وی چیزیں تھیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بطور نشانی) بیان فرمائی تھیں۔“

راوی نے کہا۔ یہ آیت مبارکہ ان لوگوں کے بارے میں ہی نازل ہوئی تھی :-

”ان میں سے بعض وہ ہیں جو آپ کی تقسیم صدقات میں عیب نکالتے ہیں۔“

(۲) : ﴿عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَخْرُجُ قَوْمٌ فِي أَحْبَرِ الرَّمَانِ أَحْدَاثِ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءَ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيمَانَهُمْ حَسَنَ جِرْهُمُ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السُّهْمُ مِنَ الرَّمِيَةِ فَأَيْنَمَا لَقِبْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ فِي قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ﴾ (۱)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اخیر زمانہ قریب ہے جب ایسے لوگ مسلمانوں میں نکلیں گے جو نو عمر بیوقوف ہوں گے (عقل میں فتور ہوگا) ظاہری طور پر ساری خلق کے کلاموں سے جو بہتر ہے (یعنی قرآن و حدیث) اسے پڑھیں گے مگر درحقیقت ایمان کا نور ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جس طرح تیر شکار کے جانور سے پار نکل جاتا

(۱) [بخاری: کتاب استیابہ المرتدین: ”باب قتل الخوارج و المرتدین بعد اقامة الحجۃ“

(۲) [مشکوٰۃ ج ۱ ص ۱۶۷ فریاضی] متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے۔ تم ان لوگوں کو جہاں پاؤ بلاتامل قتل کرو کیونکہ ان کے قتل میں روز قیامت اجر ملے گا۔“

(۳): ”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما خارجی لوگوں کو اللہ کی بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور کہا کرتے

تھے کہ یہ لوگ کافروں کے بارے میں اترنے والی آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کیا کرتے تھے۔“ (۱)

(۴): ایک روایت میں ہے کہ

”ایک گھنی ڈاڑھی والا آدمی کھڑا ہوا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی تھیں، رخسار ابھرے تھے، پیشانی

چوڑی تھی اور سر منڈا تھا۔ کہنے لگا: اللہ سے ڈراے محمد! نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میں اللہ کی

نافرمانی کروں گا تو اس کی اطاعت کون کرے گا؟ کیا وہ (عرش والا) مجھے امین کہے اور تم انکار کرو؟

پھر وہ آدمی چلا گیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: اس کی نسل سے ایک ایسی قوم نکلے گی جو قرآن کی تلاوت

کرے گی مگر قرآن ان کے حلقوں سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ مشرکین کی بجائے مسلمانوں سے

قتال کریں گے اور اسلام سے اس طرح (صفائی سے) نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل

جاتا ہے۔ اگر میں نے ان (لوگوں) کو پالیا تو ”قوم ماذ“ (بعض روایات میں شمود ہے) کی طرح

انہیں قتل کروں گا۔“

ایک روایت میں ہے کہ

”حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضور مجھے اجازت دیں میں اس کی گردن مار ڈالوں۔ آپ

ﷺ نے فرمایا: نہیں شاید یہ نمازی ہو۔“ (۲)

(۵): حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت دو گروہوں میں بٹ جائے گی پھر ان میں سے ایک

(۱) [بخاری: کتاب استنابہ المرتدین: ”باب قتل الخوارج“ مسلم: کتاب الزکوٰۃ: ”باب

الخوارج شر الخلق والخلیقة“ (۱۰۶۷) میں مرفوع حدیث نبوی ہے کہ ”خوارج بدترین

مخلوق ہے۔“ [

(۲) [مسلم: کتاب الزکوٰۃ: ”باب ذکر الخوارج وصفاتهم“ (۱۰۶۴-۱۰۶۵) (۳- ۲۴۵۲-

جماعت (تیسری پارٹی) خروج کرے گی جسے وہ گروہ قتل کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔ (۱)

فوائد

جنگ صفین میں حضرت علیؑ اور امیر معاویہؓ کے لشکر باہم برس برس پیکار تھے اور ہزاروں آدمیوں کے مارے جانے کے باوجود ابھی تک جنگ غیر فیصلہ کن مرحلے میں بدستور جاری تھی کہ اچانک حضرت علیؑ کو ایک جنگی ترکیب سوچھی اور انہوں نے دشمن کو مصروف جنگ رکھتے ہوئے اپنی فوج کا ایک معقول حصہ جدا کر کے اشتر نخعی کی کمان میں دشمن پر پشت سے حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کر دیا۔ اشتر نخعی نے برق و باد کی طرح حملہ کیا، صفوں کو ریلنا، دھکیلتا اور روندتا ہوا لشکر معاویہؓ کے قلب تک جا پہنچا حتیٰ کہ لشکر معاویہؓ کا علم بردار بھی مارا گیا۔ حضرت علیؑ اشتر کے کامیاب حملے کو دیکھ کر جس قدر مسرور و مطمئن تھے، امیر معاویہؓ اسی قدر پریشان و حواس باختہ تھے کہ عمرو بن عاصؓ نے بھی امیر معاویہؓ کو یہ ترکیب سلجھائی کہ لوگوں کو حکم دو کہ وہ فوراً نیزوں پر قرآن مجید بلند کریں اور باواز بلند کہیں ”ہذا کتاب اللہ بینی و بینکم“ یہ اللہ کی کتاب ہمارے اور تمہارے درمیان (حاکم) ہے۔ چنانچہ اس پر عمل کیا گیا۔ جب لشکر علیؑ نے نیزوں پر قرآن بلند ہوتے دیکھا تو لڑائی سے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت علیؑ نے لوگوں کو سمجھایا کہ اب کو تا ہی نہ کرو، لڑائی جاری رکھو بہت جلد کامیابی تمہارے پاؤں جو۔ منے والی ہے مگر بنو مکر، بنو ہمدان اور بنو تمیم وغیرہ کے لوگ جو بعد میں خوارج کہلائے، نے لڑنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ قرآن کے فیصلے کو قبول کرنے سے انکار کر کے ہم مومن نہیں رہ سکتے اور حضرت علیؑ کو ”تحمیم قرآن“ کا معاہدہ کرنے پر مجبور کر دیا۔ مگر جب حضرت علیؑ نے مذکورہ معاہدہ تسلیم کر کے واپسی کا سفر اختیار کیا تو انہی لوگوں نے آپ کے پاس آکر مطالبہ کیا کہ معاہدہ توڑ کر لشکر معاویہ پر حملہ کیا جائے۔ حضرت علیؑ اس بد عہدی کے لئے تیار نہ ہوئے تو یہ لوگ یہ کہتے ہوئے لشکر سے الگ ہو گئے کہ ”حکم“ (Judge) صرف خدا کی ذات ہو سکتی ہے حضرت علیؑ نے کسی انسان (ابو موسیٰ اشعریؓ) کو حکم بنا کر کفر کا ارتکاب کیا ہے (نعوذ باللہ) لہذا انہیں اپنے کفر کا اقرار کرنے کے

(۱) [مسلم (۵: ۱۰۱)] سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

بعد تو بہ کرنی چاہیے ورنہ ہم لوگ آپ کا ساتھ نہیں دیں گے۔ یہ لوگ حضرت علیؑ کے لشکر سے الگ ہو کر ”حروراء“ میں مقیم ہو گئے اور عبداللہ بن الکوہ کو اپنا امام اور شریث بن ربیع کو اپنا سپہ سالار بنا لیا۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے مناظرے کے ذریعے ان میں سے بہت سے لوگوں کو قائل و تابع کر لیا پھر حضرت علیؑ ان کے پاس گئے اور کہا ”تم لوگوں نے میری بیعت کی تھی پھر بیعت سے خارج ہونے کا سبب کیا ہے؟“ خوارج کے امیر (ابن کوہ) نے جواب دیا! ”آپ کے بے جا حکم کی وجہ سے“۔ حضرت علیؑ نے فرمایا: کہ ”میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں لڑائی روکنے کے حق میں نہیں تھا مگر تمہاری وجہ سے لڑائی کو روکنا پڑا اور مجبوراً پناہ گزینت کے فیصلے پر رضامندی ظاہر کرنا پڑی تاہم دونوں طرف سے یہ عہد لیا گیا کہ وہ قرآن مجید کے مطابق فیصلہ کریں گے لہذا اگر ان کا فیصلہ خلاف قرآن ہو تو ہم اسے ہرگز تسلیم نہیں کریں گے، ہم نے درحقیقت آدمیوں کو حکم نہیں بنایا حکم تو قرآن مجید ہے، آدمی قرآن کے فیصلے کو سنا دیں گے۔“ مگر خوارج اپنے نظریات پر بھروسہ اور مختلف اعتراضات کرتے رہے نیز انہوں نے امیر معاویہؓ پر بھی کفر کا فتویٰ عائد کر دیا اور کہا کہ یہ دونوں واجب القتل ہیں اور جو عارے نظریات سے متفق نہیں وہ بھی واجب القتل ہے۔ خوارج نے اپنے عقائد کو تبلیغ سے پھیلانے کی بجائے جبر و تشدد کا طریقہ اختیار کر لیا اور عام مسلمانوں سے اپنے عقائد کا اعتراف و اقرار کرواتے اگر کوئی مان جاتا تو اسے اپنے ساتھیوں میں شامل کر لیتے ورنہ قتل کر دیتے۔ اسی طرح جب خوارج نے عبداللہ بن خبابؓ اور ان کے اہل و عیال وغیرہ کو قتل کیا تو حضرت علیؑ نے ان کے خلاف جارحانہ اقدام کیا اور مقام نہروان پر ان کا خوب استقبال کیا اس لئے اسے ”جنگ نہروان“ کہا جاتا ہے۔ خوارج جس طرح مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے اسی طرح انہوں نے اپنے غلط نظریات و عقائد کی وجہ سے اسلام میں رخنہ اندازی کی۔ کبیرہ گناہ کے مرتکب کو کافر کہا، رجم کی سزا کو کفار عدم قرار دیا، حائضہ پر نماز فرض کر دی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے تارک کو مرتد کہا۔ وغیرہ۔ (۱)

(۱۳) : جھوٹے نبیوں اور دجالوں کا ظہور

(۱) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُبْعَثَ دَجَالُونَ كَذَّابُونَ ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ ، وَفِي رَوَايَةٍ ، كُلُّهُمْ يَكْذِبُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ﴿(۱)﴾
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تیس کے قریب دجال اور جھوٹے نہ ظاہر ہو جائیں جن میں سے ہر ایک ”رسول“ ہونے کا دعویٰ کرے گا۔“
ایک روایت میں ہے کہ

”ہر ایک اللہ عزوجل اور اس کے رسول (محمد ﷺ) پر بہتان باندھے گا۔“

(۲) : ﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ سَعْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :
إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ ﴿(۲)﴾
حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے جھوٹے لوگ ظاہر ہوں گے ان سے محتاط رہنا۔“

(۳) : ﴿عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيَكُونَنَّ قَبْلَ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ أَوْ أَكْثَرُ ، وَفِي رَوَايَةٍ ، قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ﴿(۳)﴾

(۱) [بخاری: کتاب المناقب: ”باب علامات النبوة في الاسلام“ (۳۶۰۹) مسلم (۱۵۷) ابو داؤد (۴۳۴) احمد (۳۱۱/۲) - ۵۶۶ - ۵۹۴ - ۶۹۸ - ۷۰۲) ترمذی (۲۲۱۸) ابن حبان (۶۶۵۱/۱۵)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: ”باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقوم“ (۲۹۲۳) احمد (۱۲۲/۵) - ۱۲۵ - ۱۳۰] دلائل النبوة (۴۸۰/۴)]

(۳) [أحمد (۱۲۸/۲) - ۱۳۹] مجمع الزوائد (۶۴۲/۷) مسند ابی یعلیٰ (۵۷۰۰۶) السلسلۃ الصحیحة (۲۵۱/۴)]

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: مسیح دجال یا قیامت سے پہلے میں یا اس سے کچھ زیادہ دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے۔“

(۴): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں میری امت میں کچھ لوگ ایسے ظاہر ہوں گے جو تمہیں ایسی حدیثیں (خود گھڑ کے) سنائیں گے جو تم نے سنی ہیں نہ تمہارے آباء و اجداد نے، اپنے آپ کو ان لوگوں سے بچا کر رکھنا۔ (۱)“

(۵): جابر بن سرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ دین قائم رہے گا، حتیٰ کہ قریش سے بارہ خلفاء ہوں گے۔ پھر قیامت سے پہلے جھوٹے ظاہر ہوں گے۔ مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت کسریٰ کے سفید خزانے حاصل کر لے گی۔“ (۲)“

(۶): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھوں میں سونے کے دو ٹکٹن ہیں جنہیں دیکھ کر مجھے بڑی پریشانی لاحق ہوئی تو مجھے کہا گیا کہ ان میں پھونکیں۔ میں نے پھونکا تو وہ عاقب ہو گئے میں نے اس (خواب) کی یہ تعبیر کی ہے کہ دو جھوٹے ظاہر ہوں گے ایک تو مسیلمہ کذاب ہے اور دوسرا (اسود) تلخی کذاب ہے۔“ (۳)“

(۱) [مسلم: المقدمہ: ”باب النہی عن الروایة عن الضعفاء“ (۶) احمد (۴۲۳/۲ - ۴۶۰) ابن

حبان (۱۶۸/۱۵) دلائل النبوة (۵۵۰/۱۶) مشکل الآثار (۳۹۷/۷)]

(۲) [مسلم: کتاب الامارة: ”باب الناس تبع لقریش والخلافة فی قریش“ (۱۸۲۲) احمد (۹/۵)

- (۱۱۸) طبرانی کبیر (۲۱۸/۲) ابو داؤد (۳۲۷۹)]

(۳) [بخاری: کتاب الحنابق: ”باب علامات النبوة“ (۴۳۷۴) - (۳۶۲) مسلم (۲۲۷۴)

احمد (۴۴۶/۲ - ۴۵۳) ترمذی (۲۲۹۲) ابن ماجہ (۳۹۶۹)]

(۷) : حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ
 ”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ثقیف (قبیلہ) سے دو کذاب نکلیں گے۔ دوسرا پہلے سے زیادہ
 خطرناک ہوگا اور وہ مہلک ثابت ہوگا۔ (۱)

(۸) : حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
 ”مسیلمہ کذاب مدینے میں بنت حارث کے گھر آیا تو نبی ﷺ ثابت بن قیس کے ساتھ اس کے
 پاس گئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس پر ٹیک لگا کر آپ نے اس سے گنتگو کی۔ مسیلمہ
 نے کہا کہ اگر آپ اپنے بعدیادت و قیادت میرے لئے چھوڑ دیں (تو میں صلح کر لیتا ہوں) نبی
 کریم ﷺ نے فرمایا: اگر تو یہ چھڑی بھی مجھ سے مانگے تو میں تجھے ہرگز نہ دوں، مجھے تو تیرا انجام
 خواب میں دکھا دیا گیا ہے۔ یہ ثابت بن قیس میری طرف سے تجھے (باقی سوالوں کے) جواب
 دیا۔ یہ کہہ کر آپ پلٹ آئے۔ (۲)

فوائد

(۱) قیامت سے پہلے دجالوں، کذابوں اور جھوٹے مدعیان نبوت کا ظہور قیامت کی ایک نشانی
 ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور نبی کریم ﷺ کے دور مبارک سے شروع ہو کر قیامت تک جاری رہے گا اور
 دجال اکبر اسی سلسلے کی آخری کڑی ہے۔

(۳) جھوٹے مدعی نبوت کم و بیش تیس 30 ہوں گے۔
 حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ

”جن روایات میں تیس سے زیادہ تعداد بتائی گئی ہے ان میں سے کوئی بھی سند صحیح ثابت نہیں اگر
 الواقعاً نہیں صحیح تسلیم بھی کر لیا جائے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والے تقریباً تیس

(۱) [مسلم: کتاب فضائل الصحابة: ”باب ذکر کذاب ثقیف و میرھا“ (۲۰۴۵) احمد (۶/۶)۔

(۲) حاکم (۳۹۵) (۵۷۱/۴) دلائل النبوة (۳۸۱/۶)

(۲) [بخاری: کتاب المغازی: ”باب قصة الاسود العنسی“ (۱۳۷۸)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ہوں گے جبکہ جاتی محض کذاب ہوں گے۔“ (۱)

(۴) نبی کریم ﷺ کے دور میں دو بندوں نے نبوت کا دعویٰ کیا مسیلہ اور اسود عسی۔ مؤخر الذکر تو نبی ﷺ کی زندگی میں ہی صحابہ کرام کے ہاتھوں مارا گیا جبکہ مقدم الذکر (مسیلہ کذاب) کو عہد صدیقی میں جنگ یرامہ میں کیفر کردار تک پہنچایا گیا۔ اسی طرح ”سجاح بنت حرث“ نامی عورت نے نبوت کا دعویٰ کیا پھر مسیلہ کذاب سے شادی رچالی اور بطور مہر اپنی قوم کے لئے حجر و عشاء کی نمازیں معاف کروائیں مگر جب مسیلہ مارا گیا تو یہ عورت تائب ہوئی۔ علاوہ ازیں طلحہ بن خویلد اسدی نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا مگر بعد میں اس نے توبہ کی اور اسلام کی طرف لوٹ آیا پھر مرتے دم تک اسلام سے مخلص رہا۔

مختار بن ابی عید ثقفی اہل بیت سے محبت کا لہادہ اوڑھ کر اور خون حسین ﷺ کا مطالبہ لے کر ظاہر ہوا جب اسے خوب شہرت ہو گئی تو اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا بالآخر یرى موت سے جہنم واصل ہوا۔ حارث کذاب نے عبد الملک بن مروان کے اور خلافت میں دعویٰ کیا اور مقتول ہوا۔ عہد عباسیہ میں بھی کئی کذاب ظاہر ہوئے اور انجام بد کو پہنچے۔ (۲)

(۵) امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ

”قبیلہ ثقیف کے ”کذاب“ سے مراد مختار ثقفی ہے جبکہ ”مہلک“ سے مراد حجاج بن یوسف

ہے۔ (۳)

یہی بات حضرت ابی اسحاق بن ابی بکر رضی اللہ عنہما نے حجاج بن یوسف سے کہی تھی۔ (۴)

(۱) [فتح الباری (۱۳/۹۳)]

(۲) [تفصیل کے لئے دیکھئے: فتح الباری (۶/۶۱۷ - ۶/۷۱۴) البدایة والنہایة (۶/۳۱۱/۶)۔

(۳) ۲۷۷/۸ منہاج السنۃ (۳/۲۲۶) بغیۃ المرئاد (۴۸۶) لابن تیمیہ شرح مسلم للنووی (۱۵)

(۴) (۱۰۰)

(۳) [النبیوات (ص ۴۴۱)]

(۴) [مسلم: کتاب فضائل الصحابة: ”باب ذکر کذاب ثقیف ومبیرھا“ (۲۵۴۵)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۶) حضور نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق کئی کذاب دجال تو تاریخ میں ظاہر ہو کر اپنے اپنے حصے کی ذلت و رسوائی حاصل کر چکے ہیں جبکہ کئی ابھی قیامت تک قعر مذلت میں گرنے کے لئے ہوتی ہیں۔

(۷) مرزا غلام احمد قادیانی بھی جموئے نبیوں کی فہرست میں داخل ہے جس نے گرگٹ کی طرح کئی روپ و حارے مگر توبہ نہ کرنے کی وجہ سے زندگی میں ہی بدنام زمانہ ثابت ہوا۔

(۸) بریاریاض احمد المعروف گوہر شاہی بھی اس فہرست میں نام لکھوانے کے لئے پرتو ل رہا ہے جو تاحیات ہے اسے چاہیے کہ گذشتہ رسوا ہونے والوں سے سامان عبرت لے اور بلا تاخیر توبہ کر کے اسلام کے ساتھ غلطی ہو کر مرے، جس طرح طلحہ بن خویلد کی مثال موجود ہے۔

(۹) کچھ لوگ نبوت کا دعویٰ تو نہیں کریں گے مگر اپنے کذب و فریب اور دجل و مکر سے اسلام کی حقیقی صورت کو مسخ کر کے حدیث نبوی کے مصداق اور عذاب جہنم کے حقدار بننے رہیں گے۔ حافظ ابن حجر کے نزدیک غالی و باطنی شیعہ اور وحدت الوجود اور حلول کے قائل صوفیا بھی اسی زمرے میں شامل ہیں۔ (۱) (اللہم لا تجعلنا منہم)

(۱۰) دجال اکبر تمام کذابوں، دجالوں اور جموئے نبیوں کا لیڈر ہوگا جس کا ظہور قیامت سے متصل پہلے ہوگا اور وہ فی الواقع دجل و فریب کے گذشتہ تمام ریکارڈ توڑ دے گا۔



(۱۳): مال و دولت کی فراوانی

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَبْيُضَ حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةٍ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ مال بکثرت ہو جائیگا۔ (مال و دولت کی) اتنی کثرت ہوگی کہ آدمی زکوٰۃ کا مال لے کر نکلے گا مگر کوئی زکوٰۃ لینے والا نظر نہیں آئیگا۔“

(۲): ﴿وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَبْيُضَ فِيكُمْ الْمَالُ وَحَتَّى يَهْمَ الرَّجُلُ بِمَالِهِ مَنْ يَقْبَلُهُ مِنْهُ جِئِنِ يَتَصَدَّقُ بِهِ يَقُولُ الَّذِي يُعْرَضُ عَلَيْهِ: لَا يُزِبْ لِي بِهِ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت سے قبل مال و دولت کی فراوانی ہوگی حتیٰ کہ آدمی صدقہ کرنے کے لئے مال لے کر نکلے گا مگر جس شخص پر مال پیش کرے گا وہ یہی کہے گا: مجھے اسکی ضرورت نہیں۔“

(۳): ﴿عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَصَلُّتُمْ قَائِلًا يُؤْشِكُ أَحَدَكُمْ أَنْ يَخْرُجَ بِصَلْفَتِهِ فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ، وَفِي رَوَايَةٍ، يَقُولُ الَّذِي أُعْطِيَهَا لَوْ جِئْتُ بِهَا بِالْأَنْسِ لَقَبِلْتُهَا وَأَمَّا الْآنَ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا﴾ (۳)

(۱) [بخاری: کتاب الزکوٰۃ: ”باب الصلقة قبل الرد“ (۱۴۱۱) مسلم (۱۰۱۱) احمد

(۵۴۹/۲) ابن ماجہ (۴۰۶۹)]

(۲) [بخاری: ایضا (۱۴۱۲) مسلم (۱۵۷) ابن ماجہ (۴۰۹۶) احمد (۷۰۱/۲)]

(۳) [بخاری: ایضا (۲۴ - ۱۴۱۱ - ۷۱۲۰) مسلم (۱۰۱۱) نسائی (۲۵۵۴) احمد (۴۱۳/۴)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات کیا کرو عنقریب (ایسا وقت آئے گا کہ) آدمی صدقہ دینے نکلے گا مگر لینے والا کوئی نہ ہوگا۔“

ایک روایت میں ہے کہ

”جس شخص پر صدقہ پیش کیا جائیگا وہ کہے گا۔ اگر تم گذشتہ روز آتے تو میں یہ مال لے لیتا مگر آج مجھے اس کی حاجت نہیں۔“

(۴) : ﴿عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنْ أُمَّتِي سَبَّلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيَتْ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ﴾ (۱)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو کثیر دیا تو میں نے زمین کے مشرق و مغرب (تک) کو دیکھا ہے۔ بلاشبہ میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک مجھے مشاہدہ کرایا گیا ہے اور مجھے سرخ و سفید (سونا، چاندی) دو خزانے بھی عطا کئے گئے ہیں۔“

(۵) : عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے زمین کے خزانے، یا فرمایا، ان کی چابیاں عطا کر دی گئیں ہیں۔“ (۲)

(۶) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین سونے چاندی کے ستونوں کی طرح اپنے خزانے اگلے رکھے گی، قائل آئے گا اور (خزانے دیکھ کر) کہے گا: اسی (مال) کے لئے تو میں نے نقل (جیسا جرم) کیا۔ قطع رحمی کرنے والا آئے گا اور کہے گا: اسی (مال) کے لئے تو میں نے رشتہ داری توڑ لی تھی۔“

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : ”باب هلاك هذه الامة بعضهم بعض“ (۷۲۰۸ - ۲۸۸۹)]

(۲) [مسلم : ایضاً]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

چور آئیگا اور کہے گا: اسی کے لئے تو میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ پھر یہ سب اس خزانے کو دہیں چھوڑ کر چلے جائیں گے۔“ (۱)

(۷) : حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”وہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ ایک آدمی آیا اور فقر و فاقے کی شکایت کرنے لگا پھر ایک اور آیا اور ڈاکہ زنی کی شکایت کرنے لگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عدی! تم نے حیرہ (مقام) دیکھا ہے؟ میں نے کہا: دیکھا تو نہیں البتہ سنا ضرور ہے۔ فرمایا: اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک عورت ہودج میں تمہا سفر کرے گی اور (مکہ پہنچ کر) بیت اللہ کا طواف کرے گی اور اسے (راستے میں) صرف اللہ کا خوف ہوگا۔ میں نے سوچا کہ ”طے“ کے ڈاکو کہاں ہوں گے جنہوں نے ہر طرف تہلکہ مچا رکھا ہے۔ (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو (تمہارے سامنے) کسریٰ کے خزانے فتح کر لئے جائیں گے۔ میں نے کہا: کسریٰ بن ہرمز (شاہ ایران)! حرمایا: (ہاں) ”کسریٰ بن ہرمز۔“ (پھر فرمایا) اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم دیکھو گے کہ ایک آدمی مٹھی بھر کر سونا، چاندی لئے نکلے گا تاکہ کسی مستحق کو دے مگر اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا..... حضرت عدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ ایک عورت حیرہ سے چل کر بیت اللہ کا طواف کرتی ہے اور اسے صرف اللہ کا خوف ہوتا ہے (کسی چور ڈاکو کا خطرہ نہیں) اور کسریٰ کے خزانے فتح کرنے والوں میں تو میں خود بھی شامل تھا نیز اگر (لوگو) تمہاری زندگی لمبی ہوئی تو تم ابوالقاسم کی تیسری پیشینگوئی بھی دیکھ لو گے۔“ (۲)

(۸) : حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے حاکموں میں سے ایک حاکم (خلیفہ) ایسا بھی ہوگا جو چلو بھر بھر کے بلا حساب و کتاب (خوب) مال تقسیم کرے گا۔ اس کے پاس مسائل آئیگا تو وہ اسے (مال لینے کی) کھلی اجازت دے گا اور وہ مسائل اپنی چادر بچھا کر اسے بھر لے گا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر

(۱) [مسلم: کتاب الزکوٰۃ: ”باب الترغیب فی الصدقة“ (۱۰۱۳)]

(۲) [بخاری: کتاب المناقب: ”باب کان النبی نام عینہ ولا ینام قلبہ“ (۳۵۹۵) شرح السنہ

(۱۵/۳۱)] محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

بچا کر پھر اس کے کناروں سے پکڑ کر تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اس طرح وہ چادر بھرے گا اور اٹھا کر چلا بنے گا۔ (۱)

(۹) : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو بلا حساب مال تقسیم کرے گا۔“

جریری (راوی) فرماتے ہیں کہ

”میں نے ابونضرہ اور ابوعلاء (تابعی) سے پوچھا: آپ کے خیال میں وہ عمر بن عبدالعزیز تو نہیں؟ ان دونوں نے فرمایا: نہیں۔“ (۲)

(۱۰) : حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا: قسم خدا کی! مجھے تمہارے بارے میں فقیری کا خدشہ نہیں بلکہ یہ خدشہ ہے کہ دنیا تم پر اس طرح کھول دی جائیگی جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر کھولی گئی اور تم اس کے لئے رغبت کرو گے جس طرح پہلے لوگوں نے رغبت کی تھی پھر یہ دنیا تمہیں اسی طرح ہلاک کر دیگی جس طرح اس نے تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا۔“

ایک روایت میں ہے کہ

”تمہیں غافل کر دے گی۔“ (۳)

فوائد

(۱) مال و دولت کی فراوانی قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: ”باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقدرته“ (۲۹۱۴)] حاکم

(۵۰۱/۴) احمد (۱۲۳/۳)

(۲) [مسلم: ایضا (۲۹۱۳)] حاکم (۵۰۱/۴) احمد (۴۰۲/۳)

(۳) [بخاری: کتاب الحزبية و المواعدة مع اهل الذمة و الحرب (۳۱۵۸)] مسلم

(۲) اس نشانی کے ظہور کے دو حصے ہیں۔ ایک تو دور صحابہ سے تعلق رکھتا ہے جبکہ دوسرا امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے دور سے متعلق ہے۔

(۳) صحابہ کرام کے دور میں روم و ایران کے خزانے فتح ہوئے اور ہر طرف مال و دولت کی ریل پیل تھی۔

(۴) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے دور میں مال و دولت کی اس قدر فراوانی تھی کہ صدقہ زکوٰۃ لینے والے مستحقین بسیار کوشش سے بھی نہ ملتے تھے۔

(۵) نبی کریم ﷺ نے حضرت عدیؓ سے جو پیش گوئی فرمائی تھی وہ سن و عن پوری ہوئی۔

(۶) موجودہ دور میں ہر طرف ”لینے والے“ نظر آتے ہیں، ”دینے والے“ غائب ہیں۔ الاما شاء اللہ

(۷) قیامت سے پہلے ایک خلیفہ ظاہر ہوگا جو خیر و برکت اور مال و دولت کے ساتھ دور صحابہ کی یاد تازا کر دے گا۔

(۸) حافظ ابن کثیر، ابن حجرؒ اور دوسرے شارحین کے نزدیک اس خلیفے سے مراد امام مہدیؑ ہیں۔ (۱)

نیز جملہ احادیث بھی اسی کی تائید کرتی ہیں۔

(۹) نبی کریم ﷺ کو روئے زمین کا مشاہدہ کرایا گیا جو قدرت الہی سے کچھ بعید نہیں۔

(۱۰) نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے سرخ و سفید خزانے دیئے گئے ہیں۔ اس سے مراد ”دولت“ ہے اس لئے کہ دور صحابہؓ میں روم و ایران کے خزانے مفتوح ہوئے۔

(۱۱) قیامت کی نشانیوں سے پہلے پہلے صدقہ خیرات کر کے اجر و ثواب حاصل کر لینا چاہیے نیز ہر بندے کی موت اس کے لئے ”قیامت“ ہے اور موت سے پہلے صدقہ و خیرات کی فکر کرنا چاہیے۔ علاوہ ازیں موت کسی وقت بھی دبوچ سکتی ہے۔

(۱۲) مسلمانوں کے لئے مال و دولت آزمائش اور فتنہ بھی ہے۔

(۱) [دیکھئے النہایہ فی الفتن (۵۷/۱) فتح الباری (۸۸/۱۳) وغیرہ] ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۱۵): بیت المقدس کی فتح

﴿عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمْسِكُ سِتًّا تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ..... فَتُفْتَحُ بَيْتُ الْمَقْدِسِ﴾ (۱)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے ظاہر ہونے والی چھ علامتیں یاد رکھو۔ بیت المقدس (قبلہ اول جو فلسطین میں ہے) فتح ہوگا۔“

باقی پانچ یہ ہیں :-

(۱) میری موت۔

(۲) ہر گھر میں فتنے کا داخل ہونا۔

(۳) ”موت“ کی بیماری عام ہوگی۔

(۴) مال و دولت کی اس قدر فراوانی ہو جانا کہ بندہ سو دینار لے کر بھی راضی نہ ہوگا۔

(۵) رومی تمہارے ساتھ دھوکہ کریں گے اور اسی (80) جھنڈے لے کر تمہاری طرف چڑھائی

کریں گے جن میں سے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار کا لشکر ہوگا۔

فوائد

بیت المقدس، یہود و نصاریٰ کے زیر کنٹرول تھا جو ملک فلسطین میں واقع ہے۔ اسلام کے ابتدائی

دور میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ”بیت اللہ“ کو

مستقل قبلہ بنا دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت ۱۸ھ میں پوری ہوئی

اور مسلمانوں نے بیت المقدس یہود و نصاریٰ سے آزاد کروا لیا۔ ۱۰۹۹ء میں صلیبیوں نے بھر پور

(۱) [بصاری: کتاب العزبة: ”باب ما یحذر من الفدر“ (۳۱۷۶) ابو داؤد (۵۰۰۰) ابن ماجہ

(۱۰۹۱) حاکم (۴۶۶/۴) شرح السنة (۴۳۰/۷) احمد (۳۴۱/۶)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

یغاروں کے ساتھ بیت المقدس مسلمانوں سے چھین لیا پھر تقریباً (90) سال بعد ۱۱۸ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی نے ہیم معرکہ آرائیوں کے بعد بیت المقدس صلیبیوں سے آزاد کروا لیا مگر افسوس کہ اب بیت المقدس، یہودیوں کے قبضے (Domination) میں ہے اور قیامت کے قریب جب امام مہدیؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا ظہور ہوگا اس وقت وہ بزور شمشیر اسے دوبارہ آزاد کروائیں گے اور ایک جنگ عظیم برپا ہوگی جس کے نتیجے میں دین اسلام غالب ہوگا۔



(۱۶): طاعون کی وبا

(۱): ﴿عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَمْسِكْ سِتًّا تَكُونُ قَبْلَ السَّاعَةِ..... مَوْتَانِ يَكُونُ فِي النَّاسِ كَقَعَاصِرِ الْقَتَمِ﴾ (۱)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے چھ چیزیں یاد رکھو..... تم میں موت پھیلے گی جیسے

بکریوں میں طاعون (بیاری) پھیلتا ہے (اور وہ اچانک مرنے لگتی ہیں)۔“

(۲): حضرت سلمہ بن نفیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”ایک مرتبہ ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ!

کیا آپ کے پاس کبھی آسمان سے کھانا آیا ہے؟ فرمایا: ہاں، کہا: کیسے؟ فرمایا: چھوٹے برتن میں۔

کہا: کیا اس میں سے کچھ باقی بچا؟ فرمایا: ہاں، کہا: وہ کہاں ہے؟ فرمایا: اسے دوبارہ اٹھا لیا گیا

اور میری طرف وحی نازل ہوئی کہ میں تمہارے درمیان ہمیشہ نہیں رہوں گا بلکہ فوت کر لیا جاؤں

گا اور میرے بعد تم (صحابہ) بھی کچھ دیر زندہ رہو گے۔ تم (مسلمانوں کی) جماعتیں دیکھو گے

جو آپس میں قتل و غارت کریں گی اور قیامت سے پہلے ”موت“ پھیلے گی جو بڑی شدت سے (ہر

طرف) پھیل جائے گی اس کے بعد زلزلوں والے سال ہوں گے۔“ (۳)

فوائد

(۱) قیامت سے پہلے موت کی وبا پھیلے گی۔

(۲) حافظ ابن حجر، ابن کثیر اور دوسرے شارحین کے نزدیک یہ وبا ۱۸ھ میں مقام حمواس

(فلسطین کے شہر) میں ظاہر ہوئی تھی جو ملک شام تک پھیل گئی اور دوسرے لوگوں کے ساتھ بہت

(۱) [بخاری: کتاب الحزبہ: ”باب بحار من الفلج“ (۳۱۷۶) احمد (۳۴۱۶) ابو داؤد

(۵۰۰۰) ابن ماجہ (۴۰۹۱) حاکم (۴۶۶/۴) شرح السنۃ (۴۳۰/۷)]

(۲) [اصحک (۱/۱۸۴) (۱) داؤد (۱/۱۸۴) (۱) منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

سے صحابہ کرام بھی اس بیماری سے فوت ہوئے جن میں ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ امین الامت بھی شامل تھے۔ (۱)

(۳) آسمان سے کھانے کا نزول نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ ہے۔

(۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو موت کی پیشگی اطلاع دی گئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں لہذا آپ کے ہارے میں ”حیات“ کا عقیدہ رکھنے والے غلطی پر ہیں۔

(۵) دنیا میں زلزلوں کا ظہور بھی قیامت کی ایک نشانی ہے۔



(۱۷): ارض حجاز سے آگ کا روشن ہونا

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ

السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ تُضِيُّ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُصْرَى﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے ایک آگ نکلے گی جس سے بصری

(شام کا شہر حوران) میں اونٹوں کی گردنیں روشن ہو جائیں گی۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْتَ شِعْرِي

مَنْ شَى تَخْرُجُ نَارٌ مِّنَ الْيَمَنِ مِّنْ جَبَلِ الْوَرَّانِ تُضِيُّ مِنْهَا أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بَرُوكَا بَيْصْرَى

كُضْوَى النَّهَارِ﴾ (۲)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: کاش مجھے علم ہو کہ یمن کے ”جبل الوران“ (مقام) سے

آگ کب نکلے گی جس سے بصرہ میں اونٹوں کی گردنیں اس طرح روشن ہو جائیں گی جس طرح

دن کی روشنی میں ہوں۔“

فوائد

(۱) ارض حجاز سے آگ کا ظاہر ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) ۶۵۴ھ میں یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے جیسا کہ امام نووی فرماتے ہیں: ہمارے زمانے

۶۵۴ھ میں مدینے کے مشرقی جانب حرہ کے پیچھے سے ایک بہت بڑی آگ روشن ہوئی تھی۔ ملک

شام اور دوسرے ملکوں کے لوگوں کو متواتر اس کا علم ہے۔ (۳)

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: ”باب خروج النار“ (۷۱۱۸) مسلم (۲۹۰۲)]

(۲) [احمد (۱۸۹۱) موارد الظمان (۱۸۹۱)]

(۳) [شرح نووی لمسلم (۲۸/۱۸)] محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۳) حافظ ابن کثیر، ابن حجر، مفسر قرطبی وغیرہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ ۶۵۳ھ میں یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے۔ (۱)

(۴) بعض روایات میں ہے کہ

”ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو مشرکی طرف ہانک لے جائے گی تو یہ مذکورہ آگ کے علاوہ ہوگی جس کا ظہور قیامت سے متصل پہلے بھی ہوگا۔“

.....

.....

..... اور مالک سے کہ

.....



(۱) [البدایہ والنہایہ (۱۱۹/۱۳) النہایہ فی الفتن (۱۴/۱) التذکرہ (ص ۵۲۷) فتح الباری

(۱۳-۱۱۹-۱۹۳)]

(۱۸): ترکوں سے جنگ

(۱): ﴿عَنْ عُمَرُو بْنِ تَغْلِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَغَالَهُمُ الشَّمْرُ أَوْ يَتَّعِلُونَ الشَّمْرَ وَإِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ تُقَاتِلُوا قَوْمًا عَرَّاضَ الْوُجُوهِ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَخَانُ الْمَطْرَقَةُ﴾ (۱)

حضرت عمر بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی سنا: قیامت کی نشانیوں سے ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں والے ہوں گے، یہ بھی قیامت کی علامات سے ہے کہ تم ایک ایسی قوم سے لڑو گے جن کے چہرے چڑے ہوں گے کہ گویا وہ تہہ پر تہہ ڈھال جیسے (موٹے یا چپے) ہیں۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ صِفَارَ الْعَبْيُونِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ ذَلْفِ الْأَنْوَابِ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَخَانُ الْمَطْرَقَةُ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے تم ترک قوم سے لڑو گے جو چھوٹی آنکھوں والے، چھٹی ٹانگوں والے، سرخ چہروں والے ہیں گویا ان کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں جیسے ہیں۔“

(۳): حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ لیشی جگہ میں اتریں گے اور اس جگہ کا نام بصرہ

(۱) [احمد (۹۱/۵) بخاری: کتاب الجہاد: ”باب قتال التُّرْكَ“ (۲۹۲۷) ابو داؤد (۴۳۰۳)

ابن ماجہ (۴۰۶/۲) سنن کبریٰ (۱۷۶/۹) مسلم (۲۹۱۲)]

(۲) [احمد (۴۲۱/۲) - ۷۰۱) بخاری (۲۹۲۸) مسلم (۲۹۱۲) ابو داؤد (۴۳۰۳) شرح السنۃ

(۳) [۴۲۵/۷) ابن ابی شیبہ (۳۶۰/۸) مصنف عبد الرزاق (۳۷۰/۱۱)]

رکھیں گے، یہ جگہ ایک دریا کے قریب ہوگی جسے دجلہ کہا جائیگا۔ اس پر ایک بل بھی ہوگا۔ یہ مسلمانوں کا ایک بڑا اور گنجان آباد شہر ہوگا۔ جب آخری زمانہ ہوگا تو قسطورا کی اولاد آنگلی جن کے چہرے چوڑے ہوں گے، آنکھیں چھوٹی ہوں گی اور وہ دریا کے کنارے پڑاؤ کریں گے۔ شہر بصرہ کے لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو جائیں گے۔ ایک گروہ میں وہ لوگ ہوں گے جو بیلوں کی ڈمیں پکڑے جنگل کا رخ کریں گے مگر چاہو برہاد ہو جائیں گے، دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو قسطورا کی اولاد سے امان طلب کریں گے اور وہ بھی ہلاک ہو جائیں گے اور تیسرا گروہ ان لوگوں کا ہوگا جو اپنی اولاد کو اپنے پیچھے رکھ کر ان سے جنگ کریں گے اور مقام شہادت پر فائز ہوں گے۔“

ایک روایت میں ہے کہ

”ایک گروہ امان طلب کرے گا اور مرد ہو جائے گا اور ایک گروہ جنگ کرے گا جن کے مقتول شہید ہیں اور ان کے ہاتھی بچنے والے فتح سے ہمتا ہوں گے۔“ (۱)

(۴) : ایک صحابی (ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ انصاری) سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم اس وقت تک صھیوں اور ترکوں سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو جب تک وہ تمہیں کچھ نہ کہیں۔“ (۲)

(۵) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم عجیبوں کے شہر خوز اور کرمان والوں سے جنگ نہ کر لو گے۔ ان کے چہرے سرخ ہوں گے، ناک چھٹی ہوگی، آنکھیں چھوٹی ہوں گی، اور چہرے ایسے ہوں گے جیسے تہہ بہ تہہ ڈھال ہوتی ہے نیز ان کے جوڑے پالوں والے ہوں گے۔“ (۳)

(۱) [احمد (۵۴۱/۵ - ۶۰) ابو دؤاد (۴۳۰۶) موارد الطمان (۱۸۷۳)]

(۲) [ابو دؤاد: کتاب الجہاد (۴۳۰۲) احمد (۴۶۱/۵) مجمع الزوائد (۵۰۱/۵) السلسلہ

الصحيحہ (۴۰۶/۲)]

(۳) [بہاری: کتاب المنقلب: ”باب علامات النبوة“ (۳۵۹۰)]

فوائد

- (۱) ترکوں سے جنگ قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا ظہور ہو چکا ہے۔
 (۲) نبی کریم ﷺ نے ان کی چند ایک واضح صفات بھی ذکر فرمائی ہیں: ”چھوٹی آنکھیں، چھٹی ناک، سرخ اور چھپے (یا موٹے) چہرے۔“
 (۳) ترکوں کو بنو قنطورا بھی کہا گیا ہے۔ قنطورا ابراہیمؑ کی ایک لوٹری تھی جس سے یہ نسل پیدا ہوئی۔

(۴) ترکوں کے علاقے مشرقی خراسان سے چین کے مغرب اور ہند کے شمال کے درمیان واقع ہیں۔ (۱)

(۵) تاریخی روایات کے مطابق حضرت نوحؑ کے بیٹے یافث کی اولاد میں سے ترک نامی ایک شخص پیدا ہوا جس کی اولاد بلا دلا مشرقیہ منگولیا، چین (صحرائے گوبی) وغیرہ میں پھیل گئی اور یہ سب ترک کہلائے پھر ترک بن یافث بن نوحؑ کی اولاد یعنی ترکوں میں سے ایک شخص ”انچہ خان“ تھا جس کے ہاں دو بیٹوں نے جنم لیا ایک کا نام مغول اور دوسرے کا نام تاتار رکھا گیا۔ انہی دونوں سے مغول اور تاتار قومیں پیدا ہوئیں اسی لئے تاریخ میں انہیں ”ترک، مغل، تاتار، ترکمان“ وغیرہ مختلف ناموں سے پکارا گیا ہے۔

(۶) ترک بن یافث کی اولاد سے جنم لینے والے قبائل میں ایک قبیلہ ”سلجوقی“ نام سے معروف ہوا جس نے مذکورہ قبائل میں سے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

(۷) مذکورہ قبائل بے آب و گیاہ صحراؤں، پہاڑوں اور جنگلوں میں لطائف قدرت سے محروم وحیانشانہ زندگی بسر کرتے، کتے، بلی ہر قسم کے جانوروں کا گوشت کھا جاتے، خانہ بدوشوں کی طرح اپنے جائے قیام بدلتے رہتے اور اکثر آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ چھٹی صدی ہجری میں یہی لوگ تاتاریوں کے روپ میں قتل و غارت گری اور تباہی و بربادی کا پیغام لے آئے تاتار تمام عالم

(۱) [النباہہ (۱۰۳/۱۰) مجمع البلدان (۲۳/۲)]

اسلام پر محیط ہو گئے اور یہ وحشی قوم بڑی دل کی طرح مشرق سے مغرب تک پھیل گئی، لاکھوں افراد ان کے ہاتھوں قتل ہوئے، ہزاروں شہر خاک کے ڈھیر بنے اور بڑی بڑی سلطنتیں اجڑ کر رہ گئیں۔ ۵۴۹ء (۱۱۵۲ء) میں چنگیز خان کی ولادت ہوئی جس کا اصلی نام توجن تھا۔ اس کا باپ سردار تھا مگر توجن ابھی بارہ سال کا تھا کہ باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا اور دوسرے سرداروں نے اس بچے کی سیادت و قیادت سے انکار کر دیا مگر چنگیز خان نے حوصلہ اور مرد جرات سے کام لے کر حالات کا مردانہ وار مقابلہ کیا اور تمام قبائلی سرداروں کو اطاعت پر مجبور کر لیا پھر اپنی پوزیشن مستحکم کرنے کے بعد اردگرد کے علاقوں کو تاراج کر کے سارے چین پر قبضہ کر لیا اور تاتاریوں کی عظیم الشان سلطنت کی بنیاد رکھی۔

ترکستان کا علاقہ ایک نہایت ہی زبردست حکمران سلطان علاؤ الدین خوارزم شاہ کے قبضہ میں تھا۔ چنگیز خان نے ابھی تک اسلامی طاقتوں کو اپنی ہوس ملک گیری کا نشانہ نہ بتایا تھا بلکہ ایک معاہدے کی رو سے اس نے خوارزم شاہ کے ساتھ تجارتی تعلقات استوار کر رکھے تھے لیکن ایک افسوس ناک حادثے نے صورت حال کو بدل کر رکھ دیا۔ ہوا یوں کہ تاتاریوں کا ایک قافلہ خوارزم شاہ کی حدود سے گزرا تو علاقہ ”اتراز“ کے حاکم نے انہیں جاسوس سمجھتے ہوئے گرفتار کر لیا اور پھر خوارزم شاہ کی اجازت سے انہیں قتل کر دیا اور ان کا مال دا سہاب لوٹ لیا۔ جب اس واقعہ کی خبر چنگیز خان کو ہوئی تو اس نے خوارزم شاہ کے پاس قاصد بھیج کر قصاص و تادان کا مطالبہ کیا مگر شاہ نے حماقت کا ثبوت دیتے ہوئے قاصد کو بھی قتل کر دیا اس پر چنگیز خان نے جوش انتقام سے لبریز ہو کر ترکستان کا رخ کیا اور ہرات، بلخ، بخارا، سمرقند وغیرہ تاریخی شہروں پر قبضہ کرنے کے بعد اسی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور ہزاروں، لاکھوں مردوں کا قتل عام کر کے اپنے فحش کی پیاس بجھائی۔ ادھر خوارزم شاہ کی موت کے بعد اس کا بیٹا جلال الدین برسرِ اقتدار آیا مگر تاتاریوں کی یلغار کو روکنا اس کے بس سے باہر تھا لہذا جلال الدین اپنی سلطنت دیران چھوڑ کر ہندوستان نکل گیا۔ تاتاریوں نے موقعِ غیبت جانا اور غزنہ، غور کو تباہ و برباد اور وسط ایشیا، خراسان، فارس،

آذربائیجان و غیرہ کو روندتے ہوئے روس تک جا پہنچے۔ اسی اثنا چھبیز خان کی موت واقع ہو گئی پھر اس کے بعد اس کا بیٹا اکتائی خان پھر اس کا پوتا منگو خان تخت نشین ہوا اور بغداد میں خلیفہ مستحکم کی حکومت تھی۔ منگو کا ایک بھائی برکہ خان شیخ شمس الدین باخوری کے ہاتھوں شرف بہ اسلام ہو چکا تھا اس لئے تاریخوں نے بغداد کا رخ نہ کیا کیونکہ برکہ خان نے مستحکم کی تحریری بیعت کر لی تھی۔ اسی دوران عراق، عجم میں اسماعیلیوں کے ہاتھوں لوگ سخت تکلیف تھے چنانچہ منگو خان نے اپنے بھائی ہلاکو خان کو ایران کا حکمران بنا کر روانہ کیا تاکہ عراق میں امن قائم ہو۔ ہلاکو خان نے باطنیوں کی قوت توڑنے کے بعد قلعہ الموت پر قبضہ کر لیا اور منگو خان کی ہلاکت کے بعد اس کا جانشین مقرر ہوا۔

مہاسی خلافت کی حیثیت اب چراغِ عمری سے زیادہ نہ تھی کیونکہ مسلسل نااہل اور ناکارہ حکمرانوں کے تحت نشین ہونے کی بدولت مہاسی خلافت اپنی عظمت اور قوت کھو چکی تھی۔ جب ہلاکو خان بغداد کی تباہی کے منصوبے سوچ رہا تھا تو عین اس وقت مستحکم جیسا نااہل خلیفہ مسندِ خلافت پر متمکن تھا۔ جسے امورِ خلافت سے کوئی دلچسپی نہ تھی لہذا اس نے تمام اختیارات اپنے وزیر امین علیہ کی سپرد کر رکھے تھے جس نے قلمی فساد کی کا شہوت دیا اور ہلاکو خان کو بغداد پر حملہ آور ہونے کی دعوت دے دی جبکہ ملحدہ المسلمین میں اتحاد و اتفاق مفقود تھا، وہ فرقوں اور گروہوں میں بٹے ہوئے تھے، آپس میں دست و گریبان تھے، مذہبی مناظروں اور جھگڑوں نے شیعہ، سنی اور طہلی، حنہلی فساد کی شکل اختیار کر لی تھی اور مسلمان جزوی و فردی مسائل میں الجھ کر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بنے بیٹھے تھے، انہیں آنے والے عظیم خطرات کا کوئی احساس نہ تھا اور نہ ہی وہ اس کے خلاف محاذ آرائی کے لئے تیار تھے۔

ملاوہ ازیں مستحکم نے اپنے عہدِ حکومت میں تاریخی حملہ کے سدباب کے لئے زبردست فوج تیار کر رکھی تھی مگر امین علیہ کی فساد نے خلیفہ مستحکم سے کہا کہ اس قدر عظیم الشان فوج کے اخراجات ملکی آمدنی سے پورے نہیں ہو سکتے لہذا اس بے فائدہ فوج کو برخاست کر دیا جائے۔ خلیفہ نااہل نے بے

چون و چرا اس کی رائے پر عمل کیا اور بغدادی فوج کا کثیر حصہ توڑ دیا گیا اور جو بچ گئے انہیں نقد تخریہ دینے کی بجائے شہریوں سے محاصل (Revenue Tax) وصول کر کے تخریہ پوری کرنے کی اجازت دے دی۔ اس طریق کار سے شہریوں اور فوج کے درمیان نفرت کی دیوار بھی کھڑی ہو چکی تھی۔

ہلاکو خان نے مذکورہ حالات کو بہترین موقع (Golden Chance) گردانتے ہوئے بھرپور فائدہ اٹھایا اور بغداد پر فوج کشی (Invasion) کر دی۔ ابن عظیمی نے سازش کھڑے کر دیے فوج کا اکثر حصہ برخاست کر دیا تھا۔ باقی ماندہ فوج تاتاریوں کے بڑی دل فوج کا زیادہ دیر تک مقابلہ نہ کر سکی اور سرنڈر (Surrender) ہونے میں خیر کجھ کر ہتھیار پھینک ڈالنے لگتا تاتاریوں نے شہر میں داخل ہوتے ہی بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور مردوں کا بے دریغ قتل عام کیا، شہر لوٹ لیا گیا، عمارتیں، درسگاہیں اور لائبریریاں جلا کر راکھ کر دی گئیں اور انہیں دریائے دجلہ میں ڈبو دیا گیا۔ لاشوں کے پٹنے اور سروں کے تینار بنائے گئے۔ لاکھوں مسلمان مارے گئے جن کے خون سے دریائے دجلہ کا پانی سرخ ہو گیا۔ بغداد جو تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کا گہوارہ تھا اب انسانی لاشوں، اینٹوں کے ڈھیر اور جلی ہوئی راکھ کے سوا کچھ نہ تھا، ہر طرف بچاؤ و بربادی کے آثار بکھرے پڑے تھے۔ مسلمانوں کی عظمت کے تمام نقوش آفاتنا ختم کر دیئے گئے اور بغداد اپنی اہمیت ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھا۔ بغداد کی جاہلی ایک ایسا عظیم سانحہ (Tragedy) تھی جس سے عالم اسلام میں غم و اندوہ کی لہر دوڑ گئی۔

خلیفہ مستعصم کے قتل اور سقوط بغداد کے ساتھ مسلمانوں کی مرکزی خلافت کا بھی خاتمہ ہو گیا اگرچہ دنیا کے اطراف و اکناف میں مسلمانوں کی کچھ خود مختار و نیم مختار ریاستیں قائم رہیں مگر مرکزی خلافت کے قیام مابقی تک تقریباً چار مشرے امت مسلمہ حیران و سرگرداں رہی اور بالآخر ۱۲۵۸ء میں خلافت کا سہرا "عثمانیوں" کے ماتھے پہ بجا مقدر ہوا۔

یہ بھی عجیب قدرت ہے کہ خود چنگیز خان کی نسل سے لوگ مسلمان ہوئے اور انہی لوگوں نے جس

طرح اسلام اور مسلمانان عالم کا قلع قمع کیا اسی طرح اسلام کی خدمت کا فریضہ سرانجام دیا۔ بقول شاعر:-

ہے عیاں فتنہ تار کے افسانے سے
پاساں مل گئے کبجے کو صنم خانے سے

حافظ ابن کثیرؒ ۶۹۳ھ کے واقعات میں لکھتے ہیں کہ

”اس سال چنگیز خان کے پڑپوتے قازان جو تاتاریوں کا بادشاہ بنا“ نے امیر توذون کے ہاتھوں اعلانیہ اسلام قبول کیا اور اکثر و بیشتر تاتاریوں نے بھی اسلام قبول کر لیا..... قازان نے اپنا (اسلامی) نام محمود رکھا، جمعہ کے خطبہ میں شرکت کی، بت خانے گرا دیئے گئے، ان پر جزیہ لاگو کیا گیا، دوسرے علاقوں کی لوٹی ہوئی چیزیں واپس کر دی گئیں اور عدل و انصاف کا قیام کیا گیا جب لوگوں نے تاتاریوں کے ہاتھ میں ”تسبیحیں“ دیکھیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا شکر یہ ادا کیا۔“ (۱)



(۱۹) : امانت مفقود اور خیانت بھرپور

ہوگی

(۱) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ فِي مَحَلِّهِمْ حَدِيثًا ، جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! مَتَى السَّاعَةُ ؟ قَالَ : إِذَا ضُبِعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ ، قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كَيْفَ ؟ قَالَ : إِذَا تَوَسَّدَ الْأَمْرُ لِغَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس میں لوگوں سے محو گفتگو تھے کہ ایک دیہاتی آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ اس نے کہا: امانت کا ضیاع کیسے ہوگا؟ فرمایا: جب ”کام“ باہل لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں تو قیامت کے متحضر ہو۔“

(۲) : ﴿عَنْ حُدَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْأُخْرَى حَدَّثَنَا ، أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي حَلْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ ، وَحَدَّثَنَا عَنْ رُفَيْعِهَا قَالَ : بَنَامُ الرَّجُلِ السُّؤْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَبْطُلُ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ بَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَسْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَسْحَلِ كَحَمْرٍ دَخَرْتَهُ عَلَى رَجُلِكَ فَتَقْرَأُ مُتَثَبِّرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيَصْبِحُ النَّاسُ يَتَسَابِعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدُهُمْ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيَقَالُ : إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ : مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَحْلَدَهُ ، وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ ، وَلَقَدْ آتَى عَلِيٌّ زَمَانَ وَمَا أَبَالَى إِلَيْكُمْ بَاتَعْتُ لِيْنِ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ

(۱) [ببخاری : کتاب الفرائض : باب رفع الامانة (۶۴۹۶) احمد (۳۷۵/۲) سنن کبریٰ

(۱۰/۱۸۱۰) جامع المنیر (۱۳۶۱ھ) الترغیب والترہیب (۱۲/۲۳۷) پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

وَأِنْ كَانَ نَصْرُنَا رِزْقًا عَلَىٰ سَعْيِهِ، فَأَمَّا الْيَوْمُ فَمَا كُنْتُ أَبَا بَعٍ إِلَّا قَلَاتًا وَقَلَاتًا ﴿١١﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں دو حدیثیں بیان فرمائیں جن میں سے ایک کا ظہور تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا شہر ہوں، آنحضرت ﷺ نے ہم سے فرمایا: کہ امانت لوگوں کے دلوں کی گہرائیوں میں اترتی ہے پھر قرآن مجید اور حدیث شریف سے اس کی مضبوطی ہو جاتی ہے اور آپ ﷺ نے (دوسری حدیث میں) امانت کے اٹھ جانے کے متعلق فرمایا کہ! آدمی ایک مرتبہ سوئے گا اور (اسی میں) امانت اس کے دل سے ختم ہو جائے گی اور اس بے ایمانی کا ہلکا سا داغ پڑ جائیگا۔ پھر ایک مرتبہ سوئے گا تو وہ داغ چھانے کی طرح ہو جائے گا جس طرح تم پاؤں پر اٹکا را بھجے گکو تو اس سے ایک پھولا ہوا چھالہ سا نکل آتا ہے جو اندر سے خالی ہوتا ہے۔ پھر یہ حال ہوگا کہ لوگ خرید و فروخت کریں گے اور کوئی شخص امانت دار نہیں ہوگا۔ کہا جائے گا کہ فلاں لوگوں میں ایک امانت دار شخص ہے۔ اس کے حلق ہی بھی کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند، بلند حوصلہ اور بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابری بھی ایمان (امانت) نہیں ہوگا۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ) میں نے ایک ایسا وقت بھی دیکھا ہے کہ میں خرید و فروخت بلا خوف و خطر کیا کرتا تھا اگر وہ (تاجر) مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام سے (بے ایمانی سے) روکتا اور اگر وہ عیسائی ہوتا تو اس کا مددگار سے روکتا تھا لیکن اب (بے ایمانی کے بڑھ جانے کی وجہ سے) میں فلاں اور فلاں کے سوا کسی سے خرید و فروخت ہی نہیں کرتا۔“

(۳): حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”لوگوں کی مثال اذتوں کی سی ہے کہ سو (100) میں سے ایک بھی (تیز) سواری کے قابل نہیں

﴿١٢﴾“

(۱) [بخاری: ایضاً (۶۴۹۷ - ۷۰۸۶) مسلم (۱۴۳) ترمذی (۲۱۷۹) ابن ماجہ (۴۰۰۳)]

احمد (۱۷۶/۵) حمیدی (۴۴۶)]

(۴): حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت ہوتے جائیں گے اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جس طرح جو کا بھوسہ یا رڈی کھجور باقی رہ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان (فضول لوگوں) کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے۔“ (۱)

(۵): ایک روایت میں ہے کہ

”آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ہا ہم ملا کر فرمایا کہ ”اس طرح ان کے وعدے اور امانتیں غلط ملط ہو کر رہ جائیں گی۔“ (ابن عمر رضی اللہ عنہما) صحابی نے پوچھا: یا رسول اللہ! پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ فرمایا: ”تم اللہ سے ڈرو، نیکی کا کام کرو، برائی سے دور رہو اور لوگوں کو چھوڑ کر بالخصوص اپنی فکر کرو۔“ (۲)

(۶): حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ بے حیائی عام ہو جائے گی، قطع رحمی پھیل جائے گی، ہمسائے برے ہوں گے، خائن کو امانت دار سمجھا جائے گا اور امانت دار خیانت کرنے لگے گا۔“ (۳)

نوٹ

(۱) امانت داری کا خاتمہ قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا ظہور عرصہ دراز سے ہو چکا ہے جو بتدریج بڑھتے ہوئے قیامت پر منتج ہوگا۔

(۲) امانت داری رفتہ رفتہ کم ہوتی ہے اور اس کی جگہ خیانت رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے۔

(۱) [بخاری (۶۴۳۴)]

(۲) [احمد (۲۱۶/۲) ابو داؤد: کتاب الملاحم: ”باب الامر والنہی“ (۴۳۳۵) ابن ماجہ

(۴۰۰۵) حاکم (۴۸۱/۴) الترغیب (۱۲۴/۱) مشکل الآثار (۲۱۹/۳)]

(۳) [احمد (۲۱۷/۲ - ۲۶۳) حاکم (۵۰۹/۴) مجمع الزوائد (۶۳۲/۷) بزر (۳۴۰۹) عبد

الرزاق (۱۱۰/۴) ومنہ صحیح [محکم دلائل سے مزین و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۳) حکومت، امارت و خلافت، انتظامیہ، عدلیہ، متفقہ بلکہ ہر ذمہ داری پر غیر ذمہ دار (Unworthy) کو فائز کرنا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔

(۴) جب اونچی جگہ سے خیانت کا سیلاب بہنا شروع ہو جائے تو اس سے نچی سطح کا محفوظ رہنا بعید از قیاس ہے۔

(۵) خیر القرون سے ہی یہ سیلاب بہنا شروع ہو چکا تھا، بنو امیہ اور بنو عباسیہ کے مابین حصول قیادت پر لڑائیاں اسی سلسلے کی کڑیاں ہیں۔

(۶) امانت داری مفقود ہوتے ہوتے خیانت داری پھیل جائے گی حتیٰ کہ ہر طرف چور، ڈاکو، کینے، لالچی قسم کے لوگ عام ہوں گے اور انہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

(۷) موجودہ جمہوری دور میں ہر خائن و بد کردار (Worse) سیادت و قیادت اور عہدے کا طالب ہے حالانکہ ”عہدہ“ ایک ذمہ داری (Responsibility) اور امانت ہے جس کا حقدار صرف اور صرف وہ نیک اور امانت دار شخص ہے جسے ہر وقت اللہ کے حضور جواب دہی کا احساس موجزن رہے۔ علاوہ ازیں وہ کسی عہدے کا طالب و متبعی ہرگز نہ ہو کیونکہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :-

﴿إِنَّا وَاللَّهِ لَا نُوَلِّي عَلَىٰ هَذَا الْعَمَلِ أَحَدًا سَأَلَهُ وَلَا أَحَدًا حَرَصَ عَلَيْهِ، وَفِي رَوَاةٍ، مَنْ أَرَادَهُ﴾ (۱)

”اللہ کی قسم! ہم ہرگز کسی ایسے شخص کو ذمہ داری نہیں سونپتے جو اس کا طالب یا حریص ہو۔“

ایک روایت میں ہے کہ

”جو اس کا ارادہ رکھتا ہو۔“

جبکہ موجودہ سیاسی نظام اسلامی سیاست (Islamic Politician) کے بالکل برعکس و متضاد

ہے۔

(۱) [بخاری: کتاب الاحکام: باب ما یکرہ من الحرص علی الامارة] (۷۱۴۹) مسلم (۱۷۳۳) [مکتبہ المدینہ سے مزیں متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ]

(۲۰): جابر حکمران

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنْ طَالَ بِكَ مَدَّةٌ أَوْ شَكْتَ أَنْ تَرَى قَوْمًا يَغْدُونَ فِي سَخِطِ اللَّهِ وَيُرْوَحُونَ فِي لَعْنَتِهِ فِي أَيْدِيهِمْ مِثْلَ أذْنَابِ الْبَقَرِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم ایک ایسی قوم دیکھو گے جو اللہ کے غضب میں صبح کرے گی اور اللہ کی لعنت میں شام گزارے گی۔ ان کے ہاتھوں میں بیلیوں کی دموں کی طرح (لاٹھیاں) ہوں گی۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا: قَوْمٌ مَعَهُمْ سَيَاطٌ تَكَادُ ذُنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو قسم کے لوگ جہنم والے ہیں جنہیں میں نے (ابھی) نہیں دیکھا۔ ایک تو وہ قوم ہے جن کے پاس بیلیوں کی دموں جیسی لاٹھیاں ہوں گی اور ان کے ساتھ وہ لوگوں کو ماریں گے۔“

(۳): حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس امت کے آخری دور میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جن کے ہاتھوں میں بیلیوں کی دموں جیسی لاٹھیاں ہوں گی۔ یہ لوگ صبح و شام اللہ کی لعنت اور غضب کا شکار ہوں گے۔“

(۱) [مسلم: کتاب المعنة: "باب النار بدخلها الجبارون" (۲۸۵۷) احمد (۴۰۵/۲ - ۴۲۷)

حاکم (۴۸۲/۴)]

(۲) [مسلم: کتاب الآداب: باب النساء الکاسيات (۲۱۲۸) احمد (۴۶۹/۲) موطا

(۱۱۳/۲) سنن کبریٰ (۲۲۴/۲) شرح السنة (۲۹۷۷) پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ایک روایت میں ہے کہ

”ان سے دوستی پیدا نہ کرنا۔“ (۱)

(۴) : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میرے بعد ایسے حکمران ہوں گے جو میری ہدایت (Guidance) سے منہ پھیریں گے اور میری سنت (Path) سے اعراض کریں گے اور ان (کی انتظامیہ) میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے جسموں میں شیطانوں کے دل ہوں گے۔“ (۲)

(۵) : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب میری امت میں شاہانہ کروفر ہوگا اور رومی و ایرانی بادشاہوں کی نسلیں ان کی خدمت نذر ہوں گی تو اللہ تعالیٰ بدترین لوگوں کو ان کے بہترین لوگوں پر مسلط کر دے گا۔“ (۳)

فوائد

(۱) جابر حکمران کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور عرصہ دراز سے عمل میں آچکا ہے اور قیامت کے قریب ہر طرف بکثرت ظالم انتظامیہ اور جابر حکمرانوں کا دور دورہ ہوگا۔

(۳) جابر حکمران اللہ کے غیظ و غضب کے شکار ہوں گے۔ دنیا میں نہیں تو آخرت میں ان سے سخت حساب لیا جائے گا۔

(۴) ایسے حکمرانوں کا آلہ کار بننے سے نبی کریم ﷺ نے منع کیا ہے۔

(۵) ظالموں کی مدد کرنے والا بھی ان کے ظلم میں برابر حصہ دار ہے۔

(۶) نبی ﷺ کی چنگوٹی برحق ثابت ہوئی۔ آج بلا داسلامیہ میں بکثرت ایسے حکمران پائے جاتے

(۱) [احمد (۳۱۵/۵) صحیح الجامع (۳۱۷/۳) مجمع الزوائد (۲۳۴/۵) القول المسلود

(ص ۵۳) حاکم (۴/۱۸۳)]

(۲) بخاری : کتاب المناقب : ”باب علامات النبوة“ (۳۶۰۶) مسلم (۱۸۴۷) [محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ہیں جو خود تو اسلام سے کنارہ کش ضرور ہیں مگر اسلام پر عمل کرنے والوں پر بھی یہ لوگ بلا وجہ ظلم و عدوان کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ موجودہ وقت میں پاکستان کے بلا جواز حکمران جنرل مشرف نے امریکہ بد معاش کے حکم پر سر جھکاتے اور لیبیک کہتے ہوئے تقریباً (40) دینی جماعتوں پر پابندی کے احکامات صادر فرمادیئے ہیں علاوہ ازیں ملک بھر کے دینی مدارس کے چندوں پر پابندیاں، مدارس کا زبردستی کنٹرول اور کئی دوسری اسلام کش پالیسیوں کے فیصلے قومی اخبارات کی زینت بن رہے ہیں حالانکہ ان ظالم نام نہاد مسلمانوں کو تو خود آگے بڑھ کر احیائے اسلام اور بقائے مسلمان کا فریضہ سرانجام دینا چاہیے تھا مگر بقول شاعر :-

”اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے“

کے مصداق انہی حکمرانوں نے افغانستان کے مسلمانوں پر آتش و آہن کی بارش برسائی اور ہزاروں مسلمانوں کے خون کی ہولی کھیل کر انہی خون آلودہ ہاتھوں کو پاکستان کے باعمل مسلمانوں کی طرف بڑھانا چاہتے ہیں جس کا نتیجہ دنیا و آخرت کی رسوائی کے سوا اور کچھ نہیں! (اللھم انصر المسلمین)



(۲۱): فحاشی پھیل جائے گی

(۱): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَحْشَ وَالْفَحْشَ أَوْ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ، قَالَ: وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ الْفَحْشُ وَالْفَاحِشُ﴾ (۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ بے حیائی پھیلنے اور پھیلانے کو ناپسند کرتا ہے یا بے حیائی پھیلانے والے سے بغض رکھتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: قیامت قائم نہیں ہو گی حتیٰ کہ بے حیائی (خوب) پھیل جائے گی۔“

(۲): حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”فحاشی“ بے حیائی اور قطع رحمی کا پھیل جانا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔“ (۲)

فوائد

(۱) فحاشی و دریانی اور بے حیائی کا پھیلنا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور عرصہ دراز سے رو بہ ترقی ہے۔

(۳) فحاشی و دریانی کا دائرہ کافی وسیع ہے جس میں عورتوں کی بے پردگی، مردوں سے اختلاط، محاذ تجالس و مخلوط تعلیم (Co.Education) گالی گلوچ، برے کام، برے رسم و رواج، بری عادات (Bad.Habits) وغیرہ شامل ہیں۔

(۴) نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق فحاشی و دریانی کا پھیلنا لامحالہ قطعی ہے مگر ہمیں اس پیش گوئی کا مصداق بننے سے حتی المقدور گریز کرنا چاہیے۔

(۱) [احمد (۲۱۷/۲) حاکم (۵۵۹/۴) مجمع الزوائد (۶۳۲/۷) وسندہ صحیح]

(۲) ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۵) قرآن مجید کا فیصلہ

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُجِبُونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ﴾ [النور: ۱۹]

”جو لوگ مسلمانوں میں بے حیائی پھیلانے کے آرزو مند رہتے ہیں ان کے لئے دنیا اور آخرت
میں دردناک عذاب ہے۔“



(۲۲): عورتیں کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا بَعْدُ، نِسَاءٌ كَسَبَتَّ عَارِيَّاتٍ مَا مِلَّاتِ مُبِيلَاتٍ عَلَى رُؤُوسِهِنَّ كَأَنِّي سَأَلْتُ النَّبِيَّ الْمَسْأَلَةَ لَا يَرْتَمِنَ الْحَنَّةَ وَلَا يَجِدُن رِيحَهَا وَرِحَالٌ مَعَهُمْ أَسْرَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يُضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ ﴿١﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دو قسم کے لوگ آگ میں جانے والے ہیں جو ابھی تک مجھے نہیں دکھائے گئے۔ (ایک تو) ایسی عورتیں ہیں جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی رہتی ہیں، یہ ماٹل ہونے والی اور (لوگوں کو) ماٹل کرنے والی ہیں، ان کے سروں پر (جوڑے) سختی اونٹوں کے کوبانوں کی طرح حرکت کرتے ہوں گے۔ یہ جنت کو دیکھیں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی اور (دوسرے) کچھ آدمی ہیں جن کے پاس بیلوں کی دموں کی طرح کوڑے (لامٹیاں) ہیں جن کے ساتھ وہ لوگوں کی پٹائی کرتے ہیں۔“

فوائد

- (۱) عورتوں میں عریاں لباس کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) مرد دراز سے اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے۔
- (۳) عورت کا لفظی معنی ”پردہ“ ہے اور اسے حکم الہی کے مطابق ہر وقت غیر محرم سے پردہ کرنا چاہیے اور بلا ضرورت گھر سے باہر نہیں نکلنا چاہیے کیونکہ اس کی اصل ذمہ داری گھر اور بچوں کی دیکھ بھال پر موقوف ہے۔

(۱) [مسلم (۱۰۳/۶) احمد (۴۶۹/۲) - ۵۸۱] سنن کبری (۲۳۴/۲) شرح السنة (۱۰۳/۶)

(۴) موجودہ دور میں پردہ پوشی تو کجا عورتیں جسم فروشی سے بھی گریز نہیں کرتیں بلکہ خود حکومتیں ان کی سرپرستی کرتی ہیں اور انہیں جسم فروشی کے حفاظتی اڈے بھی مہیا کر رکھے ہیں اور یہ سب کچھ اسلامی ملکوں میں سرعام ہے۔

(۵) متقی عورتوں کو چاہیے کہ خوف الہی دل میں جاگزیں کریں اور اسلامی احکامات پر سختی سے عمل پیرا ہو جائیں مبادا کہ وہ مذکورہ فہرست میں شامل ہو کر شقاوت کی مستحق بن جائیں۔



(۲۳): علم کا خاتمہ اور جہالت میں اضافہ

(۱) ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيُنْبِتَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الْهَرَجُ﴾ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم کا اٹھ جانا، جہالت اور قتل و غارتگری کا بڑھ جانا قیامت

کی نشانیوں میں سے ہے۔“

(۲) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عمرو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ

الْعُلَمَاءِ حَتَّى لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوسًا جُهَالًا، فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا

وَأَضَلُّوا﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ (زبردستی) لوگوں (کے سینوں) سے علم نہیں کھینچیں گے

بلکہ علماء کے کھینچنے (موت) کے ساتھ علم بھی کھینچ لیں گے یہاں تک کہ کوئی عالم باقی نہیں رہے گا پھر

لوگ جاہلوں کو سردار (امیر) بنالیں گے، ان سے سوال کیا جائے گا تو وہ بلا علم جواب دیں گے نتیجہ

خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

(۳): حضرت زیاد بن لبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے علم کے اٹھ جانے کا تذکرہ فرمایا، تو میں نے کہا: یا رسول اللہ! علم کیسے ختم

ہو جائیگا حالانکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی اولاد کو پڑھاتے ہیں (وہ اپنی اولاد کو پڑھاتے رہیں

(۱) [بخاری: کتاب العلم: "باب كيف يقبض العلم" (۱۰۰) مسلم (۲۶۷۲) احمد

(۳۸۷/۱) - ۵۰۳ - ۵۰۰ - ۵۶۴) ترمذی (۲۲۰۰) ابن ماجہ (۴۰۹۹) (۴۱۰۰)]]

(۲) [بخاری: ایضا (۱۰۰) مسلم (۴۶۷۳) احمد (۲۱۶/۲) ابن ماجہ (۴۰) حمیدی

(۵۸۱) عبد الرزاق (۲۵۶/۱۱)]

کے تو اس طرح) یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: ابن لبید! تیری ماں تجھے گم پائے، میں تو تجھے مدینے کا سمجھدار آدمی سمجھتا تھا! کیا یہود و نصاریٰ تورات اور انجیل نہیں پڑھتے؟ مگر یہ لوگ ان سے کوئی نفع حاصل نہیں کرتے۔ (۱)

(۴): حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: علم ختم چلا جائے گا جس طرح کیڑے کے نشانات مٹنے چلے جاتے ہیں حتیٰ کہ لوگ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور قربانی کا تصور (Conception) بھی بھول جائیں گے۔ قرآن مجید اٹھا لیا جائے گا اور کچھ بوڑھے مردوزن باقی رہ جائیں گے جو کہیں گے ”ہم نے تو اپنے آباؤ اجداد سے صرف ایک کلمہ (لا الہ الا اللہ) سنا ہے لہذا ہم بھی وہی کلمہ دہراتے ہیں۔“ (۲)

(۵): ایک روایت میں ہے کہ

”قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین پر اللہ! اللہ! پکارنے والا بھی کوئی نہ بچے گا۔“ (۳)

فوائد

- (۱) رفع علم اور نشوونما (Ignorance) قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) یہ نشانی ایک طویل عرصے سے ظاہر ہو چکی ہے جیسا کہ شارح بخاری ابن بطال فرماتے ہیں کہ
- ”علم کی تنقیص اور جہالت کی پھیر ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔“ (۴)
- (۳) علم آہستہ آہستہ (Step By Step) اٹھتا جائے گا حتیٰ کہ قیامت کے وقت لوگ نماز،

(۱) [احمد (۲۱۹/۴ - ۲۹۸) ابن ماجہ (۴۰۹۷) حاکم (۱۷۹۰۱) مشکل الآثار (۲۷۸/۱)]

[وسندہ صحیح]

(۲) [فتح الباری (۱۶/۱۴) وقال الحافظ: اعرجہ ابن ماجہ بسند قوی، ابن ماجہ (۴۰۴۹)]

حاکم (۴۷۳/۴) وصححه ووافقه الذہبی، صحیح الجامع الصغیر (۳۳۹/۶)]

(۳) [مسلم: کتاب الايمان: ”باب ذهاب الايمان آخر الزمان“ (۱۴۸) احمد (۱۳۴/۳ - ۲۰۴)]

(۴) [فتح الباری (۱/۱۳)]

روزے کا تصور تو کجا لفظ اللہ! کہنا بھی بھول جائیں گے۔

(۴) علم سے مراد ”علم دین“ ہے۔ ”علم طبیعیات“ (Natural science) یا اس کی انواع و اقسام نہیں۔

(۵) اللہ تعالیٰ لوگوں کے سینوں سے زبردستی علم نہیں نکالے گا بلکہ علماء کی موت کے ساتھ ان کا علم بھی قبض فرمائیں گے۔

(۶) آئمہ محمدین بدرجہ کم ہوتے جائیں گے حتیٰ کہ قیامت کا تقارہ نچ جائے گا۔

(۷) لوگ علماء کی بجائے جہلاء کو اپنا سردار، لیڈر، ناظم، امیر، منتظم، وزیر و صدر (President,

Administrator, Superintendent, Manager) وغیرہ بنا لیں گے۔

(۸) علم کے اٹھ جانے میں عمل بدرجہ اولیٰ شامل ہے کیونکہ یہود و نصاریٰ کی کتابیں اور علم موجود ہے مگر عمل مفقود ہے۔



(۲۳): زنا کاری عام ہوگی

(۱) ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ غَيْرِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزُّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرَّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ﴾ (۱)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں تمہیں ایسی حدیث نہ سناؤں جو میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور میرے علاوہ کوئی اور وہ حدیث تمہیں نہیں سنائے گا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سنا کہ! قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھایا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، زنا عام ہوگا، شراب بکثرت پی جائے گی، آدمی تھوڑے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔“

(۲) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقْسَى هَذِهِ الْأُمَّةَ حَتَّى يَقُومَ الرَّجُلُ إِلَى الْمَرْأَةِ فَيَقْتَرِبَ شَهْوَا فِي الطَّرِيقِ فَيَكُونُ بِيَعَارِهِمْ يَوْمَئِذٍ مَنْ يَقُولُ: لَوْ وَارَيْتَهَا وَرَأَى هَذَا الْحَالِطِ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ امت اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ (یہ حالت نہ ہو جائے کہ) آدمی عورت کے ساتھ برسر بازار زنا کرے گا اور اس وقت بہترین آدمی وہ ہوگا جو یہ بات کہے گا: کاش! تم اسے دیوار کے پیچھے لے جاتے۔“

(۱) [بخاری: کتاب النکاح: "باب يقل الرجال ويكثر النساء" (۵۲۳۱) مسلم (۲۶۷۱)]

احمد (۲۶۲/۳ - ۲۲۵) عبد الرزاق (۳۸۱/۱۱)]

(۲) [مجمع الزوائد (۳۳۱/۷) و صححه]

(۳) : حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو زنا کاری کو حلال کر لیں گے۔“ (۱)

فوائد

- (۱) زنا کاری کا عام ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) موجودہ دور میں زنا کاری جنگل میں آگ کی طرح تمام عالم اسلام میں پھیل کر مسلمانوں کے ایمان کو جلا کر رکھ بنا رہی ہے۔
- (۳) زنا ایک کبیرہ گناہ بھی ہے جس کی شریعت میں یہ حد بتائی گئی ہے کہ اگر زانی شادی شدہ نہ ہو تو اسے سو (100) کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کر دیا جائے اور اگر زانی شادی شدہ ہو تو اسے رجم (پتھر مار مار کر ہلاک) کر دیا جائے۔ (۲)
- (۴) انفرادی طور پر مسلمان مرد و زن کو زنا جیسے کبیرہ گناہ سے اپنے آپ کو محفوظ کرنا چاہیے۔ اور اجتماعی طور پر حکومت اور ادارہ ہاب اقتدار کی ذمہ داری ہے کہ وہ زنا کاری کے تمام راستے، اڈے اور وسائل کی تکئی کریں، زنا کی حدود کا نفاذ کریں اور اسلامی تہذیب و تمدن کو فروغ دیں مگر افسوس، صد افسوس! کہ زنا کاری کے انفرادی و اجتماعی روک تھام کے تمام ذرائع مفقود ہیں (الامن رحمہ ربی) عوام الناس بھی اس گناہ کی دلدل میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں اور حکمران طبقہ بھی طوائفوں اور رقاصوں کے چرنوں میں شب بسریاں کر رہا ہے۔ (الا ماشاء اللہ)
- (۵) : کہہ۔ پیش گوئی کا وقوع قطعی ہے مگر ہمیں حتی الوسعت کوشش و احتیاط کے ساتھ زنا کاروں کی فہرست سے بہر حال خارج و بعید رہنا چاہیے۔ (آمین)

(۱) [بحاری (۵۰۹۰)]

(۲) : تفصیل کے لئے دیکھئے سورت النور اور احادیث مبارکہ]

زنا کاری کے سدباب کے لئے کچھ تجاویز

- (۱) مکمل طور پر صحیح اسلامی تہذیب و تمدن کا احیاء و نفاذ کیا جائے۔
- (۲) مغربی تہذیب و کلچر سے کلی طور پر بائیکاٹ کیا جائے۔
- (۳) حکمران طبقہ بزور قوت اسلامی اخلاقیات کا نفاذ کرے۔
- (۴) عوام پوری یکجہتی سے حکومت کے اس کارخیز میں معاونت کرے۔
- (۵) ”زانیوں“ کو سرعام شرعی سزائیں دی جائیں۔
- (۶) زنا کے تمام ذرائع مسدود (Finish) کئے جائیں مثلاً
مخلوط مجالس پر پابندی، پردے پر سختی، بالغ افراد کی فوری دستی شادی، فحاشی کے اڈوں کا خاتمہ،
جرائم پیشہ مگر تائب افراد کی شادی اور روزگار کی سہولت، عورتوں کے لئے الگ
(Separated) ہسپتال اور تعلیمی و تجارتی ادارے اور مکمل اسلامی طرز زندگی۔



(۲۵): شرابِ حلال بسمجھی جائیگی

(۱): ﴿عَنْ أَبِي عَمِيرٍ أَوْ أَبِي مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَجِلُّونَ الْحِجْرَ وَالْحَرِيرَ وَالْحَمْرَ وَالْمَعَارِفَ﴾ (۱)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے لہر شاد فرمایا: میری امت میں کچھ ایسے بڑے لوگ پیدا ہو جائیں گے جو زنا کاری، ریشمی لباس، شراب اور گانے بجانے کو حلال بنا لیں گے۔“

(۲): ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْتَفَرَ الْجَاهِلُ وَيُشْرَبَ الْحَمْرُ﴾ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانوں میں سے ہے کہ علم اٹھایا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی اور شراب پی جائے گی۔“

(۳): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے کچھ لوگ شراب کو حلال بنا لیں گے اور اس کا نام بدل لیں گے اور جب تک یہ علامت ظاہر نہ ہو جائے قیامت قائم نہ ہوگی۔“ (۳)

فوائد

(۱) شراب کا جواز و اباحت (Legitimacy) قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) ایک عرصے سے اس نشانی کا وقوع عمل میں آچکا ہے۔

(۱) [بخاری: کتاب الاشراب: ”باب ماجاء فی من يستحل الخمر وبسببها بغیر اسمہ“ (۵۰۹۰)]

(۲) [بخاری: کتاب النکاح: ”باب یقل الرجال ویکثر النساء“ (۵۲۳۱) مسلم (۲۶۷۱)]

احمد (۲۲۲/۳ - ۲۲۵) عبد الرزاق (۳۸۱/۱۱) ابن ابی شیبہ (۶۶۴/۸)

(۳) [احمد (۳۱۸/۵) ابن ماجہ (۳۳/۱۴) صحیح الجامع الصغیر (۱۳/۵) فتح الباری

(۱۰/۶۵) سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

- (۳) شراب کا جواز مہیا کرنے والے ”بدترین“ لوگ ہیں خواہ وہ ”علماء“ ہی کیوں نہ ہوں۔
- (۴) شراب ہر وہ مشروب ہے جو نشہ آور ہو۔
- (۵) ہر وہ چیز جو کثیر مقدار میں نشہ پیدا کرے اس کی قلیل مقدار بھی حرام (Forbidden) ہے۔
- (۶) ”شراب نوشی“ کبیرہ گناہ ہے جس سے توبہ کرنا ضروری ہے۔
- (۷) بہت سے لوگ شراب نوشی کے جواز کے لئے اس کا نام بدل لیں گے جس طرح موجودہ دور میں شراب کی ایک قسم کو الکحل (Alcohol) سے موسوم کیا جاتا ہے۔
- (۸) شراب نوشی کرنے والے لامحالہ دوسرے کبار کے بھی مرتکب ہوں گے۔
- (۹) ملک پاکستان کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے ہر بڑے ”ہوٹل“ میں شراب کا اہتمام موجود ہے بلکہ ”سرکار“ نے انہیں اجازت نامے (License) عطا کر رکھے ہیں مزید برآں ایسی ٹیکسٹریاں بھی مخفی نہیں جہاں دن رات شراب کشید ہوتی ہے۔
- (۱۰) ہر مخلص مسلمان کو چاہیے کہ وہ اللہ کے حضور توبہ و استغفار کر کے اس گناہ کبیرہ سے محفوظ رہنے کی توفیق مانگے اور حکومت کو چاہیے کہ وہ ملک سے اس لعنت کا خاتمہ کرے۔



(۲۶): گانا بجانا رواج پا جائیگا

(۱): ﴿عَنْ أَبِي عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحْلِلُونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ وَالْخَمْرَ وَالْمَعَارِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى حَنْبِ عَلِيمٍ بَرُّوحٍ عَلَيْهِمْ بَسَارِحَةٌ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ بِعُنَى الْفَقِيرِ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُوا: اإِزْجِعْ إِلَيْنَا عَدَا فَيَسْتَهُمُ اللَّهُ وَيَبْضَعُ الْعَلَمَ وَيَمْسَخُ آخِرِينَ قَرَدَةً وَخَنَا زَبْرًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (۱)

حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ ایسے برے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا کاری، ریشمی لباس، شراب اور گانے بجانے کو حلال کر لیں گے اور (ان میں سے) کچھ لوگ پہاڑ کی چوٹی پر (اپنے بنگلوں میں رہائش کے لئے) چلے جائیں گے۔ ان کے چرواہے صبح و شام مویشی لائیں گے اور لے جائیں گے۔ ان کے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت کی غرض سے آئے گا تو وہ ٹالنے کے لئے اس سے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ رات ہی انہیں (سرکشی کی وجہ سے) ہلاک کر دیں گے، ان پر پہاڑ گرا دیں گے اور ان میں سے باقی بچنے والوں کو قیامت تک کے لئے بندر اور خزیری کی صورتوں میں مسخ کر دیں گے۔“

(۲): حضرت اہل بن سعد رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ایک گروہ شراب و کباب اور لہو و لعب (میوزیکل شو) میں رات گزارے گا پھر صبح کو وہ بندر اور خزیری بن چکے ہوں گے اور ان میں سے جو بچ رہیں گے ان پر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجیں گے جو انہیں اس طرح تباہ و برباد کر دے گی جس طرح پہلی (نافرمان) قوموں کو برباد کیا گیا۔ یہ سزا انہیں اس لئے ملے گی کہ انہوں نے شراب پینے، گانے بجانے اور گانے والیاں فاحشہ (کنجریاں) رکھنے کو حلال کر لیا ہوگا۔

ایک روایت میں ہے کہ

(۱) [بخاری: کتاب الاشارة: ”باب ماجاء فیمن يستحل الخمر ويسميه بغير اسمه“ (۵۵۹۰)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”انہوں نے اللہ تعالیٰ کی محرمات، سود، شراب اور ریشم وغیرہ کے استعمال کا جواز مہیا کر لیا ہوگا۔“ (۱)

فوائد

(۱) مسلمانوں میں گاجے باجے کا رواج پاجانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) قیامت کی مندرجہ ذیل نشانی وقوع پذیر ہو چکی ہے۔

(۳) نبی کریم ﷺ نے گاجے باجے سے سخت نفرت و بیزاری کا اظہار کرتے ہوئے اسے حرام

قرار دیا ہے۔

(۴) ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يُشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ﴾ [لقمن: ۶]

”اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو ’لغو‘ باتوں کو مول لیتے ہیں تاکہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکا سکیں اور اسے ہنسی بنائیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے رسوا کن عذاب ہے۔“

آیت مذکورہ میں ’لھو الحدیث‘ سے مراد گانا بجانا، اس کے ساز و سامان، آلات موسیقی، طوائفیں، رقاصائیں، ٹی وی، وی سی آر، وغیرہ ہیں۔

(۵) کچھ لوگ جو گاجوں باجوں اور میوزیکل فنکشن میں رات گزاریں گے صبح کو انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ اس پیش گوئی کی جزوی صورتیں وقفاً و تقابہراً ہوتی رہی ہیں۔

اب کچھ عرصہ پہلے کا واقعہ ہے جسے تمام ملکی اخبارات نے شائع کیا کہ ماںسمہ کے قریب پہاڑ کی سلائیڈنگ کے ساتھ ایک بستی مکمل طور پر چھنس گئی اور سینکڑوں لوگ پہاڑ تلے پھیل جانے سے جاں بحق ہوئے اور یہ علاقہ صحت افزا و تفریح گاہ ہونے کے ساتھ فاشی کے اڈوں کے ساتھ آراستہ تھا جس پر بالآخر اللہ تعالیٰ نے اپنے عذاب کا کوڑا برسایا۔

(۲۸.۲۷): رشتہ داری توڑی جائیگی

اور

بہمناسائیگی بُری ہوگی

(۱): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالْفُحْشُ وَقَطِيعَةُ الْأَرْحَامِ وَسُوءُ الْحَوَارِ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ بے حیائی خوب پھیل جائے گی، قطعِ تعلق عام ہوگی اور بہمناسائیگی بُری ہوگی۔“

(۲): ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فُشُو التَّجَارَةِ وَقَطْعُ الْأَرْحَامِ، وَشَهَادَةُ الزُّورِ، وَكَيْتَمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُورُ الْقَلَمِ﴾ (۲)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ (اور طارق رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے تجارت، جھوٹ، کتمانِ حق اور کتابتِ عام ہو جائے گی نیز رشتہ داری توڑی جائے گی۔“

فوائد

(۱) رشتہ داری اور صلہ رحمی کا انقطاع اور بُری بہمناسائیگی قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا ظہور ایک ممکن حد تک سامنے آچکا ہے۔

(۱) [احمد (۲۶۳/۲) حاکم (۵۵۹/۴) عبد الرزاق (۴۰۴/۱۱) مجمع الزوائد (۶۳۲/۷)

[بزار (۳۴۱۰)]

(۲) [احمد (۵۰۹/۱) (۳۳۳/۵) الادب المفرد (۱۰۵۳) حاکم (۴۹۲/۴) مجمع الزوائد

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۲) نبی کریم ﷺ نے رشتہ داری توڑنے والوں کے لئے یہ وعید سنائی ہے :-

﴿لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ رَجِيمٌ﴾ (۱)

”رشتہ داری توڑنے والا کبھی جنت میں داخل نہ ہو سکے گا۔“

(۳) بہت سے لوگ مال و دولت کی چمک دھمک سے اندھے ہو کر اپنے غریب رشتہ داروں کو بھول جاتے ہیں اور نئے رشتہ داروں کے ”متلاشی“ بن جاتے ہیں حالانکہ اسلام اس فرق و امتیاز کو مٹانے کے لئے آیا ہے اور اسلام کی نظر میں غریب رشتہ دار دوسروں کی نسبت زیادہ مستحق ہیں کہ ان سے میل جول رکھا جائے اور ان کی حتی الوسع اعانت کی جائے۔

(۴) موجودہ دور میں کئی ہمسائے بھی ایسے ملیں گے جو دوسروں کے دکھ سکھ کا بالکل خیال نہیں رکھتے۔ اونچی آواز سے فحش گانے سننا اور روکنے کے باوجود منع نہ ہونا اس کی ادنیٰ سے مثال ہے۔

(۵) ممکن ہے قیامت کے قریب مذکورہ نشانی موجودہ حالت سے کہیں آگے بڑھ جائے۔

(۶) ہمیں اپنے عمل و رویے سے مذکورہ برے لوگوں کی فہرست میں شامل ہونے سے گریز کرنا چاہیے اور اچھی عادات و صفات کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔



(۲۹): لوگ اجنبی بن جائیں گے

﴿عَنْ حَدِيثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سُمِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: عَلِمْتُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُحَلِّبُهَا لَوْ قُبِيهَا إِلَّا هُوَ وَلَكِنْ أُخْبِرُكُمْ بِمَشَارِبِهَا وَمَا يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهَا إِنْ بَيْنَ يَدَيْهَا فَنْتَهُ وَهَرَجَ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! الْفِتْنَةُ قَدْ عَرَفْنَا هَا، فَالْهَرَجُ مَا هُوَ؟ قَالَ: بِلِسَانِ الْحَشَةِ الْقَتْلِ وَيُلْقَى بَيْنَ النَّاسِ التَّنَاكُرُ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ أَنْ يَصْرِفَ أَحَدًا﴾ (۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا علم میرے رب کے پاس ہے اور وہی اس کے وقت سے خوب واقف ہے لیکن میں تمہیں قیامت کی کچھ علامتیں بتاتا ہوں جو قبل از قیامت رونما ہوں گی۔ قیامت سے پہلے فتنہ اور ہرج مہرج ظاہر ہوگا۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! فتنہ تو ہم جانتے ہیں یہ ہرج کیا ہے؟ فرمایا: حبشی زبان میں ہرج بمعنی قتل ہے۔ (اور فرمایا) لوگ آپس میں اجنبی ہو جائیں گے گویا کوئی دوسرے کو پہچانتا ہی نہیں ہے۔“

فوائد

- (۱) لوگوں کا مسلمان ہونے کے باوجود اجنبی ہو جانا قیامت کی ایک علامت ہے۔
- (۲) یہ نشانی ممکن حد تک واضح ہو چکی ہے مگر بتدریج اس میں اضافہ ناگزیر ہے۔
- (۳) ایک ہی مسجد کے دو نمازی بھی ایک دوسرے کے حالات سے ناواقف ہوتے ہیں بلکہ ایک دوسرے کا نام بھی بسا اوقات معلوم نہیں کر پاتے۔
- (۴) ایک گھر کے افراد اپنے پڑوسی گھر کے افراد سے اجنبی ہوتے ہیں بڑے بڑے شہر بالخصوص لاہور اور کراچی اس کی منہ بولتی تصاویر ہیں۔
- (۵) مذکورہ نشانی میں اضافے کے امکان کو مسترد نہیں کیا جاسکتا مگر ہمیں اپنے عمل سے اس کے برخلاف لوگوں کے دکھ سکھ میں شامل ہونے کا ثبوت فراہم کرنا چاہیے تاکہ کم از کم مذکورہ نشانی کے مصداق نہ بن سکیں۔

(۳۰): جھوٹ بکثرت بولا جائیگا

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَظْهَرَ الْفِتْنُ وَيَكْثُرَ الْكِبْذُ وَيَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے فتنے ظاہر ہوں گے، جھوٹ بکثرت ہوگا، بازار قریب ہو جائیں گے۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيَكُونُ فِي أَيْمَنِ الزَّمَانِ أَنَسٌ مِنْ أُمَّتِي يُحَدِّثُونَكُمْ مَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ وَلَا آبَاؤُكُمْ فَيَأْتِيَكُمْ وَيَأْتَاهُمْ، وَفِي رَوَابِئِهِ: لَا يُضِلُّوْكُمْ وَلَا يَفْتِنُوْكُمْ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: آخری زمانے میں کچھ ایسے (جھوٹے) لوگ ظاہر ہوں گے جو (خود وضع کر کے) تمہیں ایسی حدیثیں سنائیں گے جو تم نے اور تمہارے آباء و اجداد نے بھی نہیں سنیں لہذا ان سے محفوظ رہنا مبادا کہ تمہیں گمراہی یا فتنے میں مبتلا کر دیں۔“

(۳): حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”شیطان انسانی صورت میں کسی قوم کے پاس آکر جھوٹی حدیث سنائے گا اور لوگوں میں انتشار واقع ہو جائے گا، ان میں سے ایک آدمی کہے گا کہ میں نے ایک شخص سے یہ حدیث سنی ہے جس کا چہرہ تو میں پہچانتا ہوں مگر اس کا نام نہیں جانتا۔“ (۳)

(۱) [بحاری: کتاب الفتن: ”باب ظهور الفتن“ (۷۰۶۱) مسلم (۱۰۵۷) احمد (۶۸۷/۲)] ابو

داؤد (۱۲۵۵) ابن ماجہ (۴۰۹۶)]

(۲) [مسلم: مقلعہ: ”باب النهی عن الرواية عن الضعفاء“ (۷) احمد (۴۲۳/۲ - ۴۶۰) ابن

حبان (۱۶۸/۱۵) دلائل النبوة (۵۰۰/۶) مشکل الآثار (۳۹۷/۷)]

(۳) [مسلم: ایضا (۱۷)]

(۴) : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”سمندر میں شیطان قید ہیں جن میں سب سے طاقتور ”سلیمان“ ہے عنقریب وہ رونما ہوگا اور لوگوں پر قرآن پڑھے گا۔“ (یعنی دعو کا دینے کے لئے جھوٹا قرآن بتالائے گا)۔ (۱)

فوائد

- (۱) جھوٹ کا پھیل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) یہ نشانی عرصہ دراز سے ظاہر ہو چکی ہے اور بتدریج بڑھتی جا رہی ہے۔
- (۳) قیامت کے قریب کچھ لوگ اس نذر جبری ہو جائیں گے کہ اللہ کے رسول ﷺ پر بہتان باندھیں گے اور جھوٹی (موضوع) احادیث لوگوں کو سنا کر گمراہ کریں گے۔
- (۴) کسی حدیث کو پیش کرنے سے پہلے اس کی ”صحت“ جانچ لی جائے اگر قابل بیان و قابل حجت ہو تو درست و سزا سے ترک کر دیا جائے۔
- (۵) جھوٹی احادیث بیان کرنے والے کذاب لوگوں کے ساتھ شیطان بھی شرکت کریں گے اور جھوٹی احادیث بلکہ جھوٹا قرآن بھی لوگوں کے سامنے پیش کریں گے۔
- (۶) بعض اوقات کوئی صحیح حدیث بھی کسی انسان کو اجنبی معلوم ہوتی ہے اس لئے کہ وہ اس کے مطالعے سے نہیں گذری ہوتی تو ایسی حدیث جو قابل حجت و قابل اعتماد ہو اسے عدم علم کی بنا پر رد کر دینا درست نہیں۔
- (۷) عام گفتگو میں جھوٹ بولنا ایک قابل مواخذہ گناہ اور نفاق کی علامت ہے جبکہ علم حدیث میں جھوٹ بولنے والے کے متعلق نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :-
﴿مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّوْبَا مَعَهُدَةً مِنَ النَّارِ﴾ (۲)
 ”جس شخص نے قصد و ارادے کے ساتھ مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ آگ میں بنالے۔“

(۱) [مسلم : ایضا (۱۸)]

(۲) [مسلم : ایضا (۴)]

(۳۱): جھوٹی گواہی دی جائیگی

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ..... شَهَادَةُ الزُّورِ وَكُتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے جھوٹی گواہی دی جائے گی اور سچی گواہی چھپائی جائے گی۔“

فوائد

(۱) جھوٹی گواہی دینا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) موجودہ دور میں یہ نشانی بدرجہ اتم پوری ہو چکی ہے۔

(۳) جھوٹی گواہی گناہ کبیرہ ہے۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے :-

﴿أَلَا أَنْبِئُكُمْ بِسُكْبَرِ الْكِبَائِرِ ثَلَاثًا؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: الْأَشْرَاكُ بِاللَّهِ وَغُفُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّورِ﴾ (۲)

”کیا میں تمہیں بڑے بڑے گناہوں کی خبر نہ دوں؟ تین مرتبہ فرمایا۔ اولوں نے کہا: ضرور! یا رسول اللہ، فرمایا: اللہ کے ساتھ شریک کرنا، والدین کی نافرمانی اور جھوٹی گواہی۔“ (کبیرہ گناہ ہیں)۔

(۴) ہماری عدالتوں کا سارا نظام جھوٹی گواہیوں (False Evidencies) پر منحصر ہے۔

کرائے کے گواہ، کمپنیاں اور باسانی میسر ہیں جن کے ذریعے ہر طرح کے ناجائز مقدمات کو جائز فیصلوں میں تبدیل کر لیا جاتا ہے اور بلاشبہ یہ قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۵) ہمیں ہر ممکن کوشش سے مذکورہ پیش گوئی کے مصداق بننے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

(۱) [احمد (۵۰۹/۱) حاکم (۴۹۳/۴) مجمع الزوائد (۶۳۵/۷) الادب المفرد (۱۰۵۳)]

[السلسلة الصحيحة (۲/۲۴۶)]

(۲) [بحاری: کتاب الشهادات: ”بَابُ مَا قَبِلَ مِنْ شَهَادَةِ الزُّورِ“ (۲۶۵۴) مسلم (۸۷)]

(۳۲): بد عملی پھیل جائیگی

(۱) ﴿عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِيَسْقُضَنَّ عَرَى الْإِسْلَامِ عُرْوَةٌ عُرْوَةٌ فَكُلَّمَا انْتَقَضَتْ عُرْوَةٌ تَشَبَثَ النَّاسُ بِالَّتِي تَلِيهَا وَ أُولَئِكَ نَقْضًا أَلْحُكْمُ، وَ آخِرُ هُنَّ الصَّلَاةُ﴾ (۱)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی کڑیاں یکے بعد دیگرے ٹوٹی جائیں گی جب ایک ٹوٹے گی تو لوگ دوسری پکڑ لیں گے۔ سب سے پہلے ”حکم“ (امر خلافت) اور سب سے آخر میں ”اقامت صلوة“ (کی کڑی) ٹوٹے گی۔“

(۲): ابن فیروز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کی کڑیاں درجہ بدرجہ ٹوٹی جائیں گی جس طرح رسی (زنجیر) وقفہ دروقفہ ٹوٹی ہے۔“ (۲)

(۳): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى) يَنْقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَنْقُصَ الْعَمَلُ﴾ (۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ زمانہ قریب آجائے گا اور عملوں میں کوتاہی پیدا ہو جائے گی۔“

(۴): حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) [احمد (۳۱۶/۵) حاکم (۱۰۴/۴) طبرانی کبیر (۹۸/۸)]

(۲) [احمد (۳۱۷/۴)]

(۳) [بحاری: کتاب الفتن: ”باب ظہور الفتن“ (۷۰۶۱) مسلم (۱۵۷) احمد (۶۸۷/۲) ابو

داؤد (۴۲۵۵) ابن ماجہ (۹۶۶) ۲/۶

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ آدمی مسجد (کے پاس) سے گزرے گا مگر اس میں دو رکعتیں (تحتویہ المسجد) ادا نہیں کرے گا۔“ (۱)

(۵): حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا کہ ان میں اپنے دین (کی حفاظت) پر صبر کرنے والا اس شخص کی مانند ہوگا جو آگ کے انکارے کو اپنی ٹھٹی میں تھانے والا ہے۔“ (۲)

فوائد

(۱) اسلامی تعلیمات سے کنارہ کشی قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) یہ نشانی وقوع پذیر ہو چکی ہے۔

(۳) اسلامی تعلیمات سے بے رغبتی آہستہ آہستہ (By and By) شروع ہوگی اور بالآخر ایسا زمانہ آ جائے گا کہ روئے زمین پر ”اللہ، اللہ“ پکارنے والا بھی کوئی فرد باقی نہ رہے گا اور یہی وقت ہو گا جب حضرت اسرافیل کو صور پھونکنے کا حکم دے دیا جائے گا۔

(۴) اسلامی تعلیمات میں سب سے پہلے نظام امارت و خلافت کی کڑی ٹوٹے گی اور تاریخ گواہ ہے کہ فی الواقع خلافت اسلامیہ کا انتطاع خود مختار و نیم خود مختار ریاستوں کے قیام سے شروع ہوا اور بیسویں صدی کے آغاز میں ”مصطفیٰ کمال“ جیسے عجب روزگار نے ”عثمانی خلافت“ کے اعظام کے اعلان کے ساتھ اس کی رہی سہی کسر بھی اپنے ”کمال لاجواب“ سے نکال باہر کی۔

(۵) بد عملی کے فروغ کے لئے سب سے آخر میں ”اقامت صلوة“ جیسے اہم فریضے پر تیشہ چلایا جائے گا اور فی الواقع دماغ، دماغ، دماغ، دماغ سے یہ کارروائی بھی جاری ہے۔

(۶) بد عملی کی ایک خفیہ سی مثال یہ پیش کی گئی ہے کہ لوگ مساجد کے قرب و جوار میں ہونے کے باوجود اس میں فرائض و نوافل کا اہتمام نہیں کریں گے بلکہ کئی ایسے زعماء بھی دیکھنے کو ملیں گے جو مسجد کی

(۱) ابن عزیمة (۲۸۳/۲) السلسلة الصحيحة (۲۰۳/۲) بزرگ (۱۴۷/۴) مجمع الزوائد (۳۲۹/۷)

(۲) ترمذی: کتاب الفتن: ”باب الصابر علی دینہ فی الفتن کالقابض علی الحجر“ (۲۲۶۰)

بنیاد اور رسم افتتاح میں پیش پیش ہوں گے مگر اللہ کے حضور ایک سجدہ پیش کرنا بھی نصیب نہ ہوگا۔
 (۷) بد عملی کے مرتکب صرف جہلا اور عوام ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے علماء اور خواص بھی ”بد عملیوں“
 کے شکار ہیں۔

(۸) ہمیں ہر ممکن جدوجہد سے قیامت کی مذکورہ مری علامت سے اجتناب کی فکر کرنی چاہیے۔



(۳۳): لوگ بخیل ہو جائیں گے

(۱): ﴿عَنْ أَبِي مُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْقَارُ الزَّمَانُ وَيَنْقُصُ الْعَمَلُ وَيُلْقَى الشُّعْ (۱)﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (قیامت کی علامات میں سے ہے کہ) زمانہ قریب آجائے گا، عمل میں نقص واقع ہوگا اور بخیلی پیدا ہو جائے گی۔“

(۲): ﴿عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَزْدَادُ الْأَمْرُ الْإِشِدَّةَ وَلَا يَزْدَادُ النَّاسُ إِلَّا الشُّحَّ (۲)﴾

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: کہ لوگ سخت اور بخیل ہو جائیں گے۔“

(۳): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”بخیلی کا عام ہونا قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔“ (۳)

نوٹ

(۱) بخیلی و کجی کا پھیل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی بڑی تیزی سے رو بہ عمل ہے۔

(۳) بخیلی کے دائرہ کار میں ”وسائل کی بخیلی، مال و دولت کی بخیلی، فکر و نظر کی بخیلی اور قلب و عمل کی بخیلی“ شامل ہے۔

(۴) نوافل و مستحبات میں قلبی وسعت کا ظہار بلکہ اخلاقی جرات ہے مگر لوگ فرائض و واجبات

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: ”باب ظہور الفتن“ (۷۰/۶۱) مسلم (۱۰۷)]

(۲) [مجمع الزوائد (۱۴/۸)]

(۳) [مجمع الزوائد (۳۲۷/۷) فتح الباری (۱۰۵/۱۳)]

میں بھی بخلی کے شکار دکھائی دیتے ہیں۔

(۵) نبوی پیش گوئی کے مطابق مذکورہ علامت قیامت میں اضافہ کے امکان کو مسترد نہیں کیا جاسکتا مگر ہمیں اپنے پاکیزہ اخلاقی عمل سے مذکورہ علامت کا مصداق بننے سے بہر حال گریز کرنا چاہیے۔



(۳۳) : امت مسلمہ شرک میں مبتلا

ہو جائے گی

(۱) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى تَنْظَطِرِبَ الْبِئَاتِ نِسَاءً دَوَسَ عَلَى ذِي الْخَلْصَةِ وَذُو الْخَلْصَةِ: طَاعِيَةُ دَوَسَ التِّي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا فِي الْحَاهِلِيَّةِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ دوس قبیلے کی عورتوں کے سرین ذوالخلصہ پر حرکت کریں گے۔ ذوالخلصہ دوس قبیلے کا بت تھا جس کی وہ جاہلیت میں عبادت کرتے تھے۔“

(۲) : ﴿عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةَ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْآوْثَانَ﴾ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک کہ میری امت کے قبائل مشرکین کے ساتھ نمل جائیں اور جب تک کہ میری امت کے قبائل بتوں کی عبادت نہ کرنے لگیں۔“

(۳) : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا ہے کہ دن اور رات ختم نہیں ہوں گے حتیٰ کہ لات اور عزیٰ کی

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: "باب تغیر الزمان حتی تعبد الاوثان" (۷۱۱۶) مسلم (۲۹۰۶) احمد

(۲۷۱/۲) (۳۵۸ - مصنف عبد الرزاق (۲۰۷۹۵) ابن حبان (۲۸۳۸/۱۵) کتاب السنة لابن ابی

عاصم (۳۸/۱)

(۲) [احمد (۳۵۰/۱۵ - ۳۵۷) ابو داؤد: کتاب الفتن: والملاحی: "باب ذکر الفتن ودلائلها" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پرستش کی جائے گی۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”میں نے کہا: یا رسول اللہ! میں تو سمجھتی تھی کہ اس آیت کے نزول کے بعد دین مکمل ہو جائے گا“
(اور شرک کی گنجائش نہیں رہے گی) :-

”اس ذات باری تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے تاکہ وہ اسے ہر دین پر غالب کر دے اگرچہ (یہ بات) مشرکین کو ناگوار گزرے۔“ [الصف : ۹]
حضور ﷺ نے فرمایا: ”جب تک اللہ چاہے گا دین سر بلند رہے گا پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجیں گے جو ہر اس شخص کی روح قبض کر لے گی جس کے دل میں رائی براہر بھی ایمان ہوگا پھر وہ لوگ رہ جائیں گے جن میں کوئی خیر نہیں ہوگی اور وہ اپنے (کافر) آباء و اجداد کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔“ (۱)

(۴) : حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ

اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کی ایک دعا (لازمی) قبول ہوتی ہے اور ہر نبی نے اپنی دعا (دنیا) میں جلدی کر لی جبکہ میں نے اپنی دعا کو اپنی امت کے لئے روز قیامت کے لئے محفوظ کر رکھا ہے اور میری دعا انشاء اللہ میری امت کے ہر اس فرد کے حق میں قبول ہوگی جو اس حالت میں فوت ہوا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تھا۔“ (۶)

(۵) : حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ

”جب یہ آیت نازل ہوئی :-

﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ﴾

[الانعام : ۸۲]

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : ”باب لا تقوم الساعة حتى تعبد دوسر ذالخلصة“ (۲۹۰۷)]

(۶) (ہر وہم خلاصہ) : کتب اسلامیات : جامعہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند، ”انا اول الناس بشفعہ“ (۱۹۹) شرح السنۃ

”وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو ظلم سے پاک رکھا تو انہیں لوگوں کے لئے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔“

تو صحابہ کرام نے کہا کہ ہم میں سے کون ہے جس نے (کبھی) ظلم نہیں کیا؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس ظلم کی وضاحت میں یہ آیت نازل فرمادی :-

﴿ إِنَّ الشُّرَكَ أَظْلَمُ عَظِيمٌ ﴾

”بے شک شرک ظلم عظیم ہے۔“ [لقمن: ۱۳] (۱)

(۶) : ابو واقد لیشی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”جب رسول اللہ ﷺ حنین کی طرف نکلے تو ایک (بیری کے) درخت کے پاس سے گذر ہوا جسے ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا اور مشرکین اس پر اپنا اسلحہ (بطور برکت) لٹکاتے تھے۔ (چند صحابہ رضی اللہ عنہم جو نو مسلم تھے) انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! جس طرح ان (مشرکوں) کا ”ذات انواط“ ہے اس طرح آپ ہمارے لئے بھی (کسی درخت کو) ذات انواط مقرر کر دیں۔ نبی کریم ﷺ نے (یہ بات سن کر) فرمایا: ”اللہ اکبر! یہ تو ایسے ہے جیسے بنی اسرائیل نے کہا تھا: (اے موسیٰ!) ہمارے لئے بھی ایک معبود مقرر کر دیں جس طرح ان (مشرکوں) کے معبود ہیں۔ (سنو!) البتہ تم ضرور پہلے لوگوں کے طریقوں پر چلو گے۔“ (۲)

فوائد

(۱) امت مسلمہ کا شرک میں مبتلا ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) قیامت سے پہلے ذوالخصلہ، لات اور منات وغیرہ (بتوں) کی پھر سے عبادت شروع کر دی جائے گی حالانکہ نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں ان تمام بتوں کا قلع قمع فرمایا تھا۔

(۱) [بخاری : کتاب الایمان : ”باب ظلم دون ظلم“ (۳۲)]

(۲) [احمد (۲۱۸/۵) ترمذی : کتاب الفتن : ”باب ما جاء لشرکین سنن من کان قبلکم“

(۲۱۸۰) ابن حبان (۲۴۸/۹) حمیدی (۸۴۸) ابو یعلیٰ (۳۰/۳) طیالسی (۱۹۱) عبد الرزاق
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۳) امت مسلمہ کی عورتیں شرک میں زیادہ مبتلا ہوں گی اسی لئے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”اے عورتوں کی جماعت! صدقہ دیا کرو کیونکہ تم (عورتیں) جہنم میں بکثرت دکھائی گئی ہو۔“ (۱)

(۴) جنت میں داخلے کے لئے شرک کی نجاست سے پاک ہونا ضروری اور لازمی شرط ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ﴾ [المائدہ: ۷۲]

”بے شک جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا اس پر جنت حرام کر دی گئی ہے۔“

(۵) نبی کریم ﷺ ہر گنہگار امتی کی سفارش کریں گے مگر شرک کی سفارش نہیں کریں گے۔

(۶) بعض مسلمان قبائل اور جماعتیں دین اسلام سے کنارہ کشی کرتے ہوئے مشرکین سے جا ملیں گے اور ان کے ساتھ بتوں کی پرستش کریں گے۔

(۷) کچھ لوگ ایک حدیث کی بنا پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ امت مسلمہ شرک میں ہرگز مبتلا نہیں ہو سکتی اور وہ حدیث یہ ہے :-

﴿ وَاللَّهُ مَا أُنْحَافَ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أُنْحَافَ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا ﴾ (۲)

”اللہ کی قسم! مجھے تمہارے متعلق یہ غدشہ نہیں کہ تم شرک کرو گے بلکہ یہ غدشہ (ضرور) ہے کہ تم ایک دوسرے کے مقابلے پر دنیا میں رغبت کرو گے۔“

حافظ ابن حجرؒ مذکورہ اعتراض کا یہ جواب دیتے ہیں :-

﴿ وَإِنْ أَصْحَابَهُ لَا يَشْرِكُونَ بَعْدَهُ فَكَيْفَ ذَلِكَ ﴾ (۳)

”بلاشبہ نبی کریم ﷺ کے بعد صحابہ شرک نہیں کریں گے۔“ اور فی الواقع اسی طرح ہوا کہ کسی صحابی نے بھی شرک نہیں کیا، لہذا حدیث میں صحابہ کرام سے خطاب ہے کہ کوئی صحابی شرک نہیں

(۱) [بعماری : کتاب الحيض : "باب ترك الحائض الصوم" (۳۰۴)]

(۲) [بعماری : کتاب الحناظر : "باب الصلوة على الشهيد" (۱۳۴۴)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

کرے گا ورنہ دوسرے مسلمانوں کے لئے تو خود نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

”میری امت کے قبائل مشرکین سے مل جائیں گے اور جنوں کی عبادت کریں گے۔“

نیز اس اعتراض کا ایک دوسرا جواب یہ دیا گیا ہے کہ مجموعی طور پر امت مسلمہ شرک میں گرفتار نہیں ہوگی بلکہ ہر دور میں ایسے لوگ موجود رہیں گے جو توحید پر قائم رہتے ہوئے دوسرے لوگوں کو بھی دعوت توحید پیش کرتے رہیں گے اور جب وہ موحدین بھی آخرت سدھا رہیں گے تو بلا تاخیر قیامت برپا ہو جائے گی۔ (۱)

علامہ بدرالدین عینی حنفی نے بھی یہی جواب اختیار کیا ہے :-

﴿معناه على مجموعكم لان ذلك قد وقع من البعض والعباد بالله تعالى﴾ (۲)

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مجموعی طور پر امت مسلمہ شرک کی راہ اختیار نہیں کرے گی کیونکہ بعض لوگ تو شرک میں واقع ہو چکے ہیں، اللہ (شرک سے) اپنی پناہ میں رکھے۔ (آمین)

(۸) ذوالکلیفہ جنوبی طائف میں مقام زھران میں واقع تھا۔ نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق فی الواقع مسلمان اس کی پرستش کے فتنے میں مبتلا ہو چکے تھے کہ دریں اثنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نیک، صالح اور مصلح بندے محمد بن عبدالواہب کو کھڑا کیا جس نے عبدالعزیز بن محمد بن سعود کے تعاون سے دعوت توحید اور طاقت کے ساتھ اس ”درگاہ“ کو اکھاڑ پھینکا اور لوگوں کو شرک سے نجات دی۔ ابھی کچھ چنگاڑیاں باقی تھیں جو از سر نو شرک کی آگ روشن کرنا چاہتی تھیں کہ عبد العزیز بن عبدالرحمان آل سعود نے اس کا بھی قلع قمع فرما دیا۔ (۳)

(۹) دوسرے ممالک کی طرح ملک پاکستان میں بھی شرک کی بیماری طاعون کی طرح ہر طرف پھیل چکی ہے۔ سینکڑوں بلکہ ہزاروں دربار، مزار اور درگاہیں بن چکی ہیں جہاں روع و جود کے ساتھ حج اور طواف تک غیر اللہ کے لئے بجلائے جاتے ہیں، غیر اللہ کے لئے نذریں، نیازیں

(۱) [تفصیل کے لیے دیکھئے فتح الباری (۲۱۱/۳-۸۲/۱۳) ارشاد الساری (۲/۴۴۰)]

(۲) [عمدة القاری (۸/۱۵۷)]

(۳) [تعمیر اللہ کے لئے دیکھئے ایضاً مضمون عبادت پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

پیش کی جاتی ہیں، مرادیں اور دعائیں مانگی جاتی ہیں، آتے جاتے گذرتے ہوئے ”سلا میں“ پیش کی جاتی ہیں، اتنا اللہ کا خوف نہیں جتنا ”مردوں“ کا خوف دل میں بٹھایا جاتا ہے اور ستم بر ستم یہ کہ حکومت ان کی سرپرستی کرتی ہے، سیکورٹی کا بندوبست کر کے ”عبادت“ کا موقع مہیا کرتی ہے اور بلا محنت ہر سال لاکھوں کروڑوں کی آمدن (Incom) وصول کرتی ہے اور اگر کوئی مخلص مؤحد اس کا روبرو شرک کے خلاف حق کی بات کرے تو اسے ”گستاخ“ قرار دے کر جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا جاتا ہے۔ (نعوذ باللہ من ذلك)

محترم امیر حمزہ صاحب اپنی ایک کتاب میں سلطان باہو کے مزار کا آنکھوں دیکھا حال بیان کرتے ہیں :-

”اجازت پا کر جو میں اندر گیا تو وہاں قبریں ہی قبریں تھیں جنہیں میں نے گنا تو وہ انیس تھیں، ان قبروں میں سے بعض پر لکڑی کے بت رکھے ہوئے تھے، یہ بت بھی خواتین کے تھے، ایک بت کی بیبت یوں تھی کہ عورت نے بچا ٹھایا ہوا ہے..... ایک عورت تھی، اس نے لکڑی کا کھلونا پکڑا، اسے وہ اپنے جسم پر پھیرنے کے بعد اپنے بچوں کے جسم پر پھیرنے لگی“.....

مزید رقمطراز ہیں :-

”اسی طرح دربار کے پیچھے ایک بیری کا درخت ہے، اس درخت کے نیچے مرد اور عورتیں جھولیاں اور دامن پھیلا کر بیٹھے ہوتے ہیں، جس کی جھولی میں پتہ گر جائے وہ سمجھتا ہے مجھے بیٹی مل گئی، جس کے دامن میں پھل لگنے کے موسم میں بیر گر گیا وہ سمجھتا ہے لڑکا مل گیا۔“ (۱)

(۱۰) ہمیں ہر ممکن کوشش کے ساتھ شرک کی آلودگی سے مبرا رہنا چاہیے تاکہ ہم ان بد بخت لوگوں کی فہرست میں داخل ہونے سے محفوظ ہو جائیں جن پر مذکورہ پیش گوئی صادق آتی ہے اور جو روز قیامت نبی کریم ﷺ کی ”شفاعت“ سے بھی محروم ہو کر اوندھے منہ جہنم میں گرائے جائیں گے۔



(۳۵): مساجد میں زیب و زینت

اور

فخر و مباہات کیا جائیگا

(۱): ﴿عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ﴾ (۱)
 حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 ”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگ مسجدوں میں فخر و مباہات کریں گے۔“

(۲): ایک روایت میں ہے کہ

”قیامت کی علامات سے ہے کہ لوگ مسجدوں کو سجایا کریں گے۔“ (۲)

(۳): ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا زَوَّجْتُمْ مَسَاجِدَكُمْ وَحَلَيْتُمْ مَصَاحِفَكُمْ فَإِنَّ الْمَارُ عَلَيْكُمْ﴾ (۳)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”جب تم لوگ مسجدوں کو سجائے لگو اور قرآن کو مزین کرنے لگو تو تمہاری بربادی ہے۔“

(۴): حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”تم ضرور مساجد کو اس طرح آراستہ کرو گے جس طرح یہود نصاریٰ کرتے ہیں۔“

(۱) [احمد (۱۷۰/۳) - ۱۸۳ - ۲۹۰ - ۳۵۹] ابو داؤد (۴۴۹) ابن ماجہ (۷۲۴) - ارمی

(۲) ابن خزیمہ (۳۲۲) ابن حبان (۱۶۱۴) شرح السنہ (۱۱۳/۲) صحیح الجامع

[[۱۷۴/۶]

(۲) [ابن خزیمہ (۱۳۲۲) شرح السنہ (۴۶۶) نسائی (۶۹۰) صحیح الجامع الصغیر (۲۱۳/۵)]

(۳) [صحیح الجامع (۲۲۰/۱) الزہد لابن مبارک (۷۹۷) السلسلۃ الصحیحہ (۳۳۷/۴)]

و حکم کے دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نیز حضرت عمرؓ نے جب مسجد کی تعمیر نو فرمائی تو (معمار سے) کہا: ”سرخ دزد (چونا گچ) نہ کرنا مبادا کہ لوگ فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔“ (۱)

فوائد

- (۱) مساجد کو سجانا (Decoration) قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) مساجد میں اپنے دنیاوی کارناموں کو فخر سے بیان کرنا بھی اس میں شامل ہے۔
- (۳) یہ نشانی عرصہ دراز سے شروع ہو چکی ہے اور بتدریج شدت پکڑ رہی ہے۔ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ ”عبدالملک بن مروان (۶۶ھ) نے اپنے دور خلافت میں بیت المقدس کو سونے اور چاندی وغیرہ سے اس قدر مزین (Decorated) کر دیا کہ لوگ اسے حرمین پر ترجیح دینے لگے اور ہمارے زمانے تک اس کے اثرات مندل نہیں ہوئے۔“ (۲)
- (۴) بقدر ضرورت مسجد کو وسیع کرنا، ضروری سہولیات مہیا کرنا، صفیں اور قالین وغیرہ پاک صاف رکھنا جائزی نہیں ضروری بھی ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :-
”محلوں میں مسجدیں بناؤ اور انہیں پاک صاف رکھو۔“ (۳)
- (۵) مسجدوں میں بلا ضرورت قدیمیں لگانا، موم بتیاں جلانا، جھنڈیاں لگانا اور اس طرح کے بلا مقصد جملہ امور قیامت کی نشانیوں میں سے ہیں۔
- (۶) نافرمان لوگ یہ اقدام ضرور کریں گے جیسا کہ عام مشاہدے سے ثابت ہے مگر کوشش کی جائے کہ ان نافرمانوں کی فہرست میں کہیں ہم داخل نہ ہو جائیں۔
- (۷) مساجد کی بلا ضرورت زیب و زینت یا شہود و نصاریٰ کی روش ہے جن کی مخالفت مسلمانوں پر لازم ہے۔
- (۸) مسجد کے آداب کا خیال رکھتے ہوئے شور و غل مچانا، کارہار کرنا، دنیاوی باتیں کرنا یا گمشدہ چیزوں کا اعلان وغیرہ کرنا بھی درست نہیں۔

(۱) [بخاری: کتاب الصلوٰۃ: باب بنیان المساجد]

(۲) [البدایہ والنہایہ (۳۸۳/۸)]

(۳) [ابوداؤد: کتاب الصلوٰۃ: ”باب اتخاذ المساجد فی الدور“ (۵۱) ترمذی (۵۹۴) احمد

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۳۷. ۳۷): سود اور حرام مال بکثرت

کہا یا جائے گا

(۱) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيَأْتِيَنَّ

عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْعَرُءُ بِمَا أَخَذَ الْمَالَ أَمِنْ حَلَالٍ أَمْ مِنْ حَرَامٍ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ضرور ایسا وقت آنے والا ہے کہ آدمی اس بات کی

بالکل فکر نہیں کرے گا کہ جو مال اس نے حاصل کیا ہے وہ حلال ہے یا حرام ہے۔“

(۲) ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: بَيْنَ

يَدَيِ السَّاعَةِ يَطْهَرُ الرَّبَا﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے سو بجھیل جائے گا۔“

فوائد

(۱) سود اور حرام کا استعمال قیامت کی ایک نشانی (Sign) ہے۔

(۲) قیامت کی مذکورہ علامت ایک عرصہ سے عمل پذیر ہے۔

(۳) سود اور حرام مال دین اسلام کی نظر میں ممنوع (Forbidden) ہیں۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:-

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا﴾ [ال عمران: ۱۳۰]

”اے الل ایمان سود نہ کھاؤ۔“

(۱) [بخاری (۲۰۸۳) نسائی (۴۴۵۹) احمد (۵۷۴/۲) - ۵۹۷ - ۶۶۹] دارمی (۲۵۳۶)

[الحلیة (۹۳/۷)]

[التريغ والترهيب (۹/۳)]

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالِكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ﴾ [البقرہ: ۱۸۸]

”ایک دوسرے کا مال ناحق (Unlawful) طریقے سے نہ کھاؤ۔“

(۴) موجودہ دور میں کثرت مال و زر کی بیماری کینسر کی طرح سارے مسلم معاشرے میں سرایت کر چکی ہے۔ اہل علم بھی حلال و حرام کی تمیز کے لئے بغیر حصول مال و زر کی دوڑ میں بھاگے چلے جا رہے ہیں اور اس قبیح مقصد کی تکمیل میں دین بیچنا بھی عیب نہیں سمجھا جاتا۔ جبکہ اسلامی ممالک کا سارا اقتصادی نظام I.M.F اور ورلڈ بینک جیسے سودی اداروں کا مرہون منت ہے حالانکہ اگر سب اسلامی ممالک باہمی تعاون سے سود سے پاک خالص اسلامی اقتصادی نظام اپنے ممالک میں رائج کرنا چاہیں تو کچھ دشواری نہیں اگر قلب و روح میں ایمان ہو! لیکن نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ سود سے پاک اقتصادی نظام محض زبانی دعوں سے آگے نہیں بڑھ سکا۔ بہر حال یہ قیامت کی ایک بری نشانی ہے جسے پورا ہو کر رہنا ہی مقدر ہے۔

(۵) ہمیں اپنے عمل دروئیے سے سود خوری اور حرام خوری سے کھل اجتناب کی مثال مہیا کرنی چاہیے۔



(۳۸): کاروبار میں عورتیں بھی شریک

ہوں گی

(۱): ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمُ الْخَاصَّةِ وَنَفْسُو التَّجَارَةِ حَتَّى تُشَارِكَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا فِي التَّجَارَةِ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے صرف خاص لوگوں کو سلام کیا جائے گا اور تجارت پھیل جائے گی حتیٰ کہ عورت اپنے خاندان کے کاروبار میں مشارکت کرے گی۔“

(۲): ﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ تَعْلَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُو الْمَالُ وَيَكْثُرُ وَتَفْشُو التَّجَارَةُ﴾ (۲)

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ مال ددولت کی فراوانی ہوگی اور تجارت (خوب) پھیل جائے گی۔“

فوائد

- (۱) تجارت کا پھیل جانا قیامت کی ایک علامت ہے۔
- (۲) کاروبار اس قدر وسیع ہو جائیں گے کہ عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ کاروبار میں شریک ہوں گی۔
- (۳) شرعی حدود کی پابندی کرتے ہوئے عورت تجارت کر سکتی ہے۔ (۳)

(۱) [احمد (۵۰۹/۱ - ۲۳۳/۵) حاکم (۴۹۳/۴) مجمع الزوائد (۶۳۵/۷) السلسلة

الصحيحة (۲۴۶/۲) البزار (۴۳۰۷) الادب المفرد (۱۰۵۳) عبد الرزاق (۵۱۳۷)]

(۲) [نسائی (۴۴۶۱) احمد (۶۹/۵) السلسلة الصحيحة (۲۵۱/۲)]

(۳) [دیکھنے بعاری: کتاب البيوع: "باب الشراء والبيع مع النساء" (۶ - ۲۱۵۵)]

(۴) لوگوں کا غیر محرم خواتین کو کاروبار میں شریک کرنا، پرائیوٹ سیکرٹری مقرر کرنا، پردے کا اہتمام نہ کرنا، مخلوط محفلوں کا انتظام کرنا، عورت کو ”کشش“ اور تجارت میں ”وسعت“ کے لئے استعمال کرنا سب حرام امور ہیں۔

(۵) قیامت سے پہلے بے برکتی پھیل جائے گی حتیٰ کہ سارے گھروا لے بھی کمائی کریں تو پھر بھی ”پوری“ نہیں ہوگی۔

(۶) مذکورہ علاقہ میں آج کے معاشرے میں بدرجہ اتم دکھائی دیں گی جن سے اجتناب ضروری ہے۔

(۷) معیشت (Economics) پر ملکوں اور قوموں کی ترقی کا دار و مدار ہوگا۔



(۳۹) : سیاہ خضاب استعمال

کیا
جائے گا

﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَحْضَبُونَ بِهَذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْحَنَّةِ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں کچھ لوگ سیاہ خضاب (بالوں کے لئے) استعمال کریں گے (اس کی سیاہی اس طرح ہوگی) جس طرح (کالے) کیوٹر کا سینہ ہوتا ہے یہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکیں گے۔“

فوائد

- (۱) سیاہ خضاب استعمال کرنا ممنوع ہے۔
- (۲) سیاہ خضاب کا جواز درحقیقت قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۳) سیاہ خضاب استعمال کرنے والا جنت میں تو درکنار جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکے گا۔
- (۴) قیامت کی یہ نشانی روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہے۔
- (۵) سفید بالوں کو مہندی وغیرہ سے رنگنا جائز ہے لیکن صرف سیاہ خضاب کا استعمال منع ہے البتہ اگر سیاہی کو مہندی وغیرہ میں کس کر کے استعمال کر لیا جائے تو یہ جائز ہے۔

(۱) [احمد (۳۳۹/۱) (۱۵۶/۴) ابو داؤد (۴۲۱۲) نسائی (۵۰۹۰) فتح الباری لابن حجر (۴۹۹/۶) وقال : اسنادہ قوی ... فحکمه الرفیع ، القول المسدد (ص ۳۸) و صححه الالبانی فی غایة المرام (۸۴)]

سیاہ خضاب کی ممانعت کی دلیل

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

بچ مکہ کے روز (جو بکر رضی اللہ عنہ کے والد) ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کو لایا گیا۔ ان کا سر اور ڈاڑھی سفید (سفید

پھولوں والے پودے) کی طرح سفید تھی تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا:-

”اس سفیدی کو تبدیل کرو مگر سیاہی سے اجتناب کرنا۔“ (۱)



(۱) [مسلم: کتاب اللباس والزینة: ”باب استحباب خضاب الشیب بصفرة او حمرة وتحريمه

بالسواد“ (۷۹) نسائی (۵۰۹۱) ابی داؤد (۴۲۰۴) حاکم (۲۴۴/۳) عبد الرزاق (۱۵۴/۱۱)

بیہقی (۳۱۰/۷) ابن ابی شیبہ (۴۳۲/۸)]

(۲۰): قریش کا خاتمہ ہو جائیگا

(۱) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَسْرَعُ قَبَائِلِ الْعَرَبِ فِتْنَاءَ قُرَيْشٍ وَيُوشِكُ أَنْ تَمُرَّ الْمَرْءَةَ بِالنَّعْلِ فَتَقُولُ: إِنَّ هَذَا نَعْلُ قُرَيْشٍ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عرب کے قبائل میں سے سب سے پہلے ”قریش“ فنا ہوں گے اور ممکن ہے کہ عورت جوتالے کر گزرے اور کہے: یہ فلاں قریشی کا جوتا ہے۔“

(۲): حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! سب سے پہلے تیری قوم ہلاک ہوگی۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ مجھے آپ پر قربان کرے، کیا جو تمہیں والے پہلے ہلاک ہوں گے؟ فرمایا: ”نہیں! بلکہ یہ قبیلہ قریش پہلے موت کا شکار ہوگا اور سب لوگوں سے پہلے انہی کی ہلاکت ہوگی۔“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا پھر کون سے لوگ باقی رہ جائیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا :-

”یہی (قریش) جو لوگوں کا مرکز تھے جب یہ ہلاک ہو جائیں گے تو پھر (بلا تاخیر) سارے لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔“ (۲)

فوائد

(۱) قریش کی ہلاکت قیامت کی ایک نشانی اور نبی کریم ﷺ کی ایک پیش گوئی ہے جو لا محالہ سچ ثابت ہوگی۔

(۲) یہ پیش گوئی اور نشانی ابھی پوری نہیں ہوئی البتہ قریش کی اکثریت آج معدوم ہو چکی ہے اور

(۱) [احمد (۴۴۴/۲) مسند بزار (۲۹۸/۳) ابو یعلیٰ (۶۸/۱۱) التاريخ الكبير (۲۲۱/۴)]

السلسلة الصحيحة (۳۶۴/۲)

(۲) [احمد (۷۸/۶) - ۹۵ - ۱۰۵] السلسلة الصحيحة (۵۹۶/۴)

بہت تھوڑے قریشی آج باقی ہیں۔

(۳) قریش دوسرے تمام قبائل سے افضل ہے۔

(۴) قریش کی فضیلت اپنی جگہ مگر انہیں نبیوں کے درجے پر فائز کرنا یا انبیاء سے بھی بڑھا دینا درست نہیں۔ ہمارے ہاں بالخصوص سندھ میں یہ رواج ہے کہ جاہل لوگ کسی قریشی (سید) کا سنتے ہی اس کی ”قدم بوسی“ شروع کر دیتے ہیں۔

(۵) مذکورہ ”مقام عالی“ کے حصول کے لئے کئی بہروپے اپنے آپ کو خواہ مخواہ قریشی بنائے جا رہے ہیں۔



(۳۱): کفار کی تقلید

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلُهَا شَيْئًا بِشَيْبٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، فَيَقِيلَ بِأَرْسُولِ اللَّهِ الْكُفَّارِيسَ وَالرُّؤُومَ فَقَالَ: وَمِنْ النَّاسِ إِلَّا أَوْلَافِكَ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت اس طرح گذشتہ امتوں کے مطابق نہیں ہو جائے گی جس طرح باشت باشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! گذشتہ امتوں سے مراد کون ہیں، کیا فارسی اور نصرانی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ نہیں تو پھر اور کون؟“

(۲): حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی گذشتہ امتوں کی ایک ایک باشت اور ایک ایک گز میں اتباع کرو گے یہاں تک کہ اگر وہ کسی ساندے (مثل گوہ) کے سوراخ میں داخل ہوئے ہوں گے تو تم اس میں بھی ان کی اتباع کرو گے“ (اور سوراخ میں داخل ہو جاؤ گے) ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ کیا (گذشتہ اقوام سے) آپ کی مراد یہ ہود و نصاریٰ ہیں؟ فرمایا: پھر اور کون؟“ (۲)

(۳): ایک روایت میں ہے کہ

”صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! کیا وہ اہل کتاب ہیں؟ فرمایا: (یہ نہیں تو) پھر اور کون (ہو سکتے ہیں)؟“ (۳)

(۱) [بخاری (۷۳۱۹) احمد (۴۲۸/۲ - ۴۴۳) احمد (۴۸۴/۲)]

(۲) [بخاری: کتاب الاعتصام بالكتاب والسنة: باب قول النبي "لتبعن سنن من كان قبلكم"

(۳۲۰) مسلم (۲۶۶۹) احمد (۴۳۲/۲ - ۶۹۸ - ۵۹۴) ابن ماجہ (۳۷۷/۲) حاکم

(۹۳/۱)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۳) [بخاری (۲۶۶۹) احمد (۴۳۲/۲ - ۶۹۸ - ۵۹۴) ابن ماجہ (۳۷۷/۲) حاکم

(۴) : ایک روایت میں ہے کہ

”اگر بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص کسی ساندے کی بل میں داخل ہوا تو تم بھی اس کی پیروی کرتے ہوئے اس میں داخل ہو جاؤ گے۔“ (۱)

(۵) : ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے مروی ہے کہ

”جب رسول کریم ﷺ مکہ سے حنین کی طرف عازم سفر ہوئے تو ایک (پیری کے) درخت سے گذر ہوا جسے ”ذات انواط“ کہا جاتا تھا اور مشرکین (برکت کیلئے) اس پر اسلحہ لٹکایا کرتے تھے (چند صحابہ جو نو مسلم تھے) انہوں نے کہا: یا رسول اللہ! جس طرح ان (مشرکوں) کا ذات انواط ہے اسی طرح آپ ﷺ ہمارے لئے بھی کوئی (درخت) ذات انواط مقرر فرمادیں۔ نبی کریم ﷺ نے (یہ بات سن کر) فرمایا: اللہ اکبر! یہ تو ایسے ہے جیسے بنی اسرائیل نے کہا تھا: (اے موسیٰ!) ہمارے لئے بھی کوئی معبود مقرر کر دیں جس طرح ان کافروں کے لئے معبود ہیں۔ البتہ تم ضرور گذشتہ قوموں کے طریقوں کو اختیار کر لو گے۔“ (۲)

فوائد

(۱) کفار کی تقلید و مشابہت قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) مذکورہ نشانی عرصہ دراز سے ظاہر ہو کر اپنے آخری مراحل کو چھو رہی ہے۔

(۳) مسلمان بالعموم کفار اور بالخصوص یہود و نصاریٰ کی پیروی میں اس قدر مشابہت (Likeness) اختیار کریں گے کہ مسلم و غیر مسلم میں تفریق و تشخیص اور امتیاز و افتراق مٹ جائے گا۔ آج اس علامت کا ظہور کسی سے مخفی نہیں رہا۔

(۴) امت مسلمہ کفار کی مشابہت میں اس قدر احمق اور جاہل ہو جائے گی کہ اگر مذکورہ امتوں میں سے کسی نے جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے گوہ یا ساندے کے سوراخ (بل) میں گھسنے کی کوشش کی

(۱) [مسند احمد (۱۱۸/۳)]

(۲) [احمد (۲۱۸۵ - ۲۷۶) - ترمذی (۲۱۸۰) - طبرانی (۱۹۱) - عبد الرزاق (۳۶۹/۱۱)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ہوگی یا بعض روایات کے مطابق اگر کسی نے اپنی ماں سے بدکاری کی ہوگی تو اس امت میں بھی ایسے افراد ہوں گے جو ایسا عمل بد انجام دیں گے۔ (نعوذ باللہ من ذلک)

(۵) آج پوری امت مسلمہ اپنے سیاسی، اقتصادی، سماجی، معاشی اور تعلیمی معاملات میں غیر مسلموں کے رنگ میں رنگی ہوئی نظر آتی ہے اس کی ایک لمبی تاریخ ہے جس کا خلاصہ یہ ہے :-

(۱) جب ”عجم“ مفتوح ہوا تو اہل عجم کی شاہانہ طرز زندگی کا سرطان بڑی تیزی سے اہل اسلام میں سرایت کر گیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمان پر تعیش زندگی گزارنے کے دلدادہ ہو گئے۔ رقص و موسیقی اور گاجے باجے سے مزین محافل و مجالس کا اہتمام اس کی ایک ادنیٰ سی مثال ہے۔

(۲) جب تاتاریوں کے حکمران طبقے نے اسلام قبول کیا تو اس نے اپنی خواہش و مرضی کے مطابق اسلام کو مخ کیا اور حکمران ہونے کے ناطے انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں تھا اور نہ ہی انہیں کسی روک ٹوک کا سامنا تھا۔

(۳) پھر جب اہل یورپ نے مسلمانوں کے علوم و فنون سے استفادہ کر کے بہت سی ایجادات پیش کیں تو مسلمان اہل یورپ سے مرعوب ہو کر ان کی طرف مائل ہوتے گئے اور ان سے اپنی علمی وراثت حاصل کرنے کی بجائے ان کی حیوانوں کی سی زندگی کو تہذیب و ثقافت (Culture) کا نام دے کر اسے اپناتے اور عملاتے گئے۔

(۴) ادھر برصغیر میں ہندوؤں کے ساتھ ایک خاصا وقت مشترک گزارنے کے ساتھ بہت سی ہندوانہ رسوم بھی مسلمانوں میں درآمدیں جن میں توہم پرستی، قبر پرستی اور مظاہر پرستی جیسے مشرکانہ عقائد خاصے نمایاں ہیں۔

(۵) آج بحیثیت مجموعی مسلمانوں کے تمام نظام ہائے زندگی مثلاً (Politics, Culture, Education, Sociology, Economics.....) کفار بالخصوص اہل مغرب سے مستعار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے خلاصی کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

(۳۲): زلزلے بکثرت آیا کریں گے

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُغْبِضَ الْعِلْمُ وَيَتَفَارَبَ الزَّمَانُ وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ علم قبض کر لیا جائے گا، زمانہ قریب آجائے گا اور زلزلے کثرت سے ہوں گے۔“

(۲): ﴿عَنْ سَلْمَةَ بِنْتِ نُفَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ بَدْيِ السَّاعَةِ مِائَتَانِ شَدِيدَتَيْنِ وَبَصْدِهِ سَنَوَاتُ الزَّلَازِلِ﴾ (۲)

حضرت سلمہ بنتی انیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت سے پہلے موت کی سخت و باپھیلے گی پھر زلزلوں والے سال آئیں گے۔“

(۳): حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے سر پر رکھ کر فرمایا: اے عبداللہ! جب تو خلافت کو ارض مقدس پر اترتے دیکھ لے تو (یا درکھ) پھر زلزلے، مصائب و آلام اور بڑے بڑے امور رونما ہوں گے اور اس دن قیامت لوگوں کے اس قدر قریب ہوگی کہ اتنا میرا ہاتھ بھی تمہارے سر کے قریب نہیں۔“ (۳)

(۴): حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”ایک آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا: یا رسول اللہ! آپ کی امت کتنا عرصہ زمی

(۱) [ہماری: کتاب الاستسقاء: ”باب ما قبل فی الزلازل والآيات“ (۱۰۳۶) مسلم (۲۶۷۲)]

احمد (۷۰۲/۲) (۶۳۳/۳)]

(۲) [احمد (۱۰۴/۱۱) مجمع الزوائد (۳۰۶/۷)]

(۳) [احمد (۲۸۸/۵ - ۲۶۲) حاکم (۴۷۱/۴) صحیح الجامع الصغیر (۲۶۳/۶) ابو داؤد

(۳۵۵) (الاصحاح الکبریٰ (۱۱) المتعلق] و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(آسائش) میں گزارے گی؟ اس نے تین مرتبہ سوال کیا، مگر آپ ﷺ نے (بغرض مصروفیت) اسے کوئی جواب نہ دیا تو واپس چل دیا۔ آپ ﷺ نے اسے طلب فرمایا اور کہا: ”تم نے ایسا سوال کیا ہے جو میری امت میں سے کسی نے بھی نہیں کیا، ان کی نزی اور آسائش کی مدت 100 سال ہو گی۔“ سائل نے کہا: یا رسول اللہ! (خاتمہ آسائش کی) کوئی نشانی اور علامت بھی (رونما) ہوگی؟ فرمایا: ”ہاں! زمین کا دھنسا یا جانا، زلزلے طاری ہونا اور شیطانوں کا لوگوں کے (تعاون کے لئے) بھیجا جانا۔“ (۱)

فوائد

- (۱) زلزلوں کا ظہور قیامت کی ایک علامت ہے۔
- (۲) قیامت کی مذکورہ نشانی ایک عرصہ سے ظاہر ہوتی چلی آ رہی ہے۔
- (۳) کچھ عرصہ قبل زلزلوں کا ایک ایسا لاتماہی سلسلہ شروع ہوا تھا جو ہند اور سندھ سے لے کر امریکہ تک پھیل گیا تھا۔ اس میں ہزاروں افراد لقمہ اجل ہوئے، سینکڑوں علاقے اور بستیاں نیست و نابود ہوئیں اور لاکھوں، کروڑوں کا نقصان ہوا۔
- (۴) اسی طرح کچھ عرصہ پہلے ”ترکی“ کو بھی یکے بعد دیگرے کئی زلزلوں کا سامنا کرنا پڑا جس میں فلک بوس عمارتیں زمین دوز ہو گئیں اور ہزاروں افراد ان کے پلے تلے کچلے گئے۔
- (۵) زلزلوں کے کچھ آثار تو ماضی قریب میں ہم دیکھ چکے ہیں مگر یہ بات بعید از قیاس نہیں کہ جیسے قیامت قریب آتی جائے ویسے ویسے یہ سلسلہ بڑھتا جائے اور آخر کار قیامت کا آخری زلزلہ برپا ہو جائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿يَأْتِيهَا النَّاسُ النَّقْوَارَ مَكْمًا إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ﴾ [الحج: ۱۰]

”اے لوگو! اپنے رب سے ڈر جاؤ بلاشبہ قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔“

- (۶) ”زلزلہ“ زمین کے جھٹکے اور مخصوص حرکت کا نام ہے جبکہ کوئی چیز ان الہی کے سوا حرکت نہیں کر سکتی خواہ درخت کا پتہ ہو یا زمین کا زلزلہ ہو اور یہ مفروضہ غلط اور محتاج دلیل ہے کہ زمین کسی تیل وغیرہ کے سینک پر قائم ہے۔

(۳۳ . ۳۲) : صورتیں مسخ ہوں گی اور لوگ

زمین میں دھنسا ئے جائیں گے

(۱) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

سَلَّمَ : يَكُونُ فِي أُمَّتِي حَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ.﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں شکلوں کا بگڑنا، زمین میں دھنسا اور پتھروں

کی بارش (ضرور) ہوگی۔“

(۲) : ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ :

يَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الْأُمَّةِ حَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ ، قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَنْهَلْتُكَ

وَفِينَا الصَّالِحُونَ ؟ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبْثُ.﴾ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس امت میں شکلوں کا بگڑنا، زمین میں دھنسا اور پتھروں کی

بارش ہوگی۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے حالانکہ ہمارے درمیان نیک لوگ

بھی ہوں گے؟ فرمایا: ہاں! جب خباث پھیل جائے گی۔“

(۳) : صحابہ فرماتے ہیں کہ

”رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ کچھ قبائل کو زمین میں دھنسا دیا

جائے گا۔ کہا جائے گا: فلاں (دھنسنے والے) لوگوں میں سے کوئی باقی بچا ہے!“ (۳)

(۱) [احمد (۲۱۸/۲) ابن ماجہ : کتاب الفتن : ”باب الحسوف“ (۴۰۶۰) حاکم (۴۹۲/۴)]

(۲) [ترمذی : کتاب الفتن : ”باب ماجاء فی الحسف“ (۲۱۸۵) صحیح الجامع الصغیر (۳۵۸/۶)]

(۳) [احمد (۶۳۳/۳) - ۴۳۱۵] فتح الباری (۱۲/۸) وصححه ، البزار (۳۴۰۳) ابو یعلیٰ

(۴) [۱۷۸۳] طبع اسلام آباد سے (۷۳/۸) مجموعہ مشرقیہ اسلامیہ (۷/۱۸) مؤلف: علامہ ابن کثیر (۱۷۸۳) مؤلف: ابن کثیر (۱۷۸۳) مؤلف: ابن کثیر (۱۷۸۳)

(۴) : حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگ بیت اللہ پر چڑھائی کرنے سے باز نہیں آئیں گے حتیٰ کہ اسی غرض سے ایک لشکر آئے گا اور جب وہ بیدار مقام پر پہنچے گا تو بلا امتیاز ان کے اگلے، پچھلے اور درمیانے سب دھنسا دیئے جائیں گے۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! ان میں جو کوئی اس (لشکر یا چڑھائی) کو ناپسند کرنے والا ہوگا؟ فرمایا: ”اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو انکی نیتوں کے مطابق اٹھائیں گے۔“ (۱)

(۵) : ایک روایت کے مطابق آپ ﷺ خواب سے بیدار ہوئے تو یہ حدیث بیان کی جس میں دو لشکروں کا دھنسانہ ذکر ہے۔ (۲)

(۶) : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں مسخ (شکلیں بگڑنا) ہوگا اور یہ تقدیر کے منکر اور زندیق لوگوں میں ہوگا۔“ (۳)

(۷) : حضرت یقیرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جب تم سنو کہ قریب کہیں کوئی لشکر زمین میں دھنسا دیا گیا ہے تو (یاد رکھو) قیامت الٰہی ہے۔“ (۴)

(۸) : حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب و کباب اور کھیل تماشے میں

(۱) [احمد (۳۷۹/۶ - ۳۸۰) ترمذی (۲۱۸۴) ابن ماجہ (۴۱۱۳) ابن ابی شیبہ (۶۰۹/۸)]

(۲) [مسلم : کتاب الفتن : ”باب الحسف بالحیث“ (۲۸۸۲) ابو داؤد (۴۲۸۹) احمد

(۳۵۷/۶) حاکم (۴۷۵/۴) ابویعلیٰ (۴۳۹/۱۲) السلسلۃ الصحیحۃ (۵۷۷/۴)]

(۳) [احمد (۱۴۵۰/۲ - ۱۸۳) ابوداؤد (۴۶۱۳) ترمذی (۲۱۵۲) ابن ماجہ (۴۱۰۹) طبرانی

کبیر (۵۸۱۰) بزار (۲۱۸۲) مجمع الزوائد (۴۱۳/۷) السلسلۃ الصحیحۃ (۳۹۲/۴)]

(۴) [الحکم (۵۸۱۰) بیہقی (۲۱۸۲) ترمذی (۲۱۵۲) ابن ماجہ (۴۱۰۹) طبرانی

رات گذاریں گے اور صبح کو بندر اور خنزیر بن چکے ہوں گے کیونکہ انہوں نے محرمات کا پردہ چاک کیا، گانے والی عورتوں، شراب، سود اور ریشمی لباس کو حلال کر لیا تھا۔“

ایک روایت میں ہے کہ

”آپ ﷺ نے قسم اٹھا کر یہ پیش گوئی فرمائی۔“ (۱)

(۹): عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ فرماتے ہیں: میری امت میں حسف و سخ ضرور ہوگا۔ ایک آدمی نے پوچھا: یا رسول اللہ! یہ کب ہوگا؟ فرمایا: ”جب گانے باجے اور فاحشہ عورتیں عام ہو جائیں گی اور شراب کا دور دورہ ہوگا۔“ (۲)

(۱۰): ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے کچھ لوگ شراب کا نام بدل کر اسے پیئیں گے اور ان کے لئے گاجے باجے کا انتظام کیا جائے گا۔ ان میں سے کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ زمین میں دھنسا دیں گے اور کچھ کو بندر اور خنزیر بنا دیں گے۔“ (۳)

فوائد

(۱) شکلوں کا مگڑنا، پتھروں کی پارش ہونا، اور لوگوں کا زمین میں (Landslide) دھنس جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس سزا کے مستحق بدکردار، شرابی، کبابی اور اللہ کے احکامات کے باغی سے باغی لوگ ہوں

(۱) [احمد (۳۲۵/۵ - ۴۱۲) الترغیب (۱۰۱/۳) مجمع الزوائد (۱۹/۸) السلسلة الصحيحة

[(۲۳۶/۵)]

(۲) [ترمذی: کتاب الفتن: ”باب ماجاء فی علامة حلول المسخ والحسف“ (۲۲۱۲) صحیح

الجامع الصغير (۱۰۳/۴)]

(۳) [ابن ماجہ: کتاب الفتن: ”باب العقوبات“ (۴۰۲۰) صحیح الجامع (۱۰۵/۵) ابو داؤد

(۳۶۸۵) [محقق دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

گے جو حرام چیزوں کو حلال بنا لیں گے۔

(۳) جب بدکردار لوگوں کو سزا دی جاتی ہے تو نیک لوگ بھی اس سزا میں گرفتار کر لئے جاتے ہیں گوروز قیامت ہر ایک سے اس کی نیت اور اعمال کے مطابق پوچھ چگھ ہوگی۔

(۴) زمین میں دھنسائے جانے کی کئی مثالیں پیش ہو چکی ہیں۔ (۱)

(۵) وادی کاغان میں پہاڑوں کی سلائیڈنگ سے مرنے والے سینکڑوں افراد اور تباہ ہونے والا علاقہ اس کی زندہ تصویر ہے جو حال ہی میں اللہ تعالیٰ نے اہل پاکستان کو دکھادی ہے۔ اللہ ہمیں اپنے دنیاوی و آخروی عذاب سے محفوظ فرما۔ (آمین)

(۶) لوگوں کی شکلوں کا مسخ (بندر اور خنزیر وغیرہ) کر دیا جانا حقیقی ہے مجازی یا معنوی نہیں یعنی فی الحقیقت باقی لوگوں کو بندر اور خنزیر بنا دیا جائے گا اور یہ سزا قدرت الہی سے بعید نہیں۔ ان اللہ علی کل شیء قدير!

حافظ ابن کثیر کے نزدیک نسخ حقیقی اور معنوی دونوں پر مشترک ہے البتہ مطلق معنوی نسخ کی انہوں نے تردید کی ہے۔ (۲)

(۷) حال یا ماضی قریب سے مسخ کی کوئی مثال پیش نہیں کی جاسکتی البتہ ماضی بعید سے قرآن مجید کی روشنی میں یہ بات ثابت ہے کہ جب بنی اسرائیل نے حدود اللہ میں حد درجہ تہاؤز اور بغاوت سے کام لیا اور احکامات خداوندی کو پس پشت ڈال دیا تو اللہ تعالیٰ نے بطور سزا ان کی شکلیں مسخ کر کے انہیں ”بندر“ بنا دیا۔ ارشاد ہاری تعالیٰ ہے :-

﴿وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِينَ اعْتَدُوا مِنْكُمْ لِي السَّبْتِ فُقُلْنَا لَهُمْ كُؤُوفًا قِرْدَةً خَاسِئِينَ﴾

[البقرة: ۶۵]

”اور یقیناً تمہیں ان لوگوں کا علم بھی ہے جو تم میں سے ہفتے کے بارے میں حد سے بڑھ گئے اور تم

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری (۸۴/۱۳) التذکرہ (ص ۶۵۴) الاشاعة (۴۹ - ۵۲)]

(۲) [دیکھئے تفسیر ابن کثیر (۱۰۰/۱ - ۱۰۳)]

نے بھی کہہ دیا کہ تم ذلیل بندر بن جاؤ۔“

بندروں کی نسل مذکورہ مسخ ہونے والے لوگوں سے پہلے کی چلی آ رہی ہے جیسا کہ حدیث نبوی ﷺ ہے :-

”جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو ہلاک کرنے یا عذاب دینے کا ارادہ کر لیں تو پھر ان کی نسل نہیں بڑھتی اور یقیناً یہ بندر اور خنزیران (مسخ ہونے والے بنی اسرائیلی گروہ) سے پہلے کے چلے آ رہے ہیں۔“ (۱)

(۸) قیامت سے پہلے گاجوں، باجوں، طبلوں اور رقص و سرور کے دلدادوں پر یہ عذاب الہی لازماً نازل ہوگا کہ ان کی شکلیں بندر و خنزیر وغیرہ میں بدل جائیں گی، آسمان سے پتھروں کی بارش ہوگی اور انہیں زمین میں دھنسا یا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ایسے بد بختوں کی فہرست میں شمولیت سے بچائے۔ (آمین)



(۱) [مسلم: کتاب القدر: ”باب بیان ان الاجال والارزاق وغیرھا لاتزید ولا تنقص عما سبق بہ

القدر“ (۲۶۶۳) احمد (۳۹۰/۱ - ۴۲۱) ابو یعلیٰ (۵۳۱۲)]

(۴۵) : دل کا دورہ (Heart Attack) بکثرت

ہوگا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَمَارَاتِ السَّاعَةِ أَنْ يَظْهَرَ مَوْتُ الْفَحَاءَةِ ﴿١﴾

حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ اچانک پن کی موت بکثرت ہوگی۔“

فوائد

(۱) کسی تندرست شخص کا بلا مرض اچانک فوت ہو جانا ہارٹ ایک کی موت سے موسوم کیا جاتا ہے۔

(۲) بکثرت ہارٹ ایک سے موت واقع ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۳) مذکورہ نشانی موجودہ دور میں پورے عروج پر ہے ہر روز بلا مبالغہ بہت سے لوگ ہارٹ

ایک کا شکار ہو کر مر رہے ہیں۔

(۴) ممکن ہے کہ جوں جوں قیامت قریب ہوتی تو اس علامت قیامت کے وقوع میں اضافہ

ہوتا جائے۔

(۵) امام بخاریؒ سے یہ اشعار منقول ہیں :

اغتنم في الفراغ فضل ركوع / فعسى أن يكون موتك بغنة

فارغ وقت کو غنیمت سمجھ کر کچھ رکوع کر لے / قریب ہے کہ تیری موت اچانک واقع ہو

کم صحيح رأيت من غير سقم / ذهبت نفسه الصحيحة فاته

تم کتنے ہی صحت مند (لوگوں کو) دیکھتے ہو / جن کی صحت مند جانیں اچانک فوت ہو جاتی ہیں

حافظ ابن حجرؒ قطر از ہیں کہ

”یہ عجیب اتفاق ہے کہ امام بخاریؒ بھی اسی طرح (اچانک پن میں) فوت ہوئے تھے۔“ (۲)

(۱) [مجمع الزوائد (۳۲۵/۲) صحيح الجامع (۲۱۴/۵) شيخ الباني نے اس کی سند صحیح

حسن کہا ہے]

(۲) [مقدمہ فتح الباری (ص ۳۸۱)]

(۳۶) : سلام صرف ”معروف“ لوگوں کو کیا جائیگا

(۱) : ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمٌ الْعَاصِمَةِ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب سلام صرف خاص لوگوں کو کہا جائے گا۔“
(۲) : عامر بن اسود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”ہم عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک مسجد میں گئے تو جماعت کھڑی تھی۔ پھر لوگوں نے رکوع کیا اور ہم بھی رکوع کرتے ہوئے ساتھ شامل ہو گئے۔ دریں اثنا ایک آدمی آیا اور کہنے لگا، ابو عبدالرحمن (ابن مسعود کی کنیت) آپ کو سلام (السلام علیکم)۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حالت رکوع میں ہی فرمایا: ”اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا۔“ نماز کے اختتام پر کچھ لوگوں نے آپ سے پوچھا کہ آپ نے فلاں شخص کے سلام پر یہ کیوں کہا: اللہ اور اس کے رسول نے سچ کہا تھا؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم سے سنا ہے کہ :-

﴿إِنْ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا كَانَتْ التَّجِيَّةُ عَلَى الْمَعْرِفَةِ﴾ (۲)

”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ سلام صرف معرفت کی بنا پر کہا جائے گا۔“

(۳) : ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ آدمی صرف اسی آدمی سے

(۱) [احمد (۱/۵۰۹ - ۵۲۵) حاکم (۴/۴۹۳) عبد الرزاق (۵۱۳۷) مجمع الزوائد (۷/۶۳۵/۷)

البيزار (۳۴۰۷) الأدب المفرد (۱۰۵۳) السلسلة الصحيحة (۲/۲۴۶/۲)

(۲) [احمد (۱/۴۸۳ - ۵۰۷) حاکم (۴/۵۶۹) طبرانی کبیر (۹۴۹۰) مجمع الزوائد (۸/۶۷/۸)

مشکل الآثار (۱۰۹۱) السلسلة الصحيحة (۶۸۴) [محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

سلام کرے گا جس سے وہ جان پہچان رکھتا ہوگا۔“ (ایضاً)

فوائد

(۱) ”السلام علیکم“ کا محدود ہونا اور صرف معرفت رکھنے والوں کا یا ہی سلام کرنا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دور سے یہ نشانی ظاہر ہو چکی ہے اور بتدریج بڑھتی جا رہی ہے۔

(۳) نبی کریم ﷺ کا عام حکم ہے کہ :-

﴿يَأْتِيهَا النَّاسُ أَفْشُوا السَّلَامَ﴾ (۱)

”لوگو! سلام کو عام کر دو۔“

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ :-

”مسلمان کے مسلمان پر چھتقی ہیں۔ (۱) ”جب تو ملاقات کرے تو سلام کہہ“ (۲)

(۴) موجودہ دور میں قیامت کی مذکورہ نشانی عروج پر ہے۔ لوگ صرف اسے ہی سلام کرتے ہیں جس کے ساتھ نشست و برخاست ہو بلکہ وہاں بھی ایک (پہلی) سلام سارے دن کے لئے کافی سمجھ لی جاتی ہے۔

(۵) کچھ لوگ ہر آنے جانے والے سے سلام کرنا چاہتے ہیں مگر انہیں یہ پریشانی لاحق ہوتی ہے کہ مسلم اور غیر مسلم کا فرق کیسے کیا جائے کیونکہ غیر مسلم سے سلام کی پہل کرنا درست نہیں۔ حدیث نبوی ہے :-

﴿لَا تَبْدُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ﴾ (۳)

”یہود و نصاریٰ سے سلام میں پہل مت کرو۔“

(۱) [ترمذی: کتاب صفة القيامة: ”باب حدیث افشو السلام“ (۲۴۸۵) ابن ماجہ (۱۲۳۴)]

(۲) [مسلم: کتاب السلام: ”باب من حق المسلم للمسلم رد السلام“ (۲۱۶۲)]

(۳) [مسلم: کتاب السلام: ”باب النهی عن ابتداء اهل الكتاب بالسلام“ (۲۱۶۷)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

اور اکثر مسلمانوں نے بھی اپنی شکل و صورت، وضع قطع اور لباس اس طرح کا بنا رکھا ہے کہ ان میں اور غیر مسلموں میں فرق مشکل ہی نہیں ناممکن بھی بن جاتا ہے۔

(۶) مذکورہ نشانی کا ظہور برے لوگوں پر ہوگا لہذا ہمیں ”سلام“ عام کرتے ہوئے ان برے لوگوں کی فہرست میں شمولیت سے بچ جانا چاہیے کیونکہ حدیث نبوی ہے :-

﴿أَفْشُوا السَّلَامَ﴾ (۱)

”آپس میں سلام عام کر دو۔“



(۱) [ترمذی: ایضا (۲۴۸۵)]

(۴۷): قرآن کو بھیک مانگنے کا

ذریعہ

بنالیا جائیگا

(۱): ﴿عَنْ حَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا فِيهِ قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ، فَقَالَ: اقْرَأُوا الْقُرْآنَ وَابْتَغُوا بِهِ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ قَوْمٌ يَقِيمُونَهُ أَقَامَةَ الْفَدْحِ يَتَعَلَّقُونَهُ وَلَا يَتَأَجَّلُونَهُ﴾ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوئے تو کچھ لوگ تلاوت قرآن میں مصروف تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگو! قرآن بڑھو اور اللہ تعالیٰ (سے اس کے اجر) کو تلاش کرو قبل اس کے کہ ایسے لوگ آجائیں جو قرآن کو اس طرح سیدھا کرنے کی کوشش کریں گے جس طرح ہڈیا (بناتے وقت) سیدھی کی جاتی ہے اور وہ قرآن کے ساتھ (حصولِ اجر میں) جلدی کریں گے (آخرت کے لئے) انتظار نہیں کریں گے۔“

(۲): حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو قرآن مجید کی تلاوت کر رہا تھا پھر (تلاوت کے بعد) اس نے مانگنا شروع کر دیا تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے ”انا لله وانا اليه راجعون“ پڑھنے کے بعد فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

﴿مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَتْ أَلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَحِي قَوْمٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ سَفَا لُونَ النَّاسَ بِهِ﴾ (۲)

(۱) [احمد (۴/۵۰۴ - ۵۰۴) ابو داؤد: كتاب الصلوة: "باب ما يحزى الامى والاعحمى....."

(۸۳۰) صحيح الجامع (۲۵۸/۱)]

(۲) [احمد (۴/۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۳) ترمذی: كتاب فضائل القرآن: "باب من قرأ القرآن

فليسأل الله به" (۲۹۱۷) شعب الايمان (۲۳۸۷) سنن سعد ر. معص. (۴۵)]

”جس شخص نے قرآن پڑھا وہ اللہ تعالیٰ سے مطالبہ اور سوال کرے اور عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر لوگوں سے سوال کریں گے۔“

فوائد

- (۱) قرآن کو بھیک مانگنے کا ذریعہ بنالینا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دور میں ہی ایسی مثالیں منظر عام پر آ رہی تھیں کہ لوگ قرآن پڑھ کر لوگوں سے بھیک مانگتے تھے جیسا کہ حدیث نمبر ۲ سے واضح ہے۔
- (۳) اگر آپ کو کسی ریلوے اسٹیشن، بس اڈے یا کسی اور عوامی جگہ سے گزرنے کا اتفاق ہوا ہو تو آپ نے یہ شرمناک منظر بھی دیکھا ہوگا کہ کئی لوگ قرآن کی مخصوص سورتوں کی باواز بلند تلاوت کر کے بھیک مانگ رہے ہیں۔
- (۴) قرآن مجید کے حفظ کرنے، تجوید قرأت پڑھنے اور ترجمہ و تفسیر پڑھنے میں اصل مقصود رضائے الہی ہو، دنیاوی غرض و غایت، عارضی مفادات اور نمود و نمائش قطعاً نہ ہو ورنہ ثواب تو دور گناہ ضرور حاصل ہوگا!
- (۵) اگر کوئی شخص قرآنی تعلیم و تربیت، خطبہ جمعہ اور امامت وغیرہ کے فرائض کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دے تو اسے اجرت و معاوضہ دینا، اس کی ضروریات کو پورا کرنا جہاں عوام کا اخلاقی فرض ہے وہاں اس عالم دین کا استحقاق بھی ہے اس کی کئی ایک مثالیں احادیث میں موجود ہیں مثلاً:-

ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”ایک جماعت کا ایک بستی سے گزر رہا تو بستی والوں نے مانگنے پر بھی ان کی مہمان نوازی نہ کی پھر اچانک ان کے سردار کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا اور ان کے کچھ افراد صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور کہا کہ تم میں کوئی دم کرنے والا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے اجرت لے کر دم کی حامی بھری تو انہوں نے بکریوں کے ایک ریوڑ (معاوضہ دینے) کا وعدہ کر لیا۔ صحابی نے سورۃ فاتحہ سے اس پر دم کیا اور متاثرہ جگہ پر اپنا لعاب لگایا تو وہ آدمی تندرست ہو گیا اور صحابی بکریاں لے کر واپس چلا گیا

مگر دوسرے لوگوں نے کہا کہ تو نے کتاب اللہ پر اجرت لی ہے! گویا انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا پھر انہوں نے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آ کر بھی یہی کہا کہ اس نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا :-

﴿إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أُجْرًا كِتَابَ اللَّهِ﴾ (۱)

”جس چیز پر تم سب سے زیادہ اجرت لینے کے مستحق ہو وہ اللہ کی کتاب ہے۔“



(۱) [بخاری: کتاب الطب: ”باب الشروط فی الرقیۃ بفتح الکتاب“ (۵۷۳۷)]
 ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۳۸. ۳۹): دعا اور طہارت میں ”زیادتی“

کی جائیگی

(۱): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

سَيَكُونُ بَعْدِي قَوْمٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ يُعْتَدُونَ فِي الدُّعَاءِ وَالطُّهُورِ ﴿۱﴾

حضرت عبد اللہ بن معقل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد میری امت میں سے کچھ ایسے لوگ ظاہر ہوں

گے جو دعا اور طہارت میں ”زیادتی“ کریں گے۔“

(۲): حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے سنا کہ ان کا بیٹا اس طرح دعا کر رہا ہے :-

”اللہ! میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں، اس کی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں، اس کی رونقوں اور

تروتازگیوں کا سوال کرتا ہوں وغیرہ وغیرہ..... اور میں تجھ سے آگ کی پناہ مانگتا ہوں، اس کی

زنجیروں سے اور طوقوں سے پناہ مانگتا ہوں.....“ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا :-

”تم نے اللہ تعالیٰ سے خیر کثیر کا سوال کیا ہے اور کثیر ضرر سے پناہ مانگی ہے جبکہ میں نے اللہ کے

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ عنقریب ایسے لوگ ہوں گے جو دعا میں زیادتی کریں گے۔ پھر یہ آیت

تلاوت کی :-

”اپنے رب سے عاجزی اور پوشیدگی سے دعا مانگو اور یقیناً وہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

[الاعراف : ۵۵]

تمہیں یہی کافی تھا کہ تم یوں کہتے:

”اللہ! میں تجھ سے جنت اور ہر اس قول و عمل کا سوال کرتا ہوں جو جنت کے قریب کر دے اور میں

تجھ سے جہنم اور ہر اس قول و عمل سے پناہ مانگتا ہوں جو جہنم کے قریب کرے۔“ (۲)

(۱) [احمد (۳/۴ - ۱۲۲) (۷۳/۵) ابو داؤد: کتاب الطہارة: ”باب الاسراف فی الوضوء“ (۹۶)

ابن حبان (۶۷۶۳) ابن ماجہ (۲۸۶۴) صحیح الجامع (۱/۶۸۴)]

(۲) [مجمع البحرین (۱۳/۳۱۷) ابن ماجہ (۲۸۶۴) صحیح الجامع (۱/۶۸۴)]

فوائد

- (۱) دعا اور وضو میں زیادتی قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ ان کا بیٹا دعائیں زیادتی کا مرتکب ہو رہا ہے تو اسے ناپسند کیا اور یہ حکم الہی پڑھ کر سنایا :-
- ﴿إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُتَعَدِّينَ﴾ [الاعراف: ۵۵]
- ”یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کا پسند نہیں کرتے۔“
- (۳) دعائیں زیادتی کی کئی صورتیں ہیں مثلاً یوں دعا کرنا: یا اللہ! مجھے بہت بڑی جنت عطا فرما جس میں بڑے بڑے اور شاندار محلات ہوں اور محلات میں فلاں فلاں قسم کے قیمتی پتھر جڑے ہوں، اس کے دروازے فلاں قسم کے ہوں، دروازوں میں نقش و نگار..... حالانکہ اتنا کہہ دینا ہی کافی ہے :-

”یا اللہ! مجھے جنت عطا فرما۔“

اور جب جنت مل جائے گی تو یہ ساری چیزیں خود بخود اس میں موجود ہوں گی بلکہ انسان وہاں جو خواہش کرے گا فوراً وہ چیز حاضر ہو جائیگی۔ اسی طرح ہمیشہ کی زندگی کا مطالبہ کرنا بھی دعا کے آداب کے منافی ہے بلکہ ہر ایسی چیز کا مطالبہ جو ممنوع ہو، دعائیں زیادتی کے مترادف ہے۔

(۴) وضو کے اعضا کم از کم ایک مرتبہ اور زیادہ سے زیادہ تین مرتبہ دھونا سنت ہے مگر تین مرتبہ سے تجاوز کرنا ”طہارت میں زیادتی“ کے زمرے میں شامل ہے جیسا کہ ایک اعرابی نے اللہ کے رسول ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر وضو کا طریقہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے اسے تین تین مرتبہ اعضا دھو کر وضو کا طریقہ سکھلایا اور فرمایا :-

﴿هَكَذَا الْوَضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَيَّ هَذَا (أَوْ نَقَصَ) فَقَدْ آسَأَ وَظَلَمَ﴾ (۱)

”یہ کامل وضو ہے اور جس شخص نے اس (تین) سے زیادہ مرتبہ کیا اس نے برا کیا اور (خود اپنی جان پر) ظلم کیا۔“

(۵) دعا اور طہارت میں مبالغہ و زیادتی سے اجتناب کرتے ہوئے صرف عمل مسنون پر اکتفا کرنا چاہیے۔

(۵۰): نااہل ”عمدے“ سنبھال لیں گے

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ فِي مَحَلِّهِمْ حَدِيثًا، جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! امْتِ السَّاعَةَ؟ قَالَ: إِذَا ضَيَعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ إِضَاعَتُهَا؟ قَالَ: إِذَا تَوَيْدَ الْأَمْرُ لِعَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مجلس میں لوگوں کے ساتھ جو گفتگو تھے کہ ایک دیہاتی شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرو۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! امانت کیسے ضائع کی جائے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ”معاملات“ نااہل لوگوں کے سپرد کئے جائیں تو قیامت کے منتظر رہو۔“

(۲): ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ بِالْذُّنُوبِ لِكُفْرِ ابْنِ لُحَمٍ﴾ (۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ لوگوں میں سب سے خوش بخت (لائق سعادت و سیادت) اسے سمجھا جائے گا جو سب سے بد بخت (ذلیل اور کمینہ) اور بد بخت کا بیٹا ہوگا۔“

(۳): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) [بعماری: کتاب الرقاق: ”باب رفع الامانة“ (۶۴۹۶) احمد (۳۷۰/۲) الترغيب والترهيب

(۱۲۳/۱) السنن الكبرى (۱۱۸/۱۰) الجامع الصغير (۱/۱۳۶)]

(۲) [احمد (۴۸۲/۵) - ۴۳۰/۲ - ۴۷۲ - ۶۰۷/۳) ترمذی (۲۲۰۹) النہایہ (۲۳۱/۱) الجامع

الصغير (۲۰۰/۲) مجمع الزوائد (۲۲۰/۷) صحيح الجامع (۱۴۲/۶) كنز العمال (۲۲۰/۱۴)

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”خروج دجال سے کچھ سال پہلے دھوکہ باز عام ہوں گے، بچے کی نکلذیب اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی، امانت دار خائن بن جائے گا اور خیانت دار کے پاس امانت رکھی جائے گی اور ان (حکومتی معاملات) میں ”روہبہہ“ دخل اندازی کرے گا۔“ پوچھا گیا کہ ”روہبہہ“ کون ہے؟ فرمایا: ”ایسا فاسق جو امور عامہ میں ہاتھیں (احکام جاری) کرے گا۔“ (یعنی نااہل کو اہل بنا دیا جائے گا)۔ (۱)

(۴) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”قیامت کی نشانوں میں سے ہے کہ ’ذلیل، کینے لوگ، نیک شریف لوگوں پر غالب (حاکم) ہو جائیں گے۔“ کیوں ابن مسعودؓ نے بھی یہ بات میرے محبوب (نبی کریم ﷺ) سے سنی ہے؟ ابن مسعودؓ نے فرمایا ہاں، ”کعبہ کے رب کی قسم۔“ (۲)

(۵) : ایک روایت میں ہے کہ

”ذلیل، کینے اور خبیث لوگ دنیا پر غالب (مسلط) ہو جائیں گے۔“ (۳)

(۶) : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے مجھے دو حدیثیں سنائی ہیں (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) ”پھر ایسا وقت آئے گا کہ کوئی امانت دار نہیں رہے گا۔ کہا جائے گا کہ فلاں لوگوں میں ایک امانت دار شخص ہے۔ اس کے متعلق یہ بھی کہا جائے گا کہ وہ کتنا عقلمند، بلند حوصلہ اور بہادر ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان نہیں ہوگا۔“ (۴)

(۱) [احمد (۳۸۳/۲ - ۴۴۶ - ۲۷۷/۳) ابن ماجہ (۴۰۸۵) حاکم (۵۱۲/۴) النہایہ (۱۰۳/۱)

الفتح (۹۱/۱۳) مجمع الزوائد (۵۵۶/۷) مشکل الآثار (۳۰۵/۱) السلسلۃ الصحیحۃ (۵۰۹/۴)]

(۲) [مجمع الزوائد (۳۲۷/۷) الفتح الباری (۱۵۱/۳)]

(۳) [احمد (۵۳۵/۵) مجمع الزوائد (۶۳۰/۷) مصنف عبد الرزاق (۳۱۶/۱۱) السلسلۃ

الصحیحۃ (۹/۴)]

(۴) [بخاری : کتاب الرقاق : ”باب رفع الامانۃ“ (۶۴۹۷)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۷) : حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے علامات قیامت کے بارے میں ایک سائل کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”جب بدن اور پاؤں سے ننگے، گونگے، بہرے (اجڑھم کے) لوگ زمین کے بادشاہ بن جائیں گے۔“ (تو پھر قیامت قریب ہے)۔ (۱)

(۸) : ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جب میری امت کے لوگ تکبر کریں گے اور فارس و روم کے شہزادے ان کے خادم ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں بدترین لوگوں کو ان کے بہترین لوگوں پر مسلط فرمادے گا۔“ (۲)

(۹) : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اپنے امام (خلیفہ) کو قتل نہ کرو گے اور اپنی تلواریں کے ساتھ آپس میں ہی لڑائی کرو گے علاوہ ازیں تم میں سے بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث ہو جائیں گے۔“ (۳)

(۱۰) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری عمر لمبی ہوئی تو تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جو اللہ کے غیظ و غضب اور لعنت میں شب و روز بسر کریں گے اور ان کے ہاتھوں میں بیلوں کی دسوں کی طرح (ڈنڈے) ہوں گے۔“ (۴)

فوائد

(۱) نااہلوں کا ذمہ داریوں پر فائز ہونا یا فائز کیا جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۱) [بخاری: کتاب الایمان: ”باب سوال جبریل النبی عن الایمان والاسلام والاحسان“ (۵۰)]

مسلم (۷)

(۲) [ترمذی: کتاب الفتن: ”باب منی بسلط شرار امتی علی عیاریھا“ (۲۲۶۱)]

(۳) [ترمذی: کتاب الفتن: ”باب ماجاء فی الامر بالمعروف“ (۲۱۷۰)]

(۴) [مسلم: کتاب العنۃ: ”باب النار یدخلھا الحبارون والحنۃ یدخلھا الضعفاء“ (۲۸۰۷)] احمد

(۲) موجودہ دور میں اس علامت قیامت کا ظہور سپیدہ سحر کی طرح رونما ہو رہا ہے۔

(۳) جب یہ نشانی رونما ہوگی تو شریف لوگوں کے لئے زمین کی سطح کی بجائے زمین کا پیٹ (یعنی مرجانا) بہتر ہوگا۔

(۴) مذکورہ نشانی اس وقت ظاہر ہوگی جب لوگوں میں تکبر و غرور، تعیش، مال و دولت کی فراوانی، خادموں کی کثرت اور دین سے بے رخی پیدا ہو جائے گی۔

(۵) قیامت کے قریب بدترین اور خبیث لوگ عوام کے دلدادہ (Favourite) بن کر سیاست و قیادت سنبھال لیں گے۔

(۶) بلاشبہ موجودہ دور میں بے دین، سیکولر، اسلامی تعلیمات اور دینی طرز و فکر سے کوسوں دور افراد کو عوام اپنے حکمران بنانے کے لئے برضا و رغبت منتخب کرتے ہیں اس لئے کہ ایسے حکمران انہیں فحاشی و عمریانی، مادر پدر آزادی اور اس جیسے دوسرے لوازمات مہیا کرتے ہیں جبکہ اہل اور ذمہ دار افراد کو اس لئے عہدوں اور حکومتوں سے دور رکھا جاتا ہے کہ یہ لوگ غیر اسلامی طرز زندگی کے جانی دشمن ثابت ہوتے ہیں اور اسلامی طرز زندگی کو فروغ دینے میں کردار ادا کرتے ہیں۔

(۷) اگر آج مسلمانوں کے حکمرانوں اور لیڈروں کو اسلام کی میزان پر پرکھا اور تولا جائے تو ماسوائے چند محدودہ افراد کے باقی تمام ”بدترین“ (Declare) ہوں گے۔

(۸) یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اگر کسی محلے (Town) میں صرف ایک آدمہ بد معاش اور خبیث انفس انسان در آئے تو سارے علاقے کے شر فاس کے شر سے پناہ ڈھونڈیں گے مگر وہ سب پر غالب رہے گا۔

(۹) آج ہر طرف چھوٹے اور بڑے ہر قسم کے ادارے میں ایسے ہی افراد کا تسلط (Hold) نظر آئے گا جنہیں احادیث میں ذلیل، خبیث اور کینہ جیسے القاب سے نوازا گیا ہے۔

(۱۰) ہمیں اپنے عمل دروئیے سے مذکورہ بدترین افراد کی فہرست میں شامل ہونے اور مذکورہ احادیث کا مصداق بننے سے بچاؤ کی ہر ممکن راہ فرار تلاش کرنی چاہیے۔

(۵): غریب ”امیر“ ہو جائیگے

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَةُ رَبَّتَهَا وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاةُ الْوَالِدِ الْأُمَمِ فِي الْبُنْيَانِ فِي خُمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: -
(إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ)) (لقمان: ۳۴) (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ چاک ایک آدمی آیا اور پوچھنے لگا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا البتہ میں تمہیں قیامت برپا ہونے کی کچھ نشانیاں بتائے دیتا ہوں۔ جب لوٹری اپنے آقا کو جنے گی اور جب اونٹوں کے غیر معروف سیاہ قام چمدا ہے فلک بوس عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے (تو قیامت قریب ہوگی) درحقیقت قیامت ان پانچ باتوں میں سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:-

”بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے۔“

(۲): صحیح مسلم کی روایت میں الفاظ اس طرح مذکور ہیں:-

﴿وَإِذَا رَأَيْتِ الضُّفَاءَ الْعُرَاةَ الضُّمَّ الْبُكْمَ مَلُوكَ الْأَرْضِ فَذَلِكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا﴾ (۱)

”اور جب تم دیکھو گے کہ جسم اور پاؤں سے ننگے، گونگے، بہرے (غریب اور اجڈ لوگ) زین

(۱) [بخاری: کتاب الایمان: ”باب سوال جبریل النبی عن الاسلام والایمان والاحسان“ (۵۰)

مسلم (۱۰) احمد (۳۳/۱-۶۲) ابو داؤد (۴۶۹۶) ترمذی (۲۶۱۰) ابن حبان (۱۷۳) ابن

ماجہ (۵۱) نسائی (۵۰۰۱) طیالسی (۲۱) شعب الایمان (۳۹۷۳)]

(۲) [”مفہم کتائب الایمانین“ بلتوالا ولادم فراہم وبتوالا (۱) (۲) مفت آن لائن مکتبہ“

کے بادشاہ بن چکے ہیں تو یہ قیامت کی نشانیوں میں سے (ایک نشانی) ہے۔“

(۳) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے حدیث بیان فرماتے ہیں کہ ”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ چھوٹے اور کینے گھروں والے صالح لوگوں پر غالب آجائیں گے۔“ (۱)

(۴) : حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ”ذلیل ابن ذلیل“ دنیا پر غالب آجائے گا۔“ (۱)

(۵) : عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم دیکھو کہ لوٹڑی مالک کو جنم دے رہی ہے، چرواہے فلک بوس عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے پر بازی لے جا رہے ہیں اور ننگے، بھوکے اور فقیر لوگوں کے سردار بن چکے ہیں تو یہ قیامت کے آثار و نشانات ہیں۔“ (کہ قیامت برپا ہونے والی ہے) (۳)

فوائد

(۱) غریب، فقیر اور اجڈ قسم کے لوگوں کا مالدار اور صاحب حیثیت ہو جانا قرب قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) کسی وقت میں عرب کا علاقہ صحراؤں اور ریگستانوں پر مشتمل تھا اور یہاں کے اکثر مکینوں کا گذر بسر مویشی پالنے پر منحصر تھا مگر جب سے اللہ تعالیٰ نے عرب کے صحراؤں میں تیل کے چشمے جاری فرمائیں ہیں تب سے عرب کے صحرا مرغزاروں میں اور ریگستان چمنستانوں میں بدل گئے

(۱) [مجمع الزوائد (۲۲۷/۷) الفتح (۱۰/۱۲)]

(۲) [احمد (۵۳۵/۵) مجمع الزوائد (۶۳۰/۷) عبد الرزاق (۳۱۶/۱۱) المسلسلة الصحيحة

(۹/۴)

(۳) [احمد (۲۹۶/۱) مجمع الزوائد (۱۹۱/۱) الفتح الباری (۱۴۲/۱) الدر المنثور

(۱۷۰/۱) بخاری : کتاب التفسیر : باب قوله "ان الله عنده علم الساعة" (۴۷۷۷)]

ہیں اور ہر طرف خوشحالی اور مال و دولت کی فراوانی عیاں ہے۔

(۳) کئی لوگ جو ظاہر بھکاری ہوتے ہیں مگر حقیقت منکشف ہونے پر پتہ چلتا ہے کہ یہ بھکاری تو ”لاکھوں“ میں کھیلنے والا ہے۔ چند روزیہ واقعہ اخبارات کی زینت بنا کہ سرحد کے کسی علاقے میں کوئی بھکاری ”ذاتی کار“ پر بھیک مانگنے کے لئے آتا ہے اور بھیک مانگنا ایسا نفع بخش کاروبار ہے جس میں گھمالے کا سوال ہی نہیں اسی لئے بہت سے ”بٹے کئے“ افراد بھی بڑی تیزی سے اس پھیسے سے منسلک ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس ”لعنت“ سے محفوظ رکھے۔ (آمین)



(۵۲): فلک بوس عمارتیں بنانے میں مقابلے

بازی ہوگی

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْطَاقَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی..... حتیٰ کہ لوگ فلک

بوس عمارتیں تیار کروانے میں مسابقت کریں گے۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَإِذَا

تَطَاوَلَ رِعَاةُ الْأَيْمِلِ الْبَيْتَانِ فِي الْبُنْيَانِ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب سیاہ قام چرواہے اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک

دوسرے پر بازی لے جائیں تو یہ قیامت کی نشانیوں سے ہے۔“ (اسکے بعد قیامت قریب ہوگی)۔

(۳): ایک روایت میں ہے کہ

”جب تم دیکھو گے کہ جسم و بدن اور پاؤں سے نکلے، فقیر غریب اور بکریوں کے چرواہے، بڑی بڑی

عمارتیں بنانے میں مسابقت کریں گے۔“ (تو قیامت قریب ہے)۔ (۳)

(۴): ایک روایت میں ہے کہ

”عمارتوں والے بڑی بڑی عمارتیں بنوانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔“ (۴)

(۱) [بخاری: کتاب الفتن (۷۱۲۱) مسلم (۱۰) احمد (۷۰۱/۲) شعب الایمان (۱۰۷۰۱)]

[الادب المفرد (۴۴۹)]

(۲) [بخاری: کتاب الایمان (۵۰) مسلم (۱۰) احمد (۳۳/۱) ابو داؤد (۴۶۹۶) ترمذی

(۲۶۱۰) نسائی (۵۰۰۱) ابن ماجہ (۵۱)]

(۳) [مسلم: کتاب الایمان (۱۰) احمد (۳۹۶/۱)]

(۴) [احمد (۲۲۴/۴)]

فوائد

- (۱) فلک بوس عمارتوں کی تعمیر قرب قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) مذکورہ نشانی ایک عرصہ سے ظاہر ہو چکی ہے۔
- (۳) ضرورت اور ناگزیر حالات کے مطابق وسیع، عریض اور بقدر ضرورت بلند و بالا عمارت بنانے پر کوئی حرج نہیں کیونکہ ضروریات، ممنوعات کا جواز فراہم کر دیتی ہیں۔
- (۴) نئی نئی ایجادات اور مضبوط مسالہ جات کی بنا پر نہایت بلند و بالا اور سینکڑوں منزلوں پر محیط فلک بوس عمارتوں کی موجودگی علامت قیامت ہونے کے باوجود ایک عجوبہ سے کم نہیں۔
- (۵) بہت سے افراد اور کمپنیاں فخر و مباہات، یادگار اور مین الاقوامی ریکارڈ کے لئے آسمانی بنیادوں پر فلک بوس عمارتیں (Buildings) تیار کرواتے ہیں۔ لاہور کا ”مینار پاکستان“ اور پیرس کا ”ہافل ٹاور“ وغیرہ اسی کی منہ بولتی مثالیں ہیں جبکہ ایسے ہی ایک سو دس (۱۱۰) منزلوں پر محیط امریکہ میں ورلڈ ٹریڈ سنٹر (W.T.C) کے جڑواں ٹاورز جو درحقیقت خدائے واحد کی کبریائی اور حاکمیت کو کھلا چیلنج تھے، ایک خطرناک تباہی سے دوچار ہو کر دوسروں کے لئے نشانِ عبرت بن چکے ہیں۔



(۵۳): قرطاس و قلم (نشر و اشاعت) کا ظہور

(۱) ﴿عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْحَاصَةِ وَقَسْوُ التَّحَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التَّحَارَةِ وَقَطْعَ الْأَرْحَامِ، وَشَهَادَةَ الزُّورِ وَكِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُورَ الْقَلَمِ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب صرف مخصوص لوگوں کو سلام کہا جائے گا، تجارت اس قدر پھیل جائے گی کہ عورت تجارت میں اپنے خاوند کا ہاتھ بٹائے گی، رشتہ داری توڑی جائے گی، جمہوری گواہی دینی جائے گی، حق چھپایا جائے گا اور قلم کا ظہور (پھیلاؤ) ہو جائے گا۔“

(۲) ﴿عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُقْسُوا لِمَالٍ وَيَكْتُمُوا..... وَيَلْتَمِسُ فِي الْحَقِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبَ فَلَا يُؤَخِّدُ﴾ (۲)

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ مال و دولت کی ریل پھیل ہوگی..... تاجر آدمی (خرید و فروخت کی کلمت پڑت کے لئے) بہت بڑے قبیلے سے ایک کاتب (Accountant) بھی تلاش نہ کر پائے گا۔“

فوائد

(۱) کتابوں کی کثرت اشاعت قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) مذکورہ نشانی آج پورے عروج پر ہے۔

(۱) [احمد (۵۰۹/۱ - ۳۳۳/۵) حاکم (۴۹۳/۴) مجمع الزوائد (۶۳۵/۷) عبد الرزاق

(۵۱۳۷) بزار (۳۴۰۷) الادب المفرد (۱۰۵۳) السلسلة الصحيحة (۲/۲۴۶/۲)]

(۲) [نسائی: کتاب البیوع: ”باب التَّحَارَةِ“ (۴۴۶۱) منحة المعبود (۱۱۲/۲)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۳) کسی وقت میں قلم و سیاہی کے ذریعہ ہاتھوں کے ساتھ بڑے بڑے کاغذات پر تصنیف و تالیف کا کام لیا جاتا تھا جو یقیناً جوئے شیر لانے کے مترادف تھا مزید برآں مختصر سے کام کے لئے مہینوں بلکہ سالوں کا عرصہ درکار ہوتا تھا مگر آج صورتحال یکسر مختلف ہے کمپیوٹر اور پریس مشینوں کے ذریعے سالوں کا کام مہینوں بلکہ ہفتوں اور دنوں میں پایا تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے۔ اسی لئے ہر طرف لٹریچر، رسالے، کتابیں، اشتہارات، ڈائریاں وغیرہ بکثرت دکھائی دیں گی۔ علاوہ ازیں تقریباً ہر گھر میں مخصوص طرز فکر کی حامل کتب پر مشتمل ایک لائبریری لازماً موجود رکھتی ہے مگر اس سب کے باوجود ”علم“ تیزی سے اٹھ رہا ہے اور جہالت میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے اس لئے کہ علم محض کتابوں کے بوجھ سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ انہیں پڑھنے اور کھگانے سے حاصل ہوتا ہے۔

(۴) دوسری حدیث عنوان سے تعلق نہیں رکھتی بلکہ بظاہر متضاد معلوم ہوتی ہے جس کی تطبیق کئی طرح سے دی جاسکتی ہے۔ مثلاً :-

- (۱) دونوں الگ الگ وقت پر رونما ہونے والی ایک دوسرے کے برعکس نشانیاں ہیں۔
- (۲) یا نشر و اشاعت تو بھر پور ہوگی مگر کاتب نہیں ملیں گے اور کمپیوٹر کے دور میں کاتبوں کی اہمیت بہر حال متاثر ہو چکی ہے۔
- (۳) لوگوں میں تعلیم و تعلم کا رجحان منقود ہو جائے گا جیسا کہ موجودہ حالات میں بچوں کو شروع سے کام کاج میں مصروف کر دیا جاتا ہے اور وہ اپنا نام لکھنے سے بھی محروم ہوتے ہیں۔



(۵۴) عقل پرست استاد بن جائیں گے

(۱): ﴿عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْخُمَيْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ ثَلَاثًا: إِحْدَاهُنَّ، أَنْ يُلْتَمَسَ الْعِلْمُ عِنْدَ الْأَصَاغِرِ ﴿(۱)﴾

حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی تین نشانیاں ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ“

”صغیر“ (عقل پرست) سے علم طلب کیا جائے گا۔ عبد اللہ بن مبارک سے پوچھا گیا کہ صغیر کون

ہے؟ آپ نے فرمایا: صغیر وہ ہے جو مجر داپنی رائے سے بات کرے۔ وہ نہیں جس سے بڑی عمر کا

(آدمی) روایت کرے۔“

(۲): حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”لوگ ہمیشہ خیر میں رہیں گے جب تک وہ اصحاب محمد ﷺ (صحابہ رضی اللہ عنہم) اور سلف سے علم حاصل

کرتے رہیں گے اور جب وہ ”صغیر“ (لوگوں) سے علم حاصل کریں گے اور ان کی خواہشات منشر

ہو جائیں گی تو وہ ہلاک ہو جائیں گے۔“ (۲)

فوائد

(۱) عقل و خواہش کے پھاریوں کو ”امام الدرہم، فقیہ العصر“ اور ”شیخ الكل“ بنا لیا جانا قرب

قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) ایک عرصہ سے اس نشانی کے خدو خال خاصی حد تک نمایاں ہوتے چلے آ رہے ہیں۔

(۳) ”صغیر“ سے مراد کم عمر نہیں بلکہ کم علم ہے جو نقص علم کو چھپانے کے لئے محض عقل و خواہش کا

سہارا لیتا ہے حالانکہ ”شیطان“ نے بھی یہ سہارا لینے کی کوشش کی مگر یہ سہارا اس کے لئے وبال جان

(۱) [کتاب الزهد: لعبد الله بن المبارك (۶۱) صحيح الجامع الصغير (۲/۲۴۳) الفتح الباری

[(۱۴۳/۱)]

(۲) [کتاب الزهد (۸۱۰)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ثابت ہوا اور وہ قیامت تک ”مردودین“ قرار پایا۔

(۴) تمام مسائل و اختلافات کا حل ”کتاب و سنت“ میں موجود ہے۔

(۵) کتاب و سنت کے مقابلے میں ذاتی یا شخصی عقل و قیاس کو کسی تکلی یا سبانی تعصب کی بنا پر راجح

قرار دینا شیطانی سنت ہے جس سے اجتناب کرنا ہی اصل ”مسلمانی“ ہے۔



سال ہفت کے برابر ہفتہ دن کے اور دن ایک گھنٹہ کے برابر ہو کر گزرے گا۔

(۲) مجازی : مجازی معنی میں کئی اقوال منقول ہیں :-

(۱) زمانہ (وقت) برکت سے خالی ہو جائے گا سارا سارا دن صرف ایک آدھ کام میں گذر جائے

گا جبکہ بہت سے کام ادھورے کے ادھورے رہ جائیں گے۔

(۲) لوگ عیش و عشرت میں اس قدر منہمک ہوں گے کہ وقت گزرنے کا اندازہ بھی نہ ہوگا اور

ایسی حالت اس وقت ہوگی جب حضرت عیسیٰ کا نزول اور امام مہدی کا خروج ہو جانے کے بعد ہر

طرف امن و امان اور مال و دولت کی بہاریں ہوں گی۔ علاوہ ازیں یہ تجربے سے ثابت ہے کہ

مشقت و تکلیف میں مختصر وقت بھی خاصا طویل اور گراں ہو کر گذرتا ہے۔

(۳) دن اور رات عین برابر ہو جائیں گے۔

(۴) عمریں چھوٹی ہو جائیں گی جیسا کہ پہلے وقتوں میں عمریں خاصی لمبی ہوا کرتی تھیں۔

(۵) شر اور فساد قریب سے قریب تر ہوتا جائے گا۔

(۶) بڑی و بھری راستے قریب تر ہو جائیں گے جنہیں کم سے کم وقت میں باسانی عبور کیا جاسکے گا

جیسا کہ موجودہ دور میں ہوائی جہاز اور جدید بحری جہازوں کی بدولت یہ سہولت میسر ہے کہ مہینوں کا

سفر دنوں بلکہ گھنٹوں میں طے کر لیا جاتا ہے۔

مذکورہ دونوں قسموں میں سے اگر دوسری (مجازی) قسم مراد لی جائے تو اس میں موجود تمام پہلو اور

نکات و انکار ایک عرصہ سے منظر عام پر آچکے ہیں لیکن اگر اس سے پہلی (حقیقی) قسم مراد لی جائے یعنی

”نبی الحقیقت وقت بڑی سرعت سے گزرنے لگے گا“ تو یہ علامت قیامت تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔

راجح پہلو

مذکورہ حدیث کو حقیقی معانی پر محمول کرنا ہی راجح معلوم ہوتا ہے کیونکہ (حدیث نمبر ۱) اور اس جیسی

دیگر احادیث میں ایک عمومی (Generally) بات بتائی گئی ہے کہ :-

﴿بَتَقَارِبُ الزَّمَانِ﴾

”زمانہ قریب آجائے گا۔“

مگر کچھ صحیح احادیث میں اس عموم کی تشریح (Explanation) بھی موجود ہے جیسا کہ (حدیث نمبر ۲) سے ظاہر ہے کہ سال ماہ برابر، ماہ ہفتہ برابر، ہفتہ گھنٹے برابر اور گھنٹے شعلے برابر ہو کر (بڑی تیزی سے قیامت کی طرف) بڑھے گا۔

علاوہ ازیں صحیح احادیث سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ خروج دجال کے وقت پہلا دن سال برابر، دوسرا ماہ برابر اور تیسرا ہفتہ برابر (بڑا) ہو کر گزرے گا۔

اگر فی الواقع دن بڑا ہو سکتا ہے تو چھوٹا ہونا کیونکر بعید از قیاس قرار دیا جاسکتا ہے۔



(۵۶): بازارِ قریب قریب ہوں گے

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَظْهَرَ الْفِتْنُ، وَيَكْثُرَ الْكِبْذُ، وَيَتَقَارَبَ الْأَسْوَاقُ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ فتنے ظاہر ہوں گے، جھوٹ بکثرت بولا جائے گا اور بازار قریب قریب ہو جائیں گے۔“

فوائد

- (۱) بازاروں کا قریب قریب ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) بازاروں کے قریب ہونے کے مختلف مفہوم اخذ کیے جاسکتے ہیں مثلاً :-
 - (۱) فی الواقع بازار ہر گھر کے قریب ہوگا جیسا کہ موجودہ دور میں تقریباً ہر گلی محلے میں بازار موجود ہوتا ہے جہاں سے ہر طرح کا سودا سلف باسانی خریداجاسکتا ہے۔
 - (۲) ایک بازار دوسرے بازار کے قریب ہوگا اس کی مثال بھی منظر عام پر موجود ہے۔ ایک بازار سے نکل کر دوسرے میں داخل ہوں تو وہاں پہلے سے زیادہ سامان ضروریات کھرا دکھائی دیتا ہے۔
 - (۳) بازار انسانی استطاعت (Access) کے لحاظ سے قریب ہوں گے یعنی جس طرح موجودہ ترقی یافتہ دور میں گھر بیٹھے کمپیوٹر (انٹرنیٹ) کے ذریعے ساری دنیا کے بازاروں اور منڈیوں کے سودوں کا ریٹ باسانی معلوم کیا جاسکتا ہے۔ علاوہ ازیں انٹرنیٹ سسٹم کے ذریعے دنیا کے کسی بھی کونے، خطے میں خرید و فروخت (Business) کیا جاسکتا ہے جو کچھ عرصہ پہلے ناممکن الوقوع معلوم ہوتا تھا۔



(۵۷): لوٹنی اپنے مالک کو جنم دے گی

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: مَا الْمَسْئُورُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ سَأُحَدِّثُكَ عَنْ أَسْرَاطِهَا، إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ ایک دن لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور عرض کرنے لگا: یا رسول اللہ! قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس سے سوال کیا گیا ہے وہ بھی سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا البتہ میں تمہیں وقوع قیامت کی کچھ نشانیاں بتاتا ہوں:-
”جب لوٹنی اپنی مالک کو جنم دے گی۔“ (تو قیامت قریب ہوگی)۔

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ..... إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رَبَّتَهَا﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ایک دن اللہ کے رسول ﷺ لوگوں کے سامنے تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آ کر کہنے لگا..... (تو) آپ ﷺ نے فرمایا) جب لوٹنی اپنے مالک کو جنم دے گی تو یہ قیامت کی نشانیاں میں سے ہے۔“

فوائد

- (۱) لوٹنی کا اپنے مالک کو جنم دینا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) بعض روایات میں مالک اور بعض میں مالک کو جنم دینے کا ذکر ہے البتہ لیکن مفہوم دونوں کا ایک ہے۔

(۱) [بخاری: کتاب الایمان: ”باب سؤال جبریل النبی عن الایمان والاسلام والاحسان“ (۵۰)
مسلم (۹۳) احمد (۵۲۰/۲ - ۵۶) ابو داؤد (۴۶۹۶) ترمذی (۲۶۱۰) نسائی (۵۰۰۱) ابن
ماجہ (۵۱) ابن حبان (۱۷۳) طیالسی (۲۱) شعب الایمان (۳۹۷۳)]

(۲) [اصحیح کلمہ لا لا لا] سے مسلم بن کلثوم الاصل فرما ہے ابو ہریرہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۳) ”لوٹڑی اپنے مالک کو جنم دے گی“ اس کے کئی مفہوم شارحین سے منقول ہیں۔ مثلاً :-

(۱) اسلام پھیل جائے گا اور مشرکین پر غلبہ پالیا جائے گا اور ان کی عورتوں کو لوٹڑی غلام بنا لیا جائے گا جن سے پیدا ہونے والے بچے لوٹڑی کے مالک ہوں گے کیونکہ وہ بچے لوٹڑی کے مالک کے نطفے سے ہیں۔ (۱)

(۲) حافظ ابن کثیرؒ اور حافظ ابن حجرؒ سے بعید از قیاس قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ”اس قول میں نظر ہے کیونکہ جب یہ پیش گوئی کی گئی تو اس وقت مذکورہ صورت موجود تھی جبکہ آپ ﷺ کی مراد کوئی ایسی صورت ہے جو اس وقت موجود نہیں تھی بلکہ قیامت کے قریب رونما ہوگی۔ (۲)

(۳) جنگیں بکثرت ہوں گی اور لوٹڑی غلام بھی بکثرت ہوں گے۔ لوٹڑیوں کی بکثرت خرید و فروخت ہوگی جبکہ بچے مالکوں کے ہوں گے پھر وہی اولاد اپنی ہی ماؤں کو لوٹڑیوں کی حیثیت سے خرید لائیں گے لیکن اولاد اور ماں کو حقیقت حال کا علم نہیں ہوگا۔ (ایضاً)

(۴) ”لوٹڑی مالک بنے گی“ کا مفہوم یہ ہے کہ اولاد ماں کا حکم نہیں مانے گی بلکہ نافرمان اولاد ماں کے ساتھ لوٹڑیوں کا سلوک کرے گی۔ (ایضاً) حالانکہ ماؤں کی نافرمانی بھی نبی کریم ﷺ کے دور میں موجود تھی جس سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

(۵) راجح مفہوم :

اس جملے کو حقیقت پر محمول کیا جائے کہ نبی الواقع لوٹڑی اپنے مالک کو جنم دے گی اور آج کے سائنسی دور میں یہ سب کچھ ثابت ہو چکا ہے۔ لوگ کرائے پر عورت حاصل کر کے اپنے نطفے اس کے رحم میں رکھوا دیتے ہیں پھر وہ اس عورت کے رحم میں پرورش پا کر جنم لیتا ہے حالانکہ عورت کی حیثیت ملازمہ (نوکرانی) کی ہی ہوتی ہے جبکہ جنم پانے والا اس کے مالک کا بچہ ہونے کی وجہ سے عورت کا بھی مالک ہوتا ہے۔

(۱) [معالم السنن (۶۷/۷) فتح الباری (۱۲۲/۱) شرح نووی (۱۰۸/۱)]
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۷۸) دنیا سے محبت اور موت سے نفرت

ہوگی

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا ثَوْبَانُ! كَيْفَ أَنْتَ إِذَا تَدَاعَتْ عَلَيْكَ الْأُمَّمُ كَتَدَاعِيَكُمْ عَلَى قِصْعَةِ الطَّعَامِ يُصَيَّبُونَ مِنْهُ قَالَ ثَوْبَانُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنْ قَلْبِي بِنَا؟ قَالَ: لَا، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنْ يُلْقَى فِي قُلُوبِكُمُ السُّوْهُنُ قَالُوا: وَمَا السُّوْهُنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ حُبُّكُمْ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَتُكُمْ الْقِتَالَ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ثوبان سے کہا، اے ثوبان! اس وقت تمہارا (مسلمانوں کا) کیا حال ہوگا جب (کافر) امتیں تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح تم کھانے کے برتن پر ٹوٹ پڑتے ہو؟ ثوبان نے کہا: میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان یا رسول اللہ! کیا اس وقت ہم قلت میں ہوں گے؟ فرمایا: نہیں بلکہ تم کثرت میں ہو گے لیکن اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں دھن ڈال دیں گے۔ صحابہ نے پوچھا: یا رسول اللہ! دھن کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دنیا سے محبت اور جہاد سے نفرت۔“

ایک روایت میں ہے کہ:

”دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔“

فوائد

(۱) دنیا سے محبت اور موت سے نفرت قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور وقوع پذیر ہے۔

(۱) [احمد (۴۷۳/۲) ابو داؤد: کتاب الفتن والملاحم (۴۲۹۷) مجمع الزوائد (۶۶۳/۷) ابن ماجہ (۴۱۰۰) ترمذی (۲۶۱۰) نسائی (۱۰۰۰) بیہقی (۱۰۰۰) حاکم (۱۰۰۰) مستدرک (۱۰۰۰) مشتمل مفت آن لائن مکتبہ]

(۳) مسلمانوں کی شکست و ریخت کا بنیادی سبب ”دنیا سے محبت اور جہاد سے نفرت“ بتایا گیا ہے۔
 (۴) آج مسلمان ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں کہہ ارضی پر ہر طرف مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں کشمیر ہو یا فلسطین، بوسنیا ہو یا چین یا ہر جگہ مسلمان کشت و خون کا شکار ہیں۔
 موجودہ دنوں میں افغانستان کے خلاف بھی ساری اہم کافرہ مل کر چڑھ دوڑی ہیں اور نئے عوام کے خون سے ہولی کھیلی جا رہی ہے۔

(۵) ذلت و پستی اور ظلم و ستم سے محفوظ ہونے کے لئے وسیع پیمانے پر جہادی قوت، ٹیکنالوجی، جدید وسائل اور مجاہدانہ سیرت و کردار کے حامل افراد کی ضرورت ہے جو پوری حکمت عملی اور وقت کے تقاضوں کے ساتھ امت مسلمہ کی صحیح راہنمائی کا بیڑہ اٹھائیں۔



(۵۹): نیک لوگ معدوم (Unseen) ہو

جائیں گے

(۱): ﴿عَنْ مُرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَلِأَوَّلٍ وَيَبْقَى خُفَّالَةٌ كَخُفَّالَةِ الشَّعِيرِ أَوْ النَّمْرِ، لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بِأَلَّةٍ﴾ (۱)

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے رخصت (فوت) ہوتے جائیں گے اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جس طرح جو کا بھوسہ یا ردی کھجور باقی رہ جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فضول لوگوں) کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے۔“

(۲): ﴿عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْرَبُونَ فِيهِ عُزْرَتَةٌ تَنْقِي مِنْهُمْ خُفَّالَةً قَدْ مَرَّحَتْ عُهْدَهُمْ وَأَمَانَتَهُمْ وَاخْتَلَفُوا فَكَانُوا هَكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ﴾ (۲)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا (عبداللہ رضی اللہ عنہ) سے روایت برے ہیں کہ ”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان کی خوب چھانٹی، صفائی (Purification) کی جائے گی تو فضول لوگ باقی رہ جائیں گے (جبکہ نیک لوگ معدوم ہو جائیں گے) پھر آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو باہم ملا کر فرمایا: اس طرح ان کے وعدے اور امانتیں خلط ملط ہو کر رہ جائیں گے اور وہ اختلافات کا شکار ہو جائیں گے۔“

(۳): اسی طرح کی ایک روایت حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے اور اس میں یہ

(۱) [بخاری: کتاب الرقاق: ”باب ذهاب الصالحين“ (۶۴۳۴)]

(۲) [احمد (۲۸۹/۲ - ۲۹۱) ابو داؤد: کتاب الفتن والملاحم (۴۳۴۲) ابن ماجہ (۱۰۰۵)]

حاکم (۴۸۱/۴) الترغیب (۱۲۴/۱) مشکل الآثار (۲۱۹/۳)]

اضافہ ہے:-

”یا رسول اللہ! پھر (ایسے وقت) ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے ڈرو، جسکی کا کام کرو، برائی سے دور رہو اور لوگوں کو چھوڑ کر بالخصوص اپنی فکر کرو۔ (ایضاً)

(۴): حضرت نضیب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ نے لایلہ الا اللہ (اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں) پڑھ کر فرمایا: ”عرب کے لئے اس شر سے ہلاکت ہے جو قریب آن پہنچا ہے“..... آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جب کہ ہمارے درمیان صالح لوگ بھی موجود ہوں گے؟ فرمایا: ”ہاں! جب خیابثت بہت بڑھ جائے گی۔“ (۱)

(۵): حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ دنیا پر ذلیل ابن ذلیل (لوگوں) کا غلبہ ہو جائے گا۔“ (۲)

(۶): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ﴾ (۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی مگر صرف بدترین لوگوں پر۔“ (قائم ہو گی کہ جب نیک لوگ معدوم ہوں گے)۔

(۷): عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”وہ لوگ سب سے بدتر ہیں جن کی زندگی میں قیامت برپا

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: باب قول النبی ”ویل للعرب من شرقد اقترب“ (۷۰۵۹)]

(۲) [احمد (۵۳۵/۵) مجمع الزوائد (۶۳۰/۷) عبد الرزاق (۳۱۶/۱۱) السلسلة الصحيحة (۹/۴)]

(۳) [مسلم: کتاب الفتن: ”باب قرب الساعة“ (۲۹۴۹) احمد (۴۹۲/۱) شرح السنه (۴۶۱/۷)]

فوائد

- (۱) نیک لوگوں کا معدوم (Unseen) ہو جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) موجودہ حالات میں قیامت کی مذکورہ نشانی خوب واضح ہو چکی ہے۔
- (۳) اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق میں سے نیک صالح لوگ ہی پسند ہیں اور جب رفتہ رفتہ صلحاء و مشرقا کا اختتام ہو جائے گا تو قیامت قائم ہو جائے گی جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :-
 ”اللہ ان کو عذاب نہ دے گا اس حال میں کہ وہ استغفار کرتے ہوں۔“ [الانفال : ۳۳]
- (۴) کاروبار دنیا نیک لوگوں کی بدولت قائم ہے۔
- (۵) فضول لوگوں کی نشانی یہ ذکر کی گئی ہے کہ وہ دیانت و امانت، عہد و وفا، سچائی اور راست گوئی جیسے اوصاف کریمہ و اخلاق حسنہ سے محروم ہوں گے۔
- (۶) موجودہ دور میں تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دینا تو کجا، اسلام پر عمل کرنا بھی خاصا مشکل ہو چکا ہے۔
- (۷) جب لوگوں میں فتنہ فساد، اختلافات اور عملی بے راہ روی کی جڑیں مضبوط ہو جائیں تو ایسے حالات میں اپنے دین و ایمان کی فکر کرنا دوسروں کی اصلاح کی نسبت زیادہ ضروری ہے۔
- (۸) اگر حالات اجازت دیں تو بقرہ راستطاعت ”تبلیغ دین“ کی خدمت سرانجام دینا اللہ تعالیٰ کی نظروں میں انتہائی پسندیدہ عمل ہے۔
- (۹) نیک لوگ یک دم معاشرے (دنیا) سے غائب نہیں ہوں گے بلکہ یہ افسوسناک حالت رفتہ رفتہ نمودار ہوگی اور تجربہ شاہد ہے کہ دینی خاندان بڑی سرعت سے اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں۔
- (۱۰) قیامت کی مذکورہ نشانی برحق ہے مگر ہمیں اپنے رویے سے نیک صالح افراد کا نمونہ پیش کرنا چاہیے اور ”نیکی“ کا نام و نشان زندہ رکھنے کے لئے ہمیں چاہیے کہ اپنی نسل نو کو دینی تعلیم و تربیت کی سعادت سے بہرہ مند ہونے کے تمام مواقع فراہم کریں۔

(۱) [بخاری : کتاب الفتن : ”باب ظہور الفتن“ (۷۰۶۷) احمد (۷۱/۱) مجمع الزوائد

(۶۰): دین اجنبی ہو جائے گا

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام اجنبی (حالت میں) شروع ہوا تھا اور عنقریب اسی طرح اجنبی ہو کر رہ جائے گا جس طرح شروع ہوا تھا پس اجنبی لوگوں (مسلمانوں) کے لئے خوشخبری ہے۔“

(۲): ﴿عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ، قِيلَ: وَمَنِ الْغُرَبَاءُ؟ قَالَ: النَّزَاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسلام کا آغاز اجنبی (حالت میں) ہوا تھا اور اسی طرح اس کا اختتام بھی اجنبی (حالت میں) ہو گا لہذا اجنبی لوگوں (مسلمانوں) کے لئے خوشخبری ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اجنبی کون ہے؟ فرمایا: جو قبائل (اور وطنوں) سے (بغرض ہجرت) نکل گئے ہوں۔“

(۳): حضرت عبدالرحمن السلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اسلام اجنبی شروع ہوا اور اجنبی حالت پر لوٹ جائے گا لہذا ”اجنبی“ لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔“ پوچھا گیا: اجنبی کون ہیں؟ فرمایا: ”جو لوگوں کے فساد کے

(۱) [احمد (۵۱۲/۲) مسلم (۱۴۵/۶) ابو عوانہ (۱۰۲/۱۵)]

(۲) [احمد (۴۹۸/۱) ترمذی (۲۶۲۹) ابن ماجہ (۴۰۳۶) دارمی (۴۰۲/۲) مشکل الآثار (۶۸۶)]

شرح السنہ (۱۲۵/۱) ابن ابی شیبہ (۱۳۴/۸) النہایہ (۳۳/۱) السلسلۃ الصحیحۃ (۱۲۷/۳)

وقت اصلاح کا کام کرتے ہیں۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایمان سیلاب کی طرح مدینے کا رخ کر لے گا۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اسلام ان دو مسجدوں (کعبہ و مسجد نبوی) کے درمیان اس طرح سکتا آئیگا جس طرح سانپ اپنی بل میں جاسکتا ہے۔“ (۱)

(۴) : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ انجیلی (غرباء) لوگوں کے لئے بشارت فرمائی تو آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ غرباء کون ہیں؟ فرمایا: ”کثیر التعداد بدکاروں میں رہنے والے قلیل التعداد صالح لوگ، جہاں نافرمان زیادہ ہوں اور اطاعت گزار تھوڑے ہوں۔“ (تو وہ اطاعت گزار (غریب) انجیلی ہیں)۔ (۲)

فوائد

- (۱) دین اسلام اور اہل اسلام کا انجیلی (Strange) ہو جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) انجیلی (غریب) کی مختلف احادیث میں مختلف تعریفات (Definitions) کی گئی ہیں۔ مثلاً:

(۱) النزاع من القبائل

”اللہ کے لئے ہجرت کرنے والے“

(۲) الذین يصلحون اذا فسد الناس

”تنته فساد کے وقت لوگوں کی صحیح دین پر اصلاح کرنے والے۔“

(۳) أناس صالحون

”کثیر التعداد (Majority) فساد اور شریر لوگوں میں قلیل التعداد (Minority) شریف،

(۱) [احمد (۱۰۴/۴) (۲۲۸/۱) مجمع الزوائد (۵۳۵/۷) الايمان لابن مندة (۲۰۰/۲) ابو

يعلىٰ (۷۵۶) البزار (۱۱۱۹) أسد الغابہ (۴۵۷/۳) غریب الحدیث للخطابی (۱۷۶/۱)]

(۲) [احمد (۲۳۰/۲) (۲۹۲ - ۲۳۰/۲) طبرانی کبیر (۱۲۲/۱۰) کتاب الزهد (۷۷۵) الجامع الصغیر

(۱۳۴/۲) مجمع الزوائد (۵۳۵/۷) ابن ابی شیبہ (۱۳۴/۸) السلسلة الصحيحة (۱۵۳/۴)]

صالح اور پاکیزہ کردار لوگ۔“

مگر مذکورہ تمام تعریفات کا لخص مشترک ہے یعنی غرباء (اجنبی) وہ لوگ ہیں جو امت میں فتنہ و فساد اور عملی بے راہ روی کے وقت لوگوں کی صحیح نبوی راہنمائی کا بیڑا اٹھائیں گے گو اس نیک مقصد کے لئے انہیں اپنے علاقے، کنبہ قبیلے اور گھراں قربان کر کے ہجرت جیسی سعادت سے بہرہ مند کیوں نہ ہونا پڑے اور ایسے لوگ دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں نہایت قلیل تعداد میں ہوں گے اس لئے انہیں اجنبی (غرباء) کے خطاب سے نوازا گیا ہے۔

(۳) اسلام بوقت آغاز اجنبی تھا یعنی اسلام قبول کرنے والے اقلیت میں تھے مگر آہستہ آہستہ یہی اسلام نصف سے زیادہ دنیا پر چھا گیا اور آج عیسائیوں کے بعد مسلمان اکثریت میں ہیں مگر قبل از قیامت اسلام دوبارہ اجنبی ہو جائے گا حتیٰ کہ وہ چند ایک لوگ ہی مسلمان رہ جائیں گے جو حضرت عیسیٰ کے ساتھ مل کر دجال کے خلاف جہاد کریں گے پھر یا جوج ماجوج سے بچنے کے لئے ایک پہاڑ (کوہ طور) پر پناہ لیں گے۔



(۶۱): لوگ بدل جائیں گے

(۱): ﴿عَنْ مَرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَأَلَاؤُا وَتَبَقَى حُمْفَالَةٌ كَحُمْفَالَةِ الشَّعْبِيرِ أَوْ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ بَالَةً﴾ (۱)

حضرت مرداس ؓ بیان کرتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے گذرتے چلے جائیں گے اور فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جس طرح جو کا بوسہ یاردی کجور باقی رہ جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی کچھ پرواہ نہیں کریں گے۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَتَبْتِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتَّىٰ لَوْ دَخَلُوا أَحْرَضَ لَتَبْتِعْتُمُوهُمْ﴾ (۲)

حضرت ابوسعید ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تم پہلے لوگوں کے طور طریقے اس طرح اختیار کرو گے جس طرح بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ (ساندہ) کے گل میں داخل ہوئے تو تم بھی ان کی پیروی کرو گے۔“

(۳): حضرت حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم اپنے امام (خلیفہ، امیر) کو قتل نہ کرو گے اور اپنی تلواروں کے ساتھ آپس میں ہی لڑو گے اور تمہارے بدترین لوگ تمہاری دنیا کے وارث بن جائیں گے۔“ (۳)

(۱) [بخاری: کتاب المغازی: ”باب غزوة الحديدية“ (۴۱۰۶)]

(۲) [بخاری: کتاب احادیث الانبیاء: ”باب ماذکر عن بنی اسرائیل“ (۳۴۰۶) مسلم (۲۶۶۹)]

(۳) [ترمذی: کتاب الفتن: ”باب ما جاء فی الامر بالمعروف“ (۲۱۷۰)]

(۴) : زیر بن عدی ﷺ فرماتے ہیں کہ

”ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حجاج بن یوسف کے مظالم کی شکایت لے کر حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا: ”صبر کرو! تم جس دور سے گزر رہے ہو اس کے بعد آنے والا دور اس سے بھی زیادہ برا ہوگا کیونکہ یہ بات میں نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔“ (۱)

فوائد

(۱) لوگوں کی عادات و صفات، حیثیت و کیفیات اور احوال و کردار کا بدل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) موجودہ دور میں اس نشانی کا ظہور وقوع پذیر ہے۔

(۳) لوگوں کے بدلنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان کی صفات حسنہ صفات سنیہ سے بدل جائیں گی اور ان کے اخلاق و کردار بدنما اور داغدار ہوں گے، یہود و نصاریٰ کے تابع فرمان اور اسلام سے باغی ہوتے جائیں گے۔

(۴) ذمہ داری کا اہل برے لوگوں کو سمجھا جائے گا یا لوگوں کے اعمال بد کی وجہ سے بدترین لوگوں کو ان پر مسلط کر دیا جائے گا۔ ہر حاکم کے بعد آنے والا پہلے سے بھی بدتر ثابت ہوگا۔ الا ماشاء اللہ اور موجودہ حالات و واقعات اس پر گواہ ہیں۔

(۵) ہر آنے والا دور پہلے سے بھی بدتر ثابت ہوگا اس میں زمانے کا قصور نہیں بلکہ یہ لوگوں کی شامت اعمال کا نتیجہ ہوگا۔



(۱) [بخاری: کتاب الفتن: ”باب لا ہائی زمان الا الذی بعدہ شرمہ“ (۷۰۶۸)]

(۶۲): بارش بکثرت ہوگی مگر خیمے

محفوظ رہیں گے

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُنْظَرَ النَّاسَ مَطْرًا لَا تَكُنْ مِنْهُ يَبُوتَ الْمَدْرَ وَلَا تَكُنْ مِنْهُ إِلَّا يَبُوتَ الشَّعْرُ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ لوگوں پر ایک ایسی بارش آئے گی جس سے ہر مٹی کا ڈے کا (پختہ) گھر تو (بھینکنے سے) محفوظ نہیں رہے گا مگر بالوں والے گھر (یعنی خیمے) اس (بارش) سے محفوظ رہیں گے۔“ (یعنی ان پر بارش نہیں ہوگی)۔

فوائد

(۱) قرب قیامت کی ایک نشانی یہ ہوگی کہ پوری کرہ ارضی پر ایک ہی وقت میں موسلا دھار بارش ہوگی مگر اس بارش سے دنیا کے غریب، فقیر، یا مسافر اور مجاہد لوگوں کے کھلے آسمان تٹے گاڑے ہوئے بالوں (اون) کے خیمے محفوظ رہیں گے جبکہ بڑی بڑی مضبوط اور محفوظ عمارتیں اس بارش سے محفوظ نہ رہ سکیں گی۔

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔

(۳) مذکورہ پیش گوئی بلاشبہ انسانی علم و عقل اور تجربے سے ماوراء معلوم ہوتی ہے کہ کسی جگہ ایک ہی بارش ہو مگر خیمے محفوظ رہیں اور مکانات بھیک جائیں لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں وہ ہر چیز پر قادر ہے اور ہمیں بطور مسلمان امان و صدقہ کے سوا چارہ نہیں۔

(۴) کئی مرتبہ دیکھنے میں آیا ہے کہ شہر کے ایک حصے میں خوب بارش ہو رہی ہے مگر دوسرا حصہ محفوظ ہے۔ اگر ایسا ممکن ہے اور فی الواقع اس کا جواب مثبت ہے تو پھر مذکورہ پیش گوئی کے وقوع میں تذبذب کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

(۶۳): بارش بکثرت ہوگی مگر پیداوار

(Production) نہیں ہوگی

(۱): ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُمَطَّرَ النَّاسُ مَطْرًا عَامًا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا﴾ (۱)

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم ہونے سے پہلے (پوری روئے زمین پر) ایک

عام بارش ہوگی مگر (بارش کے باوجود) زمین کچھ نہیں اگائے گی۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَسَبِ

السَّنَةُ بِأَنَّ لَا تُمَطَّرُوا وَلَا يَكْبِتُ السَّنَةُ أَنْ تُمَطَّرُوا وَتُمَطَّرُوا وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قحط سالی یہ نہیں کہ بارش رک جائے بلکہ قحط سالی تو یہ ہے کہ بار بار

بارش ہو مگر زمین نباتات اگانے سے انکار کر دے۔“

فوائد

(۱) قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ موسلا دھار بارش کے باوجود زمین سے پیداوار نہیں ہوگی۔

(۲) بارش اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جس کے ذریعے پانی کی ضرورت بدرجہ اتم پوری ہوتی ہے

اور زمین نباتات اگاتی ہے۔ دراصل زمین سے نباتات اگانا بارش کا خاصہ ہے مگر جب اللہ تعالیٰ

چاہیں گے بارش کے اس خاصے کو سلب کر لیں گے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے آگ کے جلانے کا

خاص اس وقت سلب کر لیا جب حضرت ابراہیم کو آگ میں ڈالا گیا تھا۔

(۱) [احمد (۱۷۷/۳) مجمع الزوائد (۶۳۸/۷) التاريخ الكبير (۳۶۲/۷) حاکم (۴۹۵/۴)]

(۲) | مسلم: کتاب الفتن: ”باب فی سکنی المدینة وعمارتهما قبل الساعة“ (۲۹۰۴) احمد

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۳) قیامت کی مذکورہ نشانی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔

(۴) جس طرح ہارش کے انقطاع سے قحط پیدا ہوتا ہے اسی طرح قیامت کے قریب قحط پیدا ہوگا

مگر بارشیں ”قحط“ سے نجات نہ دیں گی کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان ہوگا۔

(۵) ایک روایت میں ہے :-

﴿ لا تقوم الساعة حتى لا تمطر ﴾ (۱)

”قیامت کے قریب بارش ہوگی نہ نباتات ہوں گی۔“ مگر اس میں ”لا“ کا اضافہ غیر محفوظ ہے۔



(۶۳): قسطنطنیہ (استنبول) کی فتح

(۱): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَشْرِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَتَفْتَحُنَّ الْقُسْطَنْطِينَ فَلْيَنْعَمَ الْأَمِيرُ أَمِيرُهَا وَلْيَنْعَمَ الْحَيْشُ ذَلِكَ الْحَيْشُ﴾ (۱)

حضرت بشر قمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرای سنا: تم ضرور قسطنطنیہ فتح کرو گے اور (بوقت فتح تمہارا) وہ امیر بہترین امیر ہوگا اور وہ لشکر بھی بہترین ہوگا۔“

(۲): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سئِلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تَفْتَحُ أَوْلَى: قُسْطَنْطِينَ أَوْ رُومِيَةَ؟ فَقَالَ: رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدِينَةَ هِرَقْلٍ تَفْتَحُ أَوْلَى بِعَنَى قُسْطَنْطِينَ﴾ (۲)

ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قسطنطنیہ اور روم میں سے کونسا ملک پہلے فتح ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہرقل کا علاقہ یعنی قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔“

(۳): حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بیت المقدس کی آبادی یثرب (مدینہ) کی برابری (کا پیش خیمہ) ہے، مدینے کی برابری جگلوں کا آغاز ہے، جگلوں کا آغاز قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کا خروج (کا نشانہ) ہے۔“ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس (معاذ) کے کندھے یا ران پر ہاتھ مار کر فرمایا: ”یہ باتیں اسی طرح برحق ہیں جس طرح تم یہاں (کھڑے ہو یا) بیٹھے ہو۔“ (۳)

(۴): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) [احمد (۴۵۱/۴) حاکم (۴۶۸/۴) الطبرانی الکبیر (۳۹/۲) التاريخ الکبیر (۸۱/۲)]

(۲) [احمد (۲۳۴/۲) دارمی (۱۳۷/۱) حاکم: کتاب الفتن والملاحم (۴۶۸/۴) الدر المنثور

(۶۰/۶) السلسلة الصحيحة (۳۳/۱)]

(۳) [احمد (۳۰۹/۵) ابو داؤد: کتاب الفتن والملاحم (۴۲۹/۴) حاکم (۴۶۷/۴)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ روی اعماق یا اذابق (ملک شام کے) مقام پر پڑاؤ کریں گے۔ ان کی طرف مدینے سے ایک لشکر (مقابلے کے لئے) نکلے گا جو اس وقت روئے زمین کا سب سے بہترین لشکر ہوگا۔ جب وہ مقابلے پر آئیں گے تو رومی کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو ہم میں سے بے دین ہو گئے ہیں ہم صرف انہی سے لڑنے آئے ہیں۔ مسلمان کہیں گے، قسم خدا کی ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے کہ تمہارے لئے اپنے (ان نو) مسلم بھائیوں کو چھوڑ دیں تو پھر لڑائی چھڑ جائے گی۔ مسلمانوں کا ایک تہائی حصہ پیٹھ دکھا کر بھاگ جائے گا اور ان کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کریں گے۔ ایک تہائی حصہ لڑائی میں شہید ہو جائے گا جو اللہ کے ہاں افضل ترین شہید سمجھے جائیں گے اور ایک تہائی (آخری) حصہ فتح حاصل کرے گا جو کبھی فتنے کا شکار نہیں ہوگا اور پھر یہی قسطنطنیہ کو فتح کر لے گا۔“ (۱)

(۵): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم نے ایسے شہر کے متعلق سنا ہے جس کا ایک حصہ سمندر اور دوسرا حصہ خشکی کی طرف ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: جی ہاں، یا رسول اللہ۔ فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ستر (70) ہزار بنی اسحاق اس کی طرف پیش قدمی کریں گے۔ جب وہ شہر کے پاس پہنچیں گے تو پڑاؤ کر لیں گے اور وہ تیر و تلواریں (اسلحہ) سے لڑائی نہیں کریں گے بلکہ وہ ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہیں گے تو اس شہر کی ایک جانب گر جائے گی پھر وہ ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہیں گے تو وہ ”اللہ واللہ اکبر“ کہیں گے تو اس کی دوسری جانب گر جائے گی۔ پھر وہ ”لا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ کہیں گے تو وہ شہر ان کے لئے کھول دیا جائے گا اور وہ اس میں داخل ہو کر مال غنیمت حاصل کریں گے۔ جب وہ مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو ایک چیخنے والا (شیطان) چیخ کر کہے گا: بلاشبہ جہاں نکل چکا ہے تو وہ لوگ سب مال و دولت چھوڑ کر واپس چلے آئیں گے۔“ (۲)

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: ”باب فی فتح قسطنطنیہ و خروج الدجال و نزول عیسیٰ ابن مریم“

[۲۸۹۷]

(۲) [مسلم (۲۹۲۰) کتاب الفتن: باب لا تقوم الساعة حتی یرجع الرجل من حالہ... مستعمل لغت آل لائن مکتبہ “محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

فوائد

(۱) قسطنطنیہ کا موجودہ نام استنبول ہے جسے شاہِ روم قسطنطین نے اپنا دارالخلافہ بنایا اور اسی کے نام

سے اس کا نام قسطنطنیہ مشہور ہوا۔ قسطنطنیہ اور عموریہ کے درمیان ساٹھ میل کی مسافت ہے۔ (۱)

(۲) حضور نبی کریم ﷺ نے قسطنطنیہ کی طرف پیش قدمی کرنے والے پہلے لشکر کو جنت کی خوشخبری

سنائی ہے جیسا کہ احرامِ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا :-

﴿أَوَّلُ حَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ﴾ (۲)

”میری امت کا وہ پہلا لشکر (جہنم کی آگ سے) بخش دیا گیا ہے جو قیصر کے شہر (قسطنطنیہ) پر حملہ

آور ہوگا۔“

اس پہلے لشکر کا امیر یزید بن معاویہ بن سفیان تھا۔

(۳) نبی کریم ﷺ نے قسطنطنیہ (استنبول) فتح کرنے والے لشکر اور امیر لشکر کو بہترین کے خطاب

سے نوازا ہے۔

(۴) قسطنطنیہ ۸۵۷ھ بموافق ۱۴۵۳ء میں محمد بن مراد جو سلطان محمد الفاتح کے نام سے مشہور

ہے، کے ہاتھوں فتح ہوا۔ اس فتح میں سلطان کے ساتھ دو لاکھ کا فوجی لشکر اور اپنے دور کے تمام

جدید ہتھیار میسر تھے لیکن حدیث کے مطابق اسے تسبیح و تکبیر سے فتح کیا جائے گا اور ہتھیار استعمال

نہیں ہوں گے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ قسطنطنیہ دوبارہ کافروں کے قبضے میں چلا جائے گا اور پھر

مسلمان بلا ہتھیار اسے فتح کریں گے۔

(۵) تسبیح و تکبیر سے فتح ہونے والا شہر یہی قسطنطنیہ (استنبول) ہے کیونکہ حدیث کی تمام علامات

اسی پر چسپاں ہوتی ہیں مگر تا حال یہ پیش گوئی ظاہر نہیں ہوئی تاہم ترکی کی سیکولر ریاست کے اسلام

کے خلاف جارحانہ اقدامات اور اسلام کش پالیسی اسی پیش گوئی کا پیش خیمہ ثابت ہو رہے ہیں۔

(۱) [دیکھئے معجم البلدان (۳۴۷/۴)]

(۲) [بخاری: کتاب الجہاد: باب ما قبل فی قتال الروم (۲۹۲۴)]

(۶۵): روما (اٹلی) فتح ہوگا!

عَنْ أَبِي قَبِيلٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ وَسُئِلَ أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تَفْتَحُ
 أَوْلَا: الْقُسْطَنْطِينِيَّةُ أَوْ رُومِيَّةٌ؟ فَدَعَا عَبْدُ اللَّهِ بِصَنْدُوقٍ لَهُ خَلِقٌ قَانَ فَأَخْرَجَ مِنْهُ كِتَابًا
 قَالَ فَقَالَ: عَبْدُ اللَّهِ بَيْنَمَا نَحْنُ حَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكْتُبُ إِذَا سُئِلَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّ الْمَدِينَتَيْنِ تَفْتَحُ أَوْلَا قُسْطَنْطِينِيَّةٌ أَوْ رُومِيَّةٌ؟ فَقَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَدِينَةُ هَرَقَلٍ تَفْتَحُ أَوْلَا يَعْنِي قُسْطَنْطِينِيَّةً ﴿١﴾
 ابو قبیل فرماتے ہیں کہ

”ہم عبد اللہ بن عمرو کے پاس تھے کہ ان سے سوال کیا گیا کہ کون سا شہر پہلے فتح ہوگا قسطنطنیہ یا
 رومیہ (اٹلی)؟ عبد اللہ نے ایک صندوق منگوا کر اس سے ایک کتاب نکالی اور کہا کہ ہم اللہ کے
 رسول ﷺ کے پاس بیٹھے لکھ رہے تھے کہ آپ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا یا
 رومیہ؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہرقل کا شہر قسطنطنیہ پہلے فتح ہوگا۔“

فوائد

- (۱) روم کو روما سے موسوم کیا جاتا ہے جو موجودہ دور میں اٹلی کا دار الحکومت ہے۔ (۲)
- (۲) قیامت کی مذکورہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی لیکن ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح اللہ کے رسول
 ﷺ کی دوسری پیش گوئیوں کے مطابق روم و ایران، مصر و شام وغیرہ فتح ہوئے اسی طرح روما بھی
 فتح ہوگا۔ (انشاء اللہ)
- (۳) روما، قسطنطنیہ کی دوبارہ فتح کے بعد فتح ہوگا۔
- (۴) حق و باطل کی کشمکش جو روز اول سے شروع ہوئی تا قیامت جاری رہے گی، کسی جگہ مسلمان

(۱) [احمد (۲۳۴۱۲) دارمی: "باب من رخص فی کتابۃ العلم" (۴۸۶) حاکم (۴۶۸/۴) الدرر

المنشور (۱۰۶/۶) السلسلۃ الصحیحۃ (۳۳/۱) (۴)

(۲) [دیکھئے محکم البلدان (۱۱۳/۳)]

قبضہ پائیں گے تو کسی جگہ ٹھکست در یخت سے دو چار ہوں گے مگر دنیا کی ساری طاقتیں مل کر بھی امت مسلمہ اور دین اسلام کا استیصال نہیں کر سکتیں!

(۵) حضرت عبداللہ نے اپنی لکھی ہوئی حدیث پڑھ کر جواب دیا جس سے منکرین حدیث کے اس غلط نظریے کی تردید ہوتی ہے کہ دور نبوی میں حدیث لکھی نہیں جاتی تھی! بلکہ بہت سے صحابہ حدیث کو ضبط تحریر میں لانے کا فریضہ انجام دیتے رہے ہیں۔



(۶۶): کفار مسلمانوں پر ٹوٹ پڑیں گے

(۱) عَنْ ثُوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ كَمَا تَدَاعَى الْأَكْلَةُ عَلَى قِضْعَتِهَا قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنْ نَكُونُونَ غَنَاءَ كَغَنَاءِ السَّيْلِ يُسْتَرْعُ انْمَهَابَةٌ مِنْ قُلُوبِ غَدُوِّكُمْ وَيُجْعَلُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنُ قَالَ: قُلْنَا: وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الْحَيَاةِ وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ ﴿١﴾

حضرت ثوبان ؓ بیان کرتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: محقریب (کافر) تو میں تمہارے خلاف اس طرح جمع ہو جائیں گی جس طرح بھوکے کھانے کے برتن پر جمع ہو جاتے ہیں۔ ہم نے دریافت کیا: کیا اس وقت ہم تعداد میں تھوڑے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ ان دنوں تمہاری تعداد زیادہ ہوگی لیکن تم سیلاب کی جھاگ کی طرح ہو جاؤ گے اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمنوں کے دل سے تمہارے رعب و دبدبے کو نکال کر تمہارے دلوں میں (کزوری) دھن ڈال دے گا۔ ہم نے پوچھا: یا رسول اللہ! دھن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دنیا سے محبت اور موت سے نفرت۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لثَوْبَانَ: كَيْفَ أَنْتَ يَا ثَوْبَانُ إِذَا تَدَاعَتْ عَلَيْكُمُ الْأُمَمُ كَتَدَاعِيكُمْ عَلَى قِضْعَةِ الطَّعَامِ يُصَيَّبُونَ مِنْهُ قَالَ ثَوْبَانُ: يَا أُمِّي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَمِنْ قِلَّةٍ بِنَا؟ قَالَ: لَا، أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنْ يُلْطَفُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنُ قَالُوا: وَمَا الْوَهْنُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ حُبُّكُمْ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَتِكُمُ الْقِتَالَ ﴿٢﴾

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ

(۱) [احمد (۳۵۰/۱۵) ابو داؤد: کتاب الفتن والملاحم (۴۲۹۷) المعجم الكبير (۱۰۱/۲) ابن

ابی شیبہ (۶۱۳/۸) حلیۃ الاولیاء (۱۸۲/۱) السلسلة الصحيحة (۶۴۷/۲)]

(۲) [احمد (۴۷۳/۲) مجمع الزوائد (۵۶۳/۷)]

”آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا کہ اللہ کے رسول ﷺ ٹوٹا ہوا ہے، اسے اے ٹوٹا ہوا! اس وقت تمہارا (مسلمانوں) کیا حال ہوگا جب (کافر) اقوام تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح تم کھانے کے برتن پر ٹوٹ پڑتے ہو اور وہ (کفار) تمہیں نقصان پہنچائیں گے۔ حضرت ٹوٹا ہوا ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان، کیا اس وقت ہم قلیل تعداد میں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم اس دن کثیر تعداد میں ہو گے لیکن تمہارے دلوں میں دھن پیدا ہو جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ دھن کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا دنیا سے محبت کرنا اور جہاد و قتال سے نفرت کرنا (دھن) ہے۔“

فوائد

- (۱) کافروں کا مسلمانوں کے خلاف مجتمع ہو جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) موجودہ حالات میں یہ نشانی بدترجہ اتم سامنے آچکی ہے کہ جب سے ”روس“ کے اشتراک اور فوجی تسلط (Domination) کا خاتمہ ہوا ہے تب سے امریکہ اور اس کے تمام گماشتے مسلمانان عالم اور بلاد اسلامیہ کی زمینی اور فکری و نظری سرحدوں پر اپنی پوری قوت و استعداد کے ساتھ حملہ آور ہو چکے ہیں۔
- (۳) تمام خلیجی عرب (اسلامی) ریاستوں کی سرحدوں پر یہود و نصاریٰ کی کڑی نگرانی ہے بلکہ درحقیقت خلیج عدن، خلیج فارس اور خلیج عمان میں امریکی بحری بیڑے ہر طرح کے جدید ہتھیاروں کے ساتھ چاک و چوبند کسی بھی خوفناک حملے کے لئے منتظر کھڑے ہیں۔ اس طرح پورے جزیرہ العرب پر یہود و نصاریٰ کا مکمل کنٹرول ہے۔
- (۴) افغانستان میں طالبان کی اسلامی حکومت کے خلاف امریکہ اور تمام اقوام کفار نے بلا جواز سینکڑوں من بارود برسا کر ہزاروں اور لاکھوں مسلمانوں کو نہایت وحشت و بربریت کے ساتھ تہ تیغ کیا ہے اور ابھی نیچے کھی کسر نکالنے کے لئے تمام فنڈے دہناتے پھرتے ہیں۔
- (۵) امریکہ بد معاش بھارت کو پاکستان کے خلاف اکسار ہا ہے تاکہ موقع پا کر پاکستان کا بھی افغانستان کا سا حشر کریں۔ یا اللہ پاکستان کے مسلمانوں کی حفاظت فرما۔ (آمین)

(۶۷): ہر گھر میں فتنہ داخل ہو جائے گا

﴿عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمَ ، فَقَالَ: أَعُدُّوْا سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَمْ يَنْتَهَ لَا يَبْقَى بَيْتٌ مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ﴾ (۱)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت چڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ قیامت قیامت کی چھ نشانیاں شمار کر لو..... پھر ایک ایسا عام اور تباہ کن فتنہ ہوگا کہ عرب کا کوئی گھر بھی اس کی لپیٹ میں آنے سے محفوظ نہیں رہ سکے گا۔“

فوائد

- (۱) عرب میں فتنہ کا پھیل جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) فتنہ جسمانی یا روحانی ہر دو طرح کا ہو سکتا ہے۔
- (۳) جسمانی فتنے میں قتل و غارت، لوٹ کھسوٹ، دھکے گناہ، کساد بازاری، زنا کاری، فحاشی و عریانی، سود خوری، حرام خوری جیسے عناصر شامل ہیں جو عرصہ دراز سے بتدریج شروع ہو کر بالآخر عرب کے ہر گھر کو اچھی طرح اپنی لپیٹ میں لے چکے ہیں حتیٰ کہ حد و حرم اور حرم مدینہ بھی اس لپیٹ سے محفوظ نہیں۔
- (۴) روحانی فتنے میں بے دینی، بدگلی، شریعت سے دوری، کفار سے دوستی، جھادہ قتال سے بے رغبتی جیسے عوامل شامل ہیں۔
- (۵) فی الواقع موجودہ حالات میں عرب ہر طرح کے فتنے کی لپیٹ میں ہے مزید برآں عیسائی

(۱) (بحاری (۳۱۷۶)، احمد (۳۴۱۶) ابو داؤد (۵۰۰۰) ابن ماجہ (۴۰۹۱) سننک (۴۶۶/۴)

طاقتیں اور قوتیں اور یہودی ذہانتیں اور لیاقتیں ہر طرف سے اہل عرب (Arabian) کا گھیراؤ کر رہی ہیں بلکہ عملی طور پر یہود و نصاریٰ عرب میں پنچے گاڑنے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور 25 سے زیادہ فوجی اڈے قائم کر چکے ہیں جو آنے والے خطرناک حالات کا سگنل (Signal) دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دین پر مجتمع ہو کر ان فتنوں کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)



(۶۸ . ۶۹) عیسائیوں سے ملکر مسلمان تیسرے دشمن سے لڑیں گے پھر عیسائیوں اور مسلمانوں میں جنگ عظیم ہوگی

(۱) : ﴿عَنْ ذِي مَخْزَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : تَصَالِحُونَ الرُّومَ صَلْحًا أَيْنَا تَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا أَيْنَ وَرَأَيْتُمْ قَتْلُومُونَ وَتَغْتَمُونَ (وَتَنْصَرُونَ) ثُمَّ تَنْزِلُونَ بِمَرْجِ ذِي تَلُولٍ فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الرُّومِ فَيَرْقَعُ الصَّلِيبَ (فَيَرْقَعُ رَجُلٌ مِنَ النَّصْرَانِيَّةِ صَلِيبًا) فَيَقُولُ : أَلَا غَلَبَ الصَّلِيبُ ، فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَقْبَلُهُ فَيَعْبُدُ ذَلِكَ تَعْبُدُ الرُّومَ وَتَكُونُ الْمَلَاحِمَ فَيَحْمَعُونَ إِلَيْكُمْ وَيَأْتُونَكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةً مَعَ كُلِّ غَايَةٍ عَشْرَةُ آلَافٍ ﴿۱﴾﴾

حضرت ذی مخرم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم رومیوں کے ساتھ امن والی صلح کرو گے پھر تم اور وہ (رومی) اپنے علاوہ کسی اور (تیسرے) دشمن سے لڑو گے اور (تم کامیاب ہو گے) سلامت رہو گے اور غنیمت حاصل کرو گے پھر تم ایک ٹیلوں والی سرزمین پر پڑاؤ کرو گے۔ (ایک روایت میں ہے کہ تم رومیوں سے مال غنیمت وصول کر کے الگ ایک ٹیلوں والی سرزمین پر جا کر پڑاؤ کرو گے) تو وہاں ایک رومی آئے گا اور صلیب بلند کر کے کہے گا: صلیب غالب آگئی۔ اس بات پر (غضبناک ہو کر) ایک مسلمان اس کی طرف بڑھے گا اور اسے قتل کر دے گا۔ اس بنیاد پر رومی تم سے دھوکہ کریں گے اور (امن معاہدہ توڑ دیں گے) پھر جنگیں چھڑ جائیں گی اور وہ اسی (80) جھنڈوں کے ساتھ تمہاری طرف پیش قدمی کریں گے جبکہ ہر جھنڈے تلے دس (10) ہزار کاشک ہوگا۔“

(۲) : حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) [احمد (۱۲۸/۴) (۴۶۱/۵) ابو داؤد (۲۷۶۷) کتاب الفتن والہلاک (۴۲۹۲) ابن ماجہ

(۴۱۴۰) حاکم (۴۶۷/۴) [محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت سے پہلے چھ علامتیں (Signs) یاد رکھو..... تمہارے اور بنو اسرائیل (ردیوں) کے درمیان صلح ہوگی پھر وہ خرد کریں گے اور وہ اسی جھنڈوں میں تمہاری طرف پیش قدمی کریں گے جبکہ ہر جھنڈے تلے بارہ (12) ہزار کا لشکر ہوگا۔“ (۱)

(۳): حضرت معاذ بن جبل ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بیت المقدس کی آبادی مدینے کی خرابی (کا پیش خیمہ) ہے، مدینے کی خرابی جنگوں کے آغاز (کا نقارہ) ہے، جنگوں کے آغاز (کا انجام) قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح دجال کے خروج (کا اعلان) ہے۔“ (۲)

(۴): حضرت ابو ہریرہ ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ رومی اعماق یا دابق (ملک شام کے) مقام پر پڑاؤ کریں گے ان کی طرف مدینے سے ایک لشکر (بغرض قتال) نکلے گا اور وہ روئے زمین کے سب سے بہترین لوگوں کا لشکر ہوگا۔ جب وہ مقابلے پر آئیں گے تو رومی انہیں کہیں گے: تم ہمارے اور ہمارے ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ جو بے دین ہو (کہ تمہارے پاس آئے) گئے ہیں۔ مسلمان کہیں گے: خدا کی قسم! ہم ہرگز ایسا نہیں کر سکتے کہ اپنے (نو) مسلم بھائیوں کو تمہارے حوالے کر دیں۔ پھر وہ ان سے لڑائی شروع کر دیں گے اور ان کا تہائی حصہ پیٹھ پھیر جائے گا جن کی توبہ اللہ تعالیٰ کبھی قبول نہیں کریں گے جبکہ ایک تہائی لوگ شہید ہو جائیں گے جو اللہ کے نزدیک سب سے افضل شہید ہوں گے اور آخری تہائی لوگ فتح حاصل کریں گے جو کبھی فتنے کا شکار نہیں ہوں گے۔“ (۳)

(۱) [بخاری: کتاب الحزبية: ”باب ما یحذر من الفتن“ (۳۱۷۶) احمد (۳۴۱۶) ابو داؤد

(۲۰۰۰) ابن ماجہ (۴۰۹۱) حاکم (۴۶۶/۴) شرح السنہ (۴۳۰/۷)]

(۲) [احمد (۳۰۹/۵) ابو داؤد: کتاب الفتن والملاحم (۴۲۹۴) حاکم (۴۶۷/۴)]

(۳) [مسلم: کتاب الفتن: ”باب فی فتح قسطنطنیہ و خروج الدجال و نزول عیسیٰ ابن مریم“

(۵) : اسیر بن جابرؓ فرماتے ہیں کہ

”ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ طوفان آیا تو ایک آدمی جو ادب و آداب سے بے بہرہ تھا، ابن مسعودؓ سے پاس آ کر کہنے لگا: قیامت آگئی! اسیر فرماتے ہیں کہ ابن مسعودؓ نیک لگائے ہوئے تھے (یہ سن کر) بیٹھ گئے اور فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ وراثت تقسیم نہیں کی جائے گی اور حصول غنیمت میں کوئی خوشی نہیں ہوگی۔ پھر ملک شام کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا: دشمن مسلمانوں کے خلاف اور مسلمان اپنے دشمن کے خلاف (یہاں) جمع ہو جائیں گے۔ (راوی) میں نے کہا: آپ کی مراد رومی (دشمن) ہیں؟ فرمایا: ہاں! پھر اس لڑائی میں (بہت سے مسلمان) مرتد ہوں گے۔ باقی مسلمان موت کی بیعت کریں گے (اور کہیں گے) ہم غائب ہوئے بغیر واپس نہیں پلٹیں گے۔ پھر وہ لڑائی کریں گے حتیٰ کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی اور دونوں گروہ بلا غلبہ واپس پلٹ جائیں گے اور (موت کی) شرط بھی ختم ہو جائے گی پھر (دوسرے دن) مسلمان موت کی شرط لگائیں گے کہ بلا فتح ہم واپس نہیں جائیں گے اور لڑائی کریں گے حتیٰ کہ رات ان کے درمیان حائل ہو جائے گی اور دونوں گروہ (مسلمان اور رومی) بلا فتح واپس ہو جائیں گے اور شرط بھی ختم ہو جائے گی پھر (تیسرے دن) مسلمان موت اور فتح کی شرط پر نکلیں گے اور شام تک لڑیں گے پھر دونوں گروہ بلا فتح واپسی اختیار کریں گے اور شرط بھی ختم ہو جائے گی پھر چوتھے دن باقی مسلمان ان (رومیوں) کی طرف پیش قدمی کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دشمن کو مغلوب کریں گے اور وہ ایسی لڑائی لڑیں گے کہ اس جیسی کبھی (کسی نے سنی یا) دیکھی نہ ہوگی حتیٰ کہ پردہ ان کے کتڑوں (لاشوں) سے گزرے گا گروہ مر کر گر جائے گا ان (کی لاشوں) سے آگے نہیں بڑھ سکے گا۔ ایک باہر کے اُرسو (100) بیٹے ہوں گے تو واپسی پر ان میں سے ایک ہی باقی بچے گا۔ پھر اس غنیمت پر خوشی حاصل ہوگی اور کوئی وراثت تقسیم کی جائے گی؟ اسی اثناء وہ اس سے بڑی بات سنیں گے کہ ایک منادی (شیطان) ندا لگائے گا کہ وہاں تمہارے اہل

دعیال میں آچکا ہے! اتوں لوگ سب کچھ ہوں چھوڑ کر کہا طوع و عنایت توجہ مناجات کے وقت اللہ جل جلالہ کے کتبہ“

سواروں کو تفتیش کے لئے بھیجیں گے۔“ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”میں ان کے اور ان کے آباء و اجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ (اچھی طرح) پہچانتا ہوں اور یہ (گھڑسوار) اس دن روئے زمین کے سب سے بہترین گھڑسوار ہوں گے۔“ (۱)

(۶) : حضرت جابر بن عمرہ رضی اللہ عنہ، حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم جزیرۃ العرب (والوں) سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس کا فاتح بنا دے گا، پھر تم فارس (ایران) سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس کا فاتح بنا دے گا، پھر تم روم سے لڑو گے اور اللہ تمہیں فاتح بنا دے گا پھر تم دجال سے لڑو گے اور اللہ تمہیں اس پر بھی فتح عطا فرمائے گا۔ پھر نافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اے جابر! ہمارے علم کے مطابق دجال اس وقت تک نہیں نکلے گا جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔“ (۲)

(۷) : حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جنگ (عظیم) کے دن مسلمانوں کا خیمہ (کیمپ) ”غوطہ“ مقام پر ہوگا جو اس شہر کے پاس ہے جسے دمشق کہا جاتا ہے۔“ (۳)

(۸) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”جب جنگیں چھڑ جائیں گی تو اللہ تعالیٰ دمشق (شام) سے ایک لشکر بھیجیں گے جو آزاد کردہ غلاموں پر مشتمل ہوگا مگر وہ سارے عرب کے بہترین گھڑسوار اور بہترین ہتھیاروں سے لیس ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے دین کی مدد فرمائیں گے۔“ (۴)

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: ”باب اقبال الروم فی کثرة القتل عند خروج الدجال“ (۲۸۹۹) احمد

(۵۴۴/۱) حاکم (۵۲۴/۴)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: ”باب ما یكون من فتوحات المسلمین قبل الدجال“ (۲۹۰۰)]

(۳) [احمد (۲۵۲/۵) ابو داؤد: کتاب الفتن والملاحم (۴۲۹۸) الطبرانی الکبیر (۴۲/۱۸)]

(۴) [ابن ماحہ: کتاب الفتن: باب الملاحم (۴۰۸۹) حاکم (۵۴۸/۴) ابن عساکر (۲۵۸/۱)]

فوائد

- (۱) مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان امن و صلح کا معاہدہ ہوگا۔
- (۲) اس معاہدے کے مطابق مسلمان اور عیسائی مل کر کسی تیسرے دشمن کے خلاف نبرد آزما ہوں گے اور فتح حاصل کریں گے۔
- (۳) عیسائی مسلمانوں سے غدر کریں گے اور نو لاکھ ساٹھ ہزار (960000) کا نڈی دل لشکر لے کر حملہ آور ہوں گے۔
- (۴) اس جنگ عظیم کے دو بنیادی محرک ہوں گے اول تو کسی مسلمان کے ہاتھوں ایک عیسائی کا قتل ہونا اور دوسرا کچھ عیسائیوں کا مسلمان ہو جانا جنہیں عیسائی طلب کریں گے کہ ہمارے لوگ واپس کر دو مگر مسلمان ان نو مسلم لوگوں سے دست بردار نہیں ہوں گے۔
- (۵) یہ جنگ عظیم سرزمین شام پر لڑی جائے گی۔
- (۶) اس جنگ عظیم میں مسلمانوں کا ٹیپ شہر دمشق میں غوطہ نامی مقام پر ہوگا۔
- (۷) اس جنگ میں مسلمانوں کے لشکر کا بڑا حصہ مدنی مجاہدوں پر مشتمل ہوگا۔
- (۸) اس جنگ عظیم کا آخری مرحلہ چار دنوں پر محیط ہوگا اور بالآخر چوتھے روز فیصلہ کن مرحلہ ہوگا۔
- (۹) اس جنگ میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد شہادت سے سرفراز ہوگی جبکہ کچھ لوگ (ایک تہائی حصہ) کافروں سے جا ملیں گے جن کی توبہ قبول نہیں ہوگی یا انہیں توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوگی اور عیسائی بھی لاکھوں کی تعداد میں داخل جہنم ہوں گے۔
- (۱۰) اس جنگ میں شہید ہونے والے مسلمان اعلیٰ درجہ شہادت پر فائز ہوں گے۔
- (۱۱) اس جنگ عظیم میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی۔
- (۱۲) یہ جنگ کئی مراحل پر مشتمل ہوگی اسی لئے اس کے لئے جمع کے صیغے (ملاحم) بھی استعمال کئے گئے ہیں۔

(۱۳) اس جنگ میں عیسائیوں کا کلی استعمال نہیں ہوگا البتہ ایک بڑی تعداد کے ہلاک ہو جائیں گے۔
 ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

کے بعد باقی ماندہ حضرت عیسیٰ پر ایمان لا کر مسلمان ہو جائیں گے اور کچھ دجال سے جا ملیں گے۔
 (۱۵) اس پیش گوئی کا ظہور تاحال سامنے نہیں آیا مگر اس کی تیاریاں عروج پر ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ایسے حالات میں اسلام اور سچے مسلمانوں کا ساتھ دیں، جہادی تیاریاں بھرپور کریں، عیسائی بلکہ تمام غیر مسلموں پر اعتبار و انحصار کی پالیسی ختم کریں اور ایمان پر زندہ اور اسلام پر جان دینے کا عزم مصمم کر لیں۔

✽ مذکورہ احادیث کو بعض لوگوں نے طالبان اور امریکہ کے درمیان ہونے والی ”جنگ افغانستان“ پر منطبق کرنے کی کوشش کی ہے لیکن فی الحقیقت ان احادیث کا اطلاق کسی طرح بھی جنگ افغانستان پر نہیں ہوتا۔ تفصیلات کے لئے راقم کی کتاب ”پیش گوئیوں کی حقیقت“ (زیر طبع) کا مطالعہ مفید رہے گا۔



(۷۰): روہی کثرت تعداد (مردم شماری)

میں بڑھ جائیں گے

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ الْفَهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرُو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَقَوْمُ السَّاعَةِ وَالرُّومُ أَكْثَرُ النَّاسِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُو بْنُ الْعَاصِ : أَبْصِرْ مَا تَقُولُ ! قَالَ : أَقُولُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَئِنْ قُلْتُ ذَلِكَ إِنْ فِيهِمْ لِحِصَالًا أَرْبَعًا : إِنَّهُمْ لَا حِلْمَ النَّاسِ عِنْدَ فِتْنَةٍ وَأَسْرَ عُهُمُ إِفَاقَةَ بَعْدَ مُصِيبَةٍ وَأَوْ شَكَّهُمْ كُرَّةً بَعْدَ فَرَّةٍ وَخِيَرَهُمْ لِمُسْكِينٍ وَتَتِيمٍ وَضَعِيفٍ وَخَامِسَةً حَسَنَةً حَمِيمَةً : وَأَنْتَعُهُمْ مِنْ ظَلَمِ الْمُلُوكِ ﴿١﴾

حضرت مستورد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ قیامت سے پہلے روہی (عیسائی) سب سے زیادہ تعداد میں ہوں گے۔ حضرت عمرو نے کہا کہ غور کرو کیا بات کر رہے ہو؟ مستورد نے کہا کہ میں تو وہی کہہ رہا ہوں جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ عمرو نے کہا کہ اگر تو کہتا ہے (تو ج ہے) کیونکہ عیسائیوں میں چار خصوصیتیں ہیں :-

(۱) مصیبت کے وقت نہایت بردبار ہیں۔

(۲) مصیبت کے بعد سب سے جلدی ہوشیار ہوتے ہیں۔

(۳) بھاگنے کے بعد دوبارہ سب سے پہلے حملہ کرتے ہیں۔

(۴) مسکین، یتیم اور کمزور کے حق میں بہتر ہیں۔

اور ایک پانچویں خصلت بھی ہے جو بہت ہی اچھی ہے کہ یہ سب لوگوں سے بڑھ کر بادشاہوں کے

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب تقوم الساعة والروم اکثر الناس (۲۸۹۸) احمد (۳۱۴/۴)]

ظلم سے روکنے والے ہیں۔“

فوائد

(۱) رومی یعنی عیسائیوں کا سب لوگوں سے بڑھ جانا قیامت کی ایک نشانی ہے جس کا ظہور ہو چکا

ہے۔

(۲) موجودہ اعداد و شمار کے مطابق عیسائی پہلے نمبر اور مسلمان دوسرے نمبر پر ہیں۔

(۳) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے دور میں عیسائیوں میں مذکورہ چار صفات پائی جاتی تھیں مگر

لازمی نہیں کہ ان کی یہ صفات تا قیامت زندہ رہیں بلکہ موجودہ دور میں تو عیسائیوں نے مسلمانوں

سے بدلے چکانے کے لئے کمر کس لی ہے، گواہی تو انہیں دسوا بط پر مسلمانوں کی نسبت زیادہ عمل

درآمد میں آج بھی شہرت رکھتے ہیں۔



(۷۱): دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ

(خزانہ) نمودار ہوگا

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَحْبِسَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ يُقْتَلُ النَّاسُ عَلَيْهِ فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنجُو﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نمودار ہوگا جس پر لوگ جنگ کریں گے اور ہر سو میں سے ننانوے مارے جائیں گے جبکہ ہر بندہ یہ سوچ (کرحصہ لے) رہا ہوگا کہ شاید وہ ایک نجات پانے والا میں ہی ہوں۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْبِسَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قریب ہے جب فرات سونے کا خزانہ ظاہر کرے گا۔ لہذا تم میں سے جو شخص وہاں موجود ہو وہ اس خزانے میں سے کچھ بھی حاصل نہ کرے۔“

(۳): ﴿عَنْ أَبِي كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْبِسَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ: لَيْنَ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لِيُدْهَبَ بِهِ كُلَّهُ قَالَ: فَيَقْتُلُونَ عَلَيْهِ فَيَقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةِ تِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ﴾ (۳)

(۱) [مسلم (۲۸۹۴)]

(۲) [بخاری (۷۱۱۹) مسلم (۷۲۷۴) احمد (۴۳۸/۲ - ۴۰۶) ابو داؤد (۴۳۱۳) ابن ماجہ ؟ عبد الرزاق (۳۸۲/۱۱)]

(۳) [مسلم (۲۸۹۵) احمد (۸۲۷۲ - ۴۱۵) حلیۃ الاولیاء (۲۵۵/۱) مسند شامی

(۳/۳۶۷) ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کرایا سنا: ”مقرر ہے دو پائے ٹرائے سے سونے کا ایک پہلا نمودار ہو گا جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف مائل دیں گے اور وہ اس (خزانے) کے پاس ہوں گے کہ کہیں گے کہ اگر ہم نے یہ (سونا) گھڑ دیا تو لوگ اسے ملے کر چلے ہیں گے۔ فرمایا: پھر اس کے حصول کے لئے لوگ لڑیں گے اور ہر دو میں سے نانوے مھول ہوں گے۔“

(۱): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا: ”دو پائے ٹرائے سے سونے کے ایک پہلا کے بعد کا نمودار ہے جس کے حصول کے لئے لوگ جنگ کریں گے ہر دو میں سے نانوے مھول ہوں گے۔“ (۲)

نوٹ

(۱) دو پائے ٹرائے سے سونے کے پہلا پائے سے ٹوٹنے کا نمودار ہونا ایامت کی ایک نشانی

+

(۲) مذکورہ نشانی جمال ظاہر نہیں ہوگی۔

(۳) پہلا سے مراد جسمانی پہلا (مالکان) ہی ہے نہ بیرونی۔

(۴) سونے کا پہلا ظاہر کہ قوتِ روحانی سے کہہ سکتے ہیں۔

(۵) اس سونے کے خزانے کے حصول کے لئے نہایت خطرناک جنگ ہوگی جس میں ہر دو میں

سے نانوے مھول ہوں گے۔

(۶) مسلمانوں کو اس جنگ میں شمولیت سے منع کیا گیا ہے۔

(۷) مسلمانوں کو اس خزانے کے حصول سے منع کیا گیا ہے۔

(۸) سونے کے پہلا (خزانے) کا نمودار ہونا موجب فتنہ ہے اور اللہ کی طرف سے ایک

آرائیں ہے۔

(۹) ماضی قریب میں ہونے والی ”گلاب دور“ تصاویر جنگ نہیں تھی جو سونے کے خزانے کے

صول کے لئے لڑی جاتے گی کہ بیرون کو ”پائل روٹ“ کہا جاتا ہے۔

(۱۰) یہود سے مسلمان نبی کریم ﷺ کی ہاتھ پائی کر کے ضرور پالے ضرور خزانے کے صول میں

یہاں جنگ میں تاریخ میں کے کنگز کے ساتھ کسما کسما ہوگا۔



(۷۲، ۷۳): مردِ قلیل اور عورتیں کثیر ہو

جائیں گی

(۱): ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مِنْ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَكْثُرَ الْجَهْلُ وَيَكْثُرَ الزُّنَا وَيَكْثُرَ شُرْبُ الْخَمْرِ وَيَقِلَّ الرَّحَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقِيمَ الْوَاحِدِ﴾ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ علم اٹھا لیا جائے گا، جہالت بڑھ جائے گی، زنا کاری عام ہوگی، شراب بکثرت پی جائے گی، آدمی تھوڑے اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی حتیٰ کہ پچاس (50) عورتوں کے لئے ایک (آدمی) ہی نگران ہوگا۔

(۲): ﴿عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَبَاتَيْنِ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَيَبْرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدَ يَتَّبِعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلْدُنَ بِهِ مِنْ قَلَّةِ الرَّحَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ﴾ (۲)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ ضرور لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ایک شخص سوتالے کر صدقہ کرنے نکلے گا لیکن کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا اور یہ بھی ہوگا کہ ایک مرد کی پناہ میں چالیس چالیس عورتیں ہو جائیں گی کیونکہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت ہو جائے گی۔“

فوائد

(۱) مردوں کی انتہائی قلت اور عورتوں کی کثرت قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۱) [بخاری (۵۲۳۱) احمد (۲۲۲/۳ - ۲۵۵ - ۳۶۶) مسلم (۲۶۷۱) عبد الرزاق (۳۸۱/۱۱)]

دلائل النبوة (۵۴۳/۶) شرح السنہ (۴۱۲۶) ابن ابی شیبہ (۱/۶۶۴/۸)

(۲) [بخاری (۵۴۳/۶) احمد (۲۲۲/۳) مسلم (۲۶۷۱) ابن ابی شیبہ (۱/۶۶۴/۸)]

(۲) [بخاری (۵۴۳/۶) احمد (۲۲۲/۳) مسلم (۲۶۷۱) ابن ابی شیبہ (۱/۶۶۴/۸)]

(۲) مذکورہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔

- (۳) مذکورہ نشانی کے ظہور کی دو صورتیں (دو پہلو) نمایاں طور پر سمجھ آتے ہیں ایک تو یہ کہ قیامت سے پہلے خونریز جنگوں کا سلسلہ شروع ہو گا جسکے نتیجے میں مردوں کی ایک بڑی تعداد جنگوں میں شرکت کی وجہ سے مقتول ہو جائے گی اور بچنے والے مردوں کے مقابلے میں عورتیں زیادہ ہوں گی۔ دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عورتوں کی شرح پیدائش ہنسند۔ مردوں کے بہت بڑھ جائے اور مذکورہ پیش گوئی سے دو چار ہونا پڑے۔
- (۴) چالیس عورتوں پر ایک نگران سے کثرت نساء مراد ہے کیونکہ بعض روایتوں میں چالیس سے زیادہ تعداد بھی مذکور ہے۔



(۷۴): مصر، شام اور عراق اپنے پیغمبر اور

خزانہ روک لیں گے

﴿عَنْ أَبِي مُرَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْعَتِ الْعِرَاقُ بِرَهْمَتِهَا وَقَفِيئِزَهَا وَمَنْعَتِ الشَّامُ مَنَّتِهَا وَدِيَارَهَا وَمَنْعَتِ مِصْرُ إِرْقَبَهَا وَدِيَارَهَا وَعُدُنْتُمْ مِنْ حَوْثِ بَدَأْتُمْ وَعُدُنْتُمْ مِنْ حَوْثِ بَدَأْتُمْ﴾ (۱)

حضرت ابو مریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ملک عراق اپنا درہم اور قلیور روک لے گا، ملک شام اپنا مدی اور دینار روک لے گا، ملک مصر اپنا اردب اور دینار روک لے گا اور تم اسی حالت پہ لوٹ جاؤ گے جس سے تم نے آغاز کیا تھا، تم اسی حالت پہ لوٹ جاؤ گے جس سے تم شروع ہوئے تھے اور تم اسی حال پہ لوٹ آؤ گے جس سے شروع ہوئے تھے۔“

فوائد

- (۱) مصر، شام اور عراق کا اپنے پیمانے اور خزانے روک لینا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) درہم چاندی کے اور دینار سونے کے سکے ہوا کرتے تھے جنہیں بلور نقدی (کرنسی) استعمال کیا جاتا تھا۔
- (۳) قلیور، مدی اور اردب مذکورہ علاقوں کے معروف پیمانے تھے جنہیں وہ کچھ دھرا میں استعمال کیا کرتے تھے۔
- (۴) پہلے یہ ممالک روم و ایران کے ہانگوار تھے پھر اسلام کے ظہور اور فتوحات کے بعد خلافت اسلامیہ کے دائرہ میں داخل ہو گئے تھے۔
- (۵) ”مصر، شام اور عراق اپنے پیمانے اور خزانے روک لیں گے“ اس کے مفہوم کی تفسیر میں ہلال علم کے کئی اقوال ہیں۔ خلا:-

(۱) [مستخرج من كتاب التفسير لابن كثير رحمه الله تعالى في تفسيره ج ۱ ص ۱۰۰] (۲) [مستخرج من كتاب التفسير لابن كثير رحمه الله تعالى في تفسيره ج ۱ ص ۱۰۰]

(۱) ان ملکوں میں اسلام تکمیل جانے کا اور جزیہ موقوف ہو جائے گا۔ (اس صورتحال کا وقوع گذر چکا ہے)۔

(۲) ان ممالک کے سردار و حکام خود سر اور ہائی ہو کر دائمی جزیہ سے انکار کریں گے۔

(۳) ان ممالک میں ارتداد تکمیل جانے کا اور لوگ زکوٰۃ دینے سے انکار کریں گے۔

(۴) ان علاقوں میں خوب فتنہ نساہ اور کشت و خون ہو گا کہ مسلمانوں کا مرکز ان سے فائدہ نہ اٹھا سکے گا۔

(۵) کفار ان علاقوں پر غالب آجائیں گے اور مسلمانوں کی حکومتیں ٹوٹ جائیں گی۔



(۷۵): موت کی تمنا کی جائیگی

(۱) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَهُ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ ایک آدمی دوسرے کی قبر سے گزرے گا تو کہے گا: کاش! اس کی جگہ میں (قبر میں) ہوتا۔“

(۲) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الدُّنْيَانِ إِلَّا الْبَلَاءُ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہیں ہوگی حتیٰ کہ آدمی قبر سے گزرے گا اور اس پر لیٹ کر کہے گا: کاش! میں اس قبر میں ہوتا اور (اس وقت) دین آزمائش کا نام ہوگا۔“

(۳) : ایک روایت میں یہ لفظ ہیں :-

﴿فَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ مَا بِهِ حَب لِقَاءِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ﴾ (۳)

”آدمی کہے گا: کاش! میں اس (قبر کی) جگہ ہوتا اس لئے کہ اسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی (شدید) محبت ہوگی۔“

(۴) : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يغبط اهل القبور (۷۱۱۵) مسلم (۷۳۰۱)]

احمد (۳۱۱/۲) الموطا (۵۳) عبد الرزاق (۴۷۸/۱۱)

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل فيتمني ان يكون مكان

الميت من البلاء (۱۰۷) احمد (۷۰۲/۲) عبد الرزاق (۴۷۸/۱۱)]

(۳) [احمد (۷۰۲/۲) سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ وہ دجال (کے خروج) کی تمنا کریں گے۔“ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، وہ کیوں؟ فرمایا: ”اس لئے کہ انہیں اس وقت شدید مصائب و آلائم کا سامنا ہوگا۔“ (اس لئے وہ تمنا کریں گے کہ دجال نکل پھر عیسیٰ آ کر اسے قتل کریں اور آزمائشوں سے جان خلاصی ہو)۔ (۱)

فوائد

(۱) لوگوں کا موت کی تمنا کرنا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) نبی کریم ﷺ نے موت کی تمنا سے منع کیا ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے :-

﴿ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ أَمَا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهٗ أَنْ يَزِدَّادَ خَيْرًا ﴾ (۲)

”تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو شاید وہ مزید اچھے عمل انجام دے گا اور اگر وہ برا ہے تو شاید توبہ کر لے۔“

ایک روایت میں ہے :-

﴿ لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ وَلَا يَدْعُ بِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَهُ ﴾ (۳)

”تم میں سے کوئی شخص موت آنے سے پہلے اس کی تمنا نہ کرے اور نہ ہی موت کی دعا مانگے۔“

ایک روایت میں ہے :-

”تم میں سے کوئی شخص اگر کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو (پھر بھی) موت کی تمنا ہرگز نہ کرے اگر مجبور کرنا ہی چاہتا ہے تو اس طرح کہہ لے :-

﴿ اَللّٰهُمَّ اٰخِيْنِيْ مَا كَانَتْ الْحَيٰةُ اٰخِرًا لِّيْ وَتَوَقَّفِيْ مَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ ﴾ (۴)

”اے الہی! جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لئے بہتر ہو تو

(۱) [مجمع الزوائد (۵/۷ - ۲۸۴) سندہ صحیح]

(۲) [بغاری: کتاب المرضی: باب تمنی المرض الموت (۵۶۷۳)]

(۳) [مسلم: کتاب الذکر والدعا: باب کراهة تمنی الموت لھم نزل ۶ (۲۶۸۲)]

(۴) [بغاری: کتاب المرضی (۵۶۷۱) مسلم (۲۶۸۰)]
 ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

تھا۔“

(۳) خودکشی بھی حرام ہے اور ثوابی تعالیٰ ہے :-

﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ [النساء: ۲۹]

”اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔“

(۴) موجودہ دور میں بے شمار ایسے لوگ دکھائی دیتے ہیں جو قصداً یا بلا قصد و ارادہ موت کی تمنا کرتے ہیں، موت کے لئے دعا مانگتے ہیں۔

احادیث کی روشنی میں موت کی تمنا یا دماغ ہے مگر قبل از قیامت لوگ بڑی سنجیدگی سے موت کی تمنا کریں گے۔ اس کا ایک مضمون تو واضح ہے کہ جس طرح جھوٹ، قتل، غاشی اور دوسری برائیوں سے روکا گیا ہے مگر قیامت سے پہلے ان کا وقوع عام ہو جائے گا اسی طرح موت کی تمنا و خواہش سے روکا گیا ہے مگر قرب قیامت کے وقت لامحالہ اس کا وقوع عام ہوگا۔ دوسرا مضمون یہ ہے کہ فقہی اس قدر جبری سے عملاً اور عمل گے کہ موت کے سوا بچاؤ کی صورت نہیں ہوگی۔

(۶) شہادت کی دعا یا دین و ایمان میں کسی فقہی سے بچاؤ کی وجہ سے موت کی دعا اس سے مستحکم

ہے۔

﴿اَللّٰهُمَّ اِرْزُقْنَا شَهَادَةً فِیْ سَبِيْلِكَ﴾ (آمین)



(۷۶) : بیت اللہ پر چڑھائی کرنے والا لشکر

زمین میں دھنس جائیگا

(۱) : ﴿ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَخْرُجُ حَيْشُ الْكُفْيَةِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْتِهَا مِنَ الْأَرْضِ يُحَسِّفُ بِأَوْلِيهِمْ وَأَجْرِهِمْ ، قَالَتْ : قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كَيْفَ يُحَسِّفُ بِأَوْلِيهِمْ وَأَجْرِهِمْ وَيُهَيِّبُهُمْ أَسْوَأَ أَهْوَاهُمْ وَمَنْ لَسَ مِنْهُمْ ؟ قَالَ : يُحَسِّفُ بِأَوْلِيهِمْ وَأَجْرِهِمْ ثُمَّ يَهَيِّبُهُمْ عَلَى نِيَابِهِمْ ﴾ (۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کرے گا۔ جب وہ مقام بیداء میں پہنچے گا تو انہیں اول سے آخر تک سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا: یا رسول اللہ! وہ شروع سے آخر تک سارے کے سارے کیوں دھنسا دیئے جائیں گے حالانکہ وہاں ان کے ہزار بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو ان لشکروالوں میں سے نہیں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں شروع سے آخر تک سارے کے سارے زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے پھر اپنی اپنی نیت کے مطابق ہر کوئی اٹھایا جائے گا۔“

(۲) : عید اللہ بن قہطیہ سے مروی ہے کہ

”حارث بن ربیع اور عبد اللہ بن صفوان حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور میں بھی ان کے ہمراہ تھا۔ انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اس لشکر کے حقائق دریافت کیا جو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور یہ ان دونوں کی بات ہے جب عبد اللہ بن زہیر رضی اللہ عنہ کے حاکم تھے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے: ”ایک آدمی بیت اللہ میں پتہ لگے گا (یعنی امام مہدی) تو ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جب وہ لشکر بیدائی ہوگا پر پہلے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔“ میں نے کہا: یا رسول اللہ! اجز بردستی اس لشکر کے ساتھ (گھومو کر) شامل ہو اور؟ آپ

ﷺ نے فرمایا: ”وہ بھی لشکر کے ساتھ زمین میں دھنسا یا جائے گا مگر روز قیامت اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

ابو جعفر (راوی) فرماتے ہیں کہ

”بیدار مدینے کا ایک میدان ہے۔“ (۱)

(۲) : ایک روایت میں ہے کہ

”اس لشکر میں صرف ایک آدمی کی جان بخشی ہوگی جو لوگوں کو ان (کی ہلاکت) کے بارے میں آگاہ کرے گا۔“ (۲)

(۴) : حضرت حصہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ”کچھ لوگ جو قلیل تعداد اور قلیل ہتھیار ہوں گے وہ اس بیت اللہ میں پناہ لیں گے۔ ان کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا جو ایک میدان (بیدار) میں دھنسا دیا جائے گا۔“

یوسف (راوی) نے کہا:-

”آج کل شام والے مکہ والوں سے لڑنے کے لئے آرہے ہیں“ (یعنی حجاج بن یوسف کا لشکر جو عبداللہ بن زبیر سے لڑنے کے لئے آتا تھا)۔

عبداللہ بن صفوان (تابعی) نے کہا:-

”اللہ کی قسم! یہ وہ لشکر نہیں۔“ (۳)

(۵) : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ خواب سے بیدار ہوئے تو فرمایا: ”تعب ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک قریشی آدمی کے لئے بیت اللہ (پر چڑھائی) کا قصد کریں گے کیونکہ اس نے بیت اللہ میں پناہ لی

(۴) [مسلم: کتاب الفتن: باب العصف بالعیش الذی یوم البیت (۲۸۸۲)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن (۲۸۸۳) (۷۲۴۶)]

(۳) [مسلم: ایضا (۲۸۸۳) (۷۲۴۳)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ہوگی اور جب وہ بیدار میں پہنچیں گے تو سب دھنس جائیں گے۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! راستے میں (مقابلہ دیکھنے کے لئے) تو ہر طرح کے لوگ جمع ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔

”ہاں! ان میں اس (مدموم) ارادے سے آنے والے، مجبوراً آنے والے اور سفر کرنے والے (ہر طرح کے) لوگ ہوں گے جنہیں یکبارگی ہلاک کر دیا جائے گا پھر (روز قیامت) وہ اپنی اپنی نیوتوں پر اٹھائیں جائیں گے۔“ (۱)

فوائد

(۱) قیامت کے قریب ایک لشکر کعبہ پر چڑھائی کے لئے پیش قدمی کرے گا مگر وہ سارے کا سارا زمین میں دھنس (Landslided) جائے گا۔

(۲) اس نشانی کا ظہور تاحال باقی ہے۔

(۳) اس لشکر کی بیعت اللہ کی طرف پیش قدمی کا سبب ایک آدمی ہوگا جو نامعلوم وجوہات کی بنا پر بیعت اللہ میں پناہ لے گا۔ دوسری احادیث و قرآن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام مہدی ہوں گے جنہیں مسلمان پہلے قبول نہیں کریں گے بلکہ انہیں گرفتار کرنے کے لئے ایک لشکر بھیجیں گے مگر جب وہ لشکر اللہ کے حکم سے زمین میں زندہ دفن ہو جائے گا تو لوگوں کو یقین ہو جائے گا کہ یہ امام مہدی ہیں اور پھر وہ جوق در جوق ان کی بیعت کے لئے حاضر ہوں گے۔

ایک حدیث میں مکمل یہ صراحت مذکور ہے کہ اس کی سند میں ضعف ہے۔

(۴) جب مطلوبہ شخص بیعت اللہ میں پناہ لے گا تو اس کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی ہوں گے جو تھوڑے بہت ہتھیاروں سے لیس ہوں گے۔

(۵) بیعت اللہ پر چڑھائی کے لئے آنے والا لشکر کفار کا نہیں بلکہ مسلمانوں کا ہوگا اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تعب کی بات ہے کہ میری امت ہی کے کچھ لوگ ایک قریشی آدمی کے لئے بیعت اللہ کی طرف پیش قدمی کریں گے۔“ گو ”امت“ میں ”امت دعوت“ (غیر مسلم) بھی شامل

(۱) [مسلم: ایضاً (۲۸۸۴) احمد (۱۲۱/۶) حلیۃ الاولیاء (۱/۱۰۵)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ہر گریں راستہ اپنا بہت (سلطان) مراد ہے۔

(۶) پگھلوانک ٹھہری (Gun Point) پر اس ٹکڑے کے مراد چلیں گے، پگھلوانک ہی "قنارہ" دیکھنے کے لئے آجائیں گے اور یہاں کے ساتھ میں مسجد ہزاروں میں ٹرہ و فرودگاہ کے لئے آئے ہیں گے۔ ہاں ٹکڑے میں جگہ آہٹا کر ان سب کو یک جہت (مذہب) کہہ کر دیا جائے گا۔ اگر ہینڈ قیامت ہر ایک کا چلی نہتہ پر اٹھایا جائے گا۔

(۷) اللہ تعالیٰ ہمیں اس طعنوں ٹکڑے کو صاف کرنے سے محفوظ رکھے۔ (آمین)



(بے) : ایک ہی صفتی حکمران ہوگا

(۱) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَقَوْمُ لِمَنْعَةٍ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِكَ يَتَّبِعُ النَّاسَ بِمَنْعَتِهِ ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اگر کسی قوم کے لئے ایک ایسا شخص ہوگا جس کا نام ہوگا کہ اس سے لوگوں کی رائے لگے گی اور لوگوں کا بچہ حساس ہوگا۔“

اسی میں پھر فرماتے ہیں کہ

”میں قرآن کے ایک بندے کے ساتھ ہوں کہ اس کا کیا بھی حکم ہوگا کہ میرا دل ہی میری جان کہے گی کہ غریب قریب انسان کا ایک پادشاہ ہوگا۔ صورتِ منہ سے غیبا کہ حکم کرے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے لئے حکم کرے کہ وہ فرمایا: ”اگر وہ ایک قوم ہوگی کہ تم میں سے کسی ایک کی اطاعت میں جان کہے گی یہ ایک اللہ ہی ہے اور اللہ ہی جانے والا ہے۔ ایسے لوگ پہلے ہی اپنی قوم ایسے اختلاف سے گریز کریں گے جو تمہیں گمراہ کرنے کا سبب ہوں۔“ (۲) ”یہی ہے تو رسول اللہ کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ

”پھر (خلافت) قرآن میں رہے گا جو کوئی ان (قریبوں) سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ذلیل و خوار کرے گا مگر جب تک وہ (قریبی) اور یہی کہہ سکتے ہیں۔“ (۳)

شواہد

(۱) قطانی آدمی کا خروج ہو لوگوں پر بادشاہت کرے گا اور اس کی ایک مثال ہے۔

(۲) وہ ”قطانی اپنے اظہار سے لوگوں کو ہانکے گا“ اس کے وہ مفہوم ہو سکتے ہیں ایک تو یہ کہہ

(۱) [بغاری: کتاب الفتن: باب تلذذ الزمان حتی تمهد الاوثان (۷۱۱۷) مسلم (۷۹۱۰) احمد

(۴۱۷/۲) الفتن لعلم بن حماد (۲۳۷) بغوی (۴۲۰۴)]

(۲) [بغاری: کتاب الفتن: باب الامر من قریش (۷۱۳۹)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حاکم نافرمانوں اور باغیوں کو اپنی لامٹی سے سبھا کر دے گا اور ان پر سختی کر کے امن وامان قائم کرے گا اور دوسرے یہ کہ سب لوگ اس کے حکم پر ایک کہیں گے اور اس کی اطاعت گزاری و فرمانبرداری کریں گے۔

(۳) یہ ایک نیک بادشاہ ہوگا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے :-

﴿رَجُلٌ مِنْ قَطَطَانَ كُلُّهُمْ صَالِحٌ﴾ (۱)

”ایک قحطانی آدمی ہوگا اور تمام قحطانی صالح لوگ ہیں۔“

(۳) اس نشانی کا وقوع ابھی تک نہیں ہوا۔ (۲)

(۵) امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے خروج قحطانی پر انکار کیوں کیا؟ اس کے کئی جواب دیئے گئے ہیں۔ مثلاً: (۱) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حدیث کا انکار نہیں کیا بلکہ اس کے مفہوم کو واضح کرنے کی کوشش کی ہے کیونکہ بعض لوگ سمجھتے تھے کہ وہ اسلام کے ابتدائی دور میں ظاہر ہوگا جبکہ اس کا ظہور قیامت کے قریب ہوگا۔

(۲) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خود یہ ارشاد نبوی ﷺ پیش کیا۔

”جب تک قریشی دین کو قائم رکھیں گے اللہ تعالیٰ انہیں خلافت پر قائم رکھیں گے.....“

لہذا قریشیوں کی خلافت میں دین قائم تھا مگر جب یہ دین قریشیوں سے نکل گیا اور خلافت پارہ پارہ ہوگی تو اب ”قحطانی“ کا ظہور قریب امکان ہے۔

(۳) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس لئے انکار کیا کہ مبادا کہ کوئی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ خلافت غیر قریشیوں کے لئے بھی جائز ہے۔ (۳)

(۴) یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ قحطانی امیر خلافت عالمیہ قائم نہیں کرے گا بلکہ کسی مخصوص علاقے میں اسلامی امارت کا نفاذ کرے گا۔

(۵) قحطانی اور جمہاہ نامی بادشاہ الگ الگ شخصیات ہوں گی۔

(۱) [فتح الباری (۶/۲۰۴۰)]

(۲) [دیکھئے فتح الباری (۶/۶۲۰)]

(۳) [تفصیل کے لئے دیکھئے فتح الباری (۸۳/۲۳ - ۱۱۰)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۷۸): ایک جہجہ نامی بادشاہ ہوگا

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْعُبُ الْأَبْنَامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَمْلِكَ رَجُلٌ (مِنَ الْمَوَالِي) يُقَالُ لَهُ الْجَهْجَهَاءُ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دن، رات ختم نہیں ہوں گے یہاں تک کہ (غلاموں میں سے) ایک آدمی جسے ”جہجہا“ کہا جائے گا وہ بادشاہ بن جائے گا۔“

فوائد

- (۱) جہجہ نامی بادشاہ کا ظہور قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) یہ آدمی قحطانی نہیں ہوگا بلکہ کوئی اور ہوگا اس لئے کہ یہ غلاموں میں سے ہوگا اور قحطانی شخص آزاد ہوگا چونکہ قحطانی یمن کے حمیر، ہمدان اور کندہ وغیرہ قبائل کی طرف منسوب ہیں جن کا آزاد ہونا مسلم ہے۔ (۲)
- (۳) اس نشانی کا ظہور تاحال وقوع میں نہیں آیا۔
- (۴) ”جہجہا“ نامی بادشاہ اہل حل و عقد اور شوری کا منتخب نہیں ہوگا بلکہ از خود مسلط ہو کر حکمران بن پیشے گا۔ (۳)
- (۵) اس حدیث کا یہ مفہوم نہیں کہ وہ سارے مسلمانوں یا ساری زمین کا بادشاہ بن جائے گا بلکہ کسی مخصوص علاقے میں مخصوص افراد، اغلب گمان ہے کہ اہل عرب کا بادشاہ بن جائے گا۔
- (۶) مقصود یہ ہے کہ قریش کا عرب و بدبہ اور احترام و مرتبہ جاتا رہے گا اور دوسرے لوگ حتیٰ کہ ”غلام“، قسم کے لوگ حکومتیں سنبھالنا شروع کر دیں گے۔

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل بقبر الرجل (۲۹۱۱) احمد

(۲) [ترمذی (۲۲۲۸)]

(۳) [دیکھئے فتح الباری (۵۴۵/۶ - ۷۸/۱۳)]

(۴) [تحفة الاحوذی (۴۸۲/۶)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۸۰. ۷۹) حیوانات و جمادات انسان سے

ہم کلام ہوں گے

(۱) : ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْمَعْرُوفِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُكَلِّمَ السَّبَاعُ الْأَنْسَ وَتُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذْبَتَهُ سَوَاطِئِهِ وَشِرَاكُ نَعْلَيْهِ وَتُعْخِرُهُ فَعِجْزُهُ بِمَا أَحَدَتْ أُمَّلُهُ بَعْدَهُ﴾ (۱)

حضرت ابو سعید ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ درندے انسانوں سے گفتگو کریں گے اور آدمی کا کوڑا اور اس کے جوتے کا تسمہ بھی اس سے باتیں کرے گا نیز آدمی کی ران اسے اس کے اہل خانہ کی نقل و حرکت سے آگاہ کرے گی۔“

(۲) : حضرت ابو سعید ؓ سے مروی ہے کہ

”ایک بھیڑیے نے ایک بکری پر حملہ کیا اور اٹھا کر چلنا بنا۔ چرواہے نے بھیڑیے کا تعاقب کیا اور اس سے بکری چھڑانے میں کامیاب ہو گیا۔ بھیڑیا اپنے انداز میں بیٹھ کر کہنے لگا: تجھے اللہ کا خوف نہیں کہ تو مجھ سے ایسا رزق چھین رہا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے میرا مقدر ٹھہرا رکھا ہے؟ چرواہے نے تعجب بھرے انداز سے کہا، بھیڑیا اور مجھ سے انسانوں کی طرح باتیں کر رہا ہے؟ بھیڑیے نے کہا: کیا میں تمہیں اس سے بھی عجیب بات کی خبر نہ دوں! محمد تو تیرے (مدینے) میں لوگوں کو ماضی کی باتوں سے آگاہ کر رہے ہیں۔ (یہ سن کر) چرواہا فوراً بکریاں ہانکتا دینے جا پہنچا اور نبی کریم ﷺ کو اپنا واقعہ سنایا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) [احمد (۱۰۵/۳ - ۱۱۱) حاکم (۵۱۴/۴) شرح السنۃ (۴۱۷۷) ترمذی (۲۱۸۱) السلسلۃ

الصحيحۃ (۲۴۱/۱) ابن حبان (۴۱۸/۱۴) ابن ابی شیبۃ (۶۶۴/۸) البدایۃ والنہایۃ (۱۵۰/۶)

”اس نے سچ کہا ہے، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ درندے انسانوں سے باتیں کریں گے، آدمی کا کوڑا اور جوتے کا تسمہ اس سے ہمکلام ہوگا علاوہ ازیں اس کی ران اسے اس کی عدم موجودگی میں اس کے گھر میں ہونے والی باتوں سے باخبر کرے گی۔“ (۱)

(۳) : ایک روایت میں ہے کہ

”وہ آدمی (چرواہا) یہودی تھا اور اس واقعہ کے بعد مسلمان ہو گیا۔“ (۲)

(۴) : مذکورہ واقعہ بالا اختصار بخاری و مسلم میں بھی ہے اور اس میں یہ لفظ بھی ہیں کہ اس عجیب و غریب واقعہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حیران ہو کر سبحان اللہ پکارنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا :-

﴿ اَمْسَتْ بِهٖ وَاَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ ﴾ (۳)

”میں، ابو بکر رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہما اس پر ایمان لاتے ہیں۔“

(۵) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نماز فجر سے فارغ ہوئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرف رخ انور کر کے ارشاد فرمایا: ”ایک آدمی (کھیتی باڑی کے لئے) گائے ہانک رہا تھا تو اچانک اس پر سوار ہو کر اسے مارنے لگا۔ گائے نے کہا کہ ہمیں اس (سواری) کے لئے پیدا نہیں کیا گیا بلکہ ہمیں تو کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔“ اس پر لوگ تجہانہ انداز میں سبحان اللہ پکارنے لگے کیا گائے گفتگو کرتی ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”میں، ابو بکر رضی اللہ عنہما اور عمر رضی اللہ عنہما اس پر ایمان رکھتے ہیں۔“ (۴)

(۱) [ترمذی (۲۱۸۱) ابن حبان (۶۴۹۴) حاکم (۵۱۴۱۴) بزار (۲۴۳۱) دلائل النبوة (۴۱/۶) ابن ابی

شیبہ (۱۰۱) شرح السنة (۴۱۷۷) احمد (۱۰۵۲) البلبایہ (۱۵۱/۶) السلسلۃ الصحیحۃ (۲۴۱/۱)

(۲) [احمد (۴۰۴/۲)]

(۳) [بخاری : کتاب فضائل اصحاب النبی : باب قول النبی ﷺ "لو كنت منعذنا خلیلا (۳۶۶۲) مسلم

[[۲۳۸۸]]

(۴) [بخاری : کتاب احادیث الانبیاء (۳۴۷۱)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

فوائد

- (۱) حیوانات و جمادات کا انسانوں سے ہمکلام ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) حیوانات کا ہمکلام ہونا تو عہد نبوی سے ثابت ہو چکا ہے البتہ جمادات کا ہمکلام ہونا بھی ظاہر ہو کر رہے گا۔
- (۳) صحابہ کرام حیران ہوئے کہ حیوان بھی گفتگو کر سکتے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے مثبت جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ ”میرا تو ایمان ہے کہ ایسا ممکن ہے۔“
- (۴) جس ذات باری تعالیٰ نے انسان کو قوت گویائی بخشی ہے وہ جب چاہے حیوانات و جمادات کو بھی قوت گویائی بخش سکتی ہے۔ ”ان اللہ علی کل شیء قدير“۔
- (۵) نبی کریم ﷺ نے یہودی کی اس بات پر تصدیق فرمائی کہ: بھیڑیے نے اس سے گفتگو کی ہے جبکہ ہمارے ہاں کئی بد بخت ایسے ہیں جو اللہ کے محبوب، انبیاء کے سردار، انس و جن کے امام، خاتم النبیین ﷺ کی مذکورہ پیش گوئی (حدیث) کو ”سچا“ نہیں گردانتے ان کے اعتراضات کے تسلی بخش جوابات کے لئے ملاحظہ ہو ”پیش گوئیوں کی حقیقت“۔ (اللهم اھلھم ا)



(۸۱) : شجر و حجر پکار اٹھیں گے

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِيَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ أَوْ الشَّجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرُ يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا يَهُودِيُّ خَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْفَرَقْدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرِ الْيَهُودِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمان یہودیوں سے جنگ کریں گے اور انہیں قتل کریں گے حتیٰ کہ اگر کوئی یہودی درخت یا پتھر کی اوٹ لے گا تو وہ درخت اور پتھر پکاراٹھے گا، اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! یہاں آ، یہودی میری اوٹ میں ہے اسے قتل کر ڈال، البتہ فرقہ (کانٹے دار درخت کیکر جیسا) نامی درخت (نہیں بولے گا) کیونکہ یہ یہودیوں کا درخت ہے۔“

نوٹ

- (۱) حیوانات کی طرح شجر و حجر کا بولنا بھی قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) یہ نشانی اس وقت ظاہر ہوگی جب مسلمان حضرت عیسیٰ اور امام مہدی کی معیت میں دجال اور اس کے (یہودی) لشکر سے قتال کریں گے اور یہ آخری جنگ ہوگی۔
- (۳) شجر و حجر میں قوت گویائی کا ظہور قدرت الہی سے کچھ بعید نہیں۔ ”واللہ علی کل شیء قدير“
- (۴) جس درخت کے پیچھے یہودی چھپے گا وہی درخت بول کر اس کی نشاندہی کرے گا البتہ فرقہ نامی درخت نہیں بولے گا۔
- (۵) یہ پیش گوئی سپیدہ سحر کی طرح رونما ہو کر رہے گی اور بلا تاویل دیکھیں اس پر ایمان رکھنا چاہیے۔
- (۶) یہودی اس پیش گوئی سے اس قدر خائف ہیں کہ اسرائیلی ریاست میں وسیع پیمانے پر ”فرقہ“ نامی درخت کی کاشت کر رہے ہیں۔

(۱) [احمد (۹۱/۲ - ۱۶۳ - ۱۷۵) بخاری: کتاب الجہاد: باب قتال الیہود (۲۹۲۵) مسلم

(۲۹۲۱) المعجم الکبیر (۳۰۷/۲) مجمع الزوائد (۶۶۴/۷)]

(۸۲): مؤمن کا ہر خواب سچا ثابت ہوگا

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكْذُرُوا الْمُسْلِمَ تَكْذِيبٌ وَأَصْدَقْتُمْ رُؤْيَا أَصْدَقْتُمْ حَدِيثَنَا﴾ (۱)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب (قیامت کا) زمانہ قریب آجائے گا تو مؤمن کا کوئی خواب جھوٹا نہیں ہوگا اور سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو گفتگو میں بھی سب سے سچا ہوگا۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي آخِرِ الزَّمَانِ لَا تَكْذُرُوا الْمُؤْمِنَ تَكْذِيبٌ وَأَصْدَقْتُمْ رُؤْيَا أَصْدَقْتُمْ حَدِيثَنَا﴾ (۲)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں مؤمن کا خواب جھوٹا ثابت نہیں ہوگا اور سب سے سچا خواب اسی کا ہوگا جو گفتگو میں بھی سب سے سچا ہوگا اور خواب تین طرح کے ہوتے ہیں:

(۱) نیک خواب جو اللہ کی طرف سے خوشخبری اور بشارت ہیں۔

(۲) نفسیاتی خواب۔

(۳) شیطان کی طرف سے غمزہ کرنے والے خواب۔“

فوائد

(۱) ہر خواب کا سپیدہ سحر کی طرح رونما ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) اس نشانی کا ظہور حال واقع نہیں ہوا مگر قبل از قیامت اس کا وقوع قطعی و لازمی ہے۔

(۱) [بخاری: کتاب التعمیر: باب القید فی المنام (۷۰۱۷) مسلم (۲۲۶۳) احمد (۶۷۲/۲)]

ترمذی (۲۲۷۰) ابن ماجہ (۳۹۶۳) دارمی (۲۱۴۴) ابو داؤد (۵۰۱۹) حاکم (۴۳۲/۴) شرح

السنة (۲۹۶/۶)

(۲) [احمد (۳۵۰/۲ - ۶۷۲) بخاری: کتاب التعمیر: ابضا (۷۰۱۷) مسلم (۲۲۶۳) حاکم

(۴۳۲/۴) ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی، شرح السنة (ابضا)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۳) مذکورہ نشانی کے ”وقت ظہور“ کے متعلق مختلف اقوال بیان کئے گئے ہیں۔ مثلاً :-

(۱) یہ نشانی اس وقت ظاہر ہوگی جب دین و شریعت کو بھلا دیا جائے گا، علم کا خاتمہ ہو جائے گا، اور ہر طرف فتنہ و فساد اور کشت و خون برپا ہوگا۔

(۲) اس کا ظہور اس وقت ہوگا جب اہل ایمان نہایت قلیل تعداد میں رہ جائیں گے تاکہ انہیں سچے خوابوں کے ساتھ خدائی رہنمائی حاصل ہو اور وہ دین پر ثابت قدم رہیں۔

(۳) اس نشانی کا ظہور حضرت عیسیٰ کے دور کے ساتھ مختص ہے کیونکہ اس وقت کذب و فسق، بغض و حسد اور کفر و شرک سے پاک مسلمان باقی رہ جائیں گے تو ان کی سچائی ان کے خوابوں پر براہ راست اثر انداز ہوگی۔ (۱)

(۴) حدیث نمبر میں یہ جملہ

﴿اذا اقترب الزمان﴾

”جب زمانہ قریب آجائے گا۔“

واقع ہوا ہے جس کے مفہوم میں اختلاف پایا جاتا ہے البتہ اس کا راجح مفہوم یہ ہے کہ جب قیامت کا وقت (زمانہ) قریب آجائے گا، کیونکہ دوسری احادیث میں ”اذا اقترب الزمان“ کی جگہ ”فی احر الزمان“ (آخری زمانے میں) ہے جو مذکورہ مفہوم کی تائید کرتا ہے۔

(۵) آخری زمانے میں تو ہر خواب ہی سچا اور غیر مبہم ہوگا مگر اس سے پہلے خواب تین قسموں میں منقسم رہے گا یعنی سچا، جھوٹا اور حدیث انفس۔ (پراگندہ خیالات)



(۸۳): عرب کے دشت و صحرا باغات میں

بدل جائیں گے

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مَرْجًا وَأَنْهَارًا وَحَتَّى يَسِيرَ الرَّايِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَمَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا ضَلَالَ الطَّرِيقِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ عرب کی زمین ہانگوں اور دریاؤں والی ہو جائے گی مزید برآں سوار عراق سے مکہ تک سفر کرے گا مگر اسے راستہ گم ہو جانے کے علاوہ اور کوئی خطرہ نہ ہوگا۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ الْمَالُ وَيَبْيَضَ حَتَّى يَخْرُجَ الرَّجُلُ بِزَكَاةٍ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُودَ أَرْضُ الْعَرَبِ مَرْجًا وَأَنْهَارًا﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ مال و دولت کی ریل پیل ہوگی۔ آدمی زکوٰۃ کا مال لے کر نکلے گا مگر کوئی اسے قبول کرنے والا (مسئق) نہیں ہوگا اور یہاں تک کہ عرب کی سرزمین باغ و بہار اور نہر و دریا میں بدل جائے گی۔“

(۳): حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”رسول اللہ ﷺ تبوک کے سفر پر روانہ ہوئے..... آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”کل انشاء اللہ تم

(۱) [احمد (۴۸۸/۲) مسلم (۱۰۷) حاکم (۵۲۴/۴) ابن حبان (۹۳/۱۵) مجمع الزوائد

(۱۴۱/۷) الدر المنثور (۵۱/۶)]

(۲) [مسلم (۱۰۷-۲۳۳۹) احمد (۴۸۸۲) حاکم (۵۲۴/۴) حلیۃ الأولیاء (۱۴۱/۷)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

تجوک کے چشمے پر پہنچو گے گردن چڑھنے سے پہلے نہ پہنچنا اور جو وہاں پہنچ جائے وہ میرے بچنے تک (اس چشمے کے) پانی کو ہاتھ بھی نہ لگائے۔“

جب ہم وہاں پہنچے تو ہم سے پہلے ہی دو آدمی وہاں پہنچ چکے تھے اور اس چشمے سے جو تے برابر قلیل مقدار میں پانی جاری تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ان سے پوچھا: تم نے پانی کو چھوا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں! تو نبی کریم ﷺ نے ان کی ڈانٹ ڈپٹ کی پھر لوگوں نے اپنے چلوؤں کے ساتھ اس پانی کو ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنے ہاتھ اور چہرہ دھو کر اسے واپس چشمے میں ڈال دیا تو اس چشمے سے (وافر مقدار میں) پانی پھوٹنے لگا حتیٰ کہ سب لوگ اس سے سیراب ہوئے پھر آپ نے ارشاد فرمایا:-

﴿يُوشِكُ بَا مَعَاذُ اِنْ طَلَّكَ بِكَ حَيَاةُ اَنْ تَرَى مَا هُنَا فَاَنْطَلِقُ جَنَانًا﴾ (۱)

”اے معاذ! اگر تیری زندگی نے وفا کی تو تو دیکھے گا کہ یہ جگہ باغ و بہار میں بدل جائے گی۔“

فوائد

(۱) عرب کی سرزمین پہاڑوں، ریگستانوں اور صحراؤں پر مشتمل تھی مگر آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”قیامت سے پہلے یہ ریگستان گلزاروں اور چمنوں میں بدل جائے گی۔“

اور ماضی قریب سے یہ پیش گوئی بڑی سرعت سے پوری ہو رہی ہے۔

(۲) عرب کے ریگستانوں اور صحراؤں کا باغ و بہار اور نہر و دریا میں بدل جانا قیامت کی ایک نشانی

ہے۔

(۳) کچھ ماہرین جغرافیہ کا خیال ہے کہ

”ماضی بعید میں جزیرۃ العرب کی سرزمین باغ و بہار والی تھی جہاں نہر و دریا بھی بکثرت تھے مگر آہستہ آہستہ یہ بجز صحراؤں میں بدل گئی مگر پھر دوبارہ یہ سرزمین موسمی تغیر و تبدل کے نتیجے میں گلستان چمنستان میں بدل جائے گی۔“

(۱) [مسلم (۱۳۹۱) احمد (۳۰۱/۵) ابو داؤد (۱۲۰۶) نسائی (۵۸۶) ابن ماجہ (۱۰۵۶)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۴) فی الواقع ارض عرب میں بہت سے چشمے دریافت ہو رہے ہیں، زراعت کھجور سے ترقی کرتے ہوئے بہت سی دوسری پیداوار تک جا پہنچی ہے۔

(۵) مذکورہ حدیث کا ایک معنی یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ

”لوگ فتنوں کے خوف سے عرب سے ہجرت کر جائیں تو یہ زمین اجڑنا شروع ہو جائے گی اور یہاں صرف پانی اور گھاس ہی باقی رہ جائے گا۔“ مگر یہ مفہوم مرجوح ہے۔



(۸۲): مدینہ ویران (Desolated) ہو جائیگا!

(۱): ﴿عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرَ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرَ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُسُونُ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةَ خَيْرَ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ﴾ (۱)

حضرت سفیان بن ابی زہیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کرا می سنا: یمن فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سوار یوں کو دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے اہل و عیال کو اور جوان کی بات مان جائیں گے ان کو سوار کر کے مدینہ سے (واپس یمن کو) لے جائیں گے۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔ پھر شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سوار یوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھروالوں کو اور جو ان کی بات مانیں گے اپنے ساتھ (شام واپس) لے جائیں گے۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔ پھر عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ اپنی سوار یوں کو تیز دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھروالوں کو اور جوان کی بات مانیں گے، سوار کر کے (عراق واپس) لے جائیں گے۔ کاش! انہیں معلوم ہوتا کہ مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔“

(۲): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں پر ایسا وقت آنے والا ہے جب آدمی اپنے بچپن کا چچا زاد (Cousin) اور قریبی رشتہ داروں سے کہے گا کہ آؤ کسی خوشحال ملک کی طرف نکل چلیں، آؤ کسی خوشحال ملک کی طرف نکل چلیں۔ حالانکہ اگر انہیں معلوم ہو تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر ہے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص مدینہ سے بے رغبتی کرتے ہوئے نکل جائے

(۱) [بغاری: کتاب فضائل المدینة: باب من رغب عن المدینة (۱۸۷۵) مسلم (۱۳۸۸) احمد

(۹۱۵- ۲۷۸) منہج حبیبی (۱۸۶۵) و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر شخص کو مدینے لا بساتے ہیں۔ خبردار! مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو غیبتِ شخص کو نکال پھینکتا ہے، قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مدینہ اپنے برے لوگوں کو اس طرح نکال پھینکے گا جس طرح آگ لوہے کی میل پھیل اتارتی ہے۔“ (۱)

(۳): حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک دیہاتی شخص آیا اور اسلام پر بیعت کی پھر وہ دوسرے دن آیا تو اسے بتا رہا تھا کہ میری بیعت توڑ دیجئے (میں اسلام چھوڑتا ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا۔ وہ تین مرتبہ لوٹ لوٹ کر آیا اور یہی تقاضہ کرتا رہا (کہ میری بیعت واپس کر دیں) پھر وہ (مدینے سے) نکل گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدینے کی مثال بھٹی کی سی ہے جو میل پھیل دور کر کے خالص جوہر کو نکھار دیتی ہے۔“ (۲)

(۴): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کچھ لوگ مدینے سے بے رشتی سے نکل جائیں گے حالانکہ اگر انہیں معلوم ہوتا تو مدینہ ہی ان کے لئے بہتر تھا۔“ (۳)

(۵): حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مدینہ اور مکہ کے سوا کوئی شہر بھی دجال کے پامال ہونے سے محفوظ نہیں رہے گا۔ ان (دونوں) کے ہر راستے پر صف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔ پھر مدینہ کی زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو (مکہ و مدینہ سے) نکال باہر کریں گے۔“ (۴)

(۱) [مسلم: کتاب الحج: باب المدینة تنفی حبشہا ونسبی طابہ وطیبة (۱۲۸۱ - ۲۳۰۲)]

(۲) [مسلم: کتاب الحج: ایضا (۱۲۸۱ - ۲۳۰۲)]

(۳) [احمد (۲۹۸۱۲ - ۵۳۱ - ۶۱۳)]

(۴) [بغاری: کتاب فضائل المدینة: باب لا یدخل الدجال المدینة (۱۸۸۱) مسلم (۲۹۴۳)]

(۶): حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”بنو سلمہ والوں نے چاہا کہ اپنے دور والے مکانات چھوڑ کر مسجد نبوی کے قریب اقامت اختیار کر لیں مگر رسول اللہ ﷺ نے یہ پسند نہیں کیا کہ مدینے کے کسی حصہ سے بھی رہائش ترک کی جائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اے بنو سلمہ! تم اپنے قدموں کا ثواب نہیں چاہتے؟“ چنانچہ بنو سلمہ نے (اپنی دور والی اقامت گاہ میں) رہائش باقی رکھی۔“ (۱)

(۷): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ مدینہ کو بہتر حالت میں چھوڑ جاؤ گے اور وہ ایسا اجاڑ ہو جائے گا کہ پھر وحشی جانور، درند اور پرند وہاں بسنے لگیں گے اور آخر میں مزینہ کے دو چرواہے مدینے آئیں گے تاکہ اپنی بکریاں ہانک لے جائیں لیکن وہاں انہیں صرف وحشی جانور نظر آئیں گے۔ آخر کار جب وہ شیعہ الوداع تک پہنچیں گے تو اپنے منہ کے تل گر پڑیں گے۔“ (۲)

(۸): ایک روایت میں ہے کہ

”مدینہ کے لوگ شہر مدینہ کو اچھی بھلی حالت میں درندوں کے لئے چھوڑ جائیں گے۔“ (۳)

(۹): ایک روایت میں ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ کے لوگ مدینہ کو انتہائی اچھی حالت میں چھوڑ جائیں گے کہ ہر طرف تیار میوہ جات ہوں گے۔“ پوچھا گیا کہ کون ان میوہ کو کھائے گا؟ فرمایا: ”پرندے اور درندے۔“ (۴)

(۱۰): حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”مدینہ والو! اللہ کی قسم! تم مدینہ کو چالیس سال تک درندوں

(۱) [بخاری: کتاب فضائل المدینة: باب کراهية النبي ان تعمرى المدينة (۱۸۸۷)]

(۲) [بخاری: کتاب فضائل المدینة: باب من رغب عن المدينة (۱۸۷۴) مسلم (۱۳۸۹) - (۳۳۶۷)]

(۳) [مسلم: کتاب الحج: باب احبارہ بترك الناس المدينة على غير ماكانت (۱۳۸۹)]

(۴) [احمد (۲/۵۰) سنن مزيّن متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

کے لئے چھوڑے رکھو گے۔“ (۱)

(۱۱) : حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قیامت تک ہونے والی سب باتوں سے آگاہ فرمایا تھا اور میں نے ہر چیز کے متعلق آپ سے پوچھ چکے کر (کے تسلی) لی تھی مگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ پوچھ سکا کہ ”اہل مدینہ کو کون سی چیز دینے سے نکال پراہمارے گی۔“ (۱۲)

فوائد

- (۱) مذکورہ احادیث سے ثابت ہوا کہ دینے کا ویران ہونا قیامت کی ایک نشانی ہے۔
- (۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دینے میں رہائش اختیار کرنے اور اسے آباد کرنے کو پسند کیا ہے۔
- (۳) جو لوگ دینے سے نکل جائیں گے اللہ تعالیٰ ان کی جگہ ان سے بہتر لوگوں سے پرفرا دیں گے۔

(۴) جب یمن، شام، عراق اور روم و ایران کی فتوحات ہوتی تھیں لوگ بھی مال و دولت اور خوشحالی کی حرص و طمع لئے مدینے کو خیر آباد کہہ کر مذکورہ مقامات کی طرف نکلتے گئے۔

(۵) کسی ضرورت کے پیش نظر مدینے سے باہر رہائش اختیار کی جاسکتی ہے جیسا کہ کئی جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مثلاً معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، زبیر رضی اللہ عنہ، عمار رضی اللہ عنہ وغیرہ) نے بغرض ضرورت دوسرے علاقوں میں مسکنت اختیار کر لی تھی۔

(۶) مدینہ کے ویران ہونے کے کئی تدریجی مراحل ہیں۔ مثلاً :-

(۱) فتوحات شام و عراق کے بعد لوگوں کا مفتوحہ علاقوں کی طرف ہجرت کر جانا اور یہ صورت حال واقع ہو چکی ہے۔

(۲) کافر و منافق قسم کے لوگوں کا خروج، اور یہ اس وقت ہوگا جب وہ جال نکل چکا ہوگا مگر اس سے بھی مدینہ مجموعی طور پر ویران نہیں ہوگا۔

(۱) [احمد (۳/۱۶) فتح الباری (۹۰/۱۲)]

(۲) [مسلم : کتاب العتن : باب احبار النبی فیما یكون الی قیام الساعة (۲۸۹۱) احمد (۴۷۹/۵)]
محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۳) قیامت سے متصل پہلے لوگ مجموعی طور پر مدینے سے نکل جائیں گے حتیٰ کہ وہاں کسی بقیہ کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا اور ممکن ہے کہ یہ صورت حال اس وقت پیش آئے جب اللہ اسلام حضرت عیسیٰ کی معیت میں یا جوج ماجوج سے بچنے کے لئے بحکم الہی کوہ طور پر بیرا کریں گے۔

پھر جب یا جوج ماجوج سے روئے زمین پاک صاف ہوگی تو عیسیٰ مدینہ میں چلے آئیں گے اور وہیں فوت ہو کر دفن ہوں گے پھر ان کے بعد مذکورہ صورت حال کا ظہور ہوگا۔ (واللہ اعلم!) (۱)

(۷) قرب قیامت کے وقت مکہ، مدینہ اور شام ایسے علاقے رہ جائیں گے جو فتنہ فساد، یا جوج ماجوج، دجال وغیرہ سے محفوظ رہیں گے علاوہ ازیں یہاں کسی کافر و منافق کا نام و نشان بھی نہ رہے گا بلکہ خالص مسلمان ہی یہاں رہنے کی سعادت پاسکیں گے۔ یا اللہ ہماری بھی یہ دعا قبول فرمائے۔

﴿اللهم ارزقنا شهادة في سبيلك واجعل موتنا في بلد رسولك﴾ (آمین)



(۱) تفصیل کے لئے دیکھیے: فتح الباری (۸۸/۴) شرح مسلم للنووی (۱۰۴/۹) الاشاعہ (۵۶)

التذکرة للقرطبي (۵۰۶) النهاية في الفتن (۱/۹۴) "محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

باب (2)

قیامت کی چند آخری بڑی بڑی

اور

فیصلہ کن نشانیاں!

قیامت کی دس (10) بڑی بڑی نشانیاں

﴿عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالذَّجَالَ وَالذَّابِقَةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَزُولَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ خَسَفَ بِالشَّرْقِ وَخَسَفَ بِالمَغْرِبِ وَخَسَفَ بِحَزِيرَةَ العَرَبِ وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ اليمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَى مُحَشَرِهِمْ﴾ (۱)

”حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی جب تک کہ تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو پھر آپ نے (انہیں) شمار کیا :-

(۱) دھواں (۲) دجال (۳) دلہہ (جانور)

(۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(۵) حضرت عیسیٰ کا نزول

(۶) یاجوج ماجوج کا خروج

(۷) شرق

(۸) مغرب

(۹) اور جزیرہ العرب میں تین مقامات پر (کچھ لوگوں کا) زمین میں دھنسا

(۱۰) اور سب سے آخر میں یمن سے آگ نکلے گی جو لوگوں کو میدان محشر کی طرف ہانک لے

جائے گی۔“

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی الآيات التي تكون قبل الساعة (۲۹۰۱)]

قیامت کی علامات کبریا کا تسلسل

﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

الآيَاتُ حَرَرَزَاتٌ مَنْظُومَاتٌ فِي سِلْبٍ فَإِنْ يُفْطَعِ السِّلْبُ تَبِعَ بَعْضُهَا بَعْضًا﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: علامات (قیامت گویا) ایک ہار میں پروئی ہوئی ہیں کہ اگر

اس ہار کو کاٹ دیا جائے تو وہ (واقع ہونے میں) تاننا باندھ لیں۔“



(۱) [حاکم: کتاب الفتن والملاحم (۵۲۰/۴) احمد (۲۸۸/۲) مجمع الزوائد (۶۲۲/۷) ابن

ابی شیبہ (۶۱۷/۸) السلسلة الصحيحة (۳۶۱/۴) صحيح الجامع الصغير (۱۱۰/۳)]
 ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۸۵): امام مہدیؑ کا ظہور

(۱): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ إِسْمِي﴾ (۱)
حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ میرے اہل بیت سے ایک آدمی عرب کا حاکم بن جائے گا جس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔“

(۲): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَمْ يَتَّقِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمَ (لَطَوَّلَ اللَّهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ) حَتَّى يُبْعَثَ فِيهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِئُ اسْمَهُ إِسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمُ أَبِي﴾ (۲)
حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا میں ایک ایسا دن باقی ہے (جسے اللہ تعالیٰ طویل کر دیں گے اور) اس میں میرے اہل بیت میں سے ایک آدمی کو (امام بنا کر) ظاہر کریں گے جس کا نام میرے نام جیسا اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہوگا۔“

(۳): ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَمْتَلِي الْأَرْضُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا، قَالَ: ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ عَيْرَتِي أَوْ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يَمْلُؤُهَا قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأْتُ ظُلْمًا وَعُدْوَانًا﴾ (۳)

(۱) [ترمذی: کتاب الفتن: "باب ماجاء فى المهدى" (۲۲۳۰) احمد (۴۷۱/۱) ابو داؤد (۴۲۸۲)]

ابن حبان (۲۳۶/۱۵) طبرانی کبیر (۱۳۳/۱۰) حاکم (۴۸۸/۴) صحیح الجامع الصغیر (۵۱۸۰)]

(۲) [ابو داؤد: کتاب المهدی (۴۲۸۳) مسند البزار (۴۹۳) احمد (۱۲۰/۱) شرح السنة (۴۵۷/۷)]

(۳) [احمد (۳۰۳/۳ - ۸۸) ابو داؤد (۲۴۸۵) ترمذی: کتاب الفتن: "باب ماجاء فى المهدى"

(۲۲۳۲) ابن ماجه (۴۱۳۴) حاکم (۶۰۰/۴) الحلیة (۱۰۱/۳) شرح السنة (۴۵۷/۷)]

[السلسلة الصحيحة (۳۳۶/۲)]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ روئے زمین ظلم و زیادتی سے بھر جائے گی، کہا: پھر آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میری نسل یا اہل بیت میں سے (ایک آدمی) نکلے گا جو زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح یہ ظلم و جور سے بھری پڑی تھی۔“

(۴): ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَشِينَا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ نَبِينَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ: يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ فِي أُمَّتِي حَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا﴾ (۱)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”ہمیں نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد حادثات (کے ظہور) کا خدشہ لاحق ہوا تو ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (امام) مہدی میری امت میں ظاہر ہوں گے جو پانچ سال، یا سات سال یا نو سال تک (زندہ) رہیں گے۔“

(۵): ﴿عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمَهْدِيُّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يُضِلُّهُ اللَّهُ فِي لَيْلَةٍ﴾ (۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہدی میرے اہل بیت سے ہوگا جسکی ایک ہی رات میں اللہ تعالیٰ اصلاح فرمادیں گے۔“

(۶): ﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمَهْدِيُّ مِنْ عِزَّتِي مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ﴾ (۳)

(۱) [احمد (۲۷/۳ - ۳۴)]

(۲) [احمد (۱۰۲/۱) ابن ماجہ: کتاب الفتن: ”باب خروج المہدی“ (۴۱۳۶) ابن ابی شیبہ

(۶۷۸/۸) البزار (۲۴۳/۲) ابو یعلیٰ (۴۶۵) الحلبي (۱۷۷/۳) التاريخ الكبير (۳۱۷/۱) التذکرہ

(۵۱۵) صحيح الجامع (۱۱۴۰/۲)]

(۳) [ابو داؤد: کتاب المہدی (۴۲۷۸) ابن ماجہ (۴۰۸۶)]

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا یہ ارشاد گرامی سنا ہے کہ مہدی میری نسل میں (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔“

(۷): ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ فِي اجْرٍ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ، يَسْقِيهِ اللَّهُ الْعَيْثَ، وَتُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَيُعْطَى الْمَالَ صِحَاحًا وَتُكْتَرُ الْمَأْشِيبَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعْبُشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا (بَعْنَى حُمْحًا)﴾ (۱)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آخری امت میں مہدی کا ظہور ہوگا، اللہ اسے بارش سے سیراب فرمائے گا، زمین اپنی نباتات اگائے گی، وہ مال کی صحیح صحیح تقسیم کرے گا، مویشی بکثرت ہوں گے، امت عظیم ہو جائے گی اور وہ (مسلل) سات یا آٹھ سال (تک زندہ) رہے گا۔“

(۸): ﴿عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَفْتَتِلُ عِنْدَ كِنزِكُمْ ثَلَاثَةٌ، كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيفَةٍ لَمْ لَا يَصْبِرُ لِي وَاجِدٌ مِنْهُمْ ثُمَّ تَطْلُعُ الرِّيَاثُ السُّودُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيَقْتُلُونَكُمْ قَتْلًا لَمْ يَقْتُلَهُ قَوْمٌ..... فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَبَايَعُوهُ وَلَوْ حَبْوًا عَلَى النَّجْحِ فَإِنَّهُ خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمَهْدِيُّ﴾ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے (کعبہ کے) خزانے پر تین آدمی لڑائی کریں گے، تینوں خلیفہ کے بیٹے ہوں گے مگر وہ خزانہ کسی ایک کو بھی نہیں ملے گا پھر مشرق کی طرف سے سیاہ جھنڈے آئیں گے اور وہ تمہیں ایسا قتل کریں گے کہ ویسا کسی نے قتل نہ کیا ہو..... جب تم اسے دیکھو تو اس کی بیعت کر لینا خواہ تمہیں برف پر گھسٹ (لڑھک) کر ہی جانا پڑے کیونکہ وہ اللہ

(۱) [مسندك حاكم: كتاب الفتن والملاحم (۸/۴ - ۵۵۷) السلسلة الصحيحة (۲/۳۳۶)]

(۲) [ابن ماجة: كتاب الفتن: "باب خروج المهدي" (۴۰۸۴) حاكم (۴/۶۳۴) النهاية في

الفتن (۲/۲۶۱) وقال: "هذا اسناد قوي صحيح" [محقق دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ]

کا خلیفہ محمدی ہوگا۔“

شیخ البانی فرماتے ہیں کہ

”یہ حدیث صحیح ہے مگر اس کا آخری جملہ کہ ”وہ اللہ کا خلیفہ ہوگا“ بعد صحیح ثابت نہیں۔ (۱)

(۹) : ﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُعَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، قَالَ: فَيَنْزِلُ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ: تَعَالَى صَلِّ لَنَا، فَيَقُولُ: لَا، إِنَّ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ أُمَرَاءُ تُكْرِمُهُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ ﴿۱﴾

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میری امت کا ایک گروہ قیامت تک حق پر غالب (قائم) رہتے ہوئے قاتل کرتا رہے گا۔ نیز فرمایا: پھر عیسیٰ نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر (محمدی) کہے گا آئیے! نماز پڑھائیں۔ مگر عیسیٰ فرمائیں گے، نہیں! بلاشبہ امیر تم سے ہی ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو شرف بخشا ہے۔“

(۱۰) : ﴿عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمُ الْمَهْدِيُّ ﴿۳﴾

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے تو ان (لوگوں) کے امیر محمدی کہیں گے..... (اس حدیث میں صراحت ہے کہ حضرت عیسیٰ کو نماز کی امامت کی دعوت دینے والے مسلمانوں کے امیر و امام محمدی موصوف ہوں گے جبکہ گذشتہ روایت میں امیر کی صراحت

(۱) [تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو السلسلة الضعيفة (۱/۱۹۱)]

(۲) [مسلم: کتاب الایمان: ”باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکما“ (۳۹۵) احمد (۲/۳۵۹)]

(۳) [مسند ابی عوانة (۱/۱۰۶)]

(۴) [المناز الضعیف لابن قیم (ص ۱۴۷) وقال: هذا اسناد حید]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

نہیں ہے۔)

(۱۱) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَانُكُمْ مِنْكُمْ؟﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا حال ہوگا جب (بوقت نماز فجر) عیسیٰ علیہ السلام تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تمہی میں سے ہوگا۔“ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام امامت نہیں کروائیں گے بلکہ امام مہدیؑ کو آگے کر دیں گے۔)

(۱۲) ﴿عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْنِي الْمَالَ حَيْثَا لَا يَعُدُّهُ عَدَدًا، قَالَ (الحريري) قُلْتُ لِأَبِي نَضْرَةَ وَأَبِي الْعَلَاءِ: أَرَأَيْتَ أَنَّهُ عَمْرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ؟ فَقَالَا: لَا﴾ (۲)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری آخری امت میں ایک خلیفہ ہوگا جو بلا حساب و کتاب چلو بھر بھر کر مال تقسیم کرے گا۔“

(جریری) راوی کا کہنا ہے کہ

”میں نے ابو نضرة اور ابو العلاء سے پوچھا کہ وہ عمر بن عبد العزیز تو نہیں؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔“

(۱۳) ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مِمَّا الَّذِي يُصَلِّي عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ خَلْفَهُ﴾ (۳)

(۱) [بخاری: کتاب احادیث الانبياء: باب نزول عيسى بن مريم عليهما السلام (۳۴۴۹) مسلم

[(۳۹۲)

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب لا تقوم الساعة حتى يمر الرجل (۲۹۱۲) شرح السنة (۸۶/۱۵)]

(۳) [المعجم المنيف (۱۴۸) لابن قيم وقال: "اسناد جيد" الحاوي للسيوطي (۶۴/۲) صحيح

الجامع الصغير (۲۱۹/۵) فيض القدير (۱۷/۶)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت ابوسعیدؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰؑ جس امام کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے وہ (امام) ہم (اہل بیت) میں سے ہوگا۔“

(۱۴): ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلْمَهْدِيُّ مِنْى أُمَّلَى الْجَبْهَةِ أَقْنَى الْأَنْفِ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئْتُ ظُلْمًا وَجَوْرًا وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ﴾ (۱)

حضرت ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہدی میری اولاد سے ہوگا، چوڑی پیشانی اور باریک مگر لمبی ناک والا ہوگا۔ وہ زمین کو اس طرح عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و طغیان سے بھر دی گئی تھی اور وہ سات سال تک حکومت کرے گا۔“

(۱۵): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: عَبَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَنْامِهِ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! اصْنَعْتَ شَيْئًا فِي مَنْامِكَ لَمْ تَكُنْ تَفْعَلُهُ فَقَالَ: أَلْعَجَبُ إِنْ ناسًا مِنْ أُمَّتِي يَوْمُونَ الْبَيْتَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، قَدَلَحَا بِالْبَيْتِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدَاءِ خُصِفَ بِهِمْ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ! إِنْ الطَّرِيقَ قَدْ يَجْمَعُ النَّاسَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، فِيهِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْمَحْجُورُ وَابْنُ السَّبِيلِ، يَهْلِكُونَ مَهْلِكًا وَاحِدًا وَيَضُدُّونَ مَصَادِرَ شَتَّى يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ عَلَى نِيَابَتِهِمْ﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے مروی ہے کہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی نیند میں گھبرا اٹھے تو ہم نے پوچھا: آج نیند

(۱) [ابو داؤد: کتاب المہدی (۴۲۶۵) حاکم (۵۵۷/۴) المنار المنیف (۱۴۴) وقال سندہ

جید - صحیح الجامع الصغیر (۳/۶ - ۲۲) المشکاة للالبانی (۵۴۵۴) "وقال اسنادہ حسن"

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: "باب الحسف بالحیث الذی یوم البیت" (۲۸۸۴) احمد (۱۲۱/۶)

میں آپ کے ساتھ جس طرح ہوا پہلے تو کبھی نہیں ایسا ہوا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تعجب ہے کہ میری امت کے کچھ لوگ ایک قریشی آدمی کے لئے بیت اللہ (پرچہ حائی) کا قصد کریں گے کیونکہ اس نے بیت اللہ میں پناہ لی ہوگی اور جب وہ بیدا (میدان) میں پہنچیں گے تو سب (زمین میں) دھنسا دیئے جائیں گے۔ ہم نے کہا: یا رسول اللہ! راستے میں (مقابلہ دیکھنے) تو سب لوگ ہی جمع ہوتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! ان میں اس (مدموم) ارادے سے آنے والے، مجبوراً آنے والے اور سفر کرنے والے (ہر طرح کے) لوگ ہوں گے جنہیں یکبارگی ہلاک کر دیا جائے گا پھر (روز قیامت) وہ اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائیں جائیں گے۔“

ایک روایت میں ہے کہ

”اس لشکر سے صرف ایک آدمی کی جان بخشی ہوگی جو لوگوں کو (ان کی ہلاکت سے) آگاہ کرے گا۔“ (۱)

فوائد

- (۱) امام مہدی کا ظہور نبی کریم ﷺ کی سچی پیش گوئی کی روشنی میں ایک مسلمہ حقیقت ہے جو بحال واقع نہیں ہوئی مگر قبل از قیامت اس کا وقوع ہو کر رہے گا۔
- (۲) امام مہدی کے ظہور کے وقت ساری دنیا فتنہ فساد، ظلم و عدوان، فتنے و عارت اور کشت و خون کی ایسی لپیٹ میں ہوگی کہ وہی آج تک اہل زمین نے دیکھی نہ ہوگی۔
- (۳) امام مہدی کا نام خاتم النبیین ﷺ کے نام جیسا اور ان کے والد کا نام نبی کریم ﷺ کے والد کے نام جیسا ہوگا اور یہ یاد رکھئے کہ نبی کریم ﷺ کے معروف نام دو تھے ایک ”محمد“ اور دوسرا ”احمد“ اور یہ دونوں قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں لہذا امام موصوف کا نام محمد (یا احمد) بن عبد اللہ ہوگا۔
- (۴) امام مہدی نبی کریم ﷺ کے اہل بیت یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد (حضرت حسن علیہ السلام یا حضرت حسین علیہ السلام) سے ہوں گے۔ حافظ ابن کثیر نے امام موصوف کا یہ نسب ذکر کیا ہے: محمد

(۱) [مسلم ایضاً (۲۸۸۳)] ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

بن عبداللہ علوی فاطمی حنی رحمۃ اللہ علیہ۔ (۱)

حافظ ابن قیم کی بھی یہی رائے ہے۔ (۲)

صاحب عون المعبود فرماتے ہیں کہ

”محمدی باپ کی طرف سے حنی اور ماں کی طرف سے حسینی ہوں گے۔“ (۳)

(۵) امام محمدی کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہوگا اور حضرت عیسیٰ ان کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔

(۶) صحیحین میں اشارۃ جبکہ دیگر کتب احادیث (سنن و مسانید) میں صراحتاً امام محمدی کا ذکر موجود ہے جس کے اقرار سے مفر نہیں۔ لہذا جس طرح قرآن کا بعض حصہ بعض کی تفسیر کرتا ہے اسی طرح بعض احادیث بعض کی تشریح کرتی ہیں۔

(۷) ”اللہ تعالیٰ اچانک ایک ہی رات میں امام محمدی کی اصلاح فرمادیں گے۔“

اس حدیث کے دو مفہوم ہو سکتے ہیں :-

(۱) امام محمدی میں کچھ عیوب و نقوص (صغیرہ گناہ) ہوں گے جن کی ایک ہی رات میں من جانب اللہ اصلاح فرمادی جائے گی۔ حافظ ابن کثیر نے اسی کو اختیار کیا ہے۔ (۴)

اور یہی رابع معلوم ہوتا ہے۔

(۲) خلافت کا تصور ان کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا مگر اللہ تعالیٰ ایک ہی رات میں انہیں خلافت کے لئے تیار کر کے منظر عام پر لے آئیں گے۔

(۸) ”ظہور محمدی“ کے بعد ہر طرف خیر و برکت، مال و دولت، امن و امان اور خوشحالی کا ایسا سہانا سماں ہوگا کہ تاریخ انسان اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہوگی۔

(۱) [النهاية (۲۶/۱)]

(۲) [المنار المنيف (ص ۱۳۹)]

(۳) [عون المعبود (۲۴۹/۱۱)]

(۴) [النهاية (۲۷/۱)]

(۹) امام مہدیؑ ظہور کے بعد زیادہ سے زیادہ نو سال اور کم از کم پانچ سال زندہ رہیں گے۔ (۱)
 (۱۰) امام مہدیؑ کوئی نبی یا رسول نہیں ہوں گے بلکہ ایک نیک صالح اور مجاہد حکمران (خلیفہ) ہوں گے جو نبیؐ کے مطابق شریعت محمدیؐ کا احیاء اور خلافت اسلامیہ کا قیام کریں گے۔
 (۱۱) ”امام مہدیؑ کا ظہور مشرق کی طرف سے ہوگا“ اس (حدیث) کے دو مطلب ہو سکتے ہیں:
 ایک یہ کہ

”اس سے مدینے کا مشرق مراد لیا جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مدینے میں یہ بات بیان فرمائی تھی اور یہی راجح معلوم ہوتا ہے۔“
 دوسرا یہ کہ

”اس سے دنیا کا مشرق مراد لیا جائے تو اس لحاظ سے مدینہ بلکہ مدینے کا مغرب بھی ”مشرق“ میں شامل ہوگا کیونکہ جغرافیہ کے اعتبار سے وہ دنیا کے مشرق میں ہے۔“
 علاوہ ازیں دونوں صورتوں میں مشرق کی تحدید نہیں کی گئی لہذا مشرق کے عموم کی وجہ سے اس میں مشرق قریب، وسطیٰ اور مشرق بعید تینوں شامل ہیں۔

(۱۲) حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ
 ”امام مہدیؑ کا ظہور مشرقی ممالک سے ہوگا سامرا کی غار سے نہیں۔“

جیسا کہ بعض جاہل رافضیوں (موجودہ شیعہ) کا خیال ہے..... اہل مشرق ان کی مساعدت کریں گے اور ان کی حکومت قائم کریں گے، ان کے سیاہ جھنڈے ہوں گے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا جھنڈا تھا..... بیت اللہ کے نزدیک ان کی بیعت کی جائے گی۔“ (۲)

(۱۳) امام مہدیؑ جس دن ظاہر ہوں گے وہ عام دنوں سے خاصا طویل ہوگا اور یہ بھی ”ظہور مہدیؑ“ کی ایک نشانی ہوگی۔ (۳)

(۱) دیبکھے النہایة فی الفتن (۲۶/۱)

(۲) [النہایة (۲۷/۱)]

(۳) [دیبکھے ابو داؤد : کتاب المہدی (۴۲۷۹)]

(۱۳) امام مہدیؑ بیت اللہ میں پناہ لیں گے کیونکہ کچھ لوگ بغرض جنگ ان کی طرف پیش قدمی کریں گے مگر اللہ تعالیٰ ان سب کو بیت اللہ پہنچنے سے پہلے ہی ”بیدا“ (چھیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیں گے۔ (۱)

(۱۵) مذکورہ لشکر کا زمین میں دھنسا جانا امام مہدیؑ کی مہدویت کے لئے ”جلتی پرتیل“ کا کام دے گا اور لوگ مذکورہ نشانی دیکھ کر ان کے مہدی ہونے کو تسلیم کر لیں گے اور جوق در جوق ان کی بیعت کے لئے نکلیں گے۔

ایک حدیث بھی اس کی شاہد ہے گو اس کی صحت میں ”اختلاف“ ہے۔ (۲)

(۱۶) بیت اللہ میں امام مہدیؑ بیعت لیں گے جیسا کہ ایک حدیث میں اسکی طرف اشارہ ہے کہ
 ﴿عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ أَبُو رَسُولِ اللَّهِ قَالَ: يُتَابِعُ لِرَجُلٍ مَا بَيْنَ الرَّحْمَنِ وَالْمَقَامِ﴾ (۳)

حضرت ابوقتادہؓ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان ایک آدمی (امام مہدیؑ) کی بیعت کی جائے گی۔“

(۱۷) کچھ روایات میں ہے کہ

”امام مہدیؑ کا لشکر خراسان کی طرف سے آئے گا مگر خراسان والی کوئی روایت بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔“

(۱۸) ظہور مہدیؑ کے بارے میں بہت سی احادیث مذکور ہیں جن میں صحیح اور ضعیف ہر طرح کی روایات پائی جاتی ہیں مگر صحیح روایات کو نظر انداز کر کے ضعیف روایات کی روشنی میں یہ نظریہ اپنانا کہ

(۱) [دیکھئے مسلم: کتاب: نفس: ”باب الحسف بالحیث الذی یوم البیت“ (۲۸۸۴)]

(۲) [دیکھئے ابو داؤد: کتاب المہدی (۴۲۸۰)]

(۳) [احمد (۲۹۱/۲ - ۳۱۲) ابن ابی شیبہ (۶۱۲/۸) مجمع الزوائد (۶۴۲/۳) حاکم

”امام مہدی کا ظہور“ شیعہ کے امام مہدی موعود کی طرح ڈرامائی اور حقیقت سے دور ہے!، ناانسانی ہے کیونکہ سینکڑوں ضعیف روایات میں ایک روایت بھی سند و متن کے لحاظ سے صحیح ثابت ہو جائے تو اسے تسلیم کرنا اور فرمان نبوی ﷺ سمجھ کر اس پر ایمان لانا ایمان کا تقاضہ ہے جبکہ امام مہدیؑ کے بارے میں ایک دو نہیں بلکہ بے شمار صحیح روایات موجود ہیں جن پر محدثین نے ”تواتر“ کا حکم لگایا ہے اور ”ظہور مہدی“ کے اثبات میں مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں۔

(۱۹) نبی کریم ﷺ نے امام مہدیؑ کی بہت سے صفات و علامات بیان فرمادی ہیں جن کی روشنی میں امام مہدیؑ کی پہچان امت کے لئے آسان ہے۔

(۲۰) تاحال ”ظہور مہدی“ کی نشانی ظاہر نہیں ہوئی اگرچہ تاریخ میں بہت سے لوگوں نے ”مہدی موصوف“ سے متعلقہ احادیث کو غلط پہناوا دے کر مہدویت کا ڈھونگ رچایا مگر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں نبی ان کے کذب و افتراء کو نمایاں کر دیا اور آج بھی اگر کوئی خواہ مخواہ ایسی جرأت کرنے کی کوشش کرے گا تو دنیا میں ہی ذلیل و رسوا ہوگا۔ البتہ عوام کو چاہیے کہ جعلی مہدیوں سے بچنے کے لئے احادیث کی روشنی میں اصلی امام مہدیؑ کی علامات و صفات یاد رکھیں۔



(۸۶): خروج دجال

(۱): ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغَفَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِطْلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ فَقَالَ: مَا تَذَكَّرُونَ؟ قَالُوا: نَذَكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ وَالْجَحَالَ وَالذَّابَّةَ وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَنَزُولَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ، خَسَفَ بِالشَّمْرِقِ خَسَفٌ بِالشَّمْرِقِ وَخَسَفَ بِالشَّمْرِقِ وَخَسَفَ بِحَزْرَةَ الْعَرَبِ وَأَجْرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ تَطْرُدُ مِنَ الْيَمَنِ مَحْشَرَهُمْ﴾ (۱)

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جبکہ ہم آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا گفتگو کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: ہم قیامت کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی جب تک تم قیامت سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو پھر آپ نے (انہیں) بیان کیا :-

(۱) دھواں (۲) دجال (۳) دلیۃ الارض

(۴) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(۵) حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول

(۶) یاجوج و ماجوج، تین جگہ لوگوں کو زمین میں دھنسا یا جائے گا

(۷) مشرق میں

(۸) مغرب میں

(۹) جزیرۃ العرب میں

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی الآيات التي تكون قبل الساعة (۲۹۰۱) ابو داؤد (۴۳۱۱) ابن

(۱۰) اور سب سے آخر میں یمن کی طرف سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو (میدان) محشر میں اکٹھا کر دے گی۔

مسیح دجال تمام دجالوں اور کذابوں کا سردار ہوگا

(۱) : ﴿عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا يَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَابًا أَحْرَهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَالُ مَنْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى﴾ (۱)

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تیس (30) کذاب نکلیں گے سب سے آخری ”کادا جال“ ہوگا جس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی۔“

(۲) : ﴿عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيَكُونَنَّ قَبْلَ الْمَسِيحِ الدَّجَالُ كَذَابُونَ ثَلَاثُونَ أَوْ أَكْثَرَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد سنا کہ مسیح دجال سے پہلے تیس (30) یا اس سے زیادہ جھوٹے ظاہر ہوں گے (اور یہ سب کچھ) قیامت سے پہلے ہوگا۔“

(۳) : ﴿عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) [احمد (۲۲/۵) السنن الكبرى: كتاب الصلاة: باب صلاة الكسوف (۳۳۹/۳) المعجم الكبير (۲۲۷/۷) مجمع الزوائد (۴۴۸/۲) فتح الباری (۷۰۶/۶) الاصابة (۲۶۱/۴) حافظ ابن حجر نے اسے صحیح کہا ہے]

(۲) [احمد (۱۳۹/۲ - ۱۲۸) مجمع الزوائد: كتاب الفتن (۶۴۲/۷) ابو بعلی (۵۷۰۶) السلسلة الصحيحة (۲۵۱/۴)]

وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ ﴿١﴾

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا کہ پیدائش آدم سے تا قیامت ”دجال“ سے بڑا کوئی امر (فتنہ) نہیں۔“

دجال بڑے غصے سے خروج کرے گا

(۱): ﴿عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَاَنْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السُّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ: رَجَعَكَ اللَّهُ أَمَا أَرَدْتَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا يُخْرَجُ مِنْ غَضَبِهِ يَغْضِبُهَا ﴿٢﴾﴾

نافع فرماتے ہیں کہ

”ابن عمر رضی اللہ عنہما ابن صیاد سے مدینے کے کسی راستے میں ملے تو اسے کوئی ایسی بات کہہ بیٹھے کہ وہ غضبناک ہو کر پھول گیا حتیٰ کہ پوری گلی کو (پھول کر) بھر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے جبکہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس کی خبر پہنچی چکی تھی؟ اور وہ کہنے لگیں: اللہ تم پر رحم کرے تمہیں ابن صیاد سے کیا غرض تھی؟ کیا تم جانتے نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا تھا۔ وہ (دجال) کسی غصے کی وجہ سے نکلے گا۔ (اور شاید ابن صیاد ہی دجال ہو جو اس طرح غصے میں خروج کرے۔)“

(۲): ایک روایت میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی بقیة من احادیث الدجال (۲۹۴۶) - ۲۷/۴ - ۲۹]

جامع الصغير (۴۸۹/۲)

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۷۳۰۹) - احمد (۳۲۲/۶) - عبد الرزاق

(۳۹۶/۱۱)]

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال اس غصے کے ساتھ خروج کرے گا جس میں وہ مبتلا ہوگا۔“ (۱)

دجال کی شکل و صورت

(۱) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبُطُ الشَّعْرِ يَنْطُفُ أَوْ يُهْرَاقُ رَأْسُهُ مَاءًا قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، ثُمَّ ذَهَبَتْ اللَّفِيفُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِيمٌ أَحْمَرٌ جَعْدُ الرَّأْسِ أُعْوَرَ الْعَيْنِ كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَائِفَةٍ قَالُوا: هَذَا الدَّجَالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهَ شَبَهِهُ ابْنُ قَطَنِ، رَجُلٌ مِنْ خُرَازْمَةَ﴾ (۲)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے۔ (ان پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں پھر میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ (رنگت) تھا، بال اس کے گھنگھرے تھے، ایک آنکھ سے کان تھا گویا اس کی آنکھ انگوڑی طرح ابھری ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبد العزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی۔ یہ بنو خزاعہ کا ایک شخص تھا۔ (جو عہد جاہلیت میں فوت ہوا)۔“

(۲) ﴿عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، إِلَّا أَنَّهُ أُعْوَرُ وَإِنَّ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِالْأَعْوَرَ وَإِنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْحُوتٌ

(۱) [احمد (۳۲۲/۶) مسلم: كتاب الفتن: باب ذكر ابن صباد (۲۹۳۲) عبد الرزاق (۳۹۶/۱۱)]

(۲) [بخاری: كتاب الفتن: باب ذكر الدجال (۷۱۲۸) مسلم (۱۶۹) احمد (۳۱/۲) - ۵۴ -

(۱۷۰) شرح الحیة (۱/۴۳۷) المطا (۲/۹۲۰) محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کافی ﴿۱﴾

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی امت کو کانے اور جھوٹے (دجال) سے ڈرایا ہے ،
خبردار! وہ کانہ ہے حالانکہ تمہارا رب کانہ نہیں۔ اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو
گا۔“

(۳): ایک روایت میں ہے کہ

”میں تمہیں ایسی بات بتاتا ہوں جو دوسرے انبیاء نے نہیں بتائی وہ کانہ ہوگا جبکہ تمہارا رب کانہ
نہیں۔“ (۲)

(۴): ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الدَّجَالُ مَنْسُوحُ الْعَيْنِ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ لَمْ تَهَاجَهَا (ك ، ف ، ه) بِقِرَاءَةِ كُلِّ
مُسْلِمٍ﴾ (۳)

حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا دجال کانہ ہے، اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا پھر
آپ نے سجدہ کر کے بتایا (ک، ف، ر) جسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔“

(۵): ایک روایت میں ہے کہ

”اے ہر مسلمان پڑھ سکے گا خواہ وہ پڑھا لکھا ہو یا ان پڑھ ہو۔“ (۴)

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۱۳۱) مسلم (۲۹۳۳) ابو داؤد (۴۳۱۶)

ترمذی (۲۲۴۵) ابن خزیمہ (۱۰۵/۱) احمد (۱۲۹/۳) - ۱۴۵ - ۲۱۷ - ۲۶۰ - ۲۸۸ - ۲۹۴

- (۳۱۴) شرح السنة (۲۰۸۲) مصنف عبد الرزاق (۲۰۸۲۰)

(۲) [بخاری - ایضاً - (۷۱۲۷)]

(۳) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۳۶۵) - (۲۹۳۳)]

(۴) [احمد (۲۶۱/۳) - ۲۸۸ - (۲۸۹)]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(۶) : ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعْوُرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عَيْنَةٌ طَائِفَةٌ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال کی دائیں آنکھ کانی اور انگوڑے دانے کی طرح ابھری ہوئی ہوگی۔“

(۷) : ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”نبی ﷺ سے دجال کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا رنگ انتہائی سفید، جسم بہت بڑا، آنکھ چمکدار ستارے کی طرح کھڑی اور سر کے بال درخت کی ہری شاخوں کی مانند ہیں۔“ (۲)

(۸) : ایک روایت میں ہے کہ

”دجال کی آنکھ شیشے کی طرح (سبزی مائل) ہے۔“ (۳)

(۹) : ﴿عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَالُ أَعْوُرُ الْعَيْنِ الْبُسْرَى جَفَا الشَّعْرَ مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ﴾ (۴)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کاٹا ہوگا، گھٹے بالوں والا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت (باغ) اور آگ ہوگی۔ اس کی آگ (درحقیقت) جنت ہے اور اس کی جنت (دراصل) آگ ہے۔“

(۱) [بخاری : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (۷۱۲۳)]

(۲) [احمد (۴۶۷/۱) طبری (۱۰۳/۱۸) ابو بعلی (۲۷۲۰) ابن کثیر (۲۵/۳) مجمع الزوائد

(۲۳۵/۱) قال : احمد شاکر : ”اسنادہ صحیح“ احمد (۸۱۲/۵)]

(۳) [احمد (۱۶۴/۵ - ۱۶۵) ابن حبان (۲۰۶/۱۵) الحلبي (۳۶۳/۴) مجمع

الزوائد (۶۵۰/۷) مسند طیبالمسی (۵۴۴)]

(۴) [مسلم : کتاب الفتن : باب ذکر الدجال (۲۹۳۴)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

(۱۰) ﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الدَّجَالِ: أَعْوَرُهُمَا أَوْ هَرَّ كَانَ رَأْسُهُ أَضَلَّةَ أَشْبَهَ النَّاسَ بِعَبْدِ الْعُزَيْرِيِّ بْنِ قَطَنِ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دجال کا نا اور انتہائی سفید اور چمکدار (رنگت) ہوگا۔ اس کا سر فنی سانپ جیسا (چھوٹا مگر خوب متحرک) ہوگا۔ وہ لوگوں میں سے عبدالعزری بن قطن (کافر) کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوگا۔“

(۱۱) ﴿عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَهُوَ أَعْوَرُ عَيْنِهِ الْبِئْسَرَى، بِعَيْنِهِ الْيَمْنَى ظَفْرَةٌ غَلِيظَةٌ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِمَا كَافِرٌ﴾ (۲)

حضرت سفینہ جو اللہ کے رسول کے غلام تھے، بیان کرتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا اور دائیں آنکھ گوشت کے ٹکڑے کی طرح ابھری ہوئی (عیب دار) ہوگی جبکہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ”کافر“ تحریر ہوگا۔“

(۱۲) ﴿عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنْ رَأَسَ الدَّجَالِ مِنْ رَأْيِهِ حُبْكُ حُبْكُ فَمَنْ قَالَ: أَنْتَ رَبِّي افْتَنَّ وَمَنْ قَالَ: كَذَّبْتَ، رَبِّي اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ فَلَا بَضْرَةَ﴾ (۳)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال کا سر بچھلی جانب سے گنجا گنجا سا ہوگا۔ جس نے کہا کہ تو

(۱) [احمد (۲۹۹/۱) - ۳۸۸] البزار (۱۱۰۸) ابو یعلیٰ (۷۲۵) ابن ابی شیبہ (۲۴۶/۸)

(۲) [احمد (۲۸۱/۵) - المعجم الكبير (۶۴۴۵) مجمع الزوائد (۶۵۴/۷)]

(۳) [احمد (۲۸/۴) - حاکم: کتاب الفتن (۵۵۴/۴) مجمع الزوائد (۶۵۸/۷) عبد الرزاق

(۱۱) [۴۹۰] مجمع التکریم (۱۷۲۰) فرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میرا رب ہے وہ تو فتنے میں مبتلا ہوا اور جس نے کہا: تو جھوٹا ہے میرا رب تو اللہ ہے جس پر میں
بھروسہ کرتا ہوں تو وہ اسے کچھ نقصان نہ دے سکے گا۔

کیا دجال آدمی ہو گا؟

(۱): ﴿عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي قَدْ حَدَّثْتُكُمْ عَنِ الدَّجَالِ حَتَّى حَشَيْتُ أَنْ لَا تَعْقِلُوا أَنْ مَسِيحَ الدَّجَالِ رَجُلٌ قَصِيرٌ أَفْحَجُ جَعْفَرٌ أُعْوَرٌ مَطْمُوسٌ الْعَيْنِ لَيْسَ بِنَائِيَةٍ وَلَا جَحْرَاءَ فَإِنَّ أَلْبَسَ عَلَيْكُمْ فَأَعْلَمُوا أَنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ﴾ (۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں دجال کے بارے میں خبر دی ہے اور مجھے خدشہ ہے کہ تم اسے پہچان نہ سکر گے۔ مسیح دجال ایک پست قد آدمی ہوگا، گھٹنگھریالے بال ہوں گے، آنکھ کا نی اور مٹی ہوئی نہ بہت اونچی ابھری ہوئی اور نہ بہت دھنسی ہوئی ہوگی پھر بھی اگر تمہیں اس کے بارے میں شک و شبہ ہو تو خوب جان رکھو کہ تمہارا رب تو کا نا نہیں ہے۔

(۲): حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا (ایک طویل حدیث میں جو متصل بعد مذکور ہے) فرماتی ہیں کہ

”..... میں (دجال کا) جاسوس ہوں تم اس سنسان جگہ کی طرف چلو جہاں ایک آدمی تمہاری خبر کا مشتاق ہے تو وہ سب وہاں گئے اور کہتے ہیں کہ وہاں ہم نے اتنا بڑا آدمی دیکھا کہ ویسا قد آور مگر (لوہے کی زنجیروں سے) جھکڑا ہوا آدمی پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔“ (۲)

(۳): حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”ابن صیاد نے کہا کہ میں دجال، اس کی جائے پیدائش اور رہائش (اور اسکے والدین) کے تعلق اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ (سب کچھ) کہاں ہے۔“ (۳)

(۱) [ابو داؤد: کتاب الملاحم: باب خروج الدجال (۴۳۱۲) صحیح لمناہع الصغیر (۸/۲ - ۳۱۷)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب قصة الحماسة (۲۹۴۲)]

(۳) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۷) احمد (۲۳/۳ - ۵۴ - ۹۹) ترمذی (۲۲۴۶)]

کیا دجال زندہ ہے؟

(۱): ﴿عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاتَهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقَالَ: لِيَلْزَمَ كُلُّ إِنْسَانٍ مَصَلَاهُ ثُمَّ قَالَ: أَتَدْرُونَ لِمَ جَمَعْتُكُمْ؟ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: إِنِّي وَاللَّهِ! مَا جَمَعْتُكُمْ لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ وَلَكِنْ جَمَعْتُكُمْ لِأَنْ تَبَيَّنَا الدَّارِي كَانَ رَجُلًا نَصْرَانِيًّا فَجَاءَ فَجَاءَ قَبَائِعَ وَأَسْلَمَ وَحَدَّثَنِي حَدِيثًا وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْ مَسِيحِ الدَّجَالِ، حَدَّثَنِي أَنَّهُ رَكِبَ فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ مَعَ ثَلَاثِينَ رَجُلًا مِنْ لَحْمٍ وَجَذَامٍ فَلَعِبَ بِهِمْ الْمَوْجَ شَهْرًا فِي الْبَحْرِ ثُمَّ أُرْفُؤُوا إِلَى حَزِيرَةٍ فِي الْبَحْرِ حِينَ مَغْرِبِ الشَّمْسِ فَجَلَسُوا فِي أَقْرَبِ السَّفِينَةِ فَدَخَلُوا الْحَزِيرَةَ فَلَقِيَتْهُمْ دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا يَذُرُونَ مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقَالُوا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَتْ: أَنَا الْحَسَّاسَةُ، قَالُوا وَمَا الْحَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: يَأْتِيهَا الْقَوْمُ أَنْطَلِقُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَيْرِكُمْ بِالْأَشْوَابِ، قَالَ: لَمَّا سَمِعْتُ لَنَا رَجُلًا فَرَقًا مِنْهَا أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً، قَالَ: فَانطَلَقْنَا سِرَاعًا حَتَّى دَخَلْنَا الدَّيْرَ فَإِذَا فِيهِ أَعْظَمُ إِنْسَانٍ رَأَيْتَاهُ قَطُّ خَلْقًا، وَأَشَدَّهُ وَثَاقًا مَحْمُوعَةً يَدَاهُ إِلَى عُنُقِهِ مَا بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ إِلَى كَعْبَيْهِ بِالْحَدِيدِ قُلْنَا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟ قَالَ: قَدْ قَدَرْتُمْ عَلَيَّ خَيْرِي فَأَخْبِرُونِي مَا أَنْتُمْ؟ قَالُوا: نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ الْعَرَبِ، رَكِبْنَا فِي سَفِينَةٍ بَحْرِيَّةٍ فَفَصَّادْنَا الْبَحْرَ حِينَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجَ شَهْرًا ثُمَّ أُرْفَأْنَا إِلَى حَزِيرَتِكَ هَذِهِ، فَجَلَسْنَا فِي أَقْرَبِهَا فَدَخَلْنَا الْحَزِيرَةَ فَلَقِيَتْنَا دَابَّةٌ أَهْلَبُ كَثِيرِ الشَّعْرِ لَا تَذَرِي مَا قَبْلَهُ مِنْ دُبُرِهِ مِنْ كَثْرَةِ الشَّعْرِ فَقُلْنَا: وَيْلَكَ مَا أَنْتَ؟ فَقَالَتْ: أَنَا الْحَسَّاسَةُ، قُلْنَا: وَمَا الْحَسَّاسَةُ؟ قَالَتْ: ائْتُوا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ فِي الدَّيْرِ فَإِنَّهُ إِلَى خَيْرِكُمْ بِالْأَشْوَابِ فَاقْبَلْنَا إِلَيْكَ سِرَاعًا وَفَرَعْنَا مِنْهَا وَلَمْ نَأْمَنْ أَنْ تَكُونَ شَيْطَانَةً فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَحْلِ يَسَّانَ؟ قُلْنَا: عَنْ أَبِي شَائِبَةَ تَسْتَحْبِرُ؟ قَالَ: أَسَأَلْتُكُمْ عَنْ نَحْلِهَا، هَلْ يُسْمَرُ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، قَالَ: أَمَا إِنَّهَا يُوشِكُ أَنْ

لَا تُحْمِرُ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ بَحِيرَةِ طَبْرِيَّةَ؟ قُلْنَا: عَنْ أَيِّ شَانِهَا تَسْتَحْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِيهَا مَاءٌ؟ قَالُوا: هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ، قَالَ: أَمَا إِنْ مَاءٌ هَا يُوشِكُ أَنْ يَذْهَبَ، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُعْرَ؟ قَالُوا: عَنْ أَيِّ شَلْحِهَا تَسْتَحْبِرُ؟ قَالَ: هَلْ فِي الْعَيْنِ مَاءٌ؟ وَهَلْ يَزْرَعُ أَهْلُهَا بِمَاءِ الْعَيْنِ؟ قُلْنَا لَهُ: نَعَمْ، هِيَ كَثِيرَةُ الْمَاءِ وَأَهْلُهَا يَزْرَعُونَ مِنْ مَائِهَا، قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَبِيِّ الْأُمِّيِّينَ مَا فَعَلَ؟ قَالُوا: قَدْ خَرَجَ مِنْ مَكَّةَ وَتَزَلَّ يَقْرِبَ، قَالَ: أَقَاتَلَهُ الْعَرَبُ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: كَيْفَ صَنَعَ بِهِمْ؟ فَأَخْبَرْنَا أَنَّهُ قَدْ ظَهَرَ عَلَى مَنْ يَلِيهِ مِنَ الْعَرَبِ وَأَطَاعُوهُ، قَالَ: قَالَ لَهُمْ: قَدْ كَانَ ذَاكَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ إِقَالَ: أَمَا إِنْ ذَاكَ خَيْرٌ لَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ وَإِنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي، إِنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ وَإِنِّي يُوشِكُ أَنْ يُؤَدِّيَ لِي فِي السُّجُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ قَرْبَةَ إِلَّا هَبَطْتُهَا هِيَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَبْيَةَ فَهَمَّا مُحَرَّ مَتَانِ عَلَيَّ كِلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلِكٌ بِيَدِهِ السِّيفِ صَلَاتًا بَصُدُنِي عَنْهَا وَإِنِّي عَلَى كُلِّ نَفْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ وَطَعَنَ بِمُخَصَّرَتِهِ فِي الْجَنَبِ: هَذِهِ طَبْيَةُ، هَذِهِ طَبْيَةُ، هَذِهِ طَبْيَةُ، بَعْنِي الْمَدِينَةَ، الْأَهْلُ كُنْتُ حَدَّثْتُكُمْ ذَلِكَ؟ فَقَالَ النَّاسُ: نَعَمْ، فَإِنَّهُ أَعْجَبَنِي حَدِيثُكَ تَعْبِيهِمْ أَنَّهُ وَافَقَ الَّذِي كُنْتُ أُحَدِّثُكُمْ عَنْهُ، وَعَنِ الْمَدِينَةِ وَمَكَّةَ، أَلَا إِنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لِأَبَلٍ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ، مَا هُوَ وَأَوْمًا بِيَدِهِ إِلَى الْمَشْرِقِ ﴿١﴾

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہو کر منبر پر تشریف لائے اور سکر اتے ہوئے فرمایا کہ ہر بندہ اپنی

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب قصة الحساسة (۱۱۹ - ۲۹۴۲) ابو داؤد (۴۳۲۵) ترمذی

(۲۲۵۳) نسائی (۳۵۴۷) ابن ماجہ (۲۰۴۵) حمیدی (۱۷۷/۱) احمد (۱۹/۶) - ۴۲۰ -

۴۶۱ - ۴۶۴ - ۴۶۵) طبرانی کبیر (۹۵۶/۲۴) دلائل النبوة (۴۱۶/۵) مشکل الآثار

جائے نماز پر بیٹھا رہے پھر کہا، کیا تمہیں علم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں جمع کیا ہے؟ لوگوں نے کہا، اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم خدا کی میں نے تمہیں ترغیب و ترہیب (وعظ و نصیحت) کے لئے اکٹھا نہیں کیا بلکہ اس لئے جمع کیا ہے کہ تمہیں داری جو عیسائی تھا وہ میری بیعت کر کے دائرہ اسلام میں داخل ہو چکا ہے اس نے مجھے سح ججال کے بارے میں ویسی ہی خبر دی ہے جیسی میں تمہیں دیا کرتا ہوں، اس نے کہا کہ وہ لُحْم اور جذام قبیلے کے تیس (30) آدمیوں کے ساتھ بحری جہاز میں سوار تھا کہ مہینہ بھر بحری و بحیریں ان کی کشتی سے کھلتی رہیں حتیٰ کہ ان کی کشتی (جہاز) مغرب کی طرف ایک جزیرے پر جا لگی پھر وہ ایک چھوٹی کشتی پر سوار ہو کر جزیرے میں جا ترے جہاں انہیں گھسنے بالوں والا ایسا جانور ملا جس کے منہ یا دم کی شناخت ناممکن تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ تو کون ہے؟ جانور نے کہا کہ میں جاسوس ہوں، انہوں نے کہا کس کا جاسوس؟ اس نے کہا کہ اس شخص کی طرف چلو جو ”دیر“ میں ہے اور تمہاری خبر کا مشتاق ہے۔ تمہیں نے کہا کہ جب جانور نے اس شخص کا نام لیا تو ہم ڈرے کہ کہیں یہ شیطان نہ ہو۔ تمہیں نے کہا کہ پھر ہم تیز تیز چلتے ہوئے دیر (سنسان جگہ) میں داخل ہوئے تو وہاں ہم نے اتنا بڑا انسان دیکھا کہ ویسا نہ آدرا مگر جھکڑا ہوا آدمی کبھی نہ دیکھا تھا! اس کے دونوں ہاتھ گردن کے پیچھے اور پاؤں ٹخنوں کے ساتھ مضبوط لوہے سے بندھے ہوئے تھے۔ ہم نے کہا، کبخت! تو کون ہے؟ اس نے کہا کہ میری خبر تو حاصل کر ہی لو گے یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم اہل عرب ہیں اور ایک سمندری جہاز میں محسوس تھے کہ سمندر میں طغیانی آگئی جس کی وجہ سے مہینہ بھر ہمارا جہاز موجوں کا شکار رہا پھر ہم اس جزیرے کے قریب پہنچے تو ایک چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر اس جزیرے میں داخل ہوئے تو ہمیں (یہ) جانور ملا جس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے منہ یا پشت معلوم نہیں ہوتی تھی ہم نے اس سے پوچھا کبخت! تو کون ہے؟ تو اس نے کہا: میں جاسوس ہوں، تم اس ”دیر“ میں موجود آدمی کی طرف چلو، وہ تمہاری خبر کا بڑا مشتاق ہے تو ہم جلدی سے تمہاری طرف چلے آئے اور تم اس (جانور) کو شیطان سمجھتے ہیں۔ دجال نے کہا کہ مجھے بیسان (شام) کے نخلستان کی خبر

دو؟ ہم نے کہا، اس کی کوئی خبر مطلوب ہے؟ اس نے کہا کیا وہ پھل لاتا ہے؟ ہم نے کہا ہاں! اس نے کہا عنقریب وہ پھلدار نہیں رہے گا۔ اچھا مجھے بھیرہ طبریہ کی خبر دو؟ کیا اس میں پانی رواں دواں ہے؟ ہم نے کہا ہاں! خوب رواں دواں ہے۔ اس نے کہا کہ عنقریب وہ خشک ہو جائے گا۔ اس نے کہا، مجھے زغر (شام) کے چشمے کے متعلق بتاؤ کیا اس میں پانی موجود ہے اور کیا لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کرتے ہیں؟ ہم نے کہا، ہاں! اس میں پانی بھی ہے اور لوگ اس کے پانی سے کھیتی باڑی کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ مجھے عرب کے نبی کی خبر دو؟ ہم نے کہا کہ وہ مکہ سے ہجرت کر کے یثرب (مدینہ) جا پہنچا ہے۔ اس نے کہا کیا اہل عرب نے اس سے لڑائی کی ہے؟ ہم نے کہا، ہاں! اس نے کہا پھر نتیجہ کیا رہا؟ ہم نے کہا کہ وہ نبی اپنے گرد و پیش میں غالب آچکا ہے۔ اس نے کہا کیا واقعی ایسے ہو چکا ہے؟ ہم نے کہا، ہاں! اس نے کہا کہ لوگوں کے لئے اس کی اطاعت ہی بہتر ہے۔

اور میرے متعلق سنو: میں ”مسح دجال“ ہوں، اب عنقریب مجھے خروف کی اجازت دی جائے گی اور میں چالیس (40) دنوں میں پوری روئے زمین کو فتح کر لوں گا البتہ مکہ اور طیبہ (مدینہ) مجھ پر حرام کر دیئے گئے ہیں اگر میں اس طرف (کسی بھی شہر مکہ یا مدینہ) کا رخ کروں گا تو وہاں تلوار لہراتے فرشتے مجھے روک دیں گے جو وہاں پہرے پر مقرر ہوں گے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اپنا عصا منبر پر تین مرتبہ کلواتے ہوئے فرمایا: یہی طیبہ (مدینہ) ہے۔ (اور وہ دجال ہے) کیا میں تمہیں اس (دجال) کے بارے میں بتایا نہیں کرتا تھا؟ لوگوں نے کہا، کیوں نہیں! پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے تمیم کی بات اس لئے اچھی لگی کہ یہ میری اس خبر کے مشابہہ ہے جو میں تمہیں دجال اور مکہ و مدینہ کے بارے میں بتایا کرتا تھا۔

خبردار! وہ (دجال) دریاے شام میں یا دریاے یمن میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اپنے ہاتھ سے بھی اشارہ فرمایا۔“

بعض روایات میں دجال کے مذکورہ سوالات کے علاوہ مزید سوالات بھی ذکر ہوئے ہیں علاوہ ازیں اپنے مطلوبہ جوابات پر دجال خوشی سے اچھلنا، کودنا اور چیخنا چلانا شروع کر دیتا ہے۔

(۲) : حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”مجھے ”ابن صیاد“ نے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال کی جائے پیدائش، وقت پیدائش، رہائش اور والدین کے متعلق بخوبی آگاہ ہوں۔ (۱)

کیا نبی کریم نے دجال کو دیکھا تھا؟

(۱) : ﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرَى بِي مُوسَى رَجُلًا أَدَمَ طَوَالًا جَعْدًا كَأَنَّهُ مِنْ رِحَالِ شَوْءَةَ وَرَأَيْتُ عَيْسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا، مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبَطَ الرَّأْسِ وَرَأَيْتُ مَالِكًا حَازِنَ النَّارِ وَالذَّجَالَ فِي آيَاتِ أَرْأَمَنْ اللَّهُ إِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ لِقَائِهِ﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا، شب معراج میں میں نے موسیٰ کو دیکھا وہ گندی رنگت، دراز قد، اور کھٹکھریالے بالوں والے تھے ایسے لگتا تھا جیسے قبیلہ ہنوز کا کوئی شخص ہو اور میں نے عیسیٰ کو بھی دیکھا جو درمیانے قد، میانے جسم، سرخ و سفید رنگت اور سیدھے بالوں والے تھے۔ میں نے جہنم کے داروغے کو بھی دیکھا اور دجال کو بھی دیکھا۔ مجملہ ان آیات کو (دیکھا) جو اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھائی تھیں (سورۃ سجدہ میں اسی کا ذکر ہے کہ) ”لہذا آپ ﷺ نے ان سے ملاقات کے بارے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ کریں۔“

(۲) : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۷)]

(۲) [بخاری: کتاب بدء الخلق: ۲: باب اذ قال احدکم ”آمین“ وَالْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ.....

(۳۲۳۹) مسلم (۲۶۶) احمد (۴۲۶/۱) دلائل النبوة (۴۹۰/۵)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے (ان پر میری نظر پڑی) میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں، پھر میں نے پلٹ کر دیکھا تو ایک موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ (رنگت) تھا، اس کے بال مختصر یا لے تھے، ایک آنکھ سے کاٹا تھا گویا اس کی آنکھ انگور کی طرح ابھری ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبدالعزیز بن قطن خزاعی سے بہت مشابہت رکھتی تھی۔ (۱)“

دجال کی شعبدہ بازیاں

(۱): ﴿عَنِ السَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ فَخَفِضَ فِيهِ وَرَفَعَ حَتَّى طَلَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَلَمَّا رَحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ؟ قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَالَ عَدَاةً فَخَفِضْتَ فِيهِ وَرَفَعْتَ حَتَّى طَلَّنَاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ فَقَالَ: غَيْرُ الدَّجَالِ أَخْوَفِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجُ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجُ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَأَمْرُو حَجِيجِ نَفْسِهِ وَاللَّهِ حَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَائِفَةٌ كَأَنِّي أَشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعُرْزِيِّ بْنِ قَطَنِ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ قَوَاتِعَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ خَارِجُ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِراقِ فَعَاتِ يَوْمِنَا وَعَاتِ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللَّهِ! افْتَبُّنَا، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا لَبَنَةُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: أُرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمَ كَسَنَةِ وَيَوْمَ كَسَنَهْرِ وَيَوْمَ كَسَمْعَةَ وَسَائِرِ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَتِ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا، أَقْدُرُوا لَهُ قُدْرَهُ، قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَمَا اسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: كَالغَيْثِ اسْتَدْبَرْتَهُ الرَّبِيعُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ

(۱) [بحاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۱۲۸) مسلم (۱۶۹) الموطا (۹۲۰/۲) احمد]

(۳۱/۲ - ۵۴ - ۱۷۰) شرح - السنة (۱۴۴۳/۷) [محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

السَّمَاءَ فَنُمَطِّرُ وَالْأَرْضَ فَنَنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ دُرَى وَأَسْبَعَهُ
ضُرُوعًا وَأَمَدَهُ حَوَاصِرًا ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوهُمْ فَيُرَدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ
فَيَضْبِحُونَ مُجْلِبِينَ لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ وَيَعْمُرُ بِالْخَيْرِ بِقَوْلِ لَهَا: أَخْرَجَنِي
كَنُوزِكَ فَتَبَعَهُ كُنُوزُهَا كَيْعَاسِيبِ النُّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوا رَجُلًا مُمْتَلِنًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسِّيفِ
فَيَقْطَعُهُ حَرَكَتَيْنِ رَمِيَةَ الْفَرَضِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ وَيَضْحَكُ فَيَسْمَعُ هَوْرًا
كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ
دِمَشْقَ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ..... ﴿١﴾

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ایک صبح نبی کریم ﷺ نے دجال کا تذکرہ کیا تو اسے حقیر اور اس کے فتنے کو عظیم کہا (یا کبھی اونچی اور کبھی آہستہ بات کی) حتیٰ کہ ہمیں گمان ہوا کہ شاید دجال ان درختوں کے جھنڈ میں آگیا ہو پھر ہم یوقت شام آپ کی طرف گئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا ماجرا ہے؟ ہم نے عرض کیا کہ آپ نے دجال کے بارے میں اچھی طرح آگاہ کیا تھا اور ہم سمجھے کہ شاید وہ اسی نخلستان میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے دجال سے بڑھ کر فتنوں کا تم پر اندیشہ دسکتا ہے؟ اگر دجال میرے جیتے جی نکلا تو میں اس کے درمیان رکاوٹ بن کر تمہیں اس کے شر سے بچالوں گا اور اگر وہ میرے بعد ظاہر ہوا تو تم میں سے ہر ایک شخص بذات خود اس کے خلاف جت ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور تمہارا ہواگا۔ دجال ایک گھنگھریالے بالوں والا نوجوان ہے جس کی ایک آنکھ ابھری ہوگی اور وہ عبدالعزیٰ (کافر) کے مشابہہ ہوگا لہذا جو شخص بھی تم میں سے دجال کو دیکھے وہ سورت کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ دجال شام اور عراق کے درمیان ریگستانی راستے سے خارج ہوگا اور دائیں بائیں فتنہ فساد برپا کرے گا۔

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۱۱۰ - ۲۹۳۷) احمد (۲۴۸/۴) ابو داؤد

(۴۳۲۱) ترمذی (۲۲۴۰) حاکم (۵۳۷/۴) طبری (۹۵/۹)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

اللہ کے بندو! ایمان پر ثابت قدم رہنا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا کہ دجال کتنا عرصہ زمین پر قیام کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس (40) دن جن میں سے ایک دن ایک سال برابر، ایک دن ماہ برابر، ایک دن ہفتے کے برابر ہوگا۔ پھر باقی دن عام دنوں جیسے ہوں گے۔ (یعنی ایک سال، دو ماہ اور دو ہفتے)۔

صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! جو دن سال برابر ہوگا اس میں ہم نمازیں کیسے ادا کریں گے؟ کیا ایک ہی دن کی نمازیں ہمیں کافی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ تم اس (سال) کا (عام دنوں کے ساتھ) اندازہ کر لینا۔ صحابہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! اس کی چال ڈھال کیسی ہوگی؟ فرمایا: اس بارش کی طرح جسے ہوا پیچھے سے دھکیلتی ہے۔ پھر وہ ایک قوم کے پاس جا کر انہیں کفر کی دعوت دے گا جسے وہ قبول کر لیں گے تو وہ آسمان کو حکم دے گا اور آسمان بارش برسائے گا پھر وہ زمین کو حکم دے گا تو زمین اناج اگائے گی جن پر ان کے جانور چریں گے جن کے کوہان پہلے سے اونچے تھیں پہلے سے کشادہ اور کوکھیں خوب پھولی ہوں گی۔ پھر دجال ایک قوم کے پاس آ کر اسے کفر کی دعوت دے گا مگر وہ انکار کر دیں گے تو دجال ان سے پلٹ جائے گا اور وہ لوگ قحط اور خشک سالی کا شکار ہو جائیں گے حتیٰ کہ ان کے ہاتھ میں مال و دولت میں سے کچھ نہ رہے گا جبکہ دجال بنجر اور ویران زمین پر نکلے گا اور اسے حکم دے گا، اے زمین! اپنے خزانے نکال دے تو زمین کے خزانے اس کے پاس اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح شہد کی کھیاں ملکہ کھسی کے پاس ہوجون کر تے ہیں پھر دجال ایک جوان کو بلا کر اس کے دو ٹکڑے کر ڈالے گا جس طرح نشانہ دو ٹوک ہو جاتا ہے پھر اسے (زندہ کر کے) پکارے گا تو وہ جوان چپکتے، دھکنے اور ہشاش بشاش پھرے کے ساتھ اس کی طرف چلا آئے گا۔ دریں اثنا اللہ تعالیٰ مشرق کی طرف شہر دمشق میں سفید منارے کے پاس زرد کپڑوں میں ملبوس حضرت عیسیٰ ابن مریم کو نازل کر دیں گے.....“

(۲) ﴿عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ إِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

بَارِدَةً وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدَةٌ فَتَارٌ تُعْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقَعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهُ نَارٌ فَإِنَّهُ عَذَابٌ بَارِدٌ ﴿١﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں نے اللہ کے رسول سے سنا کہ جب دجال خروج کرے گا تو اس کے ساتھ پانی (جنت) اور آگ (جہنم) ہوگی جسے لوگ آگ سمجھیں گے وہ ٹھنڈا پانی ہے اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ درحقیقت جلائے والی آگ ہے اگر تم میں سے کسی کو اس (فتنے) کا سامنا ہو تو وہ اس میں داخل ہو جو آگ دکھائی دیتی ہے کیونکہ وہ دراصل ٹھنڈا پانی ہے۔“

(۳) : ﴿عَنِ السُّعْفِيَّةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ مَا سَأَلْتُهُ وَأَنَّهُ قَالَ لِي: مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ؟ قُلْتُ: لِأَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ حَبْلٌ خَبِيزٌ وَنَهْرٌ مَاءٍ قَالَ: بَلْ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ﴾ (۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”دجال کے بارے میں جس قدر سوالات میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھے ہیں اور کسی سے نہیں پوچھے (تو) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کہا: تمہیں اس (دجال) سے کیا خطرہ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے پاس روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ وہ اللہ تعالیٰ پر اس سے بھی (کئی درجہ) آسان ہے۔“

(۴) : ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ: يَا تَبَى الدَّجَالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ

(۱) [بخاری: کتاب احادیث الانبیاء: باب ما ذکر عن بنی اسرائیل (۳۴۵۰) مسلم (۲۹۳۴) ابو

دلاؤد (۳۴۱۵) ابن ماجہ (۴۱۲۲) ابن حبان (۶۷۹۹) طبرانی کبیر (۶۴۲/۱۷) ابن ابی شیبہ

(۶۴۸/۸)

(۲) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۱۲۲) مسلم (۲۱۵۲) احمد (۳۳۸/۴) ابن

ماجہ (۴۱۲۴) ابن ابی شیبہ (۶۴۷/۸)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نَقَابَ الْمَدِينَةِ فَيَنْزِلَ بَعْضَ السَّبَاحِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرٌ النَّاسِ ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ : أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أُخِيَّتُهُ هَلْ تَشْكُرُونَ فِي الْأَمْرِ ؟ فَيَقُولُونَ : لَا ، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ : وَاللَّهِ مَا كُنْتُ فَيْكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنْ الْيَوْمِ فَيَرِيدُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ ﴿١﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دجال کے متعلق ایک طویل حدیث سنائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یہ بھی تھا کہ دجال آئے گا اور اس کے لئے ناممکن ہوگا کہ وہ مدینہ کی گھاٹیوں (راستوں) میں داخل ہو سکے چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شورزدہ زمین پر قیام کرے گا۔ پھر اس دن اس کے پاس ایک مرد مومن جائے گا جو افضل ترین لوگوں میں سے ہوگا اور وہ دجال سے کہے گا کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیث بیان فرمائی تھی :-

”دجال (لوگوں) سے کہے گا کہ اگر میں اس شخص کو قتل کر دوں اور پھر زندہ کر دکھاؤں تو کیا پھر بھی تمہیں میرے (رب ہونے کے) معاملے میں شک ہوگا؟ لوگ کہیں گے، نہیں! چنانچہ وہ اس شخص کو قتل کر دے گا اور پھر زندہ کر دے گا۔ اب وہ شخص کہے گا کہ واللہ! (خدا کی قسم) مجھے تیرے بارے میں پہلے اتنی بصیرت نہ تھی جتنی اب آپکی ہے (کہ تو واقعی دجال ہے) اس پر دجال پھر اسے قتل کرنا چاہے گا مگر اس مرتبہ وہ اسے مار نہیں سکے گا۔“

”دجال“ دنیا کا سب سے بڑا فتنہ!

(۱): ﴿ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: باب لا يدخل الدجال المدينة (۷۱۳۲) مسلم (۲۹۳۸) احمد

(۴۶۱۳) مصنف عبد الرزاق (۳۰۰/۱۱) کتاب السنة لابن ابی عاصم (۳۹۰) ابن مندة

وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ أَمْرٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَالِ ﴿١﴾

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ سے میں نے سنا کہ پیدائش آدم سے تا قیامت ”دجال“ سے بڑا کوئی معاملہ (فتنہ) نہیں ہے۔“

(۲): ایک روایت میں ہے :-

﴿ مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ فِتْنَةٌ أَكْبَرُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ ﴾ (۲)

”پیدائش آدم سے وقوع قیامت تک فتنہ دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں۔“

(۳): ﴿ عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ الدَّجَالُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَأَنَا لِفِتْنَةٍ بَعْضُكُمْ أَخَوْفُ عِنْدِي مِنَ فِتْنَةِ الدَّجَالِ وَلَنْ يَنْحُوا أَحَدًا مِمَّا

قَبَلَهَا إِلَّا نَحَا مِنْهَا وَمَا صَنَعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا صَغِيرَةً وَلَا كَبِيرَةً إِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَالِ ﴾ (۳)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ کے پاس دجال کا ذکر کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: فتنہ دجال کی نسبت

تمہارے باہمی فتنہ فساد کا مجھے زیادہ خوف ہے (کہ تم ضرور باہمی فتنہ و فساد برپا کرو گے) گذشتہ

لوگوں میں سے جو کوئی اس فتنے سے محفوظ رہا وہ دراصل محفوظ ہے اور آج تک دنیا میں جو کوئی چھوٹا یا

بڑا فتنہ رونما ہوتا ہے وہ دجال کے فتنے کی وجہ سے ہے۔“

(۴): ﴿ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بُعِثَ

نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكُذَّابَ إِلَّا إِنَّهُ أَعْوَرَ وَإِنْ رَبُّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ

مَكْتُوبٌ كَافِرٌ ﴿٤﴾

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی بقیة من احادیث الدجال (۲۹۴۶) احمد (۲۷/۴ - ۲۹ -

جامع الصغیر (۴۸۹/۲)]

(۲) [احمد (۲۹/۴)]

(۳) [احمد (۴۸۲/۵) البزار (۲ - ۳۳۹۱) مجمع الزوائد (۶۴۶/۷) و صححه]

(۴) [بحاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۱۳۱) مسلم (۲۹۳۳) ابو داؤد (۴۳۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نبی بھی مبعوث ہوا اس نے اپنی امت کو کانے کذاب (دجال) سے ضرور ڈرایا ہے۔ خبردار! وہ کانہ ہے اور تمہارا رب کانہ نہیں ہے اور اس کی آنکھوں کے درمیان ”کافر“ (ک-ف-ر) لکھا ہوگا۔“

(۵): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَّانَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ نَحَّامِنَ ثَلَاثٍ فَقَدْ نَجَا، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، مُؤْنَى، وَالذَّجَالُ، وَقَتْلَ خَلِيفَةِ مُصْطَفِيٍّ بِالْحَقِّ مُعْطِيَةً﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن حوالہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تین (حادثات کے) مواقعوں پر محفوظ رہا وہ نجات پا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باریہ بات دہرائی۔ (پھر فرمایا) :-

(۱): میری موت۔

(۲): دجال۔

(۳): اور دین حق پر قائم فیاض خلیفہ کا قتل۔

(۶): ﴿عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَابًا آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الذَّجَالُ مَسْخُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى﴾ (۲)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

(۱) [احمد (۱۵۳/۴) (۶۱۵ - ۵۶۳) ابن ابی شیبہ (۶۴۹/۸) دلائل النبوة (۳۹۲/۶) کتاب

السنة لابن ابی عاصم (۱۱۷۷) و صحیحہ الالبانی ، حاکم (۱۰۸/۳)]

(۲) [احمد (۲۲/۵) السنن الکبری: کتاب صلاة الحسوف: باب صلاة الكسوف (۳۳۹/۳)

المعجم الكبير (۲۲۷/۷) مجمع الزوائد (۴۴۸/۲) الاصابة (۲۶/۴) فتح الباری (۷۰۶/۶) وقال

الحافظ اسنادہ حسن]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تیس جھوٹے نقشیں کے اور سب سے آخر میں (ان کا سردار) کا نادر جال نکلے گا جس کی بائیں آنکھ عیب دار ہوگی۔“

(۷) : ﴿ عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : خَطَبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا حَذَرَ الدَّجَالَ أُمَّتًا مَعَهُ مَلِكَانِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُشْهِمَانِ نَبِيَّيْنِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ لَوْ شِئْتُ سَمَّيْتُهُمَا بِأَسْمَائِهِمَا وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمَا وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَذَلِكَ فِتْنَةٌ ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ : أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؟ أَلَسْتُ أَحْيَى وَأُمَيَّتٌ ؟ فَيَقُولُ لَهُ : صَدَقْتَ ، فَيَسْمَعُهُ النَّاسُ ، فَيَبْطُلُونَ إِنَّمَا يُصَدِّقُ الدَّجَالَ وَذَلِكَ فِتْنَةٌ ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَدِينَةَ فَلَا يُؤَدِّدُ لَهُ فِيهَا فَيَقُولُ : هَذِهِ قَرْيَةُ ذَلِكَ الرَّجُلِ ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَأْتِيَ الشَّامَ فَيَهْلِكُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ عُقْبَةَ أُفَيْقٍ ﴿ (۱)﴾

حضرت سفینہ جو آنحضرت ﷺ کے غلام تھے بیان کرتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: خبردار! مجھ سے پہلے ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے وہ بائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا جبکہ دائیں آنکھ پر گوشت ابھرا ہوگا اور دونوں آنکھوں کے درمیان کانفرکھا ہوگا۔ جب وہ خروج کرے گا تو اس کے ساتھ دو وادیاں ہوں گی ایک جنت اور دوسری آگ ہوگی اس کی آگ تو جنت ہوگی مگر اس کی جنت آگ ہوگی، اس کے ساتھ دو فرشتے ہوں گے جو دو نبیوں کے روپ میں ہوں گے اگر میں چاہوں تو ان کے آباء کے نام بھی بتا سکتا ہوں۔ (ایک اس (دجال) کے دائیں طرف اور دوسرا بائیں جانب ہوگا اور یہ آزمائش کے لئے ہوں گے۔

دجال کہے گا۔ (لوگو!) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ کیا میں تمہیں زندہ نہیں کرتا، موت نہیں دیتا؟ تو ایک فرشتہ کہے گا تو جھوٹ بولتا ہے مگر اس (فرشتے) کی بات دوسرے فرشتے کے سوا اور کوئی نہیں سنے گا اور اس کا ساتھی فرشتہ جواب میں کہے گا، ہاں! تیری بات سچی ہے (کہ یہ جھوٹا ہے رب

نہیں) لوگ اس فرشتے کی بات سنیں گے تو یہ سمجھیں گے کہ شاید یہ دجال کو سچا کہہ رہا ہے (حالانکہ دوسرا فرشتہ پہلے فرشتے کی اس بات، کہ دجال جھوٹا ہے، کی تصدیق کر رہا تھا) اور یہ آزمائش ہوگی۔ پھر دجال مدینے کی طرف بڑھے گا مگر اسے مدینے میں داخلے کی اجازت نہیں ملے گی تو وہ کہے گا، یہ فلاں آدمی (محمد) کی بستی ہے پھر وہ شام کی طرف چلا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اُفتخ کی گھائی کے پاس (باب لد پر) اسے (مسیحا کے ہاتھوں) ہلاک کریں گے۔“

(۸) : حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال نکلنے والا ہے، اس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی اس پر سخت لوٹھڑا ہوگا اور وہ کوڑھ اور برص کے مریض کو تندرست کر دے گا، مردے کو زندہ کر دکھائے گا اور لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ جس شخص نے اقرار کیا کہ تو میرا رب ہے وہ تو فتنے میں مبتلا ہوا اور جس شخص نے کہا کہ میرا رب اللہ ہے حتیٰ کہ اس پر جان قربان کر گیا تو وہ دجال کے فتنے سے بچا لیا گیا اور اب اس پر کوئی فتنہ ہے نہ کوئی عذاب ہے۔ جب تک اللہ کی مرضی ہوگی دجال زمین پر رہے گا پھر حضرت عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے جو مغرب کی طرف سے آئیں گے، محمد کریم ﷺ کی تصدیق کریں گے اور انہی کے دین (اسلام) پر قائم ہوں گے وہ دجال کو قتل کریں گے اور پھر قیامت قائم ہوگی۔“ (۱)

دجال کی جنت اور جہنم

(۱) : ﴿عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَمُرَةَ قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ إِذَا خَرَجَ مَاءٌ وَنَارًا فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسَ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقِفْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ فَإِنَّهُ عَذَابٌ بَارِدٌ﴾ (۲)

(۱) [احمد (۱۹/۵) المعجم الكبير (۶۹۱۸) البزار (۳۳۸۹) مجمع الزوائد (۶۴۸/۷) و صححه]

(۲) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذكر عن بنی اسرائیل (۳۴۵۰) مسلم (۲۹۳۴) ابوداؤد (۳۴۱۵)]

ابن ماجہ (۴۰۸۱) ابن ابی عمیر (۱۷۹) مشرقیہ (۱۷۹) مشکوٰۃ (۱۷۹) بیہقی (۱۷۹) حاکم (۱۷۹) ابوداؤد (۳۴۱۵)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دجال جب خارج ہوگا تو اس کے پاس پانی اور آگ ہوگی جسے لوگ آگ خیال کر رہے ہوں گے وہ دراصل ٹھنڈا پانی ہوگا اور جسے لوگ ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ دراصل جلانے والی آگ ہوگی۔ تم میں سے اگر کسی شخص کو اس (نفتے) سے پالا پڑے تو وہ اس کی آگ میں داخل ہو جائے کیونکہ وہ (دراصل) شیریں اور ٹھنڈا (پانی) ہے۔“

(۲): ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا النَّاسُ تَخَانَوْا بِسَالُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْغَيْرِ وَكُنْتَ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ..... قَالَ: يَخْرُجُ الدَّجَالُ بَعْدَ ذَلِكَ مَعَ نَهْرٍ وَنَارٍ مَنْ وَقَعَ فِي نَارِهِ وَجَبَ أُخْرُهُ وَحَطَّ وَزُرَّةٌ وَمَنْ وَقَعَ فِي نَهْرِهِ وَجَبَ وَزُرَّةٌ وَحَطَّ أُخْرُهُ﴾ (۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں سوال کیا کرتے تھے جبکہ میں شر کے متعلق پوچھا کرتا تھا..... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پھر دجال نکلے گا اس کے ساتھ ایک نہر اور ایک آگ ہوگی۔ جو شخص اس کی آگ میں داخل ہو اس کے لئے اجر و ثواب واجب ہو گیا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے گئے اور جو شخص اس کی نہر میں داخل ہو اس پر گناہ لا دیئے گئے اور اس کا اجر مٹا دیا گیا۔“

(۳): ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَالُ أُعْوِزُ الْعَيْنِ الْيَسْرَى حِفَالُ الشَّعْرِ مَعَ حِنَّةٍ وَنَارٌ فَتَارُهُ حِنَّةٌ وَحِنَّةٌ نَارٌ﴾ (۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کاتا ہے، گھنے بالوں والا ہے۔ اس کے

(۱) [احمد (۹۱۵ - ۹۹۸) مشکل الآثار (۳۷۷/۱۴) حاکم (۴۷۹/۴) ابن حبان (۲۰۹/۱۵)]

واصلہ فی الصحیحین]

(۲) [مسلم بن عبد اللہ بن النعمان بن عبد اللہ بن مسعود و مشرفاً مؤصولات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ساتھ ایک جنت اور ایک آگ (جہنم) ہوگی پس اس کی آگ تو (دراصل) جنت ہے اور اس کی جنت (فی الحقیقت) آگ ہے۔“

دجال سے بچنے کے لئے لوگ پہاڑوں پر پناہ لیں گے

(۱): ﴿عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَيُفِرُّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ فِي الْجِبَالِ، قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: هُمْ قَلِيلٌ﴾ (۱)

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ لوگ دجال سے بچنے کے لئے پہاڑوں میں چھپ جائیں گے۔ ام شریک رضی اللہ عنہا کہنے لگی، یا رسول اللہ! اس دن اہل عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس دن بہت کم ہوں گے۔“

دجال مشرق کی طرف خراسان سے نکلے گا

(۱): ﴿عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:إِلَّا أَنَّهُ فِي بَحْرِ الشَّامِ أَوْ بَحْرِ الْيَمَنِ، لَا بَلَّ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ، مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا هُوَ وَأَوْ مَا يَبْدُو إِلَى الْمَشْرِقِ﴾ (۲)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی بقیة احادیث الدجال (۲۹۴۵) احمد (۵۱۱/۶) ترمذی

(۳۹۳۰)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب قصة الحساسة (۲۹۴۲) ابو داؤد (۴۳۲۵) ترمذی (۲۲۵۳)

نسائی (۳۵۴۷) ابن ماجہ (۲۰۴۵) حمیدی (۱۷۷/۱) احمد (۴۱۹/۶) (۴۶۱) المعجم الکبیر

(۹۵۶/۲۴) دلائل النبوة (۴۱۶/۵)]

”..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: خیردار! وہ (وجال) شام یا یمن کے سمندر میں ہے۔ نہیں! بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ تو مشرق کی طرف ہے، وہ تو مشرق کی طرف ہے اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ بھی کیا۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدَّجَالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خَرَّاسَانٌ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَمْحَانُ الْمَطْرُوقَةُ﴾ (۱)

حضرت ابو بکر صدیق ﷺ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حدیث بیان فرمائی کہ وجال مشرق کی طرف سے ایک ایسی زمین سے نمودار ہوگا جسے خراسان کہا جاتا ہے۔ اس (وجال) کی پیروی کرنے والی کچھ ایسی قومیں ہوں گی جن کے چہرے کوئی ہوئی (یا موٹی) لا حالوں کی طرح (چھپے) ہوں گے۔“

(۳): ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنْ يَهُودِيَّةٍ أَصْبَهَانَ مَعَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْيَهُودِ﴾ (۲)

حضرت انس ﷺ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: وجال اصبہان کے (علاقے) ”یہوداہ“ سے خروج کرے گا اور اس کے ساتھ ستر (70) ہزار یہودی ہوں گے۔“

(۴): ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَالُ مِنْ يَهُودِ أَصْبَهَانَ سَبْعُونَ أَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّلِيَسَةُ﴾ (۳)

(۱) [ترمذی: کتاب الفتن: باب ماجاء من أين يخرج الدجال (۲۲۳۷) صحيح الجامع الصغير

(۱۰۰/۱۳) احمد (۵/۱) ابن ماجه (۴۱۲۳) السلسلة الصحيحة (۱۲۲/۴) النهاية (۱۱۷/۱)

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب في بقية احاديث من الدجال (۲۹۴۴) فتح الباری (۲۳۸/۱۳)

(۳) [مسلم: کتاب الفتن: باب في بقية احاديث الدجال (۲۹۴۴) احمد (۲۸۳/۳) (۲۹۵/۴)

حاكم (۵۲۴/۴) ابن ابی شیبہ (۶۵۰/۸) الدر المنثور (۲۴۳/۲)

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصہبان کے ستر ہزار یہودی دجال کی فرمانبرداری کریں گے جن پر سبز (یا سیاہ) چادریں ہوں گی۔“

(۵): ﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ غَدَاةٍ..... إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةَ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا﴾ (۱)

حضرت نواس بن سمان ؓ فرماتے ہیں کہ

”ایک صبح اللہ کے رسول ﷺ نے دجال کا ذکر کیا..... (پھر فرمایا کہ) وہ شام اور عراق کے درمیان ریگستانی راستے سے نکلے گا۔“

مذکورہ روایات میں بظاہر اختلاف و تضاد معلوم ہوتا ہے کہ دجال شام اور عراق کے درمیان سے نکلے گا یا مشرق سے یا خراسان وغیرہ سے..... اس شبہہ کا تفصیلی جواب ”نوائس“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

جن لوگوں کا پسندیدہ (Favourite) لیڈر دجال ہو گا!

(۱): ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتَّبِعُ الدَّجَالَ مِنْ يَهُودٍ أَصْحَابَانِ سَبْعُونَ أَلْفًا. لِمَنْبِهِمُ النَّبِيُّ النَّبِيُّ﴾ (۲)

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اصہبان (اصفہان) کے ستر ہزار یہودی دجال کی بیروی

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸/۴) ابو داؤد (۴۳۲۱)]

ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجہ (۴۱۲۶) حاکم (۵۳۷/۴) طبری (۹۵/۹)

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی بقیة احادیث الدجال (۲۹۴۴) احمد (۲۸۳/۳) حاکم

(۵۲۴/۴) ابن ابی شیبہ (۶۵۰/۸) الدر المنثور (۲۴۳/۲)]

کریں گے جن پر سیاہ (یا سبز) چوٹے ہوں گے۔“

(۲) : ﴿عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الدَّجَالُ يُخْرَجُ مِنْ أَرْضِ الْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خِرَاسَانٌ يَتَّبِعُهُ أَقْوَامٌ كَنَانٌ وَحُرُومُهُمُ الْمَحَانُ الْمَطْرُوقَةُ﴾ (۱)

حضرت ابو بکر صدیق ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حدیث بیان سنائی کہ دجال ایک مشرقی علاقے سے خروج کرے گا جسے خراسان (موجودہ افغانستان اور اس کا گرد و پیش) کہتے ہیں۔ اس (دجال) کی پیروی کچھ ایسی قومیں کریں گی جن کے چہرے کوئی ہوئی ڈھالوں کی طرح چھپے (یا تہہ برتہہ ڈھالوں جیسے مولے) ہوں گے۔“ (۲)

(۳) : ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَبَطُوهُ الدَّجَالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ (إِلَيْهِ) كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ﴾ (۳)

حضرت انس بن مالک ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: مکہ اور مدینہ کے سوا ہر شہر کو دجال روند ڈالے گا۔ ان (مکہ و مدینہ) کی ہر گھاٹی پر صرف بستہ فرشتے کھڑے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے پھر مدینہ کی

(۱) [ترمذی: کتاب الفتن: باب ما جاء من أين يخرج الدجال (۲۲۳۷) صحيح الجامع الصغير

(۱۵۰۱۳) احمد (۵۱۱) ابن ماجه (۴۱۲۳) السلسلة الصحيحة (۱۲۲/۴)

(۲) [حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد ترک (ترکمانستانی) لوگ ہیں۔ النہایۃ

(۱۱۷/۱)

(۳) [بخاری: کتاب فضائل المدینة: باب لا يدخل المدينة الدجال (۱۸۸۱) (۷۱۳۴) مسلم

(۲۹۴۲) احمد (۳۰۰/۲)

زمین تین مرتبہ کانپے گی جس سے ایک ایک کافر اور منافق کو اللہ تعالیٰ اس میں سے باہر نکال (کردجال کی طرف بھیج) دے گا۔

(۴): ﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ الدَّجَالُ فِي هَذِهِ السَّبْعَةِ بِمِرْقَاهُ فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ حَتَّى أَنْ الرَّجُلَ يَرْجِعَ إِلَى حَيْمِهِ وَالِىَ أُمِّهِ وَأَبْنَتِهِ وَأَمْعِيهِ وَعَمَّتِهِ فَيَوْتُهَا رِبَاطًا مَعَاذَةَ أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال مرقاہ (مدینہ کے قریب ایک وادی) کی دلدلی زمین پر پڑاؤ کرے گا تو سب سے زیادہ عورتیں اس کی طرف نکلیں گی یہاں تک کہ آدمی اپنی بیوی، ماں، بہن، بیٹی، چچی، پھوپھی (وغیرہ) کے پاس جائے گا اور انہیں رسیوں سے باندھ دے گا مہاؤا کہ وہ دجال سے نہ جا ملیں۔“

دجال خدائی کا دعویٰ کریگا!

(۱): ﴿عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ حُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابًا يَجْرَهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَالُ مَسْرُوحَ الْعَيْنِ الْيُسْرَى..... فَإِنَّهُ سَوْفَ يَزْعُمُ إِنَّهُ اللَّهُ، فَمَنْ آمَنَ بِهِ وَصَدَّقَهُ وَاتَّبَعَهُ لَمْ يَنْفَعَهُ صَالِحٌ مِنْ عَمَلِهِ سَلَفَ وَمَنْ كَفَرَ بِهِ وَكَذَّبَهُ لَمْ يُعَذِّبْ بِشَيْءٍ مِنْ عَمَلِهِ﴾ (۲)

حضرت سمرہ بنت حندبہ سے مروی ہے کہ

(۱) [احمد (۱۹/۷) بتحقیق احمد شاکر وقال: اسنادہ صحیح مجمع الزوائد (۶۶۴/۷) واصله فی البحاری: کتاب السہاد: باب قتل اليهود (۲۹۲۵) والمسلم (۲۹۲۱) المعجم الکبیر (۳۰۷/۲)]

(۲) [احمد (۲۲/۵) مجمع الزوائد (۴۴۸/۲) المعجم الکبیر (۲۲۷/۷) السنن الکبریٰ

(۲۳۹/۳) للاصابة (۲۶/۴) فتح الباری (۷۰۶/۶)، وسندہ صحیح]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تیس (30) کذاب نکلیں گے، سب سے آخر میں کانادجال نکلے گا جس کی بائیں آنکھ کانی ہوگی..... وہ اس زعم (باطل) میں جلا ہوگا کہ وہ ”اللہ“ ہے (نعوذ باللہ من ذلک) لہذا جس شخص نے اس پر ایمان لا کر اس کی تصدیق اور تابعداری کی اسے اس کے اعمال صالحہ کا کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور جس شخص نے اس کا کفر کیا اور اسے جھٹلایا تو اس سے اس کے اعمال کا بالکل مواخذہ نہیں ہوگا۔“

(۲) ﴿عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ مِنْ بَعْدِكُمُ الْكُذَّابُ الْمُضِلُّ وَإِنْ رَأْسُهُ مِنْ وَرَائِهِ حُبُّكَ حُبُّكَ وَإِنَّهُ سَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَمَنْ قَالَ: كَذَبْتُ لَسْتُ رَبَّنَا وَلَكِنَّ اللَّهَ رَبَّنَا وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا وَالْيَهُ أَنَبْنَا وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ قَالَ: فَلَا سَبِيلَ لَهُ عَلَيْهِ﴾ (۱)

ابو قلابہ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی نے ہمیں حدیث بیان کی کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (اے صحابہ ﷺ!) تمہارے بعد جھوٹا گمراہ کرنے والا (دجال) نکلے گا اس کا سر پھیلی جانب سے سنج پین کا شکار ہوگا وہ کہے گا کہ میں تمہارا رب ہوں! جس شخص نے کہا کہ تو جھوٹا ہے ہمارا رب نہیں بلکہ ہمارا رب تو اللہ ہے اسی پر ہم توکل کرتے ہیں، اسی کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے تیری پناہ مانگتے ہیں تو وہ (دجال) اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔“

(۳) ﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ..... فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَحْيُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتَنْثَبُ﴾ (۲)

(۱) [احمد (۵۰۹/۵ - ۴۶۱) حاکم: کتاب الفتن (۵۵۴/۴) مجمع الزوائد: کتاب الفتن

(۶۵۸/۷) السلسلة الصحيحة (۲۲۷/۶)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجہ (۴۱۲۶)

حاکم (۵۳۷/۴) طبری (۹۵/۹)]

حضرت نواس بن سمعان ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا..... دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں (اپنی ربوبیت پر ایمان لانے کی) دعوت دے گا تو وہ لوگ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کے منطوق فرمان ہو جائیں گے۔ دجال آسمان کو حکم دے گا تو وہ ہار ش برسائے گا اور زمین کو حکم دے گا تو وہ نباتات اگائے گی۔“

(۴) : ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا حَدِيثًا طَرِبْنَا عَنْ الدَّجَالِ فَمَكَانَ فِيمَا..... أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قُلْتُ هَذَا لَمْ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشْكُرُونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يَحْيِيهِ فَيَقُولُ جِبْنٌ يَحْيِيهِ: وَاللَّهِ! مَا كُنْتُ بَيْنَكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ قَالَ: فَيَرِيذُ الدَّجَالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ﴾ (۱۸)

حضرت ابوسعید ؓ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دن دجال کے بارے میں طویل حدیث سنائی۔ جس میں یہ تھا (کہ ایک آدمی کو دجال کے فوجی پکڑ کر کہیں گے کیا تو ہمارے رب کو مانتا ہے؟ وہ انکار کرے گا تو وہ فوجی اس آدمی کو دجال کے پاس لے جائیں گے اور دجال اس سے کہے گا کہ تو مجھے مانتا ہے؟ تو وہ آدمی جواب دے گا) میں گواہی دیتا ہوں کہ تو یعنی دجال (کذاب) ہے جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں حدیث سنائی تھی۔ دجال (لوگوں) سے کہے گا، کیا خیال ہے اگر میں اس کو قتل کر کے زندہ کر دوں تو میرے (رب ہونے کے) متعلق کوئی شک رہے گا؟ لوگ کہیں گے، نہیں! تو دجال اسے قتل کرے گا پھر زندہ کریگا۔ تو وہ زندہ ہو کر کہے گا، اللہ کی قسم! مجھے تو پہلے سے زیادہ یقین ہو گیا کہ تو یعنی دجال ہے۔ دجال دوبارہ اسے قتل کرنا چاہے گا مگر قتل نہ کر سکے گا۔“

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی صفة الدجال (۲۹۳۸) بخاری: کتاب الفتن (۷۱۳۲) احمد

(۴۶/۳) عبد الرزاق (۳۹۳/۱۱)]

دجال سے بچاؤ کے طریقے

(۱): ﴿عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ سَمِعَ بِالذَّجَالِ فَلْيَتَأَمَّنْهُ فَإِنَّ الرَّجُلَ بَأْتِيَهُ وَهُوَ يَحْسَبُ أَنَّهُ مُؤْمِنٌ فَلَا يَزِلُّ بِهِ لِمَا مَعَهُ مِنَ الشَّيْبِ حَتَّى يَبْتَعَهُ﴾ (۱)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دجال کے (خروج کے) متعلق سنے وہ اس سے دور رہے بلاشبہ آدمی اپنے ایمان پر وثوق کامل کے ساتھ اس کے پاس جائے گا تو اس کے عجیب و غریب شعبدے دیکھتے دیکھتے اس کا پیروکار بن جائے گا۔“

(۲): ایک روایت میں نبی کریم ﷺ نے اللہ کی قسم کھا کر مذکورہ حدیث بیان فرمائی۔ (۲)

(۳): ایک روایت میں ہے کہ

”آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا ”قلینا منہ“ دجال سے دور رہنا کیونکہ جب آدمی اس کے پاس آئے گا تو اس کے شعبدے دیکھے گا اس کی تصدیق کر دے گا۔“ (۳)

(۴): ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ﴾ (۴)

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کر لیں

(۱) [احمد: (۵۷۷/۴) ابو داؤد: کتاب الملاحم: باب خروج الدجال (۴۳۱۹) حاکم

(۵۷۶/۴) کنز العمال (۲۰۴/۱۴)]

(۲) [ابو داؤد: کتاب الملاحم: باب خروج الدجال (۴۳۱۹)]

(۳) [احمد (۵۸۹/۴)]

(۴) [مسلم: کتاب صلاة المسافرين: باب فضل سورة الكهف (۸۰۹) احمد (۲۵۰/۶) ابو

(تا کہ ان کی تلاوت کرے) تو وہ دجال کے فتنے سے بچالیا گیا۔“

(۵) ﴿عَنِ السُّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ..... إِنَّهُ شَابَ فِطَطَ عَيْنُهُ طَافِقَةً كَأَنِّي أَشْبَهُهُ بِعَبْدِ الْعَزْزِيِّ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ إِنَّهُ عَارِجُ خَلَّةٍ بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ﴾ (۱)

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ایک صبح اللہ کے رسول ﷺ نے دجال کا تذکرہ فرمایا..... وہ کھٹکھریا لے ہالوں والا نوجوان شخص ہے گویا میں اسے عبد العززی بن قطن (کافر) سے مشابہت دے سکتا ہوں اور جو شخص تم میں سے دجال کا سامنا کرے وہ سورۃ الکہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔“

(۶) ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَالَ: مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ﴾ (۲)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورۃ الکہف کی آخری دس آیات کی تلاوت کی وہ دجال کے فتنے سے بچالیا گیا۔“

(۷) ﴿عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ﴾ (۳)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے سورۃ الکہف کی کوئی بھی دس آیات یاد کر

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷)؛ احمد (۲۴۸۱/۴)؛ حاکم (۵۳۷/۴)]

طبری (۲۹۵/۹)

(۲) [ابو داؤد: کتاب الملاحم: باب خروج دجال (۴۳۲۳)؛ احمد (۴۹۶/۶)؛ عمل الیوم واللیلہ

(۶۷۶)]

(۳) [احمد (۱۹۹۶/۶)] لے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

یس وہ نترہ دجال سے محفوظ کر لیا گیا۔“ (۱)

(۸) : ﴿عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَمَنْ قَالَ : أَنْتَ رَبِّي افْتَنَّ وَمَنْ قَالَ : كَذَّبْتَ ، رَبِّي اللَّهُ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ، فَلَا يَضُرُّهُ أَوْ قَالَ فَلَا فِتْنَةَ عَلَيْهِ﴾ (۲)

حضرت ہشام بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ
 ”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:..... جس شخص نے (دجال سے) کہا، تو میرا رب ہے وہ تو
 فتنے سے دوچار ہوا اور جس شخص نے کہا: تو جھوٹا ہے (رسی اللہ علیہ تو کلت) ”میرا رب تو اللہ
 ہے اور میں اسی پر بھروسہ کرتا ہوں“ تو دجال اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یا آپ ﷺ نے فرمایا
 کہ اسے فتنہ نقصان نہیں دے گا۔“

(۹) : ایک روایت میں ہے کہ

”دجال کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ جس شخص نے یہ کہا :-

”تو ہمارا رب نہیں! ہمارا رب تو اللہ وحدہ لا شریک ہے اور اسی پر ہم توکل اور بھروسہ کرتے ہیں اور
 تیرے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔“ اس شخص پر دجال کا زور فتنہ نہیں چل سکتا۔ (۳)

(۱) [مذکورہ روایات باہم متعارض معلوم ہوتی ہیں کہ پہلی دس آیات بڑھی یا حفظ کی

جائیں یا آخری یا کوئی بھی دس آیات - اس کا جواب فوائد میں ملاحظہ کریں]

(۲) [احمد (۲۸/۴) حاکم: کتاب الفتن والنساحم: (۵۵۴/۴) (۸۵۰۱) عبد الرزاق

(۳۹۵/۱۱) المعجم الكبير (۱۷۵/۲۲)]

(۳) [حاکم: کتاب الفتن والنساحم (۵۵۴/۴) احمد (۶۱۱/۵) - ۵۰۹) مجمع الزوائد

(۶۵۸/۷) مصنف عبد الرزاق (۳۹۵/۱۱) المعجم الكبير (۱۷۵/۲۲) السلسلة الصحيحة

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

دجال کی بے بسی کا نظارہ

(۱): اپنے ماتھے پر لکھا کافر (ك.ف.ر) نہ مٹا
سکے گا

﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا بُعِثَ نَبِيٌّ إِلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكُذَّابَ، إِلَّا أَنَّهُ أُعْوِرُوا وَإِنْ رَمَكُم كَيْسَ بِأَعْوَرَ وَإِنْ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْحُوتٌ كَافِرٌ﴾ (۱)

حضرت انس ؓ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی نے اپنی امت کو کانے اور جموٹے (دجال) سے ڈرایا ہے، خبردار! وہ کانہے حالانکہ تمہارا رب کانہیں۔ اس (دجال) کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہو گا۔“

ایک روایت میں ہے کہ

”آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوگا پھر آپ نے حجہ کر کے بتایا (ک.ف.ر) جسے ہر مسلمان پڑھ سکے گا۔“ (۱)

(۲): دجال کی دونوں آنکھیں عییب دار
ہوں گی

(۱): ﴿عَنْ ابْنِ عُسْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُمْنَى كَانَتْهَا عَيْنَةٌ طَائِفَةٌ﴾ (۲)

(۱) [بحاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۱۳۱) مسلم (۲۹۳۳) ابو داؤد (۴۳۱۶)]

ترمذی (۲۲۴۵)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۳) - (۷۲۶۵)]

(۳) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۱۳۱) مسلم (۲۹۳۳) ابو داؤد (۴۳۱۶) ترمذی (۲۲۴۵) حاکم (۴۳۱۶) ابن ماجہ (۴۳۱۶) صحیحین (۲۹۳۳) - (۷۲۶۵)]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال کی وہی آنکھ کاٹی ہوگی گویا وہ انکور کا (ابجرا ہوا) دانا ہے۔“

(۲): ﴿عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الدَّجَالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى﴾ (۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کاتا ہے۔“

(۳): مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں

ہو سکے گا

﴿عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَا أَدْعُ قَرْيَةَ إِلَّا هَبَطْتُهَا فِي أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهَمَّا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كَلْتِيَهُمَا﴾ (۲)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”دجال کے بارے میں طویل حدیث ہے جس میں (دجال کہتا ہے کہ) میں چالیس (40) دنوں میں ساری زمین کو روند ڈالوں گا البتہ مکہ اور مدینہ (یہ) دونوں مجھ پر حرام کر دیئے گئے ہیں جب کبھی میں ان میں سے کسی ایک کی طرف داخل ہونے کا ارادہ لے کر نکلوں گا تو تم لو اور لہرا تا ہوا فرشتہ میرا استقبال کرے گا جو مجھے ان (میں داخل ہونے) سے مانع ہوگا اور ان (دونوں شہروں) کے ہر راستے پر محافظ فرشتے کھڑے ہوں گے۔“

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۴)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب قصة العجاسة (۲۹۴۲) ابو داؤد (۴۳۲۵) ترمذی (۲۲۵۳)]

(۴) : قتل نہیں کر پائے گا

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال کے خروج کے وقت ایک مؤمن شخص اس کی طرف نکلے گا جسے دجال کے فوجی پکڑ کر پوچھیں گے کہ تو ہمارے رب پر ایمان لاتا ہے؟ مگر اس کے انکار کرنے پر وہ اسے قتل کرنا چاہیں گے تو ان میں سے بعض کہیں گے، کیا تمہارے رب (دجال) نے کسی کو قتل کرنے سے منع نہیں کیا! تو وہ اسے دجال کے پاس لے جائیں گے۔ جب وہ مؤمن دجال کو دیکھے گا تو کہے گا لوگو! یہی وہ دجال ہے جس کے فتنے سے ہمیں اللہ کے رسول ﷺ نے متنبہ فرمایا تھا۔ دجال اس کا پیٹ اور پشت لمبی کر کے اپنے فوجیوں سے اس کی خوب پٹائی کروائے گا اور کہے گا، اب ایمان لاتا ہے؟ تو وہ مؤمن کہے گا کہ تو جھوٹا سچ ہے۔ دجال اس کے سر سے پاؤں تک آڑے سے دو ٹکڑے کر دے گا اور ان کے درمیان ٹیلے گا پھر کہے گا: اٹھ! تو وہ مؤمن (زندہ) اٹھ کھڑا ہو گا۔ دجال پھر پوچھے گا ہاں! اب مجھ پر ایمان لاتا ہے؟ تو وہ مؤمن کہے گا کہ اب تو مجھے پختہ یقین ہو گیا کہ تو دجال ہے اور لوگوں سے کہے گا، لوگو! یہ میرے بعد کسی پر مسلط نہیں ہو پائے گا تو دجال اسے ذبح کرنے کے لئے پکڑے گا مگر اس (مؤمن) کا گلا ہنسی (کی ہڈی) تک تانے کا بن جائے گا اور دجال اسے ذبح نہ کر سکے گا تو اس کے ہاتھ پاؤں پکڑ کر اسے چھینکے گا۔ لوگ سمجھیں گے کہ اس نے آگ میں پھینک دیا ہے حالانکہ اسے جنت میں ڈالا جائے گا۔ اللہ رب العالمین کی نگاہ میں یہ مؤمن سب سے بڑا شہید (گواہ) ہو گا۔“ (۱)

(۵) : دجال سچے اور مخلص مسلمان کو نقصان نہیں پہنچا سکتا

حضرت ہشام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دجال (کی ربوبیت سے انکار کرتے ہوئے) اس سے کہا کہ تو جھوٹا ہے میرا رب تو اللہ ہے جس پر میں توکل کرتا ہوں (ربی اللہ علیہ تو کلت)

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی صفة الدجال (۲۹۳۸)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

تو دجال اسے کچھ نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ (۱)

دجال کے فتنے سے پناہ مانگنی چاہیے

(۱) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَسْتَعِينُ فِي صَلَاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ﴾ (۲)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے۔“

(۲) ﴿عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ

يَدْعُو (بَدْعُوْد) فِي صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

السَّبْحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ

الْمَأْتِمِ وَالْمَغْرَمِ﴾ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ اپنی نماز میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے (بعض روایات میں ہے کہ اس طرح پناہ

مانگا کرتے تھے) یا اللہ! میں عذاب قبر سے، (اندھے، کانے اور جھوٹے) مسیح دجال سے، زندگی،

موت کے فتنوں سے اور گناہ اور چٹی (قرض) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(۳) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا

فَرَعَ أَحَدُكُمْ مِنَ التَّشَهُدِ الْآخِرِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ

(۱) [حاکم: کتاب الفتن والملاحم (۵۵۴/۴) احمد (۴۶۱/۵) مجمع الزوائد (۶۵۸/۷) عبد

الرزاق (۳۹۵/۱۱) السلسلة الصحيحة (۷۲۷/۶)]

(۲) بخاری: کتاب الأذان: باب الدعاء قبل السلام (۸۳۳)]

(۳) [کتاب الأذان: باب الدعاء قبل السلام (۸۳۲) مسلم (۶۳۷۵) (۵۹۰) ترمذی (۳۴۲۴)

احمد (۳۰۱/۱ - ۳۶۳ - ۳۷۰) نسائی (۲۰۶۲) الموطا (۷۱۵/۱) ابن حبان (۲۸۰/۳) ابن

ماجة (۳۸۸۵) المعجم الكبير (۱۲۱۵۹)]

الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ ﴿١١﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ جب تم آخری تشہد (پڑھ کر) فارغ ہو جاؤ تو چار چیزوں سے اللہ کی پناہ مانگا کرو :-

(۱) قبر کے عذاب سے

(۲) جہنم کے عذاب سے

(۳) زندگی، موت کے فتنوں سے

(۴) اور مسیح دجال کے شر (فتنے) سے۔

(۴) : حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”بلاشبہ نبی کریم ﷺ نماز کے آخر میں (بعض روایات کے مطابق تشہد کے آخر میں) چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے :-

(۱) الہی! میں عذاب قبر سے

(۲) عذاب جہنم سے

(۳) ظاہری و باطنی (زندگی اور موت کے) فتنوں سے

(۴) اور اندھے، کانے، جھوٹے (مسیح دجال) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (۲)

(۵) : حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”نبی کریم ﷺ (اکثر اوقات) یہ دعا مانگا کرتے تھے :-

یا اللہ! میں آگے کے فتنے اور عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الہی! قبر کے فتنے اور عذاب سے، امیری اور فقیری کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

یا اللہ! میں مسیح دجال کے بدترین فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ (۳)

(۱) [مسلم : کتاب المساجد : باب استحباب التعموذ من عذاب القبر (۵۸۸) ایضا]

(۲) [احمد (۱/۳۰۱ - ۳۱۳ - ۳۷۰ - ۳۸۶) ایضا]

(۳) [بخاری : کتاب الدعوات : باب التعموذ من فتنۃ الفقر (۶۳۷۷)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

بارگاہ الہی میں دجال کی حیثیت ”پرکاہ“

برابر بھی نہیں

(۱): ﴿عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّجَالِ مَا سَأَلْتَهُ وَإِنَّهُ قَالَ لِي: مَا يَضُرُّكَ مِنْهُ؟ قُلْتُ لَأَنْهُمْ يَقُولُونَ إِنَّ مَعَهُ جَبَلٌ خَبِيرٌ وَنَهْرٌ مَاءٌ، قَالَ بَلْ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ذَلِكَ﴾ (۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”دجال کے بارے میں جتنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا ہے اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا؟ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کا دریا ہوگا! فرمایا: کہ وہ اللہ پر اس سے بھی زیادہ آسان ہے۔“ (یعنی قدرت الہی کے مقابلے میں دجال کی کیا حیثیت؟ اور دجال کو بھی اللہ تعالیٰ ہی نے یہ ”ڈھیل“ دی ہوگی تاکہ لوگوں کی آزمائش ہو۔)

دجال کتنے دن زمین پر دندناتا پھرے گا

(۱): ﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَابَةٍ..... قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا بُنِيَتْ؟ قَالَ: أُرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمَ كَسَنَةِ وَيَوْمَ كَشْهَرٍ وَيَوْمَ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ: فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةِ، أَتُكْفِينَا فِيهِ صَلَاةَ يَوْمٍ؟ قَالَ: لَا، أَقْدِرُوا لَهُ قَلْبَرَةً﴾ (۲)

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذكر الدجال (۷۱۲۲) احمد (۳۳۸/۴ - ۳۴۳) مسلم

(۲۱۵۲) ابن ابی شیبہ (۶۴۷/۸) ابن ماجہ (۴۱۲۴) ابن مندہ (۱۸۴/۳)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذكر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸/۴) ابو داؤد (۴۳۲۱)

حاکم (۵۳۷/۴) طبری (۱۰۵/۱) ابن مثنوی (۷۵) مؤرخان پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”ایک دن اللہ کے رسول ﷺ نے دجال کا تذکرہ کیا..... ہم نے کہا: یا رسول اللہ! دجال کتنا عرصہ ٹھہرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دن۔ ایک دن سال برابر ہوگا، دوسرا ماہ برابر، تیسرا ہفتہ برابر ہوگا اور پھر باقی ایام عام دنوں کے برابر ہوں گے (یعنی ایک سال دو ماہ اور دو ہفتے) ہم نے کہا یا رسول اللہ! جو دن سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمیں ایک دن کی (پانچ) نمازیں کافی ہوں گی؟ (یا پورے سال کی پڑھنا ہوں گی) آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں (پانچ نہیں) بلکہ اس دن کا (سال کے برابر) اندازہ کر لینا (اور سال بھر کی نمازیں اندازے کے ساتھ ادا کرتے رہنا۔“)

(۲): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَخْرُجُ الدَّجَالُ فِي أُمَّتِي فَيَلْبِثُ فِيهِمْ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں دجال نکلے گا اور چالیس (تک) رہے گا۔“

عبداللہ راوی فرماتے ہیں کہ

”میں نہیں جانتا کہ چالیس دن ہیں یا چالیس سال ہیں یا چالیس راتیں ہیں چالیس مہینے ہیں۔“

(۳): ایک روایت میں ہے کہ

﴿إِنَّهُ يَمُكُّ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا﴾ (۱)

”دجال چالیس دن تک زمین پر (دندان) پھرے گا۔“

مذکورہ احادیث باہم متعارض معلوم ہوتی ہیں ان میں تطبیق کے لئے ”فوائد“ کی طرف مراجعت فرمائیں۔

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی خروج الدجال (۶۹۴۰) احمد (۲۲۱/۲) حاکم (۵۰۳/۴)]

تفسیر ابن کثیر (۹۷/۴)

(۲) [احمد (۵۴۱/۵) مجمع الزوائد (۶۵۹/۷) فتح الباری (۱۱۲/۱۳)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

دجال مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتا

(۱) ﴿عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَأَنِّي مُخْبِرُكُمْ عَنِّي، أَنِّي أَنَا الْمَسِيحُ الدَّجَالُ وَأَنِّي يُؤْذَنُ لِي فِي الْخُرُوجِ فَأَخْرُجُ فَأَسِيرُ فِي الْأَرْضِ فَلَا أَدْعُ قَرَبَةَ إِلَّا هَبَطْتُهَا هِيَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً غَيْرَ مَكَّةَ وَطَيْبَةَ فَهَمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَيَّ كَلْتَاهُمَا، كُلَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ وَاحِدَةً أَوْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اسْتَقْبَلَنِي مَلَكٌ بِيَدِهِ السِّيفُ صَلَّاتًا يَصُدُّنِي عَنْهَا وَإِنِّي عَلَى كُلِّ نَفْبٍ مِنْهَا مَلَائِكَةٌ يَحْرُسُونَهَا﴾ (۱)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ

”..... میں تمہیں اپنے متعلق آگاہ کرتا ہوں، میں مسیح دجال ہوں اور عنقریب مجھے خردج کی اجازت دے دی جائے گی تو میں نکلوں گا اور زمین پر پتلوں گا اور میں مکہ و مدینہ کے سوا ہر بستی (شہر) کو چالیس راتوں میں روند (تخ کر) ڈالوں گا کیونکہ یہ (مکہ و مدینہ) دونوں مجھ پر حرام ہیں۔ جب کبھی میں ان میں سے کسی ایک کی طرف داخل ہونے کے ارادے سے نکلوں گا تو تلوار لہراتا ہوا فرشتہ میرا استقبال کرے گا جو مجھے ان (میں داخل ہونے) سے مانع ہوگا اور ان (دو شہروں) کے ہر راستے پر فرشتے ہوں گے جو ان کی حفاظت کریں گے۔“

(۲) ﴿عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
الْمَدِينَةُ يَا بَيْتَهَا الدَّجَالُ فَيَحْدُ الْمَلَائِكَةُ يَحْرُسُونَهَا فَلَا يَقْرُبُهَا الدَّجَالُ قَالَ وَلَا الطَّاعُونَ
إِنْ شَاءَ اللَّهُ﴾ (۲)

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فصة الحساسة (۲۹۴۲) ابو داؤد (۴۳۲۵) ترمذی (۲۵۳) نسائی (۳۵۴۷) ابن ماجہ (۲۰۴۵) جمعی (۱۷۷/۱) احمد (۴۱۹/۶) - ۴۲۰ - ۴۶۱ - ۴۶۴] [دلائل النبوة (۴۱۶/۵)]

(۲) [بخاری: کتاب الفتن: باب لا یدخل الدجال المدینة (۷۱۳۴) مسلم (۱۳۸۷) احمد

(۳۱۲/۲) ۹۳ ۹۹۸ - ۵۲۴] مصنف عبد الرزاق (۳۹۳/۱۱) حاکم (۵۸۵/۴) [مکتبہ "محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال مدینے تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت

پر مامور پائے گا چنانچہ نہ دجال اس کے قریب آسکتا ہے اور نہ ہی طاعون۔“ ان شاء اللہ

(۳): حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال مشرق کی طرف سے خارج ہوگا اور مدینے کا رخ

کرے گا۔ یہاں تک کہ جب وہ احد (پہاڑ) کے پاس پہنچے گا تو فرشتے اس کا رخ ملک شام کی

طرف پھیر دیں گے اور شام میں ہی یہ (دجال) ہلاک ہوگا۔ (۱)

(۴): عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: خلاصی والادن، تمہیں کیا معلوم خلاصی

والادن کون سا ہے؟ تین مرتبہ یہ جملہ دہرایا پھر فرمایا: دجال نکلے گا اور احد پہاڑ پر چڑھ کر مدینے کی

طرف دیکھے گا تو اپنے ساتھیوں (لشکر داؤں) سے پوچھے گا کیا تم یہ سفید محل دیکھ رہے ہو یہ احمد

(محمد ﷺ) کی مسجد ہے پھر وہ مدینے کی طرف آئے گا تو ہر راستے پر تلوار سونتے ہوئے فرشتے کو

پائے گا پھر وہ (مدینے کے قریب) دلدلی زمین پر پڑاؤ کرے گا۔ مدینہ تین مرتبہ حرکت (زلزلہ)

پیدا کرے گا جس کے نتیجے میں ہر منافق، منافقہ، فاسق اور فاسقہ دجال کی طرف نکل جائے گا۔“

پس یہ ہے (یوم الخلاص) ”خلاصی والادن۔“ (۲)



(۱) [مسلم: کتاب الحج: باب صیانة المدينة من دخول طاعون و الدجال البها (۱۳۸۰) احمد

(۵۳۷/۲) ترمذی (۲۲۳۴)]

(۲) [احمد (۴۵۵/۴) حاکم: کتاب الفتن (۴۷۴/۴) حلیة الأولیاء (۲۱۴/۶) المعجم الكبير

(۲۳۰/۱۸) مجمع الزوائد (۶۶۱/۳) ابن حبان (۵۸۳۸) کنز العمال (۲۴۸/۱۲)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

دجال کے لیے سب سے سخت لوگ کون سے

ثابت ہوں گے؟

(۱) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَبَّ بَنِي تَيْمِيمٍ مِنْذُ ثَلَاثِ سَعِيَتْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِيهِمْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدُّجَالِ، قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذِهِ صَدَقَاتٌ قَوْمِنَا، وَكَانَتْ سَبِيَّةً مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ: أَعْتَبِيهَا فَإِنَّهَا مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”تین باتوں کی وجہ سے جو میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہیں، میں بنو تميم سے ہمیشہ محبت کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں فرمایا تھا: کہ یہ لوگ دجال کے مقابلے میں میری امت میں سب سے زیادہ سخت مخالف ثابت ہوں گے۔ پھر (ابو ہریرہ نے) کہا کہ بنو تميم کے ہاں سے زکوٰۃ کا مال آیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ یہ ہماری قوم کی زکوٰۃ ہے۔ بنو تميم کی ایک عورت قید ہو کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس (غلام) تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اسے آزاد کر دو یہ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے ہے۔“

(۲): ایک روایت میں ہے کہ

” (ایک مرتبہ) بنو تميم والوں کی زکوٰۃ میں تاخیر ہوئی تو ایک آدمی نے (ظنزا) کہا کہ یہ بنو تميم والے تو زکوٰۃ بھیجنے میں سستی کر دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بات سنی تو فرمایا: بنو تميم تو میری بڑی پیاری قوم ہے اس کے بارے میں ہمیشہ اچھی بات ہی کیا کرو یہ لوگ دجال کے لئے سب لوگوں سے بڑھ کر لمبے لمبے نیزوں (سے حملہ کرنے) والے ثابت ہوں گے۔“ (۲)

(۱) [بخاری: کتاب العتق: باب من ملک من العرب (۲۵۴۳) احمد (۵۱۴/۲) مسلم

(۲۵۲۵) السنن الکبریٰ (۱/۷)

(۲) [احمد (۲۳۰/۴) مجمع الزوائد (۱۶/۱۰) کنز العمال (۶۱/۱۲) شواہد کے ساتھ حسن ہے]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

دجال بیت اللہ اور بیت المقدس میں داخل نہیں ہو سکتا

(۱) ﴿عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللَّهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ آخِرُهُمُ الْأَعْوَرُ الدَّجَالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ الْيُسْرَى..... إِنَّهُ سَيُظْهِرُ عَلَى الْأَرْضِ كُلِّهَا إِلَّا الْحَرَمَ وَبَيْتَ الْمَقْدِسِ وَإِنَّهُ يَحْضُرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَزُلُّونَ زَلْزَالًا شَدِيدًا ثُمَّ يَهْلِكُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَجُنُودَهُ﴾ (۱)

حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تمہیں (30) جھوٹے ظاہر ہوں گے جن میں سب سے آخری ”کانا دجال“ ہوگا جس کی ہائیں آنکھ کا نی ہوگی..... وہ ساری زمین پر قبضہ جمالے گا مگر بیت اللہ اور بیت المقدس تک رسائی نہ پاسکے گا۔ بیت المقدس میں (موجود) مسلمانوں کا محاصرہ کرے گا تو ان (مسلمانوں) کو شدید زلزلوں کا سامنا ہوگا بالآخر اللہ تعالیٰ دجال اور اس کے لشکروں کو تباہ و برباد کر دیں گے۔“

دجال اور اس کے لشکر کی ہلاکت

(۱) ﴿عَنْ نَافِعِ بْنِ عُبَيْهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَغْرُونَ جَزِيرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَعْرُوزَ الرُّومِ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، ثُمَّ تَغْرُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ، قَالَ نَافِعٌ: يَا جَابِرُ أَلَا تَرَى الدَّجَالَ يَخْرُجُ حَتَّى يُفْتَحَ الرُّومُ﴾ (۲)

(۱) [احمد (۲۲/۵) السنن الكبرى (۲۳۹/۲) الامامة (۲۶/۴) قال ابن حجر: "حدث صحيح" أخرجه أبو يعلى وابن خزيمة (۳۲۵/۲) وغيرهما مجمع الزوائد (۴۴۸/۲) المعجم الكبير (۲۲۷/۷) فتح الباری (۷۰۶/۶)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب ما یكون من فتوحات المسلمین قبل الدجال (۲۹۰۰) احمد (۲۲۰/۱) ابن ابی شیبہ (۶۵۵/۸) ابن ماجہ (۴۰۹۱) لتاریخ الکبیر (۲۲۵۴) الأحاد، لسانی (۶۴۲)]
 ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم (مسلمان) اہل عرب سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح سے نوازیں گے پھر تم فارس (ایران) سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائیں گے پھر تم اہل روم سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں فتح سے ہمکنار کریں گے پھر تم دجال سے لڑو گے اور اللہ تعالیٰ تمہیں اس پر فتح عطا کریں گے۔“

حضرت نافع فرماتے ہیں کہ

”جاہل ہمارے خیال میں دجال روم کی فتح سے پہلے نہیں نکل سکتا۔“

(۲): ﴿عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ الدَّجَالُ فِي هَذِهِ السُّبْحَةِ بِمِرْقَاةٍ فَيَكُونُ أَكْثَرُ مَنْ يَخْرُجُ إِلَيْهِ النِّسَاءُ حَتَّىٰ إِذَا الرَّجُلُ لَبِثَ جُعًا إِلَىٰ حَمِيمِهِ وَإِلَىٰ أُمِّهِ وَابْنَتِهِ وَأُخْتِهِ وَعَمَّتِهِ فَيُوثِقُهَا رِبَاطًا مَخَافَةً أَنْ تَخْرُجَ إِلَيْهِ ثُمَّ يَسْلُطُ اللَّهُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ فَيَقْتُلُونَهُ وَيَقْتُلُونَ شِبَعَةَ حَتَّىٰ إِذَا الْيَهُودِيُّ لِيَحْتَبِي تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَوْ الْحَجَرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّجَرَةُ لِلْمُسْلِمِ: هَذَا يَهُودِيٌّ تَحْتِي فَأَقْتُلْهُ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال، مرقاہ (مدینے کے قریب ایک وادی) کی دلدلی زمین پر پڑاؤ کرے گا تو اس کی طرف سب سے زیادہ عورتیں جائیں گی حتیٰ کہ آدمی اپنی بیوی، ماں، بیٹی، بہن، چچی (پھوپھی وغیرہ) کے پاس جائے گا اور انہیں رسی کے ساتھ باندھ دے گا مبادا کہ وہ دجال کے پاس نہ جا پہنچیں، پھر اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دجال پر مسلط کر دیں گے اور مسلمان دجال اور اس کے لشکر کو قتل کریں گے یہاں تک کہ اگر کوئی یہودی درخت یا پتھر کی اوٹ میں چھپے گا تو وہ شجر و حجر بیکار کر مسلمان سے کہے گا، یہ یہودی میری اوٹ میں ہے اس قتل کرو۔“

(۱) [احمد (۹۱/۲ - ۱۶۳)، وقال احمد شاکر، اسنادہ صحیح (۱۹۰/۷) واصلہ فی البخاری

(۲) [بخاری و مسلم (۲/۲۶۲) المعجم الکبیر (۳۰۷/۲) مجمع الزوائد (۶۶۴/۷) "مکتبہ"

(۳) ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ الْيَهُودَ فَيَقْتُلُهُمُ الْمُسْلِمُونَ حَتَّى يَخْتَبِئَ الْيَهُودِيُّ مِنْ وَرَاءِ الْحَجَرِ أَوْ الشَّحْرِ فَيَقُولُ الْحَجَرُ أَوْ الشَّحْرُ: يَا مُسْلِمُ يَا عَبْدَ اللَّهِ! هَذَا يَهُودِيُّ حَلْفِي فَتَعَالَ فَاقْتُلْهُ إِلَّا الْفَرَقْدَ فَإِنَّهُ مِنْ شَحْرِ الْيَهُودِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ مسلمان یہودیوں سے قتال کریں گے اور انہیں (چن چن کر) قتل کریں حتیٰ کہ کوئی یہودی شجرہ و حجر روئے چھپے گا تو وہ پکاراٹھے گا اے مسلمان! اے اللہ کے بندے! ادھر آئیے یہودی میری اوٹ میں ہے اسے قتل کر دے۔“

(۴) ﴿عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.....جَاءَهُمُ الصَّرِيحُ أَنَّ الدَّجَالَ قَدْ خَلَفَ فِي ذُرَارِيهِمْ فَيَرْفُضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ وَيَقْبَلُونَ فَيَبْعَتُونَ عَشْرَةَ قَوَارِسَ طَلْبَعَةَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي لَا أَعْلَمُ أَسْمَاءَهُمْ وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ وَالْوَالِدَ خِيُولِهِمْ وَهُمْ خَيْرٌ قَوَارِسَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ﴾ (۲)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”مسلمان روٹیوں کے ساتھ خونریز جنگ کریں گے اور فتح حاصل کریں گے ابھی مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ ایک فریادرس (زور سے چیخنے والا) آئے گا اور کہے گا کہ دجال ان کے اہل و عیال میں ظاہر ہو چکا ہے تو وہ سب کچھ وہیں پھینک کر (اس کی طرف) متوجہ ہوں گے اور دس شہسواروں کو خبر لینے کے لئے روانہ کر دیں گے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ان

(۱) [بحاری: کتاب الجہاد والسیر: باب قتال الیہود (۲۹۲۵) مسلم: کتاب الفتن: باب لا تقوم الساعة حتی..... (۲۹۲۲) احمد (۹۱/۲ - ۱۶۳ - ۱۷۵) المعجم الکبیر (۳۰۷/۲) مجمع زوائد (۶۶۴/۷)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب اقبال الروم عند خروج الدجال (۲۸۹۹) احمد (۵۴۴/۱)]

حاکم (۵۲۴/۴) کلائی سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(شہسواروں) کے نام، ان کے آباؤ اجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ سے باخوبی آگاہ ہوں اور یہ اس دن رُزے زمین پر سب سے بہترین شہسوار ہوں گے۔

(۵): ﴿عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَقِيتُ لَيْلَةَ أُسْرِي بِي إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى، قَالَ: فَتَذَكَّرُوا أَمْرَ السَّاعَةِ فَرُدُّوا أَمْرَهُمْ إِلَى إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: لَا عِلْمَ لِي بِهَا، فَرُدُّوا الْأَمْرَ إِلَى مُوسَى فَقَالَ: لَا عِلْمَ لِي بِهَا فَرُدُّوا الْأَمْرَ إِلَى عِيسَى فَقَالَ: أَمَا وَجِبْتَهَا فَلَا يَعْلَمُهَا أَحَدٌ إِلَّا اللَّهُ، ذَلِكَ فِيمَا عَهَدَ إِلَيَّ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ، أَنَّ الدَّجَالَ خَارِجٌ، قَالَ: وَمَعِيَ قَضِييَاتٍ فَإِذَا رَأَى ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الرِّصَاصُ قَالَ: فَيَهْلِكُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّىٰ إِنْ الْحَحَرَ وَالشَّحَرَ لَيَقُولُ: يَا مُسْلِمُ! إِنْ نَحْنِي كَافِرًا فَتَعَالَ فَاثْقَلْهُ قَالَ: فَيَهْلِكُهُمُ اللَّهُ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: معراج کی رات میری ملاقات حضرت ابراہیم، موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے ہوئی تو قیامت کی بات چل نکلی سب نے حضرت ابراہیم کی طرف معاملہ کر دیا تو انہوں نے کہا کہ مجھے اس (قیامت کے وقوع) کا علم نہیں، پھر بات موسیٰ کی طرف پہنچی تو انہوں نے بھی لاعلمی کا مظاہرہ کیا، پھر عیسیٰ پر بات پہنچی تو انہوں نے کہا کہ قیامت کے وقوع کا حتمی علم اللہ تعالیٰ کے سوا (ہم میں سے) کسی کو نہیں البتہ اللہ تعالیٰ نے جو میرے ساتھ (دنیا میں دوبارہ بھیجے گا) وعدہ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ دجال نکلے گا اور میرے پاس دو چھڑیاں ہوں گی تو جب وہ مجھے دیکھے گا تو اس طرح پچھلے گا جس طرح سیسہ پچھلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ہلاک فرمادیں گے یہاں تک کہ شجر و حجر پکار اٹھیں گے کہ میرے نیچے کافر ہے ادھر آؤ اور اسے مار ڈالو۔ اس طرح اللہ تعالیٰ ان (سب) کو ہلاک کر دیں گے۔“

(۱) [احمد ۱/۶۶۹] قال احمد شاکر اسنادہ صحیح (۱۹۰/۵) ابن ماجہ: کتاب الفتن: باب

دجال ملعون کی جائے قتل

(۱) ﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَالَ ذَاتَ عَدَاةٍ..... إِنَّهُ شَابٌ قَطَطٌ ، عَيْنُهُ ظَانِفَةٌ ، كَأَنِّي أَشْتَهِيهِ عَبْدِي الْعَزْزِيُّ بِن قَطْنٍ ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَإِنِج سُوْرَةُ الْكَهْفِ فَيَأْتِي عَلَى الْقَدَمِ يَدْعُوهُ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ فَيَأْمُرُ السَّنَاءَ فْتَمْطُرُ وَالْأَرْضُ تَنْثَبُ الْعَرَجِيُّ كُنُوزِكَ فَتَتَّبِعُهُ كُنُوزُهَا كَيْعَابِيبِ النَّحْلِ ثُمَّ يَدْعُوا رَجُلًا مُتَمَلِّئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسِّيفِ فَيَقْطَعُهُ جِزَلَتَيْنِ رَمِيَةَ الْفَرَسِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبَلُ وَيَنْهَلُّلُ وَجْهَهُ وَيَضْحَكُ فَيَسْمَعُو كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيْحَ بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَا يَجْعَلُ كَافِرٌ يَحْدِثُ بِرَحْمَةِ نَفْسِهِ إِلَّا مَاتَ وَنَفْسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ نَتَهَى طَرَفُهُ فَيُظْلَمُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِأَبْ لَدَّ فَيَقْتُلُهُ﴾ (۱)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”ایک صبح اللہ کے رسول ﷺ نے دجال کا تذکرہ فرمایا..... وہ گھنگھکھ یا لے بالوں والا نوجوان ہے، اس کی آنکھ پھولی ہوئی ہے گویا میں اسے عبد العززی بن قطن (کافر) کے مشابہ کہہ سکتا ہوں۔ تم میں سے جس شخص کا اس سے سامنا ہو وہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے... دجال ایک قوم کے پاس آئے گا اور انہیں (اپنی ربوبیت پر) ایمان لانے کی دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے تو دجال آسمان کو حکم دے گا اور آسمان بارش نازل کرے گا پھر وہ زمین کو حکم دے گا تو زمین نباتات اگائے گی..... وہ ایک بجز زمین کو حکم دے گا کہ وہ اپنے خزانے نکال دے تو وہ خزانے نکل کر اس طرح دجال کے پیچھے جائیں گے جس طرح (شہد کی) کھیاں اپنی مالک کی طرف جاتی ہیں۔ پھر وہ ایک تنومند نوجوان کو بلائے گا اور تلوار کے ساتھ اس کے دو گھنٹوں کے قتل کر دے گا پھر اسے آواز دے گا تو وہ (زندہ ہو کر) شمشاد بشارش چہرے کے ساتھ اس کی طرف پلٹے گا

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۱۹/۵) - ۱۸۸/۶] مجمع الزوائد (۶۵۱۷) { ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

اور مسکرارہا ہوگا۔ اسی اثنا اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نازل فرمادیں گے..... جس کا فریٹک حضرت عیسیٰ کا سانس پینچے گا وہ قتل ہو جائے گا اور ان کا سانس وہاں تک پینچے گا جہاں تک انکی نظر پینچے گی اور وہ دجال کو تلاش کرتے ہوئے مقام لدہ (Lydda) پر اسے قتل کر دیں گے۔

فوائد

(۱) خروج دجال علامات قیامت میں سے ایک بہت بڑی علامت ہے جس کا ظہور تاحال واقع نہیں ہوا۔

(۲) حضرت عیسیٰ کی طرح دجال کو بھی مسیح کہا گیا۔ حضرت عیسیٰ تو اس لئے مسیح ہیں کہ آپ کے ہاتھ پھرنے سے بیمار تندرست ہو جاتے تھے البتہ دجال کو اس لئے مسیح کہا گیا کہ اس کی ایک آنکھ کانی (مسوح مٹی ہوئی) ہوگی یا دجال کو اس لئے مسیح کہا جاتا ہے کہ وہ چالیس دنوں تک زمین پر دندناتا پھرے گا۔

حضرت عیسیٰ کو مسیح المہدی اور دجال کو مسیح العملاء کہا جاتا ہے کیونکہ یہ لوگوں کو اپنے شعبدوں سے گمراہ کرے گا۔

”دجال“ دجل سے ہے جس کا معنی ہے خلط ملط کرنا اور دجال کو دجال اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ حق کو باطل کے ساتھ خلط ملط کر کے لوگوں کو دھوکہ دے گا، اسی بنا پر ہر دھوکے باز کو دجال کہہ دیا جاتا ہے۔ (۱)

(۳) قیامت سے پہلے کم و بیش تیس (30) دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے جن میں سے کچھ تو تاریخ میں دجل و فریب کے سہرے سجا کر رقم ہو چکے ہیں جبکہ کچھ لامحالہ ابھی ظاہر ہوں گے نیز سب سے آخر میں ”دجال اکبر“ کا خروج ہوگا۔

(۴) دجال بڑے غصے سے خروج کرے گا مگر اذن الہی کے بغیر اس کا خروج ممکن نہیں۔

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے: التذکرۃ (۶۵۸ تا ۶۷۹) النہایۃ فی غریب الحدیث (۳۲۶/۴)]

- (۵) دجال زندہ ہے جس کی جائے وقوع اللہ عالم الغیب کے سوا کوئی نہیں جاننا جو جغرافیہ کے ماہرین نے کرہ ارضی کا چپہ چپہ چھان کر، شہروں، ملکوں اور براعظموں کی صورت میں اس کی حدود (Boundaries) متعین کر رکھی ہیں مگر ان کے علم و نظر میں کہیں ”دجال“ نہیں جبکہ صحیح احادیث اس پر مؤید ہیں کہ دجال ایک شخص ہے جو زندہ ہونے کے ساتھ کرہ ارضی پر کسی جزیرے میں لوہے کی زنجیروں سے قید ہے جیسا کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگوں نے کسی جزیرے میں اس سے ملاقات کی اور نبی کریم ﷺ نے ان کی دجال سے ملاقات کی نہ صرف تصدیق فرمائی بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کر کے اس ملاقات کا عجیب و غریب واقعہ خود ان کے گوش فرمایا۔ بہر صورت اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت کے مقابلے میں ہم انسانوں کے علم و مطالعے کو ترجیح نہیں دے سکتے جس سے قدرت الہی کا ابطال و انکار لازم آئے۔ (اعاذنا اللہ منہ و هو علی کل شیء قدید)
- (۶) دجال ایک آدمی ہے جو نبی کریم ﷺ کو شب معراج اور خواب میں دکھلایا گیا تا کہ آپ اس کی علامات اور خدہ خال سے لوگوں کو آگاہ فرمائیں بعض اہل علم نے اسے ”جن“ قرار دیا ہے۔
- (۷) دجال کی پیشانی پر ”کافر“ لکھا ہوگا جسے ہر شخص باسانی پڑھ سکے گا خواہ وہ ان پڑھ ہی کیوں نہ ہو۔

(۸) بعض احادیث میں دجال کو پست قد، اور بعض میں عظیم الجثہ کہا گیا ہے اسی طرح بعض احادیث میں دجال کی رنگت سرخ اور بعض میں سفید ذکر کیا ہے، بعض احادیث میں اس کی دائیں آنکھ کو کانا اور بعض میں بائیں کو کانا کہا گیا ہے۔ بظاہر یہ تمام روایات آپس میں متضاد و متعارض معلوم ہوتی ہیں مگر ان میں تطبیق ممکن ہے جس کی صورت یہ ہے کہ دجال (اللہ تعالیٰ کی ذہیل کے ساتھ) بہت سے خرق عادت امور کا ظہور کرے گا جن میں سے اس کی اپنی ذات بھی شامل ہے یعنی کبھی وہ اپنا قد پست اور کبھی انتہائی طویل ظاہر کرے گا مگر بالعموم وہ عظیم الجثہ کے ساتھ موجود رہے گا تبھی تو وہ چالیس دنوں میں روئے ارضی روند ڈالنے میں کامیاب ہو سکے گا۔

اسی طرح اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہوں گی کبھی وہ دائیں آنکھ سے کانا معلوم ہوگا کبھی بائیں

سے مگر بہر صورت اس کی آنکھوں سے عیب دور نہیں ہو سکے گا اسی طرح کبھی اس کی آنکھ سفید اور کبھی شیشے کی طرح سبزی مائل معلوم ہوگی۔

اسی طرح دجال کبھی سرخ رنگت غالب کرے گا اور کبھی سفید رنگت یا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ انتہائی سفید رنگت میں چونکہ خون کی گردش واضح ہو رہی ہوتی ہے جس کی وجہ سے سفیدی مائل سرخی ہو جائے گی۔ (۱)

(۹) اللہ تعالیٰ جس طرح اپنے انبیاء کی تصدیق و تائید کے لئے انہیں مختلف خرق عادت امور (معجزات) سے نوازتے ہیں اسی طرح لوگوں کے ایمان و توحید کے امتحان کے لیے ”دجال“ سے بہت سے ”خوارق“ کا ظہور کر دائیں گے مثلاً دجال کے کہنے پر آسمان سے بارش برسا، زمین کا نباتات اور خزانے اگنا، مردے کا زندہ کر دینا وغیرہ مگر اس میں شک نہ رہے کہ یہ خوارق بھی اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہوں گے کیونکہ بلا حکم الہی ایک پتہ بھی حرکت نہیں کر سکتا تو بلا حکم الہی دجال کیسے اتنے بڑے بڑے خوارق ظاہر کر سکتا ہے! بلکہ وہ تو اتنا عاجز ہوگا کہ اپنے ماتھے پہ لکھے کافر کو بھی نہ مٹا سکے گا نہ مکہ و مدینہ میں داخل ہو سکے گا اور نہ اپنی کافی آنکھیں صحیح کر سکے گا جو تین دلیل ہے کہ یہ کافر ہے دجال ہے، جھوٹا ہے اور اللہ کی طرف سے باعث آزمائش ہے۔

(۱۰) دجال دنیا کا سب سے بڑا فتنہ ہے اس کا اندازہ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان مبارک سے پاسانی کیا جاسکتا ہے کہ ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے اور آپ ﷺ خود بھی دجال کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے اور لوگوں کو بھی فتنہ دجال سے پناہ مانگنے کی تلقین کرتے۔

(۱۱) دجال کا آسمان سے بارش برسانا، زمین کو حکم دے کر دیگر نباتات اگانا، خزانے نمودار کر دانا اور انسی طرح کے دیگر خوارق حقیقت پر مبنی ہوں گے مگر اس کی بتائی ہوئی جنت اور جہنم آنکھوں کا دھوکہ ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو حکم دیا کہ اگر تم میں سے کسی کو دجال سے واسطہ پڑے تو وہ اس کی جہنم کو ترجیح دے کیونکہ وہ دراصل جنت ہے اور اس کی جنت فی الحقیقت آگ ہے۔ (۱) یہ بھی ممکن ہے کہ اس کی آگ واقعی آگ ہو اور جیسے اس آگ میں پھینکا جائے وہ جل کر

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے: شرح مسلم للنووی (۲/۲۳۵) التذکرہ للقرطبی (ص ۵۰۲) فتح

راکھ ہو جائے لیکن ایمان پر ثابت قدم کی وجہ سے دجال کی سزا برداشت کرنے والا فی الحقیقت اللہ کی آگ (جہنم) سے محفوظ ہو جائے گا لیکن دجال پر ایمان لا کر اس کی جعلی جنت میں داخل ہونے والا اللہ کی تیار کردہ اصلی جنت سے محروم ہو جائے گا۔

(۱۲) بعض احادیث میں خروج دجال کا مقام، خراسان، بعض میں مشرق، بعض میں اصبہان، بعض میں شام اور عراق کا درمیانی راستہ ذکر کیا گیا ہے۔

کئی لوگ ان احادیث کو متعارض سمجھ کر قصہ ہی تمام کر ڈالتے ہیں کہ یہ تمام احادیث ضعیف ہیں حالانکہ احادیث صحیح ہیں اور غور کیا جائے تو ان میں ادنیٰ سا تعارض نہیں۔
امام قرطبی فرماتے ہیں کہ

﴿قد جاء انه من خراسان ومن اصبهان ووجه الجمع أن مبدأ خروجه من خراسان من ناحية اصبهان ثم يخرج الى الحجاز فيما بين الشام والعراق﴾

بعض احادیث میں ہے کہ وہ (دجال) خراسان سے آئے گا جبکہ بعض میں ہے اصبہان سے خروج کرے گا ان میں تطبیق اس طرح ہے کہ اسکے خروج کی ابتدا خراسان کے علاقے اصبہان (اصفہان) سے ہوگی پھر وہ حجاز کی طرف رخ کرے گا جس کے لیے شام اور عراق کا درمیانی (ریگستانی) علاقہ استعمال کرے گا۔ (۲)

اور یہ علاقے مشرق کی طرف واقع ہیں۔

ثابت ہوا کہ دجال مشرق کی طرف خراسان کے علاقے اصبہان (اصفہان) کے محلے ”یہوداہ“ سے خارج ہوگا اور حجاز کی طرف شام اور عراق کا درمیانی ریگستانی علاقے کا سفر کرے گا۔

(۱۳) دجال کے فتنے سے محفوظ رہنے کے لیے نبی ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنا چاہیے۔ یعنی :-
(۱) دجال سے دور رہنا۔

(۲) فتنہ دجال سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا۔

(۳) سورۃ کہف کی ابتدائی یا آخری آیات کی تلاوت کرنا۔

(۱) [تفصیل کے لیے دیکھئے : شرح مسلم للنووی (۵۸/۱۸ تا ۸۳) التذکرۃ (ص ۵۵۲) فتح الباری (۱۱۳/۱۳)]

(۲) [حاشیہ سندھی ابن ماجہ (۵۰۹/۲)]

(۱۴) بعض احادیث میں ہے کہ سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات کی تلاوت (دجال سے حفاظت کے لیے) کی جائے بعض میں آخری آیات کا ذکر ہے جبکہ بعض میں کوئی بھی دس آیات ہیں اور بعض میں تلاوت کی بجائے یاد کرنے (حفظ) کا ذکر ہے۔

ان میں جمع (تطبیق) کی صورت یہ ہے کہ ”کوئی بھی دس آیات تلاوت کی جائیں“ یہ روایت عام ہے جبکہ پہلی یا آخری دس آیات کی روایات خاص ہیں اور اصول فقہ کے قاعدے کے مطابق خاص کو عام پر مقدم رکھا جائے گا یعنی پہلی یا آخری دس آیات کی تلاوت کی جائے۔

جن روایات میں آیات کے حفظ کا ذکر ہے اس کا معنی بھی یہی ہے کہ انہیں حفظ کر کے پڑھا جائے کیونکہ اللہ نہ کرے اگر دجال کا سامنا ہو جائے تو قرآن کی عدم موجودگی میں بھی انہیں پڑھا جا سکے۔

(۱۵) دجال ربوبیت (خدائی) کا دعویٰ کرے گا اور لوگوں کو اپنی عبادت کی دعوت دے گا جو لوگ اس کی پرفریب دعوت کا شکار ہوں گے وہ ان کے لیے بارشیں برسائے گا، خزانے دے گا اور اپنی جنت میں داخل کرے گا جو درحقیقت آگ (جہنم) ہوگی۔

(۱۶) جو شخص دجال کے سامنے اس کی تکذیب کرے گا اور

﴿حسبی اللہ علیہ تو کلت﴾

”مجھے اللہ کافی ہے میں اس پر بھروسہ کرتا ہوں“

نیز

﴿ربنا اللہ لا الہ الاہو نعوذ باللہ منک﴾

”ہمارا رب اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور ہم اللہ سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔“

اور سورۃ کہف کی ابتدائی یا آخری آیات کی تلاوت کرے گا دجال اسے اپنے فتنے کا شکار نہیں کر سکے گا اور اگر دجال اسے اپنی آگ میں ڈال دے گا تو وہ کامیاب ہو جائے گا کیونکہ دجال کی آگ اللہ تعالیٰ کی جنت ہے یعنی وہ شخص ننتزدجال سے بچ کر جنت کو پا چکا ہے۔

(۱۷) دجال چالیس (40) دن زمین پر ٹھہرے گا جن میں سے ایک دن سال کے برابر، دوسرا ماہ برابر، تیسرا ہفتہ کے برابر ہوگا جبکہ باقی دن عام دنوں کے مساوی ہوں گے یہ کل مدت ایک سال، دو مہینے اور دو ہفتے بنتی ہے البتہ بعض صحابہ کو چالیس کے عدد کی تعیین کا علم نہ ہو سکا۔

جیسے ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”میں نہیں جانتا وہ چالیس دن ہیں یا راتیں ہیں یا چالیس مہینے یا چالیس سال ہیں لیکن دوسری صحیح احادیث میں انہیں چالیس دن کہہ کر تفصیل سے بھی آگاہ کیا گیا ہے۔

(۱۸) دجال چالیس دنوں میں ساری روئے ارضی پر غلبہ حاصل کر لے گا مگر مکہ اور مدینہ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے اس لئے اگر ہو سکے تو ایسے وقت میں مکہ یا مدینہ کی سکونت حاصل کی جائے۔ (امین)

(۱۹) فتنہ دجال کی لپیٹ میں آنے والے سب سے زیادہ یہودی ہوں گے پھر عجمی، ترکی، جاہل گنوار اور تمس اور سب منافق و کافر ہوں گے۔

(۲۰) دجال اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پھمکے پر برابر بھی حیثیت نہیں رکھتا۔

(۲۱) حضرت عیسیٰ (جو دوبارہ نازل ہو چکے ہوں گے) اپنے ساتھی مسلمانوں کے ساتھ مل کر دجال اور اس کے لشکر سے جنگ کریں گے۔ اس جنگ عظیم میں دجال مقام لذہ (Lydda) پر حضرت عیسیٰ کے ہاتھوں ہلاک ہوگا اور تمام یہودیوں اور کافروں کا قلع قمع ہو جائے گا حتیٰ کہ شجر و حجر بھی پکار پکار کر مسلمانوں سے کہیں گے کہ یہ یہودی (یا کافر) میری اوٹ میں ہے اسے قتل کر دو۔



”ابن صیاد“ دجال تھا؟

ابن صیاد مدینے کا ایک یہودی نژاد، کاہن اور قریب البلوغٹ لڑکا تھا جو بظاہر مسلمان بھی تھا۔ ابن صیاد اپنی کہانت اور دجالانہ عادات و صفات کی وجہ سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں خاصا محل نزاع تھا کہ آیا، یہی وہ دجال اکبر ہے جو قبل از قیامت خروج کرے گا یا نہیں؟

بعض کہاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مثلاً حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت عمر، ابن عمر، ابو ذر رضی اللہ عنہم وغیرہ تو حلفاً کہا کرتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال اکبر ہے جیسا کہ صحیحین (بخاری و مسلم) کی درج ذیل حدیث میں ہے۔

﴿عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَخْلِفُ بِاللَّهِ أَنَّ ابْنَ الصَّبَادِ الدُّجَالُ، قُلْتُ: تَخْلِفُ بِاللَّهِ؟ قَالَ إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ﴾ (۱)

محمد بن منکدر فرماتے ہیں کہ

”میں نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اللہ کی قسم کھا کر فرماتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ میں نے کہا آپ اللہ کی قسم (کیوں) کھا رہے ہیں؟ تو وہ کہنے لگے میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر (کہ ابن صیاد دجال ہے) اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس قسم کھاتے ہوئے دیکھا ہے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منع نہ کیا۔

ابن صیاد جب اپنے متعلق ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے نظریات سے آگاہ ہوا تو ان کی تردید کرنے لگا جیسا کہ درج ذیل واقعہ سے اس کی عکاسی ہوتی ہے۔

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا أَوْ عُمَارًا وَمَعَنَا ابْنُ صَبَادٍ، قَالَ: فَسَرَلْنَا مَنَزِلًا فَتَفَرَّقَ النَّاسُ وَبَقِيْتُ أَنَا وَهُوَ فَاسْتَوْحَشْتُ مِنْهُ وَخَشَةَ شَدِيدَةً مِمَّا يُقَالُ عَلَيْهِ قَالَ: وَجَاءَ بِمَتَاعِهِ فَوَضَعَهُ مَعَ مَتَاعِي فَقُلْتُ: إِنَّ الْحَرَّ شَدِيدٌ فَلَوْ وَضَعْتَهُ تِلْكَ

(۱) [بخاری: کتاب الاعتصام: باب من رأى ترك (۷۳۵۵) مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر

الشَّحْرَةَ قَالَ: فَفَعَّلَ، قَالَ: فَرَفَعْتُ لَنَا عَنْمَ فَاَنْطَلَقَ فَجَاءَ بَعْسٌ، فَقَالَ اشْرَبْ اَبَا سَعِيدٍ اَفَقُلْتُ اِنَّ الْحَرَ شَدِيدٌ وَاللَّبَنُ حَارٌّ نَابِي اِلَّا اَنْتَى اَكْرَهُ اَنْ اشْرَبَ عَنْ يَدِهِ فَقَالَ: اَنَا سَعِيدُ الْقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اُحَدِّثَ خَبِيْلًا فَاَعْلَقَهُ بِشَحْرَةَ ثُمَّ اُحْتَنِقُ مِمَّا يَقُوْلُ لِي النَّاسُ، يَا اَبَا سَعِيدٍ! مَنْ؟ حَفِيٌّ عَلَيْهِ حَدِيْثُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَفِيٌّ عَلَيْكُمْ، مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ! اَلَسْتُ مِنْ اَعْلَمِ النَّاسِ بِحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ كَافِرٌ" وَاَنَا مُسْلِمٌ؟ اَوْ لَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "هُوَ عَقِيْمٌ لَا يُوَلِّدُ لَهٗ" وَقَدْ تَرَكْتُ وَالدِّي بِالْمَدِيْنَةِ؟ اَوْ لَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ وَلَا مَكَّةَ، وَقَدْ اَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِيْنَةِ وَاَنَا اُرِيْدُ مَكَّةَ؟

قَالَ اَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: حَتَّى كَذَبْتُ اَنْ اَعْدَرُهُ، ثُمَّ قَالَ: اَمَّا، وَاللّٰهُ اِنِّي لَا عَرِفُهُ وَاَعْرِفُ مَوْلِدَهُ وَاَيْنَ هُوَ الْاَلَانُ، قَالَ: قُلْتُ لَهٗ: تَبَا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ ﴿١﴾

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”ہم حج یا عمرے کے لئے نکلے تو ہمارے ساتھ ابن صیاد بھی تھا۔ ایک مقام پر میں اور ابن صیاد تنہا رہ گئے تو مجھے اس سے وحشت ہونے لگی کہ کہیں یہ وہی (وجال) نہ ہو۔ ابن صیاد نے اپنا ساز و سامان لاکر میرے سامان کے ساتھ رکھ دیا۔ میں نے کہا کہ گرمی بڑی سخت ہے لہذا تم اس دوسرے درخت تلے سامان لے جاؤ۔ تو اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر ہماری طرف ایک بکری بھیجی گئی تو ابن صیاد ایک بیالہ کے لکیرے پاس آگیا اور کہنے لگا، ابو سعید! یہ لو اسے پیو۔ میں نے کہا کہ گرمی بڑی سخت ہے اور یہ دودھ بھی گرم ہے حالانکہ میں صرف اس کے ہاتھ سے پینا تا پسند کرتا تھا۔ اس نے کہا: ابو سعید! میرا دل کرتا ہے کہ میں درخت کے ساتھ رسی باندھ کر پھانسی لے کر مر جاؤں کیونکہ لوگوں نے میرا جینا محال بنا دیا ہے۔“

ابو سعید! تم اہل نصار پر بھلا کوئی اللہ کے رسول ﷺ کی کوئی حدیث پوشیدہ رہ سکتی ہے؟ کیا سب

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۷) احمد (۲۳/۳ - ۵۴ - ۹۹ - ۱۲۱)]

ترمذی (۲۲۴۶) شرح السنۃ (۴۵۱/۷)]

سے زیادہ تمہیں اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث کا علم نہیں؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں کہا تھا کہ دجال کافر ہوگا جبکہ میں مسلمان ہوں؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں کہا تھا کہ وہ (دجال) ہاتھ ہوگا اور اس کی کوئی اولاد نہیں ہوگی جبکہ میں نے اپنی اولاد دینے میں چھوڑ رکھی ہے؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ نے نہیں کہا تھا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکتا؟ جھکے میں مدینہ سے آ رہا ہوں اور مکہ جا رہا ہوں؟“

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں نے سوچا کہ میں اس کا عذر معقول سمجھوں (اور اسے دجال سمجھنا چھوڑ دوں) پھر اس نے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال، اس کی جائے پیدائش اور رہائش (اور اس کے والدین) کے متعلق اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ (سب کچھ) کہاں ہے۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہائے کبخت! تو ہمیشہ برباد ہو۔“

ایک روایت میں ہے کہ

”ابن صیاد نے کہا) میرا دل چاہتا ہے کہ میں پھانسی لے کر مر جاؤں تاکہ لوگوں کی باتوں (الزامات) سے راحت پا لوں۔ اللہ کی قسم میں دجال نہیں ہوں۔“ (۱)

اس میں یہ اضافہ بھی ہے کہ لوگ میرے ساتھ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں، نہ میری مدد کرتے ہیں نہ مجھ سے دوستی کرتے ہیں اور نہ ہی مجھ سے مشاورت کرتے ہیں بلکہ وہ تو مجھے دجال سمجھتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے :-

﴿ وَاللّٰهُ اِنِّىْ لَآعْلَمُ الْاِنَّ حَيْثُ هُوَ وَاَعْرِفْتُ اٰبَاءَهُ وَاُمَّهُ، قَالَ وَقَيْلٌ لَّهٗ اَيْسُرُكَ اِنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ فَقَالَ: لَوْ غُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ ﴾ (۲)

اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ اس وقت وہ (دجال) کہاں ہے اور میں اس کے والدین کے متعلق بھی جانتا ہوں۔ راوی نے کہا کہ ابن صیاد سے کہا گیا! کیا تمہیں پسند ہے کہ تم ہی وہ دجال بن جاؤ؟ تو اس نے کہا، اگر یہ (دجال بننا) مجھ پر پیش کیا گیا تو میں اسے ناپسند نہیں کروں گا۔

(۱) [احمد (۹۹/۳)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۷۳۴۹ - ۲۹۲۷)]

یہ حدیث مذکورہ مسئلہ میں خاصاً صحیح حال پیدا کرتی ہے کہ ایک طرف ابن صیاد قسمیں کھا کھا کر اور دلائل دے دے کر اپنے دجال ہونے کی نفی کر رہا ہے تو دوسری طرف دجال بنا بھی پسند کر رہا ہے اور وہ اس بات کا بھی مدعی ہے کہ اسے دجال کی جائے پیدائش، رہائش اور دجال کے والدین کے بارے میں تمام معلومات میسر ہیں مزید برآں ابن صیاد کی جسمانی ہیبت اور شکل و صورت عام انسانوں سے قطعی مختلف تھی جس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے :

﴿عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَقِيَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَاثْتَمَعَتْ حَتَّى مَلَأَ السُّكَّةَ فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حُلُصَةٍ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللَّهُ! أَمَا أَرَدْتُ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضَبِهِ يَغْضِبُهَا﴾ (۱)

نافع (تابعی) فرماتے ہیں کہ

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کسی راستے میں ابن صیاد سے ملے تو اسے کوئی بات کہی جس سے وہ غضبناک ہو کر پھول گیا حتیٰ کہ (پھولتے پھولتے) پوری گلی کو بھر دیا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کے پاس گئے جبکہ انہیں اس کی اطلاع ہو چکی تھی اور وہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہنے لگیں: اللہ تم پر رحم کرے تمہیں ابن صیاد سے کیا غرض تھی؟ کیا تمہیں علم نہیں کہ اللہ کے رسول رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: وہ (دجال) ایک غصے کی وجہ سے خروج کرے گا جس میں وہ جلا ہوگا؟ (یعنی ابن صیاد کا عجیب و غریب غصہ کہیں اسے واقعی طور پر دجال بنا کر لے آئے!)۔“

مسلم کی دوسری حدیث میں اس طرح ہے :-

﴿فَلَقِيْنِيْهٖ لَقِيَةً اٰخْرٰى وَقَدْ تَفَرَّتْ عَنْهُ ، قَالَ : فَقُلْتُ : مَتٰى فَعَلْتَ عَيْنَكَ مَا اَرٰى ؟ قَالَ : لَا اَدْرِى ، مَعَالٍ : قُلْتُ لَا تَدْرِى وَهٰى فِى رَاسِكَ ؟ قَالَ : اِنْ شَاءَ اللّٰهُ خَلَقَهَا فِى عَصَاكَ هٰذِهِ ، قَالَ : فَتَخَّرَ كَاَشَدَّ نَجِيْرٍ جَمَارٍ سَمِعْتُ﴾ (۲)

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۲۹۳۲ - ۹۸) احمد (۳۲۲/۶) عبد الرزاق

[[۳۹۶/۱۱]]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۲۹۳۲ - ۹۹)]

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”میں جب دوسری بار ابن صیاد سے ملا تو اس کی آنکھ پھولی ہوئی تھی تو میں نے اس سے پوچھا کہ تمہاری آنکھ کب سے اس طرح پھولی ہوئی ہے؟ ابن صیاد نے کہا کہ مجھے تو علم ہی نہیں (کہ میری آنکھ اس قدر پھولی ہوئی ہے) ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا: تجھے علم کیوں نہیں جبکہ آنکھ تمہارے سر میں ہے؟ (اتنے بے حس ہو) ابن صیاد نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو یہ آنکھ تمہاری اس لامٹی میں پیدا کر دے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر ابن صیاد نے اتنے زور سے گدھے جیسی آواز نکالی کہ شاید ہی اتنی زوردار آواز میں نے کبھی سنی ہو۔“

ابن صیاد کی عجیب و غریب عادات و صفات کی وجہ سے صحابہ کرام کی طرح خود نبی کریم ﷺ بھی (پہلے) تذبذب کا شکار تھے کہ کہیں ابن صیاد ہی وہ دجال اکبر نہ ہو جس سے ہر نبی اور ہر امت کو خبردار کیا گیا ہے اس لیے آپ ﷺ بھی تحقیقات کرتے رہے تاکہ مسئلہ مذکورہ کی حقیقت کشائی ہو جیسا کہ درج ذیل احادیث اس پر شاہد ہیں :-

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ عِنْدَ أُطَمٍ بَنِي مَعَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلْمَ فَلَمْ يُشْعِرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: أَتَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَفَضَهُ وَقَالَ: ائْمَنْتُ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ، فَقَالَ لَهُ: مَاذَا تَرَى؟ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: يَا نَبِيَّ صَادِقٌ وَكَادِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي نَدَّ حَبَاتُ لَكَ حَبِيئًا، فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ، فَقَالَ ائْمَنْتُ فَلَنْ تَعْلَمُوا قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ﴾ (۱)

(۱) [بخاری: کتاب الجنائز: باب اذا اسلم الصبي فمات، هل..... (۱۳۵۴) مسلم (۲۹۳۰)

احمد (۹۱۲/۱۹۸ - ۶۶۷/۳) ابو داؤد (۴۳۲۹) ترمذی (۲۲۴۹) ابن حبان (۶۷۸۵) شرح

السنة (۱۰۱) المشكلى الأول (۵) مفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

نبی کریم ﷺ کچھ صحابہ ﷺ کے ہمراہ جن میں حضرت عمرؓ بھی تھے، ابن صیاد کی طرف نکلے وہ بنو مغالہ کے محلے میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اور خود بھی ابھی بلوغت کے قریب تھا۔ اسے بالکل علم نہ ہوا حتیٰ کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اسے جھوڑا اور پوچھا: کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ ابن صیاد نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ”امین“ کے رسول ہیں پھر کہا کیا آپ ﷺ بھی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں؟ آپ ﷺ نے اسے دھکا دیا اور کہا میں تو اللہ اور اس کے (سچے) رسولوں پر ایمان لاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میرے پاس سچے اور جھوٹے آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہ پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا ہے پھر آپ ﷺ نے پوچھا کہ میں نے اپنے دل میں (کیا) چھپا رکھا ہے؟ اس نے کہا ”دھواں“ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو ذلیل در سوا ہو جائے تو اس سے تجاوز نہیں کر سکتا (آپ ﷺ نے ذہن میں سورۃ ”الدخان“ سوچ رکھی تھی جس کا معنی دھواں ہے) عمرؓ نے کہا: اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (عمر!) اگر یہ دجال ہے تو تو اس پر مسلط نہیں ہو سکتا (بلکہ عیسٰی قتل کریں گے) اور اگر یہ وہ نہیں تو پھر اسے قتل کرنے میں کوئی فائدہ نہیں۔“

﴿عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَهُوَ يَخْتَلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ، فَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِي فِي قَلْبِي لَهْ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زِمْرَةٌ، فَرَأَيْتُ أُمَّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْقِصِي بِحُدُودِ النَّخْلِ، فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافٍ، وَهُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ، هَذَا مُحَمَّدٌ فَتَارَ ابْنُ صَيَّادٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَكَتَهُ بَيْنَ ﴿(۱)﴾

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

(۱) [یعنی تم کو ابھی سے تمہیں یہاں ملنا ہی علم اللعین فی مواضع ہلت: پر (مشکل) منظم آن (لاش) مکتبہ]

”پھر اللہ کے رسول ﷺ اور ابی بن کعب ان مجبوروں (کے جھنڈ) کی طرف گئے جہاں ابن سیاد (رہتا) تھا آپ ﷺ ابن سیاد کی ہاتھ سننے کے لئے چھپ چھپا کر آگے بڑھ رہے تھے تاکہ ابن سیاد آپ ﷺ کو نہ دیکھ سکے۔ نبی ﷺ نے دیکھا کہ ابن سیاد چادر اوڑھے لیٹا کچھ گن گنا رہا ہے۔ (لیکن) اس کی ماں نے جب نبی کریم کو چھپ چھپا کر آتے ہوئے دیکھا تو فوراً کہا، اے صانی، یہ ابن سیاد کا نام تھا، محمد آ رہا ہے۔ ابن سیاد متنبہ ہو گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر اس کی ماں نہ بولتی تو آج حقیقت آشکار ہو جاتی۔ (کہ یہ دجال ہے یا نہیں)۔

ان احادیث سے واضح ہوتا ہے کہ شروع شروع نبی کریم ﷺ کو ابن سیاد کے دجال اکبر ہونے میں تردید تھی لیکن جب تمیم داری کا سمندری سفر والا واقعہ جس میں دجال کا ذکر ہے، آپ ﷺ تک پہنچا تو آپ نے اس واقعہ کو سن کر پھر خود صحابہ ﷺ کو بیان کیا۔ جس سے یہ تصدیق ہوتی ہے کہ دجال اکبر ابن سیاد نہیں بلکہ وہ آدمی تھا جو کسی جزیرے میں قید تھا اسی لیے نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: یہ طیبہ (مدینہ) ہے جہاں دجال داخل نہیں ہو سکتا جبکہ ابن سیاد تو مدینے میں پیدا ہوا اور وہیں پرورش پائی۔ (۱)

بہر حال جب یہ واضح ہو جائے کہ ابن سیاد ”دجال اکبر“ نہیں تھا تو پھر ابن سیاد کون تھا؟ اس کے بارے میں قطعی فیصلہ نہایت مشکل نظر آتا ہے۔ علاوہ ازیں جو صحابہ ابن سیاد کے دجال ہونے پر قسمیں اٹھاتے تھے شاید انہیں حضرت تمیم ﷺ والی حدیث نہ پہنچی ہو۔ صحابہ کرام ﷺ کی طرح ائمہ کرامؒ میں بھی یہ مسئلہ خاصا محل نزاع رہا ہے۔

حافظ ابن کثیرؒ کا فیصلہ

حافظ ابن کثیرؒ مشہور مفسر قرآن اور مؤرخ فرماتے ہیں کہ

﴿لَيْسَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَالُ الْأَكْبَرُ وَإِنَّمَا هُوَ أَحَدُ الدَّجَالَةِ الْكُبَّارِ الْكِبَارِ الْكِبَارِ قَالَ بَعْضُ

۱۱۱ | حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کی طویل روایت ”کہا دجال زندہ ہے“ کے عنوان میں

۱۱۲ | کہی ہے۔ تفصیل کے لئے مراجعت فرمائیں [

الْعُلَمَاءِ : إِنَّ ابْنَ صَيَّادٍ كَانَ بَعْضُ الصَّحَابَةِ يَطْنُهُ الدَّجَالُ وَهُوَ لَيْسَ بِهِ إِنَّمَا كَانَ رَجُلًا صَغِيرًا وَيَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ هَذَا قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَأْنِ الدَّجَالِ وَتَعْيِينِهِ وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيثُ الدَّارِيِّ فِي ذَلِكَ وَهُوَ فَاصِلٌ فِي هَذَا الْمَقَامِ وَسَنُورِدُ مِنَ الْأَحَادِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ لَيْسَ بِابْنِ صَيَّادٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ وَأَحْكَمُ ﴿١﴾

ابن صیاد "دجال اکبر" نہیں البتہ وہ بڑے بڑے دجالوں میں سے ایک ضرور ہے۔ (اس عنوان کے تحت رقمطراز ہیں کہ) بعض علما کا کہنا کہ ابن صیاد کو بعض صحابہ دجال خیال کرتے تھے حالانکہ وہ دجال نہیں وہ تو ایک چھوٹا آدمی تھا..... یہ احتمال بھی ہے کہ شاید نبی کریم ﷺ (کا ابن صیاد کے دجال ہونے میں تذبذب) دجال اکبر کی تعیین کی وحی سے پہلے ہو جیسا کہ ہم داری والی حدیث جو گزر چکی ہے اس مسئلے میں قول فیصل (Final Decision) ہے (کہ ابن صیاد دجال نہیں) اور اس کے علاوہ بھی ہم کئی احادیث ذکر کر رہے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ابن صیاد دجال اکبر نہیں (واللہ اعلم)

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا فیصلہ

ابن صیاد کا معاملہ بعض صحابہؓ پر مشکوک رہا ہے انہوں نے اسے ہی دجال (اکبر) سمجھا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایک وقت تک مذکورہ مسئلہ میں توقف کیا حتیٰ کہ آپ ﷺ پر واضح ہو گیا کہ یہ دجال نہیں ہے یہ تو کاہن ٹاپ ہے۔ (۲)

ابن صیاد کا ہن تھا

ابن صیاد یہودی نژاد کا ہن تھا جس کا اندازہ درج ذیل احادیث سے باسانی کیا جاسکتا ہے :-
(۱) ﴿عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ :

(۱) [تفصیل کے لئے دیکھئے : النہایۃ فی الفتن (۱/۵۴ تا ۶۰)]

(۲) [الفرقان بین اولیاء الرحمن (ص ۷۷)]

إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَيْبَتًا فَقَالَ ابْنُ صَبَّادٍ: هُوَ الدُّخُ، فَقَالَ: إِحْسًا فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرُكَ ﴿١﴾

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے کہا کہ میں نے کوئی چیز (ذہن میں) چھپائی ہے۔ (بتاؤ وہ کیا ہے) ابن صیاد نے کہا کہ وہ ”دخ“ (دھواں) ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ذلیل ہو تو اس سے تجاؤ نہیں کر سکتا۔

(۲): ایک روایت میں ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے یہ آیت ذہن میں چھپی رکھی تھی :-

﴿يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ﴾ [الدخان: ۱۰]

”جس دن ہم آسمان کو واضح دھواں بنا لائیں گے۔“ (۲)

(۳): ﴿عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَبَّادٍ

مَاذَا تَرَى؟ قَالَ تَأْتِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِّطَ

عَلَيْكَ الْأَمْرُ﴾ (۳)

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم ﷺ نے ابن صیاد سے کہا کہ تو کیا دیکھتا ہے؟ تو اس نے کہا میرے پاس صادق اور

کاذب آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تمھ پر معاملہ مشتہر کر دیا گیا۔

(۴): ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا :-

﴿مَا تَرَى؟ قَالَ: أَرَى عَرْشًا عَلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ: تَرَى عَرْشَ إِبْلِيسَ عَلَى الْبَحْرِ وَمَا تَرَى؟

فَسَالَ أَرَى صَادِقِينَ وَكَاذِبًا أَوْ كَاذِبِينَ وَصَادِقًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

(۱) [بحاری: کتاب الجنائز: باب إذا سلم العسی قُمات (۱۳۵۴) مسلم: کتاب العنن:

باب ذکر ابن صباد (۲۹۲۴)]

(۲) [احمد (۱۹۸/۲)]

(۳) [بحاری: کتاب الجنائز (۱۳۵۴)]

كَيْسَ عَلَيْهِ دَعْوَةٌ ﴿١﴾

”تو کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں پانی پر عرش کو دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تو مندر پر ابلیس (شیطان) کا عرش دیکھتا ہے پھر اللہ کے رسول ﷺ نے پوچھا اور کیا دیکھتا ہے؟ اس نے کہا میں بہت سے بچوں اور ایک جھوٹے کو یا بہت سے جھوٹوں اور ایک سچے کو دیکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: اس پر مشتبہ کر دیا گیا ہے اسے چھوڑ دو۔“

(۵): ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبْنِ صَائِدٍ: مَا تَزِيئَةُ الْحَنَةِ؟ قَالَ تَزْمَكَةُ بَيْضَاءِ مِسْكَ بِأَهْلِ النَّقَاسِمِ! قَالَ: صَدَقْتَ ﴿٢﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ابن صیاد سے پوچھا کہ جنت کی مٹی کیسی ہے؟ اس نے کہا: ابو القاسم! (نبی کی کنیت) جنت کی مٹی باریک سفید مٹک کی طرح (خوشبودار) ہے۔ نبی ﷺ نے کہا کہ توجح کہتا ہے۔“

ابن صیاد دجال کے بارے میں معلومات رکھتا تھا

﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ..... ثُمَّ قَالَ: أَمَا، وَاللَّهِ! إِنِّي لَا أُعْرِفُهُ وَأُعْرِفُ مَوْلِيَهُ وَأَبْنُ هُوَ الْأَنْ (واعرف اباه وامه) قَالَ: قُلْتُ لَهُ: تَبَانُكَ سَائِرَ الْيَوْمِ ﴿٣﴾

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”..... پھر ابن صیاد نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں دجال کو جانتا ہوں اور اس کی جائے پیدائش اس

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۵) احمد (۴۶۷۳) ابن حبان (۱۷۸۱۵)]

مشکل الآثار (۳۸۳/۷) شرح السنة (۴۵۳/۷)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۸) احمد (۵۱۳ - ۳۱ - ۵۰۴)]

(۳) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر ابن صیاد (۲۹۲۷) - ۹۰ - ۹۱] ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

کی موجودہ رہائش (اور اس کے والدین) کے متعلق بھی بخوبی آگاہ ہوں۔ ابوسعیدؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: تو ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا رہ۔“

ابن صیاد ”حزہ“ کے دن گم ہو گیا تھا

﴿عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَقَدْنَا ابْنَ صَيَّادٍ يَوْمَ الْحُرَّةِ﴾ (۱)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ فرماتے ہیں کہ

”حزہ (یہ دینے کے قریب ایک مقام ہے جہاں صحابہ کے مابین لڑائی ہوئی تھی) کے موقع پر ابن صیاد گم ہو گیا تھا۔“

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ

راجح بات یہی ہے کہ ابن صیاد گم ہو گیا تھا اور یہ بات غلط ہے کہ وہ دینے میں فوت ہوا اور لوگوں نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔“ (۲)

کیا ابن صیاد نے تائب ہو کر اسلام قبول کر لیا تھا؟

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ

﴿وقد كان ابن صياد من يهود المدينة ولقبه عبد الله ويقال صاف، وقد جاء هذا وهذا وقد يكون اصل اسمه صاف ثم تسمى لما اسلم بابن عبد الله وقد كان ابنه عمارة بن عبد الله من سادات التابعين وروى عنه مالك وغيره﴾ (۳)

”ابن صیاد دینے کا ایک یہودی تھا جس کا لقب عبد اللہ تھا اور اسے صافی بھی کہا جاتا تھا یعنی دونوں

(۱) [ابوداؤد (۴۲۴) عون المعبود (۴۷۶/۱۱) فتح الباری (۳۲۸/۱۳) وصححه تہذیب

التہذیب (۵۵۸۳)

(۲) [تعمیر کے لیے دیکھئے: فتح الباری (۳۲۸/۱۳)]

(۳) [النهاية في الفتن (۸۸/۱)]
”میکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

ناموں سے معروف تھا لیکن اس کا اصل نام صانی تھا پھر اس نے اسلام قبول کر لیا اور عبد اللہ نام اختیار کر لیا۔ اس کا ایک بیٹا تھا جس کا نام عمارہ بن عبد اللہ ہے اور یہ کھارتا یعنی میں شمار ہوتا ہے۔“ جن سے امام مالک اور دوسرے محدثین نے روایات اخذ کی ہیں۔

نیز فرماتے ہیں کہ

﴿ان ابن صیاد دجالا من الدجالۃ ثم تاب بعد ذلك فاطهر الاسلام والله اعلم بضمیرہ وسیرتہ﴾ (ایضاً)

ابن صیاد وجالوں میں سے ایک دجال تھا پھر اس نے توبہ کر لی اور اسلام قبول کر لیا البتہ اس کے قلب و سیرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ حافظ ذہبی فرماتے ہیں کہ

﴿عبد اللہ بن صیاد اور وہ ابن شاہین وقال: هو ابن صائد، كان ابوه يهوديا فولد عبد الله اعور مختونا وهو الذي قيل: انه الدجال ثم أسلم فهو تابعي، له رؤية﴾ (۱)

عبد اللہ بن صیاد، اسے ابن شاہین نے بھی ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہی ابن صائد ہے جس کا باپ یہودی تھا اور اس کے ہاں عبد اللہ نامی کا ناچھ پیدا ہوا جس کے ختنے بھی پیدائشی تھے اور اسی کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ دجال ہے پھر اس نے اسلام قبول کر لیا لہذا یہ تابعی ہے اگرچہ اس نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا ہے۔

(یعنی صحابی اس لیے نہ ہوا کہ جب نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا اس وقت اسلام قبول نہیں کیا بلکہ بعد میں اسلام قبول کیا جب نبی ﷺ وفات پانچے تھے)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ

﴿وعبد الله بن صياد هو الذي ولد مختونا وهو الذي قيل انه الدجال وقد أسلم عبد الله وحج وغزا مع المسلمين بأقام بالمدينة﴾ (۲)

(۱) [تحريد اسماء الصحابة (۱/۳۱۹)]

(۲) [تكملة جلال الدين (۲/۳۳۳) رقم (۵۸۳) مجموعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

”عبداللہ بن میاد“ یہی وہ شخص ہے جو مختون پیدا ہوا..... اسی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ دجال ہے حالانکہ اس (عبداللہ) نے اسلام قبول کر لیا تھا اور حج کی سعادت حاصل کی علاوہ ازیں مسلمانوں کے ساتھ غزوات میں بھی شریک ہوا۔“
حافظ ابن حجر ”الاصابہ“ میں رقمطراز ہیں :

﴿وفى الحملة لا معنى لذكر ابن صياد فى الصحابة لانه ان كان الدجال فليس بصحابى قطعا لانه يموت كافرا وان كان غيره فهو حال لقيه النبى صلى الله عليه وسلم لم يكن مسلما﴾ (۱)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ ابن میاد کو صحابہ کی فہرست میں کسی صورت بھی داخل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ اگر تو وہ دجال تھا تو پھر اس پر صحابی کا اطلاق قطعی ناممکن ہے کیونکہ اس صورت میں تو وہ کافر مراد ہوگا اور اگر وہ دجال (اکبر) نہیں تو نبی کریم ﷺ سے ملاقات کے وقت مسلمان بھی نہیں تھا۔“

راجح بات

حافظ ابن کثیر، حافظ ذہبی اور خود حافظ ابن حجر کے ایک قول کے مطابق ابن میاد نبی ﷺ کی وفات کے بعد مسلمان ہوا لیکن اس کے دل کی حالت صرف اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتے ہیں۔ (واللہ اعلم
وعلمه اتم واكمل)



(۱) [الاصابة فى تمييز الصحابة (۱۳۳/۳)]

(۸۷): نزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید

کی روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(۱): **إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ مِثْلَ لَبِّي إِسْرَائِيلَ ۚ وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ مِنْكُمْ فَلَجَبَكُمْ فِي الْأَرْضِ يَخْلَفُونَ ۚ وَإِنَّهُ لَعَلَّمَكُمُ اللَّسَاعَةَ فَلَا تَمْتَرُونَ بِهَا ۚ**

[الزحرف: ۵۹ تا ۶۱]

”وہ (عیسیٰ) بھی صرف بندہ ہی ہے جس پر ہم نے احسان کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے نشان (قدرت) بنایا اگر ہم چاہتے تو تمہاری جگہ فرشتوں کو زمین کا جانشین کر دیتے اور یقیناً وہ (عیسیٰ) قیامت کی علامت ہے لہذا تم اس (قیامت) کے بارے میں قطعاً شک نہ کرو۔“

رأس المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ مذکورہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں :-

﴿(وأنه لعلم للساعة)﴾ قال هو خروج عيسى بن مريم عليه السلام قبل يوم القيامة ﴿(۱)﴾

”بلاشبہ قیامت کی علامت ہے۔“ یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم قیامت سے پہلے ظاہر ہوں گے۔

(۲): ﴿وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِمَّنْ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۚ بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۚ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ۚ﴾

[النساء: (۱۵۷ تا ۱۵۹)]

”اور ان (یہودیوں) کے اس قول کی وجہ سے کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا ہے حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی چڑھایا بلکہ ان کے لیے ویسی (ایک) صورت بنا دی گئی تھی بلاشبہ عیسیٰ کے متعلق اختلاف کرنے والے شک و شبہ میں ہیں انہیں تخمیناً باتوں کے سوا

کوئی یقینی علم نہیں اور یہ یقینی (ہات) ہے کہ انہوں نے اسے قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھایا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا زبردست اور پوری حکمتوں والا ہے۔ اہل کتاب میں سے ایک بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے اور روز قیامت آپ ان پر گواہ ہوں گے۔“

نزول مسیح علیہ السلام احادیث کی

روشنی میں

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلَ الْجَنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَقْبِضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يُقْبَلَهُ أَحَدٌ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تمہارے درمیان حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام حاکم اور عادل بن کر نازل ہوں گے، وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیے (اور جنگ) کا (بالآخر) خاتمہ کریں گے اور پھر مال بکثرت ہوگا حتیٰ کہ اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَأَمَامَكُمْ مِنْكُمْ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) [بحاری: کتاب المظالم: باب كسر الصليب وقتل الجنزير (۲۴۷۶) مسلم (۱۵۵) احمد

(۳۱۵/۳ - ۳۵۸) ترمذی (۲۲۳۳) ابن ماجہ (۴۱۲۹) السنن الكبرى (۱۰۱/۶) مشکل الآثار

(۹۹/۱) ابو یعلیٰ (۶۵۸۴) شرح السنن (۴۵۴/۷)]

(۲) [صحیح دلائل علیہ من اذین الجنان باب نزول عیسیٰ علیہ السلام (۴۴۹) مستدرک (۱/۲۸۱) مکتبہ (۲۸۱)]

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہارے نصیب کیسے (اچھے) ہوں گے جب تمہارے درمیان عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے اور تمہارا امام (اس وقت) خود تم میں سے ہوگا۔“ (یعنی امام مہدیؑ)۔

(۳) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُؤْتِيَنَّكُمْ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَدْلًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْجَنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْحِزْبَةَ وَيَقْبِضَ الْمَالَ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ حَتَّى تَكُونَ السَّحْدَةُ الْوَاحِدَةَ خَيْرَ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَأَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، ضرور اتریں گے تم میں ابن مریم حاکم عادل بن کر پھر وہ صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیے (اور جنگ) کو موقوف کر دیں گے پھر مال و دولت کی کثرت ہوگی حتیٰ کہ اسے کوئی لینے والا نہیں ہوگا اور (حالت یہ ہوگی کہ) ایک سجدہ کر لینا دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ”اگرچاہو تو یہ آیت پڑھ کر دیکھ لو

”اور اہل کتاب میں سے کوئی بھی ایسا نہ بچے گا جو حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لائے۔“

صفت و مقام نزول عیسیٰ

﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ

(۱) [بخاری: کتاب احادیث الانبیاء: باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (۳۴۴۸) مسلم

(۵۰) لِحَاكِمُ الْإِسْلَامِ فِي تَرْغِيبِ الْعَالَمِينَ إِلَى طَاعَةِ اللَّهِ وَتَرْهِيْبِ الْعَالَمِينَ إِلَى عِقَابِ اللَّهِ وَالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذْ بَعَثَ اللَّهُ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ بَيْنَ

مَهْرُو ذَاتَيْنِ وَاحْتِصَاعًا كَفَيْهِ عَلَى أُخْحِيحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَاطَأَ رَأْسَهُ فَطَرَّ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُحْمَانٌ كَأَلْلُو لَوْ فَلَا يَجِلُّ لِكَاغِبِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفِّهِ إِلَّا مَاتَ وَ نَفْسُهُ يَتَّبِعِي حِينَ يَتَّبِعِي طَرَفُهُ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يَدْرِكَهُ بِيَابٍ لَذَّ فَيَقْتُلُهُ ﴿١﴾

حضرت نواس بن سمعان ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ حضرت (عیسیٰ) مسیح ابن مریم کو بھیج دیں گے اور وہ دمشق (شام) کے مشرقی حصے میں، سفید مینار کے پاس، زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس، دو فرشتوں کے بازوں (پروں) پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کی طرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔ ان کے سانس کی ہوا جس کا فریٹک پنپنے کی وہ زندہ نہ بنے گا جب کہ ان کی سانس حد نگاہ تک پنپنے کی پھر ابن مریم و جال کا پیچھا کریں گے اور ’کذ‘ (ایک مقام فلسطین میں) کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔“

وقت نزول عیسیٰ

(١) ﴿ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي يُعَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قَالَ : فَيَنْزِلُ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَقُولُ أَمِيرُهُمْ : تَعَالِ صَلِّ لَنَا ، فَيَقُولُ : لَا ، إِنْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ أَمْرَاءُ تُكْرِمُهُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةُ ﴿٢﴾

حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت سے ایک گروہ قیامت تک حق پر غالب رہ کر لڑتا

(١) [مسلم: کتاب الغنم: باب ذكر الدجال (٢٩٣٧) احمد (٢٤٨١/٤) ابو داؤد (٤٣٢١)]

ترمذی (٢٢٤٠) ابن ماجة (٤١٢٦) حاکم (٥٣٧/٤) طبری (٩٥/٩)]

(٢) [مسلم: کتاب الایمان: باب نزول عیسیٰ بن مریم (١٥٦) - (٣٩٥) احمد (٤٣٨/٣) -

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

رہے گا پھر عیسیٰ نازل ہوں گے تو ان (مسلمانوں) کا امیر (مہدی) کہے گا کہ آئیے نماز پڑھائیے۔ وہ (عیسیٰ) انکار کریں گے اور کہیں گے کہ امیر تم میں سے ہی ہوگا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی امر امت پر نوازش ہے۔“

(۲) ﴿عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُنزِلُ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَيَقُولُ لَهُ أَمِيرُهُمْ: يَا رُوحَ اللَّهِ اتَّقِدْ صِلًا، فَيَقُولُ: هَذِهِ الْأُمَّةُ أَمْرًا بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ فَيَتَقَدَّمُ أَمِيرُهُمْ فَيُصَلِّي﴾ (۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم بوقت فجر اتریں گے تو مسلمانوں کا امیر کہے گا: اے روح اللہ! آئیے نماز پڑھائیے تو عیسیٰ کہیں گے اس امت کے افراد ہی ایک دوسرے پر امیر ہیں پھر ان کا امیر (امام مہدی) امامت کرائے گا۔“

(۳) : ایک روایت میں ہے کہ

﴿فَإِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ خَرَجُوا إِلَيْهِ﴾ (۲)

”جب وہ (حضرت عیسیٰ) صبح کی نماز ادا کریں گے تو مجال کی طرف نکلیں گے۔“

علامات عیسیٰ

(۱) ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبَطَ الشَّعْرَ يُنَطِفُ أَوْ يُهْرَاقُ رَأْسَهُ مَاءً، قُلْتُ: مَنْ هَذَا، قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ﴾ (۳)

(۱) [احمد (۲۹۵/۴) جاکم: کتاب الفتن والملاحم (۵۲۴/۴) جاکم اور ذہبی نے اسے صحیح

کہا ہے۔ ابن ابی شیبہ (۶۵۰/۸) الدر المنثور (۲/۲۴۳)]

(۲) [احمد (۴۶۶/۳) مجمع الزوائد (۷/۶۵۹)]

(۳) [بخاری: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۷۱۲۸) مسلم (۲۷۳) شرح السنة (۷/۴۴۳)]

الموطا (۲/۹۲۰)]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے کہ گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے (پر میری نظر پڑی تو) میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا: یہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں۔“

(۲) : ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : وَأَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ لِأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ وَإِنَّهُ نَزَلَ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَعْرِفُوهُ رَجُلًا مَرْبُوعًا إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُنْصَرَّانِ كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُونَ إِنْ لَمْ يُصْبَهُ بَلَلٌ فِيدَى الصَّلِيبِ وَيَقْتُلُ الْجَنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى الْإِسْلَامِ فَيَهْلِكُ اللَّهُ فِيهِ زَمَانَهُ الْيَمَلُّ كُلُّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيَهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الذُّجَالَ وَتَقَعُ الْأَمَّةُ عَلَى الْأَرْضِ ۝﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: میرے اور ان (یعنی عیسیٰ) کے درمیان کوئی نبی نہیں اور بے شک وہ نازل ہونے والے ہیں لہذا جب تم انہیں دیکھو تو پہچان کر لینا کہ وہ ایک میانہ قد آدمی ہیں، رنگ بال سرفی و سفیدی ہے، زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوں گے، سر کے بال ایسے ہیں کہ گویا ان سے پانی ٹپک رہا ہے حالانکہ وہ ٹپکے ہوئے نہ ہوں گے، وہ دین اسلام پر لوگوں سے جگمگ کریں گے، اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ادیان کا خاتمہ فرمادیں گے اور وہ مسیح و جال کو قتل کریں گے پھر زمین پر ہر طرف امن و امان کا دور دورہ ہوگا۔“

(۱) [احسا (۵۳۵/۲ - ۵۷۶) امر روایت کے بعض حصے بخاری : کتاب احادیث الانبیاء : کتاب البیوع : کتاب المقالم (۳۴۴ وغیرہ) اور مسلم : کتاب الفضائل : کتاب الایمان : باب نزول عیسی (۲۳۶۵ وغیرہ) میں بھی ہیں نیز دیکھئے ابو داؤد (۴۳۲۴) عبد الرزاق (۴۰۱/۱۱) موارد الضمان (۱۹۰۲) الشریعة للأحرى (۳۳۷) الفتن نعیم بن حماد (۳۵۱)]

عیسیٰ جہاد کے ذریعے دین اسلام غالب کر دیں گے

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِزْيِرَ وَيَضَعُ الْحِزْبَةَ وَيُعْطِلُ الْمِلَلَ حَتَّى يَهْلِكَ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ
الْمِلَلَ كُلُّهَا عَيْرَ الْإِسْلَامِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ (عیسیٰ) صلیب توڑیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ ختم
کر دیں (یعنی اسلام یا بتگ) تمام ادیان معطل کر دیں گے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا تمام
ملتوں (دینوں) کا قلع قمع فرمادیں گے۔“

(۲): ﴿عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
عَصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ عَصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعَصَابَةٌ تَحْكُمُ مَعَ عَيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ﴾ (۲)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت کے دو لشکر ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دوزخ کی
آگ سے محفوظ کر دیا ہے ایک وہ لشکر جو ہندوستان پر حملہ آور ہوگا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ ابن مریم کے
ساتھ ہو کر (دجال کے خلاف جہاد کرے گا)۔“

(۱) [حوالہ سابقہ]

(۲) [نسائی: کتاب الجہاد: باب غزوة الهند (۳۱۷۵) احمد (۳۵۰/۵) التاريخ الكبير (۷۲/۶)]

السلسلة الصحيحة (۵۷۰/۴)]

حضرت عیسیٰ حج اور عمرہ کریں گے

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيَهْلِكُنَّ ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ فَجِّ الرَّوْحَاءِ بِالْحَجِّ أَوْ الْعُمْرَةِ أَوْ لَيُنَبِّئُهُمَا﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے حضرت عیسیٰ روحا کی گھائی سے حج یا عمرہ یا دونوں کے لئے تبلیغہ پکارتیں گے۔“

پیغامِ مسند بنام عیسیٰ

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ طَالَ بِي عُتْرُ أَلْفَى عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَإِنْ عَجَّلَ بِي مَوْتُ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيُحْرِقْهُ مِنِّي السَّلَامَ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے امید ہے کہ اگر میری عمر لمبی ہوئی تو میں عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کروں گا اور اگر مجھے موت نے آلیا تو تم میں سے جو شخص ان سے ملاقات کرے وہ میری طرف سے انہیں سلام کہے۔“

حضرت عیسیٰ اور امن و امان

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَيَهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحَ الدَّجَالَ وَتَقَعُ الْأَمْنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْتِعَ الْإِبِلُ مَعَ

(۱) [مسلم: کتاب الحج: باب اهللال النبي صلى الله عليه وسلم وهدية (۱۲۷۵) عبد الرزاق

(۴۰۰/۱۱) السنن الكبرى (۴۵۶/۷) ابن حبان (۲۳۲/۱۵) ابن ابی شیبہ (۶۵۴/۸)

(۲) [مجمع الزوائد: کتاب الفتن: باب نزول عيسى ابن مريم (۱۲/۸) احمد (۳۹۳/۲ - ۳۹۴)

ابن ابی شیبہ (۶۵۴/۸) و صححه احمد شاکر (۱۳۵/۱۵)]

الْأَسَدُ جَمِيعًا وَالنَّمُورُ مَعَ الْبَقْرِ وَالذَّنَابُ مَعَ الْعَنَمِ وَيَلْعَبُ الصَّبِيَّانَ وَالْعِلْمَانُ بِالْحَيَاتِ لَا تَضُرُّهُمْ ﴿١﴾

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان (حضرت عیسیٰ) کے دور میں جھوٹے ”سج دجال“ کو ہلاک کریں گے اور زمین پر امن و امان قائم ہو جائے گا حتیٰ کہ اونٹ اور شیر، چیتے اور گائیاں، بھیڑیے اور بکریاں سب ایک ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھلیں گے مگر کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

(٢) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا عَادِلًا وَحَكَمًا مُفْسِطًا فَيَكْبِرُ الصَّبِيَّانَ وَيَقْتُلُ الْجِنْتِيرَ وَيَرْجِعُ السَّلِيمَ وَيَتَّخِذُ السُّيُوفَ مَسَاجِلَ وَتَذْهَبُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ وَتَنْزِلُ السَّمَاءُ رِزْقَهَا وَتَخْرُجُ الْأَرْضُ بِرِشْمِهَا حَتَّى يَلْعَبَ الصَّبِيُّ بِالْقُتْبَانِ فَلَا يَضُرُّهُ وَيُرَاعَى الْعَنَمُ الذَّنَابُ فَلَا يَضُرُّهَا وَيُرَاعَى الْأَسَدُ الْبَقْرَ فَلَا يَضُرُّهَا﴾ (٢)

”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ ابن مریم حاکم اور عادل بن کر نازل ہوں گے، صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، صلح لوٹا دیں گے، تلواریں دراختیاں ہوں گی، ہرزہ راؤ لوڈ چیز کا زہر ختم ہو جائے گا، آسمان اپنا رزق اتارے گا زمین اپنی نباتات اگائے گی حتیٰ کہ بچہ اژدھے سے کھیلے گا مکروہ اژدھا بچے کو نقصان نہیں دے گا۔ بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا مگر انہیں نقصان نہیں دے گا شیر گائے کے ساتھ چرے گا مگر اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

ایک روایت میں ہے کہ

(١) [احمد (٥٧٦/٢ - ٥٢٥)]

(٢) [احمد (٦٢٨/٢) واصلہ فی البعاری (٢٤٧٦) یوم مسلم: کتاب الایمان (٢٤٢) ابن ماجہ

(٤١٢٩) ترمذی (٢٢٣٢) التاریخ الکبیر (٣٥٧/٣) شرح السنۃ (٤٥٤/٧) السنن الکبریٰ

(١٠١/٦) ابو یعلیٰ (٦٥٨٤) عبد الرزاق (٤٩٩/١١) مشکل الآثار (٩٩/١) ”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

﴿وَلْيَسِّرْ كُنَّ الْعِلَاضُ فَلَا يُسْطَىٰ عَلَيْهَا وَتَلَذَّهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ
وَالْيَدْعَوُ إِلَى السَّالِ فَلَا يَقْبَلُهُ أَحَدٌ﴾ (۱)

”جو انٹمی کو چھوڑ دیا جائے گا مگر اسے حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی، کینہ، حسد اور بغض کا خاتمہ ہو جائے گا اور مال کی دعوت دی جائے گی مگر اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔“

(۳): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَيْسَىٰ بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بَيْنَ مَسْعُودٍ قَبِطْلَبَهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمَكُّ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ كَيْسَ بَيْنَ اثْنَتَيْنِ عَدَاوَةً﴾ (۲)

”حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو نازل فرمادیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود (صحابی) ہیں اور وہ دجال کو تلاش کر کے ہلاک کریں گے پھر لوگ سات سال تک زمین پر (زندہ) رہیں گے اور وہ بندوں کے درمیان بھی عداوت نہیں ہوگی۔“

(۴): ﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَيَرْعُبُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَىٰ وَأَصْحَابَهُ فَيُرْسِلُ (اللَّهُ) عَلَيْهِمُ النَّقْفَ فِي رِقَابِهِمْ فَيَضِجُونَ فُرْسَى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهِيْطُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَىٰ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَتَنَّهُمْ فَيَرْعُبُ نَبِيُّ اللَّهِ عَيْسَىٰ وَأَصْحَابُهُ إِلَى اللَّهِ فَيُرْسِلُ اللَّهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبَعِثِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتٌ مَدْرٍ وَلَا وَبَرٌ فَيَغِيْلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالرُّغْلَةِ ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْتِى لِمَرْتِكَ وَرَدَى بَرَكَتِكَ فَيَوْمَعِدِ تَأْكُلُ الْعِصَابَةَ مِنَ الرُّمَانَةِ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِحُفَّيْهَا وَيُبَارِكُ فِي الرَّسْلِ حَتَّى إِنْ اللَّفْحَةَ مِنَ الْإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِتَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْبَقْرِ لَتَكْفِي الْقَبِيْلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْعَنَمِ لَتَكْفِي الْفَجْحَةَ مِنَ

(۱) [مسلم: كتاب الفتن: باب في خروج الدجال (۲۹۴۰)]

(۲) [احمد (۶۵۳/۲)]

النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رُبْحًا طَيِّبَةً..... ﴿١١﴾

حضرت نواس بن سمرعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:..... پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر کے انہیں آن واحد میں ایک نفس کی موت کی طرح ہلاک کر دیں گے پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے مگر زمین میں ہر جگہ ان کی سرائے اور بدبو پھیلی ہوگی پھر حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ سختی اونٹوں کی گردن برابر (چڑیوں جیسے) پرندے بھیجیں گے جو انہیں وہاں لے جا پھینکیں گے جہاں اللہ کا حکم ہوگا پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جو ہر مٹی اور خیمے والے گھر میں پہنچے گی اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو اس طرح پاک صاف کر دیں گے جس طرح کوئی حوض یا باغ (یا خوبصورت عورت) ہو پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل اگا، برکتیں نکال، اس دن ایک اتار پوری جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے وہ سایہ حاصل کریں گے۔ ایک گاہجن اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کے لئے کافی ہوگا، حاملہ گائے کا دودھ ایک قبیلے کو کفایت کرے گا اور بکری کا دودھ ایک خاندان کو کافی ہوگا، لوگ اس حال میں ہوں گے کہ

اچانک اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ان کے غلوں کے نیچے سے اتر کر تپ ہوئی گزرے گی اور ہر مؤمن و مسلم کو فوت کر دے گی پھر صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح ہاہم جھگڑیں گے (یا بدکاریاں کریں گے) اور انہی پر قیامت قائم ہوگی۔“

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸۱/۴) ابو داؤد (۴۳۲۱)]

ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجہ (۴۱۲۶) حاکم (۵۳۷/۴) طبری (۹۵/۹)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت عیسیٰ کتنی دیر زمین پر قیام فرمائیں گے

(۱): ﴿عَنْ ابْنِ عَسْمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِيَمْتُكَ اللَّهُ عَيْسَى بْنُ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بَيْنَ مَسْعُودٍ فَيَطْبُئُهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُوتُكَ النَّاسُ سَبْعَ سَبْتِينَ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَتَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَيْدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو نازل فرمائیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود (صحابی) ہیں، اور وہ دجال کو ڈھونڈ کر قتل کریں گے پھر لوگ سات سال تک زندہ رہیں گے حتیٰ کہ دو مہینوں کے درمیان بھی عداوت نہیں ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے جو ہر اس آدمی کی روح قبض کر لے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی خیر یا ایمان ہوگا اور اگر کوئی شخص کسی پہاڑ کی سرنگ میں بھی گھس جائے گا تو یہ ہوا وہاں پہنچ کر اس کی روح قبض کر لے گی۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قِيَمْتُكَ أَنْ تَجِيَنَّ رَنَّةً﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور وہ (صیق) چالیس (40) سال تک ٹھہریں گے۔“

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی عروج الدجال (۲۹۴۰)]

(۲) [احمد (۵۳۵/۲) ابو داؤد: کتاب الملاحم: باب عروج الدجال (۴۳۲۴) عبد الرزاق

بعض روایات میں 7 سال جبکہ بعض میں چالیس (40) سال کا ذکر ہے تعارض کے حل کے لئے ”فوائد“ ملاحظہ فرمائیں۔

عیسیٰؑ کی وفات اور تجہیز و تکفین

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
فَيَمُوتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُوتَ ثُمَّ يَتَوَفَّى فَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ وَيَدْفَنُونَهُ﴾ (۱)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر وہ (عیسیٰؑ کو زمین پر) جتنی دیر اللہ تعالیٰ کی مرضی ہوگی ٹھہریں گے پھر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کر کے انہیں دفن کر دیں گے۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
فَيَمُوتُ أَرْبَعِينَ سَنَةً ثُمَّ يَتَوَفَّى وَيُصَلَّى عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ﴾ (۲)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:..... پھر وہ چالیس (40) سال تک اقامت کریں گے اور فوت ہو جائیں گے تو مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔“

فوائد

(۱) نزول عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی آخری چند ایک بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے جس کا وقوع تا حال ظاہر نہیں ہوا۔

(۲) حضرت عیسیٰؑ کو روح مع الجسم زندہ آسمان پر اٹھالیا گیا تھا اور قیامت سے پہلے اسی طرح زندہ دوبارہ اتارے جائیں گے۔

(۱) [احمد (۵۷۶/۲) ابو داؤد (۴۳۲۴) السلسلة الصحيحة (۲۱۸۲)]

(۲) [احمد (۵۳۵/۲) ابو داؤد: کتاب السلاخ: باب خروج الدجال (۴۳۲۴) السلسلة الصحيحة (۲۱۸۲) سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ]

(۳) قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ عیسیٰ کا آسمان پر اٹھایا جانا مذکور ہے اسی طرح انہیں قیامت کی نشانی کہا گیا ہے۔

﴿وَأَنَّهُ لَعَلَّمُ لِّلسَّاعَةِ﴾ [الزخرف : ۶۰]

”وہ (عیسیٰ) قیامت کی نشانی ہیں۔“

کیونکہ عیسیٰ قیامت سے پہلے دجال کے مقابلے کے لیے نازل کیے جائیں گے۔ (۱)

(۴) حضرت عیسیٰ کے نزول کے وقت تمام عیسائی ان پر ایمان لاکر اسلام قبول کر لیں گے اور جو اسلام قبول نہیں کریں گے وہ ہلاکت سے دوچار ہوں گے۔

(۵) نزول عیسیٰ متواتر احادیث سے ثابت ہے اس لیے اس حقیقت پر بلا چون و چرا ایمان لانا ضروری ہے۔ (۱)

(۶) صعود عیسیٰ و نزول عیسیٰ عقل و حس کے خلاف تو ہو سکتا ہے مگر قدرت الہی سے کچھ بعید نہیں کہ وہ کسی بندے کو زندہ زمین سے اٹھالے پھر اسے ہزاروں سال کہیں زندہ رکھنے کے بعد اسی حالت میں دوبارہ زمین پر نازل فرمادیں لہذا وحی الہی کے مقابلے میں عقل و حس کو چھوڑ دینا ہی مسلمانی ہے۔

(۷) حضرت عیسیٰ جب آسمان پر اٹھائے گئے تھے تو نبی تھے لیکن قیامت سے پہلے خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی اور صحابی بن کر تشریف لائیں گے، مستقل نبی کی حیثیت سے نہیں۔

اسی لیے حافظ ذہبی نے انہیں صحابہ کرام کی فہرست میں شامل کیا ہے۔ (۳)

(۱) [تفصیل کے لیے دیکھئے: تفسیر طبری (۲۰۴/۱۱) تفسیر ابن کثیر (۲۰۱/۴) رازی

[(۲۲۲/۲۷)]

(۲) [تفصیل کے لیے دیکھئے: تفاسیر مذکورہ اور مجموع الفتاویٰ (۲۹۱/۳) فتح الباری

(۵۶۹/۶) عون المعبود (۳۵۸/۱۱) التصريح بما تواتر في نزول المسيح (انور شاہ کاشمیری)

الاذاعة (نواب صدیق حسن خان)]

- (۸) حضرت عیسیٰ خروج دجال اور ظہور مہدی کے بعد نازل ہوں گے۔
- (۹) حضرت عیسیٰ کسی نماز کے وقت اتریں گے اور اغلب گمان یہی ہے کہ وہ نماز فجر ہوگی کیونکہ کچھ احادیث میں اس کا اشارہ موجود ہے گو ان کی سند میں اختلاف بھی پایا جاتا ہے۔
- (۱۰) حضرت عیسیٰ دو فرشتوں کے پردوں پر اپنے بازو رکھے دمشق کی مشرقی جانب (کسی مسجد کے) سفید منارے کے پاس اتریں گے۔
- حافظ ابن کثیر فرماتے ہیں کہ

یہ جامع اموی (مسجد) کا سفید پتھروں سے تیار کردہ وہ منارہ ہے جسے ۴۱ھ میں عیسائیوں کے مال سے تیار کروایا گیا کیونکہ انہوں نے اسے شہید کیا تھا۔ (بطور تاوان ان سے تیار کروایا گیا) اور یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر واضح دلیل ہے۔ (۱)

(۱۱) حضرت عیسیٰ امام مہدیؑ کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔

(۱۲) نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کی راہنمائی کے لیے حضرت عیسیٰ کی کچھ علامات بیان فرمائی ہیں جنہیں دیکھ کر ہر مسلمان بلکہ ہر عیسائی بھی ان پر ایمان لے آئے گا چند ایک علامات یہ ہیں :

(۱) فرشتوں کے سہارے آسمان سے نزول کریں گے۔

(۲) دو زرد چادروں میں ٹلبوس ہوں گے۔

(۳) سر کے بالوں سے قطرے نچتے معلوم ہوں گے حالانکہ وہ خشک ہوں گے۔

(۴) رنگ سرخ و سفید کے مابین گندمی سا ہوگی۔

(۵) قدمیانہ ہوگا۔

(۶) دجال کے دو ٹکڑے کر کے ہلاک کریں گے۔

(۷) رزے زمین پر امن و امان اور عدل و انصاف جاری کریں گے۔

(۸) خنزیر قتل کریں گے جسے عیسائی حلال سمجھتے ہیں۔

(۹) صلیب توڑ ڈالیں گے یعنی عیسائیت کا خاتمہ کر دیں گے کیونکہ نزول عیسیٰ دراصل عیسائی نظریات کا بطلان ہے۔

(۱۰) جہاں تک سانس جائے گا کافر ہلاک ہو جائے گا اور سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک ان کی نظر جاتی ہوگی۔

(۱۳) حضرت عیسیٰ مسلمانوں کے ساتھ مل کر کفار اور دجال کے خلاف جہاد کریں گے اور دجال اکبر سمیت تمام کفار کا قلع قمع کر دیں گے کیونکہ وہ جزیرے کو نبی ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق ختم کر دیں گے اور کفار کے لئے دو ہی راستے (Option) ہوں گے کہ اسلام یا جنگ اور جو میدان جنگ میں آئے گا وہ مارا جائے گا۔

(۱۴) حضرت عیسیٰ کے نزول کے بعد کفار کا ٹیکس خاتمہ ہو جائے گا، ہر طرف امن و امان ہوگا، صرف ایک دین (دین اسلام) کی حکومت ہوگی۔ مال و دولت کی فراوانی اور رحمت و برکت کا نزول ہوگا۔

(۱۵) شیر، گائے، بھیر، بھیریا، چیتے، بکریاں اور گائیاں سب ایک گھاٹ سے پانی پینے والے اور ایک ہی جگہ چارہ کھانے والے بن جائیں گے اور ان کے خواص بدل جائیں گے اس لیے یہ ایک دوسرے کو نقصان نہیں پہنچائیں گے حتیٰ کہ سانپ اور اڑدہا بھی بچوں کو اپنے ساتھ کھیلنے سے معز نہیں ہوگا۔

(۱۶) دجال اور کفار کے خاتمے کے بعد صرف مسلمان ہی روئے زمین کے وارث ہوں گے اور وہ ایسے راسخ العقیدہ اور اخلاق و آداب سے متصف ہوں گے کہ دو مسلمان کے مابین بھی کوئی حسد کینہ اور بغض و عداوت کا نام و نشان نہ ہوگا۔

(۱۷) حضرت عیسیٰ حج اور عمرے کی سعادت حاصل کریں گے اور یہ پیش گوئی حضرت عیسیٰ کی پہلی زندگی میں پوری نہیں ہوئی لہذا عیسیٰ اس سچی پیش گوئی کا مصداق بنتے ہوئے دوبارہ نزول کے بعد حج و عمرے سے شرف یاب ہوں گے۔

(۱۸) نبی کریم ﷺ نے حضرت عیسیٰ کے نام ہر اس مسلمان کے ذریعے سلام بھیجا ہے جو ان سے شرف ملاقات حاصل کرے۔

(۱۹) بعض روایات کے مطابق ”حضرت عیسیٰ“ چالیس (40) سال اور بعض کے مطابق 7 سال زمین پر قیام کریں گے۔

یہ دونوں طرح کی روایات بظاہر متعارض معلوم ہوتی ہیں۔ حافظ ابن کثیرؒ ان کا تعارض رفع کرتے ہوئے رقمطراز ہیں :-

”عیسیٰ“ پیدائش سے لے کر موت تک کل چالیس (40) سال تک زمین پر اقامت کریں گے جن میں سے تینتیس (33) سال وہ گزار کر آسمان پر اٹھائے جا چکے ہیں اور باقی سات (7) سال وہ قبل از قیامت نزول کے بعد پورے کریں گے۔ (۱)

(۲۰) عیسیٰ نزول ثانی کے بعد وفات پائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کر کے انہیں دفن کریں گے۔

حضرت عیسیٰؑ کی قبر مبارک

حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ اور حضرت عیسیٰؑ کی تورات میں یہ صفت مرقوم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نبی کریم (کی قبر) کے ساتھ مدفون ہوں گے۔ (۲)



(۱) [تفصیل کے لیے دیکھئے: النہایة فی الفتن والملاحم (۹۹/۱)]

(۲) ترمذی (۳۶۱۷)

(۸۸): یاجوج و ماجوج قرآن مجید کی

روشنی میں

ارشاد باری تعالیٰ ہے :

(۱) : ﴿ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَأَ ۚ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ بَيْنَ السُّلَيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهِمَا قَوْمًا لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۚ قَالُوا يَا لَيْدَا الْقُرَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَاجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا ۚ قَالَ مَا مَكَّنِّي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۚ آتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انفُخُوا حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ آتُونِي أُفْرِغَ عَلَيْهِ قِطْرًا ۚ فَمَا اسْتَطَاعُوا أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۚ قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِنْ رَبِّي فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكًّا وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۚ وَتَسْرَكْنَا بَعْضُهُمْ يَوْمَئِذٍ بِمُوجٍ ۚ فَبُغِضَ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فِجْمَعَتِهِمْ جَمْعًا﴾ [الكهف: ۹۲ تا ۹۹]

”وہ (ذوالقرنین بادشاہ) پھر ایک سفر کے سامان میں لگا یہاں تک کہ جب وہ دود دیواروں (پہاڑوں) کے درمیان پہنچا جن کے پیچھے اس نے ایک ایسی قوم پائی جو بات سمجھنے کے قریب بھی نہ تھی، انہوں نے کہا: اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فساد ہی تو کیا ہم آپ کے لیے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں (بشرطیکہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے رب نے جو دے رکھا ہے وہی بہتر ہے، تم صرف قوت و طاقت سے میری مدد کرو میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک حجاب بنا دیتا ہوں تم مجھے لوہے کی چادریں لا دو۔ یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ حتیٰ کہ جب لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا تو کہا میرے پاس پگھلا ہوا تانبہ لانا (جو) اس پر ڈال دوں۔ پس نہ تو ان میں اس دیوار کے اوپر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر کے کتنے ہی گناہ گاروں کو بھولنے کا موقع ملتا تھا۔ ان کی جگہ سے

رب کا وعدہ آئے گا تو (وہ) اسے زمین بوس کر دے گا، بے شک میرے رب کا وعدہ سچا اور برحق ہے۔ اس دن ہم انہیں آپس میں ایک دوسرے میں گڈٹھ ہوتے ہوئے چھوڑ دیں گے اور صورت پھونک دیا جائے گا پس سب کو اکٹھا کر کے ہم جمع کر لیں گے۔“

(۲) ﴿ حَتَّىٰ إِذَا فُجِّجَتْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ ۝ وَالْقُرْبَ الْوَعْدِ الْحَقِّ لَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارِ الَّذِينَ كَفَرُوا يَوْبِلُونَ قُلُوبَهُمْ هَلْ يَأْتِينَا مِنْ هَذَا بَلٌّ كُنَّا ظَالِمِينَ ﴾ [الانبیاء: ۷- ۹۶]

”یہاں تک کہ جب یا جوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے اور سچا وعدہ قریب آگے گا۔ اس وقت کافروں کی نگاہیں پھٹی کی پھٹی رہ جائیں گی کہ ہائے افسوس! ہم اس حال سے غافل تھے بلکہ فی الواقع ہم تصور راتھے۔“

یا جوج ماجوج احادیث کی روشنی میں

(۱) ﴿ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَرَعَا يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَلُّ لِلْعُرَبِ مِنْ شَرْقٍ قَدِ اقْتَرَبَ فَتَحَتِ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ بِئْسَ هَذِهِ وَحَلَّقَ بِأَصْبَعِهِ: الْأَيْهَامَ وَالَّتِي تَلِيهَا قَالَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفْتَهْلِكُ وَبَيْنَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْحَبُّ ﴾ (۱)

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ ایک روز گھمرائے ہوئے ان کے پاس داخل ہوئے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: جاہلی ہے عربوں کے لئے اس برائی سے جو قریب آ چکی ہے، آج یا جوج ماجوج کی دیوار سے اتنا کھل گیا ہے آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی سے ایک حلقہ بنا لیا۔ یہ سن کر حضرت

(۱) [بخاری: کتاب الفتن: باب یا جوج و ما جوج (۷۱۳۵) مسلم (۲۸۸۰) ترمذی (۲۱۸۷)]

احمد (۴۷۷/۶ - ۴۷۸) المعجم الكبير (۵۱/۳۴) ابن ابی شیبہ (۶۰۷/۱۸) السنن الكبرى

(۲) [مجمع دلائل علیٰ صحتہا، ص ۲۰۴، متنوع و وفور موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

زیب نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! تو کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے جبکہ ہمارے درمیان نیک صالح لوگ ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! جب خباث حد سے تجاوز کر جائے گی۔“

(۲): ﴿عَنْ حُدَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَسْأَلُ فَقَالَ: مَا تَذْكُرُونَ؟ قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَّرَ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ﴾ (۱)

حضرت حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ

”ایک دن ہم قیامت کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے اور پوچھا: کیا گفتگو چل رہی ہے؟ لوگوں نے کہا: قیامت کے بارے میں مذاکرہ کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم دس نشانیاں دیکھ لو تو (ان میں سے ایک) یاجوج ماجوج کا ذکر کیا۔

یاجوج ماجوج کی مصروفیت

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ يَحْفِرُونَ السَّدَّ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ لِسْعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ، ارْجِعُوا فَسْتَحْفِرُونَهُ غَدًا فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ كَأَشَدَّ مَا كَانَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مَدَّتُهُمْ وَأَرَادَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَبْعَثَهُمْ إِلَى النَّاسِ حَضَرُوا حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا فَسْتَحْفِرُونَهُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَيَسْتَتِنِي فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ وَهُوَ كَهَيْئَةِ جِبْنٍ تَرَكَوهُ فَيَحْفِرُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُونَ الْحَيَاةَ وَيَتَحَصَّنَ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ وَعَلَيْهَا كَهَيْئَةِ الدَّمِ فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ وَعَلَيْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ فَيَبْعَثُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نَفْعًا فِي أَقْمَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی الآيات التي تكون قبل الساعة (۲۹۰۱) ابو داؤد (۴۳۱۱)]

ترمذی (۲۱۸۳) احمد (۱۰۴/۱۰ - ۱۰۵) شرح السنة (۴۳۲/۷) حلیۃ الاولیاء (۳۵۵/۱) [محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الْأَرْضِ لَتَسْمَعُنَّ شُكْرًا مِنْ لِحْوِمِهِمْ وَدِمَائِهِمْ ﴿١﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ یا جوج ماجوج ہر روز (ذوالقرنین بادشاہ کی تعمیر کردہ) دیوار کا کھودتے ہیں حتیٰ کہ وہ سورج کی شعاع (دیوار توڑ کر) دیکھنے کے قابل ہو جاتے ہیں تو ان کا نگران کہتا ہے، واپس چلو باقی کل کھودیں گے تو (کل تک) وہ دیوار پہلے سے بھی مضبوط ہو چکی ہوتی ہے (اور یہ سلسلہ روز جاری رہتا ہے) یہاں تک کہ جب ان کے خروج کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ انہیں چھوڑنے کا ارادہ کر لیں گے تو پھر وہ ایک دن اسے انتہائی آخر تک کھود چکے ہوں گے تو ان کا نگران کہے گا چلو باقی کل کھودیں گے انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا اس سے پہلے وہ ان شاء اللہ نہیں کہیں گے) کل جب وہ آئیں گے تو دیوار اسی طرح ہوگی جس طرح کھودی ہوئی وہ چھوڑ کر گئے تھے پھر وہ اسے کھود کر لوگوں پر نکل آئیں گے، سارا پانی پی جائیں گے، لوگ قلع بند ہو جائیں گے تو یا جوج ماجوج آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ خون آلود حالت میں نیچے گرائیں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم آسمان اور زمین والوں (سب پر) غالب آگئے ہیں۔“

نبی ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے زمین کے جانوران کا خون اور گوشت کھا کر خوب موٹے تازے ہو جائیں گے۔

یا جوج ماجوج کا خروج

﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:فَيَسْمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ أَنْ أَخْرِجْ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ

(۱) [احمد (۵۱۰/۲) ترمذی: کتاب التفسیر: سورة الكهف (۳۱۵۳) ابن ماجه (۴۱۳۱)]

حاکم (۵۳۵/۴) السلسلة الصحيحة (۳۱۳/۴)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

لَا حِدَّ بِقِتَالِهِمْ فَحَرَّرُ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ شُكْلِ حَدَابٍ يَنْسَلُونَ ﴿١١﴾

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (طویل حدیث)..... (یعنی جب وہ وہاں اور اس کے لشکر کے قلع قح سے فارغ ہی ہوئے ہوں گے) کہ میں اپنے ایسے بندے نکالنے والا ہوں کہ جن کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا لہذا آپ میرے (مسلمان) بندوں کو کوہ طور پر لے جائیں اور اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو نکال دیں گے جو ہر گھائی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے۔“

یا جوج ماجوج کا فتنہ فساد

﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَيَخْرِجُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُونَ الْعِيَاةَ وَتَحْصِنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ وَعَلَيْهَا كَهَيْئَةِ الدَّمِ فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الْأَرْضِ وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ﴾ (١٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر وہ دیوار توڑ کر لوگوں پر نکل آئیں گے، سارا پانی پی جائیں گے، لوگ قلع بند ہو جائیں گے تو وہ (یا جوج ماجوج) اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ خون لگا کر نیچے پھینکیں گے تو وہ کہیں گے کہ ہم نے آسمان والوں پر بھی غلبہ پالیا ہے جس طرح ہم اہل زمین پر غالب ہیں۔“

﴿عَنْ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(١) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (٢٩٣٧) احمد (٢٤٨/٤) ابو داؤد (٤٣٢١)

ترمذی (٢٢٤٠) ابن ماجہ (٤١٢٦) حاکم (٥٣٧/٤) طبری (٩٥/٩)]

(٢) [احمد (٥١٠٢) ترمذی: کتاب التفسیر: سورة الکہف (٣١٠٣) ابن ماجہ (٤١٣١)

حاکم (٥٣٥/٤) السلسلة الصحيحة (٣١٣/٤)]

.....فَيَسِّتُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَمُرُّ أَوَّلَهُمْ عَلَى
 بَحِيرَةَ طَبْرِيَّةٍ فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ، وَتَحْضُرُ
 نَبِيُّ اللَّهِ عِيسَى وَأَصْحَابَهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمْ
 الْيَوْمَ ﴿١﴾

حضرت نواس ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:..... پھر اللہ تعالیٰ یا جوج ماجوج کو نکال دیں گے اور وہ ہر
 ٹیلے سے بھاگتے ہوئے آئیں گے ان کے اگلے افراد بحیرہ طبریہ سے گزریں گے تو اس کا سارا پانی
 پی جائیں گے اور ان کے آخری افراد جب وہاں سے گزریں گے تو کہیں گے کہ کبھی یہاں پانی ہوا
 کرتا تھا اور حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے حتیٰ کہ تیل کا سرتہا سرتہ موجود
 سو دیناروں سے زیادہ قیمتی ہو جائے گا۔“

﴿عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ
 يَخْرُجُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ فَيَطْوُونَ بِلَادَهُمْ لَا يَأْتُونَ عَلَى
 شَيْءٍ إِلَّا أَهْلَكُوهُ وَلَا يَمُرُّونَ عَلَى مَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ ثُمَّ يَرْجِعُ النَّاسُ إِلَيَّ فَيَشْكُونَهُمْ فَأَدْعُو
 اللَّهَ عَلَيْهِمْ فَيَهْلِكُهُمُ اللَّهُ وَيُبَيِّنُهُمْ﴾ ﴿٢﴾

حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:..... پھر یا جوج اور ماجوج نکلیں گے اور ہر ٹیلے سے دوڑتے
 ہوئے آئیں گے وہ ان (لوگوں) کے شہروں کو روند ڈالیں گے۔ ہر چیز کو تباہ و برباد کر دیں گے،
 جس پانی (سمندر یا دریا) سے گزریں گے اسے پی جائیں گے۔ پھر لوگ میرے پاس (عیسیٰ)

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸۱/۴) ابو داؤد (۴۳۲۱)]

ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجہ (۴۱۲۶) حاکم (۵۳۷/۴)

(۲) [احمد (۴۶۹۱) ابن ماجہ: کتاب الفتن: اب فتنۃ الدجال (۴۱۳۲) حاکم (۵۳۴/۴)]

حاکم اور ذہبی نے اسے صحیح کہا ہے۔ طبری (۸۶/۹)

شکایت لے کر آئیں گے تو میں اللہ تعالیٰ سے یا جوج ماجوج کے لئے بددعا کروں گا اور اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کر ڈالیں گے۔

دیوار ذوالقرنین میں سوراخ

﴿عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرْقٍ قَدِ اقْتَرَبَ فُتُوحِ الْيَوْمِ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلُ هَذَا، قَالَ: وَحَلَقَ بِاصْبَعَيْهِ بِالْأَيْهَامِ وَالَّتِي تَلَيْهَا﴾ (۱)

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عربوں کے لئے اس شر سے تباہی ہے جو قریب آچکا ہے، آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتنا سوراخ ہو چکا ہے آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے اور آفتاب شہادت کو ملا کر اشارہ کیا۔

ایک روایت میں ہے کہ

﴿فُتُوحِ الْيَوْمِ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَا جُوجَ مِثْلُ مَوْضِعِ الدَّرْهَمِ﴾ (۲)

”یا جوج ماجوج کی دیوار میں ایک درہم برابر سوراخ ہو چکا ہے۔“

یا جوج ماجوج کی شکل و صورت

﴿عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ تَقُولُونَ لَا عَدُوٌّ وَإِنَّكُمْ لَا تَزَالُونَ تُقَاتِلُونَ عَدُوًّا حَتَّى يَأْتِي يَأْجُوجَ وَمَا جُوجَ عِرَاضَ الْوُجُوهِ صِفَارَ الْعُيُونِ شُهَبِ الشِّعَافِ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ كَأَنَّ وَجُوهُهُمْ الْمَحَانُ الْمُطْرَقَةُ﴾ (۳)

(۱) [بحاری: کتاب الانبیاء: باب فصة یا جوج ماجوج: کتاب الفتن: باب یا جوج ماجوج (۷۱۳۵) مسلم (۲۸۸۰) ترمذی (۲۱۸۷) احمد (۴۷۷/۶) حمیدی (۱۴۷/۱) دلائل النبوة

[[(۴۰۶/۶)

(۲) [احمد (۴۷۸/۶) ایضاً]

(۳) [مجمع الزوائد: کتاب الفتن: باب ما جاء فی یا جوج ماجوج (۱۲۵۷۰) احمد (۳۴۱/۵) محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ
 ”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: تم لوگ کہتے ہو کہ دشمن باقی نہیں رہے حالانکہ تم ہمیشہ دشمنوں سے
 قتال کرتے رہو گے حتیٰ کہ یا جوج ماجوج نکل آئیں گے جن کے چہرے چوڑے ہوں گے،
 آنکھیں چھوٹی ہوں گی، سرخی مائل سر کے بال ہوں گے، ہر ٹیلے سے دوڑتے ہوئے آئیں گے گویا
 ان کے چہرے تہہ بر تہہ (کوئی ہوئی) ڈھال کی طرح چٹے ہوں گے۔“

یا جوج ماجوج کی کثرت

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: يَا
 آدَمُ! اقْبَلْ لَبِيكَ وَسَعْدِيكَ وَالْخَيْرَ فِي يَدَيْكَ قَبُولُ: أَخْرَجَ بَعَثَ النَّارَ، قَالَ: وَمَا
 بَعَثَ النَّارَ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تَسْعِمِائَةَ وَتِسْعَةَ وَتِسْعِينَ فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ (وَتَضَعُ
 كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ
 شَدِيدٌ) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَأَيْنَا ذَلِكَ الرَّاحِدُ؟ قَالَ: أَبَشِرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا وَمِنْ
 يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي أُرْجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْحَنَةِ
 فَكَبِّرْنَا فَقَالَ: أُرْجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْحَنَةِ فَكَبِّرْنَا، فَقَالَ: أُرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ
 أَهْلِ الْحَنَةِ فَكَبِّرْنَا، فَقَالَ: مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السُّودَاءِ فِي جِلْدِ نَوْرٍ أَيْضُ
 أَوْ كَالشَّعْرَةِ بَيْضَاءِ فِي جِلْدِ نَوْرٍ أَسْوَدَ ﴿١﴾

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم! آدم علیہ السلام
 عرض کریں گے میں اطاعت کے لیے حاضر ہوں، مستعد ہوں، ساری بھلائیاں صرف تیرے ہی
 ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جہنم میں جانے والوں کو (لوگوں میں سے الگ) نکال لو۔“

(۱) [بخاری: کتاب الانبیاء: باب قصة یا جوج و ماجوج (۳۳۴۸) مسلم: کتاب الایمان

(۳۷۹ - ۲۲۲) احمد: (۴۱۳) حاکم (۸۲/۴)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے، اے اللہ! جنہیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں نو سو نواوے۔ اس وقت (کی ہولناکی اور وحشت سے) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اس وقت تم (خوف و دہشت سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ بے ہوش نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہو گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ایک شخص ہم میں سے کون ہوگا؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں بشارت ہو وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار دو زخمی یا جوج ماجوج کی قوم سے ہوں گے پھر حضور ﷺ نے فرمایا:

”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام جنت والوں کے ایک چوتھائی ہو گے۔ پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والوں کے ایک تہائی ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کہ مجھے امید ہے کہ تم جنت والوں کے آدھے ہو گے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہو گے جتنے کسی سفید تیل کے جسم پر ایک سیاہ بال، یا جتنے کسی سیاہ تیل کے جسم پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔“

یاجوج ماجوج کی ہلاکت

﴿عَنِ الشَّوْاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :
فَمَرَّ غُيُوبُ نَبِيِّ الْأَوْعِينَسِيِّ وَأَصْحَابَهُ فَمُرَّسِلُ (اللَّهُ) عَلَيْهِمُ النَّفْتُ فَمِنْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُونَ
نُورَسِي كَمَمُوتِ نَفْسٍ وَاجِدَةٌ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللَّهِ عِيسِيُّ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ
بِئْسَ الْأَرْضُ مَوْضِعٌ يَثِيرُ إِلَّا مَلَأَهُ زَهْمُهُمْ وَنَفْسُهُمْ فَمَرَّ غُيُوبُ نَبِيِّ اللَّهِ عِيسِيُّ وَأَصْحَابُهُ إِلَى
اللَّهِ فَمُرَّسِلُ اللَّهُ كَأَعْيَانِ الْبَعْتِ فَتَحْمَلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ
مَطَرًا لَا يَكُنُ مِنْهُ يَثْرٌ مَدْرٍ وَلَا وَبْرٌ فَيَغْمِلُ الْأَرْضَ حَتَّى يَتْرُكَهَا كَالزَّلْفَةِ ثُمَّ يُعَالِ
لِلْأَرْضِ : أَنَبِي سَمَرْتِكَ وَرَدَى بَرَكْتِكَ فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرَّمَانَةِ وَيَسْتَضَلُّونَ

بِقِسْمِهَا وَيُبَارِكُ فِي الرِّسْلِ حَتَّىٰ إِنْ اللَّفْحَةَ مِنَ الإِبِلِ لَتَكْفِي الْغَنَامَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ
مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ وَاللَّفْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَيْحِذَ مِنَ النَّاسِ فَبَيْنَمَا هُمْ
كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِبْعًا طَيِّبَةً..... ﴿١﴾

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:..... پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں کیڑے پیدا کر کے انہیں آن واحد میں ایک نفس کی موت کی طرح ہلاک کر دیں گے پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی زمین پر اتریں گے مگر زمین میں ہر جگہ ان کی سرائے اور بدبو پھیلی ہوگی پھر حضرت عیسیٰ اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ سختی اونٹوں کی گردن برابر (چڑیوں جیسے) پرندے بھیجیں گے جو انہیں وہاں لے جا بھیجیں گے جہاں اللہ کا حکم ہوگا پھر اللہ تعالیٰ بارش برسائیں گے جو ہر ٹہنی اور خیمے والے گھر میں پہنچے گی اور اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ زمین کو اس طرح پاک صاف کر دیں گے جس طرح کوئی حوض یا باغ (یا خوبصورت عورت) ہو پھر زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل اگا، برکتیں نکال، اس دن ایک اتار پوری جماعت کھا سکے گی اور اس کے چھلکے سے وہ سایہ حاصل کریں گے۔ ایک گا بھن اونٹنی کا دودھ کئی جماعتوں کے لئے کافی ہوگا، حاملہ گائے کا دودھ ایک قبیلے کو کفایت کرے گا اور بکری کا دودھ ایک خاندان کو کافی ہوگا، لوگ اس حال میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ان کے بظلوں کے نیچے سے اڑ کر تپ ہوئی گذرے گی اور ہر مؤمن و مسلم کو فوت کر دے گی پھر صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح ہاہم جھگڑیں گے (یاد کاریاں کریں گے) اور انہی پر قیامت قائم ہوگی۔

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸۱/۴) ابو داؤد (۴۳۶۱)]

ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجہ (۴۱۲۶) حاکم (۵۳۷/۴) طبری (۹۵/۹)

فوائد

(۱) یاجوج ماجوج نوع انسان اور حضرت آدم کی اولاد سے ہیں انسانوں سے ماوراء کوئی اور مخلوق نہیں۔

(۲) یاجوج ماجوج ذوالقرنین بادشاہ (۵۳۹-ق-م) کے دور سے لے کر آج تک کہہ ارضی پر موجود رہے ہیں اور قبل از قیامت بحکم الہی لوگوں پر خروج کریں گے۔

(۳) یاجوج ماجوج روز اول سے نساوی رہے ہیں اور بوقت خروج یہ اہل دنیا پر فتنہ و فساد برپا کر دیں گے گویا فتنہ و فساد ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔

(۴) یاجوج ماجوج جن دو پہاڑوں کے پیچھے ہیں ان پہاڑوں پر ذوالقرنین بادشاہ نے لوہے اور تانبے سے بند باندھا ہوا ہے اور جگہ ”مطعم الشمس“ (سورج طلوع ہونے کی جگہ) کی طرف کہیں واقع ہے۔

(۵) یاجوج ماجوج بلاناغہ اس دیوار کی کھدائی میں مصروف ہیں اور ہر شام اسے بالکل گرانے کے قریب کر کے چھوڑ آتے ہیں مگر بحکم الہی وہ دیوار ہر نئی صبح پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جاتی ہے۔

(۶) قیامت سے پہلے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا تو یاجوج ماجوج دیوار توڑ کر لوگوں پر خروج کریں گے۔

(۷) یاجوج ماجوج حضرت عیسیٰ کے نزول اور دجال کے خاتمے کے بعد خروج کریں گے۔

(۸) یاجوج ماجوج ہر روز دیوار کی کھدائی کرتے ہیں اور جب اسے بالکل گرنے کے قریب کر دیتے ہیں تو ان کا گمان کہتا کہ واپس چلو باقی کل کریں گے مگر وہ انشاء اللہ (اگر اللہ نے چاہا) نہیں کہہ پاتا اور جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی تو آخری شام ان کا گمان کہے گا چلو انشاء اللہ باقی کھدائی کل کریں گے تو انشاء اللہ کی برکت سے دیوار واپس مضبوط حالت کی طرف نہیں لوٹتی اور جب وہ صبح آئیں گے تو دیوار اسی کمزور حالت میں ہوگی جس میں وہ پہلے چھوڑ کر گئے تھے حالانکہ پہلے اس کے برعکس دیوار دوبارہ مضبوط کر دی جاتی تھی۔ اس سے انشاء اللہ کی برکت کا ظہور ہوتا

ہے۔

(۹) یاجوج ماجوج بلا ناغہ دیوار کی کھدائی میں مصروف ہیں اور نبی ﷺ کے زمانے میں انہوں نے دیوار میں درہم برابر سوراخ کر لیا تھا۔

(۱۰) دنیا کی کوئی جماعت بھی یاجوج ماجوج سے مقابلے کی اہل نہیں تھی کہ حضرت عیسیٰؑ بھی ان کے مقابلے سے عاجز ہوں گے اور بحکم الہی مسلمانوں کو ساتھ لے کر کوہ طور پر جا چڑھیں گے۔

(۱۱) یاجوج ماجوج ایک ہی دیوار (سلسلہ ذوالقرنین) کے پیچھے کسی ایک ہی جگہ میں قید ہیں۔

(۱۲) یاجوج ماجوج کی شکل و صورت ایسی بتائی گئی ہے جیسی ترکوں کی مذکور ہے یعنی باریک

آنکھوں والے، سرخی مائل ہالوں والے اور چوڑے چہروں والے کہ گویا وہ تہہ بہ تہہ ڈھالوں جیسے (چٹے یا مونے) ہیں لیکن ترکوں کو یا کسی اور موجودہ قوم کو یا جوج ماجوج قرار دینا درست نہیں

کیونکہ ان کی تمام صفات و علامات موجودہ اقوام و ملل میں سے کسی ایک پر بھی چسپاں نہیں ہوتیں۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو ”پیش گوئیوں کی حقیقت“۔

(۱۳) یاجوج ماجوج کی تعداد بہت زیادہ ہے حتیٰ کہ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ وہ مسلمانوں سے ننانوے فیصد (99%) زیادہ ہیں۔

(۱۴) یاجوج ماجوج سب کھیت کھلیان تباہ کر دیں گے، سنہ سار دیاروں اور ندی نالوں کا پانی ڈھکار جائیں گے اور ہر طرف ”ادھم“ مچا دیں گے۔

(۱۵) یاجوج ماجوج کے خروج کے وقت لوگ قلعہ بند ہو جائیں گے کیونکہ یہ لوگ چرند، پرند، درند اور ہر حیوان و انسان کے جانی دشمن ہوں گے لہذا یہ ناممکن ہے کہ کوئی اقوام ان سے لین دین، معاملات، مذاکرات یا تعلقات قائم کر سکے۔

(۱۶) یاجوج ماجوج دنیا پر تباہی پھیلانے کے بعد آسمان کی طرف تیر چلائیں گے جنہیں اللہ تعالیٰ خون لگا کر نیچے ڈالیں گے تو وہ کہیں گے

﴿فہرنا اهل الارض وعلونا اهل السماء﴾

”ہم نے دنیا والوں کو بھی تباہ کر دیا اور آسمان والوں پر بھی غلبہ پالیا۔“

(۱۷) یاجوج ماجوج اور دیوار لازم و ملزوم ہیں۔

(۱۸) یاجوج ماجوج کی دیوار لوہے اور تانبے سے تیار کی گئی ہے۔

(۱۹) یاجوج ماجوج کا خروج حضرت عیسیٰ کے بعد ہوگا اور اس سے پہلے کوئی انہیں دیکھ نہیں سکے گا۔

(۲۰) حضرت عیسیٰ کی دعا سے یہ سب ایک بیماری سے آن واحد میں ہلاک ہو جائیں گے۔

(۲۱) حکم الہی چھوٹے چھوٹے پرندے انہیں اٹھا کر کسی نامعلوم مقام پر لے جائیں گے حالانکہ ان کی لاشیں روئے زمین پر اس قدر پھیلی ہوں گی کہ تل دھرنے کو جگہ نہ ہوگی۔ ان اللہ علی کل شیء قدير۔

(۲۲) یہ سب ایک آزمائش کے لئے پیدا کیے گئے ہیں اور بلا استثنا سب جہنم کا ایندھن بنیں گے لہذا ان میں سے کوئی ایک بھی اسلام قبول نہیں کرے گا۔

(۲۳) یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد دنیا پر صرف اور صرف مسلمان ہی باقی رہیں گے پھر ان مسلمانوں میں بد عملی، کفر و شرک پھیلنا شروع ہوگا تو اللہ تعالیٰ نیک لوگوں کو اٹھالیں گے اور برے لوگوں پر قیامت قائم کر دیں گے۔



(۸۹): امان و امان کا سنہری دور

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَنْزِلُ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ إِمَامًا عَادِلًا وَحَكَمًا مُفْسِطًا فَيَكْبِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخَنَازِيرَ وَيَرْجِعُ السَّلْمَ وَيَتَّخِذُ الشُّيُوفَ مَنَاجِلَ وَتَذُغُ حُمَةُ كُلِّ ذَاتِ حُمَةٍ وَتَنْزِلُ السَّمَاءُ رِزْقَهَا وَتَخْرُجُ الْأَرْضُ بِرُكْنِهَا حَتَّى يَلْعَبَ الصَّبِيُّ بِالثُّعْبَانَ فَلَا يَبْصُرُهُ وَيُرَاعِي الْعَنَمَ الذَّنَبُ فَلَا يَضُرُّهَا وَيُرَاعِي الْأَسَدَ الْبَقْرَ فَلَا يَضُرُّهَا﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ ابن مریم حاکم اور عادل بن کر نازل ہوں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، صلح لوٹادیں گے، تلواریں درختیاں ہوں گی، ہر ذرہ آلود چیز کا زہر ختم ہو جائے گا، آسمان اپنا رزق اتارے گا، زمین اپنی نباتات اگائے گی حتیٰ کہ بچہ آٹو دھسے سے کھیلے گا مگر وہ بچے کو نقصان نہیں دے گا، بھیڑیا بکریوں کے ساتھ چرے گا مگر انہیں نقصان نہیں دے گا اور شیر اگائے گا مگر اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... وَيَهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمَسِيحُ الدَّجَالُ وَتَقَعُ الْأَمْنَةُ فِي الْأَرْضِ حَتَّى تَرْزُقَ الْإِبِلُ مَعَ الْأَسَدِ جَمِيعًا وَالنَّمُورُ مَعَ الْبَقْرِ وَالذَّنَابُ مَعَ الْعَنَمِ وَيَلْعَبُ الصَّبِيَانُ وَالْغُلَمَانُ بِالْحَيَاتِ لَا تَضُرُّهُمْ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس (حضرت عیسیٰ) کے دور میں اللہ تعالیٰ مسیح و دجال کو ہلاک فرمائیں گے اور زمین پر امن و امان کا دور دورہ ہوگا حتیٰ کہ اونٹ اور شیر، چیتے اور گائیاں، بھیڑیے

(۱) [احمد (۲/۶۳۸) واصلہ فی البحاری: کتاب المغالیم: باب کسر الصلیب و قتل الخنزیر

(۲۴۷۶) بوسلم (۲۴۲) مختصراً - ابن ماجہ (۴۱۲۹) ترمذی (۲۲۳۳) التاریخ الکبیر (۳/۳۵۷)

شرح السنة (۷/۴۵۴) السنن الکبری (۶/۱۰۱) ابو یعلیٰ (۴/۶۵۸۴) عبد الرزاق (۱۱/۴۹۹)

(۲) [اصحاحہم دلائلہم] متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور کیمیاں سب ایک ساتھ چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھلیں گے مگر کوئی کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

(۳) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قِيَعَتِ اللَّهُ عَيْسَى بْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةٌ بِنُ مَسْعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيَهْلِكُهُ ثُمَّ يَمُكُّتِ النَّاسُ مَبْعَ بَيْنَيْنِ لَيْسَ بَيْنَ اثْنَتَيْنِ عَدَاوَةٌ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ ابن مریم کو نازل فرمادیں گے گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں وہ دجال کو ڈھونڈھ کر قتل کریں گے پھر لوگ سات سال تک زمین پر (زندہ) رہیں گے اور دو بندوں کے درمیان بھی عداوت نہیں ہوگی۔“

(۴) : ﴿عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ فِيهِ إِجْرٌ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللَّهُ الْغَيْثَ وَتَخْرُجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَيُعْطَى الْمَالِ صِحَاحًا وَتَكْثُرُ الْمَأْشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ بَعِيشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا﴾ (۲)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کے آخری (دور) میں مہدی خارج ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اسے بارش سے سیرابی عطا فرمائے گا، زمین اپنی نباتات اگائے گی، وہ مال کو صحیح تقسیم کرے گا، مولیٰ بکثرت ہوں گے، امت عظیم ہو جائے گی اور وہ سات یا آٹھ سال تک زندہ رہے گا۔“

(۵) : حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ روئے زمین ظلم و ناانصافی سے بھر جائے گی پھر میری نسل سے ایک آدمی ظاہر ہوگا جو زمین کو اسی طرح عدل و انصاف سے منور کر دے گا جس طرح یہ ظلم و جور سے تاریک ہوئی تھی۔“ (۳)

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی خروج الدجال (۲۹۴۰)]

(۲) [حاکم: کتاب الفتن (۵۰۷/۴) السلسلة الصحيحة (۲/۳۳۶)]

(۳) [ابو داؤد (۲۴۸۵) ترمذی (۲۲۳۲) ابن ماجہ (۴۱۳۴) حاکم (۶۰۰/۴) احمد (۴۵/۳)]

شرح السنة (۴۵۷/۷) السلسلة الصحيحة (۲/۳۳۶)]

فوائد

- (۱) امام مہدی کے ظہور سے پہلے روئے زمین ظلم و عدوان سے تاریک ہوگی پھر اللہ تعالیٰ اسے امام مہدی جیسے عادل حاکم کے ساتھ عدل و انصاف اور اسن و امان سے منور فرمادیں گے۔
- (۲) امام مہدی، دجال اکبر اور حضرت عیسیٰ کا دور مشترک ہے۔ امام مہدی اور حضرت عیسیٰ مل کر دجال اور اس کے لشکر کا مقابلہ کریں گے اور انہیں تہ تیغ کر دیں گے۔
- (۳) امام مہدی کے سنہری دور میں ہر طرف اسن و امان، مال و دولت، رزق و اجناس کی فراوانی اور خوشحالی ہوگی اور اس جیسا دور تاریخ انسانی میں عدیم المثال ہوگا۔
- (۴) اس دور میں جانوروں کے خواص بدل جائیں گے حتیٰ کہ دو متضاد الجہلت اور دشمن جانور ایک دوسرے کے دوست بن جائیں گے، بھیڑ یا بھیڑ بکریوں کا دوست ہو جائے گا، شیر، چیتے، گائے اور اونٹ کے دوست بن جائیں گے اور ایک ہی چراگاہ میں چریں گے مگر ایک دوسرے کو نقصان نہیں دیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے خواص تبدیل کر دیں گے۔ ”ان اللہ علی کل شیء قدير“
- (۵) بچے سانپ اور اژدھے جیسے موذی جانوروں سے بلا خوف خطر کھیلیں گے اور یہ بچوں کو نقصان نہیں دیں گے۔ کیونکہ ان کا زہر اللہ تعالیٰ کھینچ لیں گے۔ ”ان اللہ علی کل شیء قدير“
- (۶) مذکورہ احادیث حس و عقل کے خلاف بھی نہیں کیونکہ ہمارے مشاہدے میں ہے کہ پالتو کتا اہل خانہ کو نہیں کاٹتا خواہ وہ کتنا ہی موذی اور زہریلا کیوں نہ ہو۔ پالتو بلی گھر کے چوزوں پر حملہ آور نہیں ہوتی بلکہ یہ جانور گھریلو اشیا کے محافظ بن جاتے ہیں لہذا جب جزوی طور پر ہمارے سامنے ایسی مثالیں موجود ہیں تو قیامت کے قریب ایسی علامات کے ظہور سے انکار چہ معنی دارد؟
- (۷) قیامت کی مذکورہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی اور اس کے ظہور کا حتمی علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ البتہ احادیث کے مطابق دجال اور اس کے لشکروں کے خاتمے کے بعد ایک سنہری دور دورہ ہوگا۔

(۹۰) : مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں

زمین کا پھٹنا

(۱) : ﴿عَنْ حُدَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِطَّلَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَكَّرُ فَقَالَ : مَا تَذَكَّرُونَ ؟ قَالُوا : نَذْكُرُ السَّاعَةَ ، قَالَ : إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذِكْرُ الدُّخَانِ وَالِدَّجَالِ وَثَلَاثَةُ عَسُوفٍ : عَسُفٌ بِالشَّرْقِ وَ عَسُفٌ بِالمَغْرِبِ وَ عَسُفٌ بِحَزِيرَةِ العَرَبِ ﴿۱﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مذاکرہ کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا گفتگو کر رہے ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم قیامت کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (انہیں) شمار کیا، دھواں، دجال..... اور تین عسف (زمین میں لوگوں کا دھنسیا جانا،

Landslide) ایک عسف مشرق میں، ایک مغرب میں اور ایک جزیرہ عرب میں۔“

(۲) : ﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : سَيَكُونُ بَعْدِي عَسُفٌ بِالشَّرْقِ وَ عَسُفٌ بِالمَغْرِبِ وَ عَسُفٌ فِي حَزِيرَةِ العَرَبِ ، قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّهُمُ عَسُفٌ بِالأَرْضِ وَفِينَا الصَّالِحُونَ ؟ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِذَا أَكْثَرَ أَهْلُهَا العَجَبَ ﴿۲﴾

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمائی ہیں کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ ”میرے بعد مشرق، مغرب اور جزیرہ عرب (تین جگہ)

(۱) [مسلم : کتاب الفتن : باب فی الآيات التي تكون قبل الساعة (۲۹۰/۱) ترمذی (۲۱۸۲) ابو

داؤد (۴۳۱۱) شرح السنة (۴۳۲/۷) حلیۃ الاولیاء (۳۵۵/۱)]

(۲) [مجمع الزوائد (۱۱/۸)]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

میں ”خف“ ہوگا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ہمیں زمین میں دھنسا یا جائے گا جب کہ ہمارے درمیان نیک لوگ بھی ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) جب اللہ زمین خباث میں بڑھ جائیں گے۔“

(۳) : عَنْ بُقَيْرَةَ امْرَأَةِ الْعَقْمَاعِ تَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ : إِذَا سَمِعْتُمْ بِحُشْبِ قَدْ خُسِفَ بِهِ قَرِيبًا قَدْ أَظْلَمَتِ السَّاعَةُ ﴿(۱)﴾

حضرت بقرہ عقیقہ صحابی کی بیوی فرماتی ہیں کہ

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا جبکہ آپ ﷺ منبر پر بیان فرما رہے تھے: جب تم ایک لشکر کے ہارے میں سونجے کہیں قریب ہی زمین میں دھنسا دیا گیا ہے تو (یاد رکھو کہ) قیامت آیا چاہتی ہے۔“

(۴) : ﴿عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : يَهُودُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيَبْعُكُ إِلَيْهِ بَعَثَ فَإِذَا كَانُوا بَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَكَيْفَ بَمَنْ كَانَ كَارِهَا ؟ قَالَ : يُخَسَفُ بِهِ مَعَهُمْ وَلَكِنَّهُ يَبْعُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نَيْبِهِ ﴿(۲)﴾

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ ایک آدمی بیت اللہ میں پناہ لے گا جس کی طرف ایک لشکر پیش قدمی کرے گا اور جب وہ (مدینے کے قریب) بیداء مقام پر آئے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔ میں نے کہا، اے اللہ کے رسول! اس بندے کا کیا حکم ہے جو (اس خرون کو) ناپسند کرتا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے بھی لشکر کے ساتھ دھنسا دیا جائے گا لیکن روز قیامت وہ اپنی نیت کے مطابق اٹھایا جائے گا۔“

(۱) [مسند احمد (۳۲۵/۶) مسند حمیدی (۱۷۰/۱) السلسلة الصحيحة (۳۴۰/۳)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب العصف بالبحیث الذی یوم البیت (۲۸۸۲) احمد (۳۲۹/۶)]

ابو داؤد (۴۲۸۹) حاکم (۴۷۵/۴) ابو یعلیٰ (۴۳۹/۱۲) السلسلة الصحيحة (۵۷۷/۴)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

فوائد

(۱) مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب تین مقامات پر زمین کا پھٹنا اور لوگوں کا عذاب میں مبتلا ہو کر زمین دوز ہونا قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

(۲) قیامت کی مذکورہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی مگر زمین میں لوگوں کے دھنسائے جانے کے کئی ایک واقعات جزوی طور پر کئی مرتبہ رونما ہوتے رہے ہیں۔

جیسا کہ امام قرطبی رقمطراز ہیں کہ

”ہم نے اپنے بعض مشائخ سے سنا کہ مشرقی اندلس میں قطر دانیہ نامی بستی پر ایک پہاڑ گر اور وہ سب اس کے تلے روندے گئے۔“ (۱)

اسی طرح تشریف بردار فرماتے ہیں کہ

”مشرق میں زمین میں دھنسائے جانے کا واقعہ رونما ہوا ہے۔ مغرب میں تیرہ (13) بستیاں زمین میں دھنسائی گئیں۔ طالقان (خراسان) میں ایک سو پچاس (150) بستیاں زمین دوز ہوئیں اور اسی طرح کئی دیگر علاقوں میں یہ عذاب دیکھا گیا ہے۔“ (۲)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ

”حسف کئی مقامات پر پایا گیا ہے لیکن مذکورہ تین مقامات کا حسف اس کے علاوہ ہے اور ممکن ہے کہ یہ سابقہ خسوف سے بڑا اور زبردست واقعہ ہو۔“ (۳)

(۳) لوگوں کا بستیوں اور گھروں سمیت زمین میں دھنسیا جانا نامرغوب ہے بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیاوی عذاب کی ایک قسم ہے اور ماضی میں بھی اللہ تعالیٰ اپنے کئی نافرمانوں کو اس طرح کے عذاب سے دوچار کرتے رہے ہیں جس طرح قارون کو زمین میں دھنسیا گیا۔

(۱) [الذکرۃ (ص ۵۴۵)]

(۲) [تفصیل کے لئے دیکھئے: الاشارة لا شراط الساعة (۸۴ - ۸۵) الاذاعة لما کان وما یكون

بین یدی الساعة نواب صدیق حسن (۸۱)]

(۳) [محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “فتح الباری” (۳/۱۸۷)]

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبَدَارِهِ الْأَرْضَ ﴾ [القصص : ۸۱]

” (بالآخر) ہم نے اسے اس کے گل سمیت زمین میں دھنسا دیا۔“

اسی طرح ایک حدیث میں اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک آدمی اپنی اڑاڑ زمین پر لٹکائے جا رہا تھا (اللہ تعالیٰ کو اس کا یہ تکبر پسند نہیں آیا) اور اسے زمین میں دھنسا دیا گیا پھر وہ تاقیامت زمین میں دھنسا چلا جائے گا۔ (۱)

(۳) دوسری احادیث سے یہ بات سمجھ آتی ہے کہ زمین میں دھنسائے جانے کے عذاب سے بالعموم وہ لوگ دوچار ہوں گے جو فسق و فجور، فحش و زنا اور ناج گانے میں تمام حدیں توڑ جائیں گے جیسا کہ حضرت ابو عامر ؓ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں کچھ ایسے برے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا کاری، ریشمی لباس، شراب اور گانے بجانے کو حلال کر لیں گے اور (ان میں سے) کچھ لوگ پہاڑوں پر بسیرا کریں گے۔ ان کے چرواہے صبح شام مویشی لائیں گے پھر لے جائیں گے۔ ان کے پاس کوئی فقیر اپنی حاجت براری کے لیے آئے گا تو وہ ٹال مٹول کے لیے اسے کہیں گے کہ کل آنا لیکن اللہ تعالیٰ راتوں رات ہی انہیں ہلاک کر دیں گے، ان پر پہاڑ گرا دیں گے اور ان میں سے باقی بچنے والوں کو تاقیامت بندر اور خنزیر کی صورتوں میں مسخ کر دیں گے۔“ (۲)

(۵) حدیث میں مشرق و مغرب کی تحدید نہیں لہذا مدینے کے مشرق اور مغرب میں بلا تحدید کسی مقام پر ایسے عذاب الہی کا کوڑا برسے گا اور تیسرا مقام جزیرہ العرب میں کہیں ہوگا۔ دیگر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مدینے کے قریب بیداء میدان ہوگا جہاں اس لشکر کو زمین میں دھنسا یا جائے گا جو بیت اللہ میں پناہ لینے والے نیک شخص (عابا امام مہدیؑ) کی گرفتاری کے لئے آ رہا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے ہر طرح کے عذاب سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

(۱) [بہاری : کتاب اللباس : باب من جر ثوبه من الخيلاء (۵۷۹۰)]

(۲) [بہاری : کتاب الأثرية : باب ماجاء فی من تستحل العمر ویسمیہ لغیر اسمہ (۵۵۹۰)]

(۹۱) : ہر طرف دھواں چھا جائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿ فَارْتَفَبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴾

[الدخان : ۱۰، ۱۱]

”آپ اس دن کے منتظر ہیں جب کہ آسمان ظاہر دھواں لائے گا جو لوگوں کو گھیر لے گا یہ دردناک عذاب ہے۔“

احادیث کی روشنی میں

(۱) : ﴿ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْ بَارَأَ قَالَ : اللَّهُمَّ سَبْعًا كَسِبَ يُونُسُ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلُّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلْنَا الْحُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْحَيْفَ وَيُنْتَظَرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْحُورِ فَتَأْتُهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللَّهِ وَبِصَلَةِ الرَّحِمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ مَلَكَوْا فَأَدْعُ اللَّهَ لَهُمْ ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ((فَارْتَفَبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ)) [السنن الكبرى] [الدخان : ۱۰، ۱۶]

فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بُدِّرَ وَقَدْ مَضَتْ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ ﴿ (۱)﴾

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کفار قریش کی سرکشی دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بد دعا کی، یا اللہ! سات برس کا قحط ان پر بھیج جیسے یوسف کے وقت میں بھیجا تھا چنانچہ ایسا قحط پڑا کہ ہر چیز تباہ ہو گئی اور لوگوں نے چڑے اور مردار تک کھا لیے۔ بھوک کی شدت کا یہ عالم تھا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائی جاتی تو دھوئیں کی طرح معلوم ہوتا تھا آخر مجبور ہو کر ابوسفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا اے محمد!

(۱) [بہاری : کتاب الاستسقاء : باب دعاء النبی اجعلها سنین کسنی یوسف (۱۰۰۷) مسلم

(۲۷۸۹) ترمذی (۳۲۰۴) دلائل النبوة (۳۲۴/۲) احمد (۵۵۲/۱) طبرانی کبیر (۲۴۴/۹)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

آپ لوگوں کو اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔ اب تو آپ ہی کی قوم ہلاکت سے دوچار ہے، اسی لیے آپ خدا سے ان کے حق میں دعا کیجیے۔
اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

”کہ اس دن کا انتظار کرو جب آسمان صاف دھواں نظر آئے گا“..... ”نیز جب ہم سختی سے ان کی گرفت کریں گے۔“

سخت گرفت بدر کی لڑائی میں ہوئی۔ دھویں کا معاملہ بھی گزر چکا (جب سخت قحط پڑا تھا) جس میں پکاؤ اور قید کا ذکر ہے یا سورۃ روم کی آیات میں جو ذکر ہے وہ سب ہو چکا ہے۔“

(۲) : عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةَ ، فَقَالَ : بَحِيُّ دُعَاؤُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ يَا خُدُّ الْمُؤْمِنِ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ فَفَرَعْنَا فَأَتَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ وَكَانَ مُتَكِنًا فَنُغِضِبُ فَحَلَسَ فَقَالَ مَنْ عَلِمَ فَلْيَقُلْ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ : اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ : لَا أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((فَلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ)) وَإِنَّ قُرَيْشًا أَبْطَرُوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : «اللَّهُمَّ أَعْنِي عَلَيْهِمْ بِسَبْعِ كَسْبِجٍ يُسَوِّفُ» فَأَخَذْتَهُمْ سَنَةً حَتَّى هَلَكُوا فِيهَا وَأَكَلُوا مَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَبَرَى الرَّجُلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّحَانِ فَجَاءَهُ أَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ اجِئْتِ تَأْمُرُنَا بِصَلَةِ الرَّجْمِ وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ فَفَرَأُ ((فَأَرْقَبُ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُحَانٍ مُبِينٍ إِلَى قَوْلِهِ غَائِقُونَ)) أُنِ كَشَفَ عَنْهُمْ عَذَابَ الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَى كُفْرِهِمْ..... ﴿(۱)﴾

مسروقؓ (تابعی) فرماتے ہیں کہ

”ایک آدمی نے قبیلہ کندہ میں وعظ بیان کرتے ہوئے کہا کہ قیامت کے دن ایک دھواں اٹھے گا

جس سے منافقوں کے کان، آنکھ ہالکل بیکار ہو جائیں گے لیکن مومن پر اس کا اثر صرف زکام جیسا ہوگا۔ ہم اس کی بات سے بہت گمراہ گئے پھر میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور انہیں ان صاحب کی یہ بات سنائی) وہ اس وقت تک لگائے بیٹھے تھے اسے سن کر غصے میں آگئے اور سپدھے بیٹھ کر فرمانے لگے اگر کسی کو کسی بات کا حقیقی علم ہے تو پھر اسے بیان کرنا چاہیے لیکن اگر علم نہیں ہے تو کہہ دینا چاہیے کہ اللہ زیادہ جاننے والا ہے یہ بھی علم ہی ہے کہ آدمی اپنی اپنی علمی کا اقرار کر لے اور صاف کہہ دے کہ میں نہیں جانتا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا تھا کہ ”آپ کہہ دیں کہ میں اپنی دعوت و تبلیغ پر تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا اور نہ میں تکلف (بناوٹ) کرتا ہوں۔“

دراصل واقعہ یہ ہے کہ قریش کسی طرح اسلام نہیں لاتے تھے اس لیے آنحضرت ﷺ نے ان کے حق میں بددعا کی کہ

”اے اللہ! ان پر یوسفؑ کے زمانہ جیسا قحط بھیج کر میری مدد کر“ پھر ایسا قحط پڑا کہ لوگ جاہ ہو گئے اور مردار اور ہڈیاں کھانے لگے کوئی اگر نفا میں دیکھتا تو (فاقہ کی وجہ سے) اسے دھواں سا دکھائی دیتا پھر ابوسفیان آئے اور کہا کہ اے محمد! آپ ہمیں صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں لیکن آپ کی قوم جاہ ہو رہی ہے، اللہ سے دعا کیجئے (کہ ان کی یہ مصیبت دور ہو) اس پر آنحضرت ﷺ نے یہ آیت پڑھی :-

”اس دن کا انتظار کرو جب آسمان ظاہر دھواں لائے گا۔“

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”قحط کا یہ عذاب حضور ﷺ کی دعا سے ختم ہو گیا.....“

(۳): ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدُّخَانَ ﴿١﴾

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی الايات التي تكون قبل الساعة (۱-۲۹۰) ترمذی (۲۱۸۳) ابو

داؤد (۴۳۱۱) شرح السنة (۴۳۲/۷) الحلبي (۳۵۵/۱) احمد (۵۸۸/۲)]

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے اس نشانیوں نہ دیکھ لو پھر آپ نے (انہیں) ذکر کیا (ان میں سے ایک یہ ہے کہ) ”دھواں“ (ظاہر ہو گا)۔“

(۴) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ إِذَا خَرَجَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنًا مِنْ قَبْلِ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا غَيْرًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالذُّخَانُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تین علامات (قیامت) ظاہر ہو جائیں گی تو پھر کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ مند نہ ہوگا کہ جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی حاصل نہیں کی

(۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(۲) دھواں (کلکنا)

(۳) اور زمین کے جانور (کا کلکنا)

(۵) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَأْتِرُوا بِالْأَعْمَالِ بَيْنًا: الدُّخَانُ وَالْأَنْبَانُ.....﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ چیزوں سے پہلے پہل نیک عمل کر لو :

(۱) [احمد (۵۸۸/۲) مسلم (۲۴۹) ترمذی (۳۰۷۲) ابن ابی شیبہ (۶۶۹/۸) ابو حوانہ

[[۴۱۰۷/۱]]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی بقیة من أحداث الدجال (۲۹۴۷) احمد (۴۲۸/۲) ابن

حبان (۱۹۹/۱۵) حاکم (۵۶۱/۴) شرح السنة (۴۳۱/۷) ابو یعلیٰ (۳۹۷/۱۱) طیالسی

[[۲۵۴۹]]

(۱) دجال

(۲) دموں (خارج ہونے سے پہلے).....

فوائد

(۱) آسمان پر دھوئیں کے بادلوں کا چھا جانا قیامت کی ایک نشانی ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، مجاہد، ابو العالیہ، شحاک، عطیہ وغیرہ کے نزدیک قیامت کی مذکورہ نشانی واقع ہو چکی ہے جیسا کہ بخاری و مسلم کی گذشتہ روایات سے ظاہر ہوتا ہے اور مفسر ابن جریر نے بھی اس کو راجح قرار دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم ﷺ سے یہ وعدہ فرمایا تھا کہ

﴿فارتقب یوم تالی السماء بدخان مبین﴾ [الدخان : ۱۰]

”آپ اس دن کا انتظار کریں کہ جب آسمان ظاہر دموں لائے گا۔“

لہذا اس میں مشرکین کے لیے وعید بھی تھی جس کا آنحضرت ﷺ کی زندگی میں پورا ہونا گزیر ہے لہذا اس کا وقوع رونما ہو چکا ہے۔“ (۱)

(۳) حضرت عبداللہ بن عباسؓ، ابن عمر رضی اللہ عنہما، ابو ہریرہؓ، ابو سعیدؓ، حسنؓ، حذیفہؓ، ابو مالکؓ اور کئی تابعین وغیرہ کا موقف یہ ہے کہ مذکورہ نشانی قیامت کی علامات میں سے ہے جو قیامت کے قریب ظاہر ہوگی۔

راجح مسئلہ

امام نووی فرماتے ہیں کہ

﴿أنه لم بات بعد وانما يكون قريبا من قيام الساعة﴾ (۲)

”مذکورہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی اور یقیناً یہ قیامت کے قریب ظاہر ہوگی۔“

(۱) [تفصیل کے لیے دیکھئے: تفسیر طبری (۱۱۴/۱۵) (۱۱۱ ۱۰) تفسیر قرطبی (۱۳۱/۱۶)]

تفسیر ابن کثیر (۲۳۳/۷)

(۲) [شرح مسلم للنووی (۱۲/۱۸)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حافظان کبیر منصف بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

﴿معا فيه مفتح ودلالة ظاهرة على ان الدخان من الايات المنتظرة مع أنه ظاهر القرآن﴾ (۱)

”اس سے ثابت ہوا کہ دھواں قیامت کی ان نشانیوں میں شامل ہے جو تا حال قابل انتظار ہیں اور یہی معنی قرآن کے ظاہر کے موافق ہے۔“

(۴) بعض اہل علم فرماتے ہیں کہ یہ دو طرح کا دھواں ہے ایک ظاہر ہو چکا ہے (نبی ﷺ کی زندگی میں) اور دوسرا قرب قیامت کے وقت رونما ہوگا۔ مجاہدؒ (تابعی) نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی طرح کا ایک قول روایت کیا ہے۔ (۲)

(۵) بعض اہل علم کے نزدیک عہد نبوی میں ظاہر ہونے والا دھواں مجازی ہے یعنی قحط کی وجہ سے آسمان یوں معلوم ہوتا تھا جیسے وہ دھوئیں کی لپیٹ میں ہے اور فی الحقیقت ایسا نہیں تھا بلکہ یہ لوگوں کا وہم و گمان اور تخیل تھا جبکہ قیامت کے قریب ایک حقیقی دھواں ظاہر ہوگا جو قیامت کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔ (۳)



(۱) [تفسیر ابن کثیر (۲۳۵/۷) النہایة (۲۲۴/۱)]

(۲) [تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: التذکرة (۶۵۰) شرح مسلم للنووی (۲۷/۱۸)]

(۳) [دیکھئے التذکرة (۶۵۰) ابن کثیر (۲۳۳/۷)]

(۹۲): سورج مغرب سے طلوع ہوگا

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿ هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا غَمْرًا قُلِ انظُرُوا إِلَيْنَا مُنْتَظِرُونَ ﴾ [الانعام: ۱۵۸]

”کیا یہ لوگ صرف اس امر کے منتظر ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آئیں یا ان کے پاس آپ کا رب آئے یا آپ کے رب کی کوئی (بڑی) نشانی آئے؟ جس روز آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آپہنچے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں رکھتا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیک عمل نہ کیا ہو۔ آپ فرمادیں کہ تم منتظر رہو ہم بھی منتظر ہیں۔“

احادیث کی روشنی میں

(۱): ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَأَاهَا النَّاسُ امْتَوَأَ أَجْمَعُونَ وَذَلِكَ حِينَ ((لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا)) ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ ﴿(۱)﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ سورج (مشرق کی بجائے) مغرب سے طلوع ہوگا پس جب ایسا ہوگا اور لوگ اسے مغرب سے طلوع ہوتا دیکھیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے پھر نبی نے یہ آیت تلاوت فرمائی :-

﴿ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ ﴾

(۱) [بحاری: کتاب التفسیر: سورة الانعام: باب لا ينفَعُ نفساً إيمانها (۴۶۳۶) مسلم (۲۴۸)

ابو داؤد (۴۳۱۲) ابن ماجہ (۴۱۱۹) السنن الكبرى (۱۸۰/۹) ابو عوانة (۱۰۷/۱) احمد

”یعنی اس وقت ایمان لانا کسی کو نفع نہیں دے گا جو اس سے قبل ایمان نہ لایا ہوگا۔“

(۲) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: چھ علامتوں سے پہلے نیک اعمال کی طرف جلدی کرو: سورج کا مغرب سے طلوع ہونا۔“

(۳) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدَ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحَى وَأَبَهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتَيْهَا فَالْأُخْرَى عَلَى إِيْرَهَا قَرِيبٌ﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”میں نے اللہ کے رسول ﷺ سے حدیث سنی جسے میں نے آج تک یاد رکھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ علامات (قیامت) میں سب سے پہلے سورج مغرب سے طلوع ہوگا پھر بوقت چاشت ایک جانور لوگوں کی طرف آئے گا۔ ان دونوں (بڑی) علامتوں میں سے جو بھی پہلے رونما ہوگی، دوسری اس کے فوری بعد واقع ہوگی۔“

(۴) : ﴿عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي ذَرٍّ جِنِّ

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی بقیة من أحادیث الدجال (۲۹۴۷) احمد (۴۲۸/۲) ابن

حبان (۱۹۹/۱۵) حاکم (۵۶۱/۴) شرح السنة (۴۳۱/۷) ابو یعلیٰ (۳۹۷/۱۱) مسند علی السی

[[۲۵۴۹]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی خروج الدجال (۲۹۴۱) ابو داؤد (۱۱۴/۴) حاکم

(۵۹۰/۴) احمد (۲۶۵/۲) ابن ماجہ (۴۱۲۰) شرح السنة (۴۱۸۶) طبری (۴۰۷/۵) ابن ابی

شیمہ (۹۷۸) الخزاز (۱۵۶) متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

غَرَبَتِ الشَّمْسُ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ؟ قُلْتُ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّهَا تَذْهَبُ حَتَّى تَسُجِدَ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَسْتَأْذِنُ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَيُؤْتِيكَ أَنْ تَسُجِدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا وَتَسْتَأْذِنُ فَلَا يُؤْذَنُ لَهَا فَيَقَالُ لَهَا: اِرْجِعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى ((وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذَلِكَ تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ)) ﴿١﴾

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”سورج جب غروب ہوا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تمہیں علم ہے کہ یہ سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی کو علم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ عرش کے نیچے پہنچ کر پہلے سجدہ کرتا ہے پھر (دوبارہ آنے کی) اجازت چاہتا ہے اور اسے اجازت دی جاتی ہے اور وہ دن بھی قریب ہے جب یہ سجدہ کرے گا تو اس کا سجدہ قبول نہ ہوگا اور اجازت چاہے گا لیکن اجازت نہ ملے گی بلکہ اسے کہا جائے گا کہ جہاں سے آیا ہے وہیں واپس چلا جا چنانچہ اس دن مغرب ہی سے نکلے گا اس آیت :-

﴿ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرِّهَا ﴾

میں اسی طرف ہی اشارہ ہے۔

(۵) ﴿ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَابَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے قبل توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائیں گے۔“

(۶) ﴿ عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْطِيعُ

(۱) [بحاری: کتاب بدء الخلق: باب صفة الشمس والقمر (۳۱۹۹) مسلم: کتاب الایمان

(۱۵۹) ترمذی (۲۱۸۶) احمد (۲۱۴/۵ - ۲۲۷) شرح السنة (۴۱۸۷) ابو عوانة (۱۰۸/۱)

(۱) [مسلم: کتاب الذکر والدعا: باب استحباب شرح السنة: کتاب الدعوات (۱۲۹۲)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

الْهَجْرَةَ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ﴿١﴾

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہجرت اس وقت تک جاری رہے گی جب تک توبہ کا دروازہ کھلا ہے اور توبہ اس وقت تک قبول ہوتی رہے گی جب تک کہ سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔“

(٧) : ﴿عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسْطُرُ بَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مِثْلُ النَّهَارِ وَيَسْطُرُ بَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مِثْلُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا ﴿٢﴾﴾

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ کشادہ کرتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار توبہ کر لے اور اللہ تعالیٰ دن کے وقت ہاتھ کھلا رکھتے ہیں تاکہ رات کا گنہگار توبہ کر لے (اور یہ عمل متواتر جاری رہتا ہے) حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے۔“

(٨) : ﴿عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَاةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ فِي الْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضُهُ مِثْرَةٌ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُفْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى ((يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا)) ﴿٣﴾﴾

(١) [احمد (١٣٨/٤) ابو داؤد : كتاب الجهاد : باب في الهجرة هل انقطعت (٢٤٧٩) دارمی

(٢) (٣١٢/٢) الترمذی (٣٩٨٩/٨) المعجم الكبير (٣٧٨/١٩) الدر المنثور (٥٩/٣) فتح الباری

(٣) (٣٦٢/١١) صحيح الجامع (١٢٤٤/٢) ارواه الفليل (٢٨٨/٩)

(٢) [مسلم : كتاب التوبة : باب قبول التوبة من الذنوب (٢٧٥٩) احمد (٥٣٤/٤) - ٥٤٥]

السنن الكبرى للبيهقي (١٣٦/٨) كتاب الاسماء والصفات (٥٢/١)

(٣) [ترمذی : كتاب الدعوات : باب ما جاء في فضل التوبة والاستغفار (٣٥٣٥) احمد (٣٢٨/٢)

- (٣٢٨/٤) مسند حمیدی (٢٨٨/٢) ابن ماجه مختصرا (٤١٢١) تفسير طبری (٤٠٦/٥)]

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت معن بن عسال ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے مغرب کی طرف ایک دروازہ بنا رکھا ہے جس کی چوڑائی ستر (70) سال (کی مسافت) کے برابر ہے۔ یہ توبہ کا دروازہ (باب التوبہ) ہے جو بند نہیں کیا جائے گا حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہو جائے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔“

”اس وقت کسی نفس کو اس کا ایمان قبول کرنا نفع مند نہیں ہوگا کہ جس نے پہلے ایمان قبول نہیں کیا تھا۔“

(۹): ﴿عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا﴾ (۱)

حضرت حذیفہ ؓ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں دیکھو گے ”سورج کا مغرب سے طلوع ہونا“

فوائد

(۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا قیامت کی ایک بڑی نشانی ہے۔

(۲) ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾

[الانعام: ۱۰۸]

”جس دن تیرے رب کی کوئی (بڑی) نشانی آپہنچے گی تو کسی ایسے شخص کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا جو پہلے سے ایمان نہیں لایا۔“

اس نشانی سے مراد سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔ (۲)

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی الایات الی تکلون فی الساعۃ (۲۹۰۱)]

(۲) [تفصیل کے لیے دیکھئے: تفسیر طبری (۱۰۳/۸) فتح القدر للشوکانی (۱۸۲/۲) فتح

(۳) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کی نشانی دیکھ کر تمام اہل زمین اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں گے مگر ان کا ایمان قبول نہیں کیا جائے گا الا کہ جو کوئی اس نشانی سے پہلے ایمان لے آیا ہو اسے اس کا ایمان فائدہ دے گا۔

(۴) مذکورہ نشانی تا حال ظاہر نہیں ہوئی۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے اپنی کمال رحمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے حتیٰ کہ کوئی شخص جتنا بھی کفر و عصیان میں ڈوبا ہوا اگر سانس بند ہونے (موت کے آخری لمحات) سے پہلے اور سورج کے مغرب سے طلوع ہونے سے قبل اللہ کے حضور سچی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ ایک جنبش اس کے تمام سابقہ صغیرہ و کبیرہ گناہوں کو معاف کر کے اسے جنت میں داخلہ عطا فرما دیں گے۔

(۶) سورج کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا اور پھر تاقیامت اسے کھولا نہیں جائے گا۔ (۱)

(۷) دنیا میں کسی جگہ سورج غروب ہوتا ہے تو دوسری جگہ طلوع ہو رہا ہوتا ہے لیکن اس دور ایسے میں سورج بلاناغہ اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتا ہے اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت طلب کرتا ہے۔ سورج کو ہر روز اجازت مل جاتی ہے لیکن قیامت کے قریب سورج کو مشرق سے طلوع ہونے کی اجازت نہیں ملے گی بلکہ اسے مغرب کی طرف واپس گردش کا حکم ہو گا چنانچہ سورج مغرب سے واپس طلوع ہوگا۔

(۸) سورج کے سجدہ ریز ہونے اور دوبارہ طلوع ہونے کی اجازت طلب کرنے کو بعض لوگوں نے خلاف عقل سمجھتے ہوئے رد کیا ہے حالانکہ ایسا اقدام انسان کے ایمان کو کفر سے بدل دیتا ہے لہذا اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر ایمان رکھتے ہوئے ان غیبی اور مادراء الطبیعات، (Metaphysics) امور پر ایمان رکھنا چاہیے۔

(۹) بعض لوگ مذکورہ احادیث پر تانکائی ”جرح“ کا فتویٰ صادر فرما کر انہیں ناقابل حجت قرار

دیتے ہیں حالانکہ یہ روایات بخاری و مسلم جیسی شفیق و معتبر کتابوں میں مذکور ہیں علاوہ ازیں ایسی بہت سی باتیں تو قرآن مجید میں بھی موجود ہیں تو کیا ان آیات قرآنیہ کی حیثیت بھی منکوک ہے !
(معاذ اللہ)

بطور مثال چند آیات درج کی جاتی ہیں :-

(۱) ﴿الْشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ﴾

[الرحمن : ۶۰]

”آفتاب اور ماہتاب (مقررہ) حساب سے ہیں اور ستارے اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں۔“

(۲) ﴿وَإِنْ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ وَلَكِنْ لَا تَفْقَهُونَ تَسْبِيحَهُمْ﴾

[الاسراء : ۴۴]

”ہر چیز اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد کرتی ہے ہاں یہ صحیح ہے کہ تم ان کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔“

(۳) ﴿يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

[النور : ۲۴]

”جس دن ان کی زبانیں، ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے خلاف گواہی دیں گے کہ جو وہ (برے) کام کرتے تھے۔“

(۴) ﴿وَقَالُوا لِيَجْزُوهُمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا قَالُوا اتَّبَعْنَا اللَّهَ الَّذِي أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ﴾

[فصلت : ۴۱]

”وہ اپنے چہروں سے کہیں گے کہ تم ہمارے خلاف کیوں گواہی دیتے ہو؟ تو وہ (چہرے) کہیں گے کہ ہمیں اس اللہ تعالیٰ نے قوت گویائی بخشی ہے جس نے ہر چیز کو بولنا سکھایا۔“

(۹۳): دَابَّةُ الْأَرْضِ

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-

﴿وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ﴾ [النمل: ۸۲]

”جب ان پر عذاب (الہی) کا وعدہ ثابت ہو جائے گا تو ہم زمین سے ان کے لیے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہو گا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔“

احادیث کی روشنی میں

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنَتْ مِنْ قَبْلِ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالذَّجَالُ وَدَابَّةُ الْأَرْضِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تین علامات (قیامت) ظاہر ہو جائیں گی تو پھر کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا اس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی کا کام نہیں کیا تھا۔

(۱) سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

(۲) دجال

(۳) اور زمین سے جانور کا نکلنا۔“

(۲): ﴿عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهَا لَأَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ فَذَكَرَ الدَّابَّةَ﴾ (۲)

(۱) [مسلم: کتاب الایمان: باب الزمن الذي لا يقبل فيه الايمان (۲۴۹) احمد (۵۸۸/۲)]

ترمذی (۳۰۷۲) ابن ابی شیبہ (۶۶۹/۸) ابو عوانہ (۴۱۰۷/۱)]

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی الايات التي تكون قبل الساعة (۲۹۰۱) ترمذی (۲۱۸۳) ابو

داؤد (۴۳۱۱) شرح السنة (۴۳۲/۷) الحلیہ (۳۵۵/۱) احمد (۵۸۸/۲)]
”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو پھر آپ نے (انہیں) شمار کیا، ایک جانور نکلے گا.....“

(۳) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا لَمْ أَنَسَهُ بَعْدُ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًا وَأَيُّهَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتَيْهَا فَلَا أُخْرَى عَلَى إِثْرِهَا قَرِيبًا﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث سنی جو آج تک مجھے ازبر ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ علامات (قیامت) میں سب سے پہلے سورج مغرب سے طلوع ہوگا پھر بوقت چاشت ایک جانور نکلے گا۔ ان دونوں (نشانوں) میں سے جو بھی پہلے ظاہر ہوئی، دوسری اس کے بالکل فوری بعد رونما ہو جائے گی۔“

(۴) : ﴿عَنْ أَبِي أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَخْرُجُ الدَّابَّةُ فَتَسِمُ النَّاسَ عَلَى خَرَاطِيهِمْ ثُمَّ يَغْمُرُونَ فِيكُمْ حَتَّى يَشْتَرِيَ الرَّجُلُ الْبَيْعِرَ فَيَقُولُ: مِمَّنْ اشْتَرَيْتَهُ؟ فَيَقُولُ: اشْتَرَيْتَهُ مِنْ أَحَدِ الْمُخْطَمِينَ﴾ (۲)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور (دابہ) نکلے گا جو لوگوں کی پیشانیوں پر نشان لگائے گا اور وہ (نشان زدہ لوگ) بکثرت ہو جائیں گے حتیٰ کہ آدمی اونٹ خریدے گا تو وہ پوچھے گا کہ کس سے یہ خرید رہا ہے؟ وہ جواب دے گا کہ میں نے یہ (اونٹ) کسی نشان زدہ سے خریدا ہے۔“

(۵) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَادِرُوا

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۴۱) ابو داؤد (۱۱۴/۴) حاکم (۵۹۰/۴)

شرح السنة (۴۱۸۶) ابن ماجہ (۴۱۲۰) احمد (۲۶۵/۲)]

(۲) [احمد (۳۳۶/۵) مجمع الزوائد: کتاب الفتن: باب خروج الدابة (۱۲۵۷۳) مستند ابن



بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: أَوِ الدَّابَّةِ ﴿١﴾

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: چھ چیزوں سے پہلے اعمال (صالحہ) میں سبقت کرو:

جانور نکلنے سے پہلے۔“

فوائد

(۱) قبل از قیامت زمین سے ایک جانور (دابہ) نکلے گا جو لوگوں سے گفتگو کرے گا۔ یہ قیامت کی

آخری بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے۔

(۲) یہ ایک بہت بڑا چوپایہ ہوگا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ (۲)

(۳) ”دابہ الارض“ کی کیفیت و ماہیت، شکل و صورت وغیرہ کی حتمی تعیین قرآن و سنت میں مذکور

نہیں اس لیے اس مسئلہ میں بحث و تمحیص کرنا، مختلف تاویلات کا سہارا لینا، یا غیر مستند اسرائیلی

روایات پر اعتماد کرنا لایعنی و سعی لا حاصل ہے۔

(۴) بعض غیر مستند روایات میں مذکورہ جانور کی عجیب و غریب تصویر کشی کی گئی ہے کہ اس کے

بال، کھر اور داڑھی ہوگی مگر دم نہیں ہوگی، اس کا سر تیل کے سر کے مشابہہ ہوگا، آنکھیں خنزیر کی

آنکھوں جیسی ہوں گی، کان ہاتھی کے کانوں جیسے اور سینگ والی جگہ اونٹ کی طرح ہوگی، شیر جیسا

سینہ ہوگا، چیتے جیسا رنگ، بلی جیسی کمر، مینڈھے جیسی دم، اونٹ جیسے پاؤں ہوں گے..... حالانکہ

یہ روایات بھی باہم متعارض و متضاد ہیں۔

(۵) توبہ کا دروازہ بند ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ اس جانور کو ظاہر کریں گے جو لوگوں میں تمیز

و تفریق کرتے ہوئے لوگوں کی پیشانیوں پر مسلمان یا کافر کی مہر لگائے گا۔

یا اللہ ہمیں ایمان پر زندہ رکھ اور ایمان پر موت دے۔ (آمین)

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی بقیة من أحادیث الدجال (۲۹۴۷) احمد (۴۲۸/۲)]

(۲) [۴۴۴/۲] ابن حبان (۶۷۹۰) حاکم (۵۶۱/۴) طیالسی (۲۵۴۹) شرح السنن (۴۳۱/۷) ابو

یعلیٰ [(۳۹۷/۱۱)]

(۲) [دیکھئے ابن کثیر (۵۹۸/۳) - ۵۹۹] (۱۰۸/۱) الفتن فی

(۹۳): ہر بندہ مؤمن کی روح قبض کر

لی جائیگی

(۱): ﴿عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَيَنْسَأُهُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللَّهُ رِيحًا طَيِّبَةً فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ أَبْطَالِهِمْ فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ وَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارِجَ الْحُمُرِ فَعَلَيْهِمْ نَقُومُ السَّاعَةِ﴾ (۱)

حضرت نواس بن سمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (دجال نکلے گا پھر میں اسے قتل کریں گے پھر یا جوج ماجوج نکل کر ہلاک ہو جائیں گے پھر امن و امان کا دور دورہ ہوگا پھر) اسی اثنا اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجیں گے جو ان کی بغلوں کے نیچے سے اتر کر تپتی ہوئی گذرے گی اور ہر مؤمن و مسلم کی روح قبض کر لے گی پھر بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو گدھوں کی طرح باہم بھگڑیں گے (یا بدکاریاں کریں گے) اور انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔“

(۲): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّامِ فَلَا يَبْقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَيْدِ حَبْلِ لَدَخَلْتَهُ عَلَيْهِ حَتَّى تَقْبِضَهُ﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سنا کہ پھر اللہ تعالیٰ ملک شام کی طرف سے ایک

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب ذکر الدجال (۲۹۳۷) احمد (۲۴۸۱۴) ابو داؤد (۴۳۲۱)]

ترمذی (۲۲۴۰) ابن ماجہ (۴۱۲۶) حاکم (۵۳۷۱۴) طبری (۹۵/۹)

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی خروج الدجال (۲۹۴۰)]

ٹھنڈی ہوا بھیجیں گے جو روئے زمین پر ہر اس شخص کو فوت کر لے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان یا نیکی ہوگی حتیٰ کہ اگر تم میں سے کوئی شخص کسی پہاڑی سرگ میں بھی کھس جائے تو یہ ہوا (وہاں) پہنچ کر اسے بھی فوت کر دے گی۔“

(۳) : ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُ رِيحًا مِنَ الْبَيْتِ الْمَنِيِّ مِنَ الْحَرِيرِ فَلَا تَدْعُ أَحَدًا فِي قَلْبِهِ مِنْقَالَ حَبِيَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا بھیجیں گے جو ریشم سے زیادہ نرم و ملائم ہوگی اور کسی ایسے بندے کو فوت کیے بغیر نہ چھوڑے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا۔“

(۴) : ﴿عَنْ عِيَّاشِ بْنِ أَبِي رِبْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَجِيءُ رِيحٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُفَضُّ فِيهَا أَرْوَاحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ﴾ (۲)

عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”قیامت کے قریب ایک ہوا چلے گی جس میں ہر مومن کی روح قبض کر لی جائے گی۔“

(۵) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ رِيحًا كَرِيحِ الْمِسْكِ مَسُّهَا مَسُّ الْحَرِيرِ فَلَا تَتْرُكُ نَفْسًا فِي قَلْبِهِ مِنْقَالَ حَبِيَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ﴾ (۲)

(۱) [مسلم: کتاب الایمان: باب فی الريح التي تكون فی قرب القيامة (۱۱۷)]

(۲) [حاکم: کتاب الفتن والملاحم (۸۵۰۳) حاکم اور ذہبی نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ احمد (۵۳۸۱۳)]

(۳) [مسلم: کتاب الامارة: باب قوله "لا تزال طائفة....." (۱۹۲۴)]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مرزی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:..... پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجیں گے جس کی خوشبو کستوری جیسی اور لطافت ریشم جیسی ہوگی جو ہر اس شخص کو فوت کر لے گی جس کے دل میں رائی برابر بھی ایمان ہوگا۔“

فوائد

(۱) اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب ایک نرم و لطیف ہوا بھیجیں گے جو روئے زمین پر بسنے والے ہر مسلم و مومن کو فوت کر لے گی۔

(۲) یہ نشانی ظہور عیسیٰ، خروج دجال اور یاجوج ماجوج کے خروج کے واقعات کے بعد ظاہر ہو گی۔

(۳) مخلص مسلمانوں کے سوا ہر وہ بندہ فوت کر دیا جائے گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی نیکی کا عنصر ہوگا جیسا کہ دوسری روایات سے ثابت ہے کہ لفظ اللہ کہنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا تو پھر اللہ تعالیٰ قیامت برپا کر دیں گے۔

(۴) عام حالات میں اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کو روحیں قبض کرنے کا حکم دے رکھا ہے مگر قیامت کے قریب مذکورہ نشانی میں ہوا کے ذریعے نیک لوگوں کی ایک لحظہ رو میں قبض کر لی جائیں گی۔

(۵) یہ ایسی لطیف اور عمدہ ہوا ہوگی جس سے کستوری کی مہک اٹھے گی اور ریشم کی نزاکت محسوس ہو گی جبکہ اہل ایمان کی ارواح بلا کلفت و مشقت قبض کی جائیں گی۔

(۶) یہ ہوا عالم و سرکش اور باغی کافروں کی روح قبض نہیں کرے گی۔

(۷) اللہ تعالیٰ اہل ایمان پر مہربانی فرماتے ہوئے قیامت کی ہولناکیوں سے پہلے ہی انہیں فوت کر لیں گے۔

(۸) مذکورہ نشانی کے بعد قیامت انتہائی قریب ہوگی۔

(۹) بعض روایات میں ہے کہ یہ ہوا شام کی طرف سے آئے گی جبکہ دیگر احادیث میں ہے کہ یہ

ہوا یمن کی طرف سے بھیجی جائے گی جس سے بظاہر تعارض معلوم ہوتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ شاید یہ دو الگ الگ ہوائیں ہوں گی یا یہ ایک ہی ہوا ہوگی جو ایک طرف سے شروع ہوگی پھر دوسرے ملک جا پہنچے گی اور وہاں سے ساری دنیا میں پھیل جائے گی۔ (۱)



(۱) [دیکھئے شرح النووی (۱۳۲/۲) أشرط الساعة وأسرطها (۸۸)]

(۹۵): بیت اللہ کی حرمت پامال کر دو

جائیگی

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُخْرَبُ الْكُعْبَةَ ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ﴾ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کعبہ کو ایک تپلی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا۔“

(۲): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسَ إِخْرَ الزَّمَانِ يَطْهَرُهُ ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ عَلَى الْكُعْبَةِ، قَالَ: حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: فَيَهْدِمُهَا﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں دو تپلی پنڈلیوں والا کعبہ پر غلبہ پالے گا۔ (راوی نے کہا) میرا خیال ہے کہ

”آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بیت اللہ کو منہدم کرے گا۔“

(۳): ﴿عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتْ بِيهِ أَسْوَدٌ أَفْحَجٌ يَقْلَعُهَا حَجْرًا حَجْرًا (يعنى الكعبة)﴾ (۳)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: گویا میری نظروں کے سامنے وہ تپلی ٹانگوں والا سیاہ آدمی ہے جو خانہ کعبہ کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑ پھینکتے گا۔“ (یہ منظر حضور ﷺ کو بدر لیلہ ”عجزہ“ دکھایا گیا)۔

(۱) [بخاری: کتاب الحج: باب قول الله تعالى (جعل الله الكعبة البيت الحرام).....] (۱۵۹۱)

مسلم: کتاب الفتن (۲۹۰۹) احمد (۴۰۸/۲) (۵۰۰/۲) نسائی (۲۱۷/۵)

(۲) [احمد (۴۰۸/۲) حوالہ سابقہ]

(۳) [بخاری: کتاب الحج: باب هدم الكعبة (۱۵۹۵) احمد (۲۸۳/۱) ابن حبان (۶۷۵۲) ابو

(۴): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُحْرَبُ الْكُعْبَةُ ذُو السُّوَيْفَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ وَيَسْلُبُهَا حِلْيَتَهَا وَيُحَرِّدُهَا مِنْ كِسْوَتِهَا وَلِكَاثِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ أَصْلِحْ أَمِدَعُ يَضْرِبُ عَلَيْهَا بِمِسْحَاتِهِ وَمَعْرِيهِ﴾ (۱)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سنا کہ کعبہ کو دو پتلی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا، کعبے کا سامان لوٹ لے گا اور اس کی چادر اتار لے گا گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ ایک گنچے مرگا، ٹیڑھے ہاتھ پاؤں والا ہے جو کعبے پر اپنے پھاڑے سے حملے کر رہا ہے۔“

(۵): ﴿عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَبِيعُ لِرَجُلٍ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَلَنْ يَسْتَحِلَّ الْبَيْتَ إِلَّا أَهْلَهُ فَإِذَا اسْتَحْلَوْهُ فَلَا تَسْقَالُ عَنْ هَلَاكَةِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَأْتِي الْحَبَشَةُ فَيُحْرَبُونَهُ خَرَابًا لَا يُعْمَرُ بَعْدَهُ أَبَدًا وَهُمْ الَّذِينَ يَسْتَحْرِجُونَ كَنْزَهُ﴾ (۲)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رکن (یمانی) اور مقام (ابراہیم) کے درمیان ایک آدمی کی بیعت لی جائے گی اور کعبہ کو اس کے والی ہی دیران کریں گے اور اس وقت (بطور سزا) اہل عرب کو ہلاک کر دیا جائے گا پھر حبشی آئیں گے اور اسے ایسا خراب کریں گے کہ پھر یہ کبھی آباد نہیں ہوگا اور وہ لوگ اس کے خزانے نکال لے جائیں گے۔“

(۶): ﴿عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أُرْثِكُوا الْحَبَشَةَ مَا

(۱) [احمد (۲۹۰/۲) مجمع الزوائد (۶۴۲/۳)] قال احمد شاکر اسنادہ صحیح احمد

[(۱۴/۱۲)]

(۲) [احمد (۴۳۲/۲) — ۴۱۱ — ۴۶۳] ابن ابی شیبہ (۶۱۲/۸) طیالسی (۲۳۷۳) حاکم

(۴۸۷/۴) — ۴۹۹) مجمع الزوائد (۶۴۲/۳) السلسلة الصحيحة (۶۵۳/۶) [محمک دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

تَرَكُواكُمْ فَإِنَّهُ لَا يُسْتَخْرَجُ كَنْزُ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّؤْيَقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ ﴿١﴾

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”میں نے ایک صحابی کے ذریعے اللہ کے رسول ﷺ کا فرمان سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اہل حبشہ کو اس وقت تک چھوڑے رکھو جب تک وہ تمہیں کچھ نہ کہیں۔ کعبہ کا خزانہ اہل حبشہ میں سے ایک پتلی پٹلیوں والا نکال لے گا۔“

(٧) : ﴿ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيُحْمَلَنَّ الْبَيْتَ وَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُحْجَّ الْبَيْتُ ﴾ (٢)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بیت اللہ کا حج اور عمرہ یا جوع ماجوع کے نکلنے کے بعد بھی ہوتا رہے گا..... قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک بیت اللہ کا حج ہوتا رہے گا۔“

فوائد

- (١) بیت اللہ کی حرمت کی پامالی قیامت کی آخری نشانیوں میں سے ہے۔
- (٢) ایک ذلیل اور حقیر ترین حبشی بیت اللہ کی حرمت تار تار کر کے اپنے ماتھے پر غضب الہی کا جھومر سجائے گا! (نعوذ باللہ)
- (٣) قیامت کی مذکورہ نشانی ٣٢٢ حال ظاہر نہیں ہوگی البتہ یہ نشانی یا جوع ماجوع کی ہلاکت کے بعد رونما ہوگی۔
- (٤) یا جوع ماجوع کی ہلاکت کے بعد بھی ایک عرصے تک حج کما حقاً ہے گا پھر تمام مسلمانوں کی وفات کے بعد مذکورہ نشانی ظاہر ہوگی۔

(١) [احمد (٤٦١/٥) ابو داؤد: کتاب الملاحم: باب النهی عن تہیج الحبشة (٤٣٠١) حاکم

(٥٠٠/٤) مجمع الزوائد (٥٥١/٥) السلسلة الصحيحة (٤٠٢/٢)]

(٢) [بخاری: کتاب الحج: باب قول اللہ تعالیٰ (جعل اللہ الکعبة البیت الحرام)..... (١٥٩٣)]

(۵) ماضی میں کئی مرتبہ جزوی طور پر مختلف وجوہات کی بنا پر مختلف لوگوں نے بیت اللہ کی حرمت پامال کی مثلاً حجاج بن یوسف کی کعبہ پر سنگ ریزی، قرامطہ (فرقہ) کا بیت اللہ پر حملہ اور حجر اسود وغیرہ کا اٹھا کر لے جانا پھر مدتوں اپنے پاس رکھنا لیکن یہ وہ واقعات نہیں جن پر مذکورہ احادیث صادق آتی ہوں کیونکہ مذکورہ احادیث سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں جو ان واقعات میں ظاہر نہیں ہوتیں :-

(۱) پتلی پنڈلیوں والا حبشی بیت اللہ کی اینٹ اینٹ اکھاڑ پھینکے گا۔

(۲) بیت اللہ کی پامالی کے وقت کوئی مسلمان زندہ نہیں ہوگا۔

(۳) بیت اللہ کے انهد ام کے بعد اسے دوبارہ آباد نہیں کیا جائے گا۔

﴿ لا یعمر بعده أبدا ﴾

(۴) بیت اللہ کی حرمت کی پامالی کے بعد تمام اہل عرب ہلاک کر دیے جائیں گے۔

(۵) بیت اللہ میں موجودہ تمام چیزیں انجیٹا اٹھا لے جائیں گے۔

(۶) بیت اللہ کی خرابی اور ویرانی کے بعد اس کا حج و عمرہ نہیں کیا جائے گا۔

(۷) جب بیت اللہ کا حج و عمرہ نہیں کیا جائے گا تب قیامت قائم ہوگی۔



(۹۶): زمین پر صرف بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے

(۱): ﴿عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ "اللَّهُ، اللَّهُ"﴾ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ زمین پر ”اللہ، اللہ“ کہنے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ (تو پھر قیامت قائم کر دی جائے گی)۔“

(۲): ﴿عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُذِرُ كُفَّهُمُ السَّاعَةَ وَهُمْ أَحْيَاءُ﴾ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ سب سے بدتر ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت قائم ہوگی۔“

(۳): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى شِرَارِ النَّاسِ﴾ (۳)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت صرف بدترین افراد پر قائم ہوگی۔“

(۱) [مسلم: کتاب الایمان: باب ذهاب الایمان فی اخر الزمان (۱۴۸) احمد (۱۳۴/۳) عبد

الرزاق (۲۰۱۴۷) الحلیة (۳۰۵/۳) ابن حبان (۳۶۱/۱۵) شعب الایمان (۵۲۴) البزار (۷۷۱)

ابو عوانة (۱۰۰/۱) ابن مندة (۴۴۷)]

(۲) [بحاری: کتاب الفتن: باب ظهور الفتن (۷۰۶۷) احمد (۵۶۰/۱) - ۵۶۹) مجمع الزوائد

(۲۶/۸) النہایة (۲۳۹/۱)]

(۳) [مسلم: کتاب الفتن: باب قرب الساعة (۲۹۴۹) شرح السنة (۴۶۱/۷) احمد (۴۹۲/۱) -

(۴) : عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَأْخُذَ اللَّهُ شَرِيظَتَهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَيَبْقَى فِيهَا عَجَاجَةٌ لَا يَغْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يَنْكَبُونَ مُنْكَرًا ...

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم ہونے سے قبل اللہ تعالیٰ اہل زمین میں سے بہترین افراد کو اٹھالیں گے اور رزقی (فضول) لوگ باقی رہ جائیں گے جو نیکی بدی کی تیز سے عاری ہوں گے۔“

(۵) : عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ ”اللَّهُ اللَّهُ“ (۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کسی ایسے شخص پر قائم نہیں ہوگی جو ”اللہ، اللہ“ کہنے والا ہو گا۔“

(۶) : ﴿عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى لَا يُقَالَ فِي الْأَرْضِ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ (۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ زمین میں ”لا الہ الا اللہ“ کہنے والا بھی کوئی نہیں رہے گا۔“

(۷) : عَنْ مَرْدَاسِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

(۱) [حاكم : كتاب الفتن (۴/۴۸۱) احمد (۲/۲۷۷) مجمع الزوائد (۸/۲۵۱۸) فتح الباری (۱۳/۹۱)]

(۲) [مسلم : كتاب الايمان : باب ذهاب الايمان (۱۴۸ - ۳۷۶) احمد (۳/۴۱۳)]

(۳) [اصحاح الامام مسلم (۳/۲۷۷) مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَيَبْقَى حُفَالَةَ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوْ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللَّهُ
بِأَلَّةٍ ﴿١﴾

مرد اس سلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: نیک لوگ یکے بعد دیگرے فوت ہو جائیں گے اور جو کے بھوسے یا
ردی بھجور کی طرح فضول لوگ باقی رہ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ پروا نہیں کریں گے۔

(۸) : عَنْ عِلْبَاءِ السَّلْمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:
لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى حُفَالَةِ النَّاسِ ﴿٢﴾

حضرت علباء سلمی ﷺ فرماتے ہیں کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت صرف فضول لوگوں پر قائم ہوگی۔“

فوائد

(۱) روئے زمین پر صرف غبیث اور بد بخت لوگوں کا باقی رہ جانا قیامت کی انتہائی آخری نشانی
ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ اپنے طے شدہ حکمت عملی کے تحت وقوع قیامت سے پہلے تمام نیک لوگوں کو زمین
سے فوت کر لیں گے۔

(۳) اللہ تعالیٰ قیامت کبریٰ کی ہولناکیوں سے بچانے کے لیے ہر موحد مسلمان کو فوت کر دیں
گے۔

(۴) وقوع قیامت کے وقت محض لفظ ”اللہ“ اور ”لا الہ الا اللہ“ کہنے والا بھی کوئی نہیں رہے گا۔

(۵) جن لوگوں پر قیامت قائم ہوگی وہ پوری خلقت میں سب سے بدترین (The Worst
People) ہوں گے۔

(۱) [بخاری: کتاب الرقاق: باب ذهاب الصالحين (۶۴۳۴) احمد (۲۶۲/۴)]

۳۰ [مجموع الفتاوى، ج ۱/۴ (۵۴۱/۴) مجمع الزوائد (۲۵/۸)]،
”۳۰ [مجموع الفتاوى، ج ۱/۴ (۵۴۱/۴) مجمع الزوائد (۲۵/۸)]،
”۳۰ [مجموع الفتاوى، ج ۱/۴ (۵۴۱/۴) مجمع الزوائد (۲۵/۸)]،

(۹۷): خوفناک آگ ظاہر ہوگی

آگ کا جانے خراج

(۱): ﴿عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّى تَرَوْنَ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ وَأَخْبَرُ ذَلِكَ نَارَ تَخْرُجُ مِنَ الْبَيْمَنِ تَطْرُقُ النَّاسَ إِلَى مُحَشِّرِهِمْ﴾ (۱)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت ہرگز قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو..... سب سے آخر میں یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو محشر کی طرف ہانک لے جائے گی۔“

(۲): ﴿عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرَ آيَاتٍ وَنَارَ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ﴾ (۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت سے پہلے یقینی طور پر دس نشانیاں ظاہر ہوں گی..... ایک آگ عدن (یمن) سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانکے گی۔“

(۳): ﴿عَنِ ابْنِ عَسْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرٍ مَوْتٌ أَوْ مِنْ بَحْرِ حَضْرٍ مَوْتٌ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ﴾ (۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

(۱) [مسلم: کتاب الفتن: باب فی الآيات التي تكون قبل الساعة (۲۹۰۱) ترمذی (۲۱۸۳)]

شرح السنة (۴۳۲/۷) احمد (۱۰۴-۱۰۵) الحلیة (۲۳۵۵/۱)

(۲) [مسلم: کتاب الفتن: ایضا (۲۹۰۱-۷۲۸۶)]

(۱) [ترمذی: کتاب الفتن: باب ما جاء لا تقوم الساعة حتى تخرج نار (۲۳۱۷) احمد

(۲) [۱۱/۲ - ۷۲ - ۹۴] ابن ابی شیبہ (۶۲۴/۸) مجمع الزوائد (۴۲/۱۰) صحیح الجامع

(۳) [۴۰/۲۳] السنن للبیہقی (۱/۲۳۲) مجمع الزوائد (۴۲/۱۰) صحیح الجامع

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: حضرموت یا اس کے سمندر سے قیامت سے پہلے ایک آگ خارج ہوگی جو لوگوں کو جمع کر دے گی۔“

(۴): ﴿عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ..... قَالَ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَخْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ﴾ (۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک لے جائے گی۔“

آگ کی جائے خروج کے بارے میں وارد شدہ بعض احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آگ یمن (عدن) وغیرہ سے خارج ہوگی جبکہ دیگر احادیث سے حضرموت یا مشرق کا ذکر ہے جس کی وجہ سے ان روایات میں ظاہری تعارض معلوم ہوتا ہے جس کی تطبیق و تفہیم ”فوائد“ میں ملاحظہ فرمائیں۔

آگ لوگوں کو کس طرح ہانکے گی؟

(۱): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُخْشِرُ النَّاسَ عَلَى ثَلَاثَ طَرِيقٍ: رَافِئِينَ وَرَاهِئِينَ وَأَنَانَ عَلَى بَعِيرٍ ثَلَاثَةَ عَلَيَّ بِبَعِيرٍ أَرْبَعَةَ عَلَيَّ بِبَعِيرٍ عَشْرَةَ عَلَيَّ بِبَعِيرٍ يُخْشِرُ نَفْسَهُمُ النَّارَ تَقْبِلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسُوا﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہوگا۔ رغبت کرنے والے اور ڈرنے والے، ایک اونٹ پر دو آدمی، کسی پر تین، کسی پر چار اور کسی پر دس سوار (ہو کر آنے والے) ہوں گے اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی صبح، دوپہر، شام، سوتے جاگتے ان کے ساتھ ہوگی۔ (کسی وقت بھی جدا نہیں ہوگی حتیٰ کہ محشر میں پہنچا دے گی)۔“

(۱) [بخاری: کتاب احادیث الانبياء: باب خلق آدم و ذريته (۳۲۹)]

(۲) [صحیح دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوع پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ: کتاب الاحقر (۴۰۴) ص ۴۰۴ مضمون علم بر کتابتہ و حقیقتہ تالیف علامہ ابن کثیر (۲۸۹)]

(۲): ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: بُعِثْتُ نَارَ عَلَى أَهْلِ الْمَشْرِقِ فَتَحَشَرُوا إِلَيَّ الْمَغْرِبِ تَبَيُّتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتَقَبَّلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا يَكُونُ لَهَا مَا سَقَطَ مِنْهُمْ وَتَخَلَّفَ وَتَسَوَّفَهُمْ سُوقَ الْحَسَلِ الْكَبِيرِ﴾ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: مشرق والوں پر ایک آگ بھیجی جائے گی جرائیں مغرب کی طرف لے جائے گی اور لوگوں کے رات یا دوپہر کو سوتے وقت بھی ان کے ساتھ ہوگی اور جو شخص پیچھے رہ جائے گا وہ اس آگ کا شکار ہو جائے گا اور وہ آگ لوگوں کو اس طرح ہانکے گی جس طرح پیچھے رہ جانے والے اونٹ کو ہانکا جاتا ہے۔“

(۳): ﴿عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صُنِفَ مَشَاةً وَصُنِفَ رُكْبَانًا وَصُنِفَ عَلَى وُجُوهِهِمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ؟ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا أَمْشَاهُمْ عَلَى أَرْجُلِهِمْ فَأَدَّرَ عَلَى أُنْ يُمَشَّيْتُمْ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوُجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ﴾ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: بروز قیامت، لوگوں کو تین قسموں میں اکٹھا کیا جائے گا ایک قسم پیدل، دوسری سوار اور تیسری چہرے کے بل ہوں۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! چہرے کے بل کیسے؟ فرمایا: جزوات، انیس پاؤں پر چلا سکتی ہے وہ انیس، چہرے کے بل چلانے پر بھی قادر ہے۔ بلاشبہ وہ لوگ اپنے چہروں کے بل پر لیٹے اور کانٹے سے بچاؤ کر رہے ہوں گے۔“

(۱) [حاکم: کتاب الفتن (۵۴۸/۴) مجمع الزوائد (۱۲/۸)]

(۲) [احمد (۶۶۶/۲) ترمذی: کتاب التفسیر: سورة الاسراء (۳۱۴۲) ابن ابی شیبہ (۱۳۹/۸)]

(۴) : ﴿عَنْ بَهْرَمِ بْنِ حَكِيمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتَعْرُونَ عَلَى وَجُوهِكُمْ﴾ (۱)
 بھرم بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے والد اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ
 ”نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم لوگ پیدل، سوار اور چہرے کے بل رخ کیے جاؤ گے۔“

ارض محشر

(۱) : ﴿عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمُوتَ فَسُوقِي (تحشش الناس) ، قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ﴾ (۲)
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: حضر موت سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں کو ہانکے گی۔ ہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! پھر آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: ملک شام میں رہائش اختیار کرنا۔“
 (۲) : ﴿عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ... قَالَ: تُحْشِرُونَ هُنَا، وَأَوَّامًا بِيَدِهِ لِحَوْ الشَّامِ، مُشَاهَةً وَرُكْبَانًا وَعَلَى وَجُوهِكُمْ، تَعْرُضُونَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَعَلَى أَقْوَامِكُمُ الْفِذَامِ وَأَوَّلُ مَا يَعْرِبُ عَنْ أَحَدِكُمْ فِعْذُهُ﴾ (۳)
 حکیم بن معاویہ اپنے والد سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ

”نبی ﷺ نے ملک شام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کہ تم لوگ پیادہ، سوار اور چہروں کے

(۱) [ترمذی: کتاب صفة القيامة: باب ماجاء في شان الحشر (۲۴۲۴) احمد (۴۱۵ - ۸) الفتح

[(۳۸۷/۱۱)]

(۲) [احمد (۱۱/۲ - ۷۲ - ۹۴) ترمذی: کتاب الفتن: باب ماجاء لا تقوم الساعة حتى تخرج

نار... (۲۲۱۷) ابن ابی شیبہ (۶۲۴/۸) ابو بعلی (۵۵۰۱)]

(۳) [احمد (۴۱۵ - ۸) ترمذی: کتاب صفة القيامة: باب ماجاء في شان الحشر (۲۴۲۴)

نسائی (۲۴۳۵) حاکم (۶۰۸/۴) ابن ابی شیبہ (۱۴۰/۸) فتح الباری [(۳۸۷/۱۱)]

ہل اس جگہ جمع کیے جاؤ گے۔ تم اللہ کے حضور پیش ہو گے اور تمہارے منہ میل ہوں گے اور سب سے پہلے تمہاری ران کلام کرے گی۔“

فوائد

(۱) قیامت کی آخری نشانی ایک آگ کی صورت میں ظاہر ہوگی جو تمام لوگوں کو میدانِ محشر کی طرف ہانک لے جائے گی۔

(۲) آگ کی جائے خروج کے بارے میں منقول روایات بظاہر متعارض معلوم ہوتی ہیں کہ وہ آگ یمن سے نکلے گی یا حضرموت سے یا ملک شام سے؟ حافظ ابن حجر اس تعارض کو یوں رفع فرماتے ہیں کہ

﴿وظهر لى فى وجه الجمع أن كونها تخرج من قصر عدن لا بنافى حشرها الناس من المشرق الى المغرب وذلك ان ابتداء خروجها من قصر عدن فاذا خرجت انتشرت فى الارض كلها والمراد بقوله تحشر الناس من المشرق الى المغرب ارادة تعميم الحشر لا خصوص المشرق والمغرب أو انها بعد الانتشار أول ما تحشر اهل المشرق ويؤيد ذلك ان ابتداء الفتن دائما من المشرق﴾ (۱)

”مذکورہ روایات کی جمع کی صورت یہ ظاہر ہوتی ہے کہ آگ اولاً یمن سے نکلے گی پھر یہ ہر طرف پھیل جائے گی اور جب یہ لوگوں کو ہانکنا شروع کرے گی تو مشرق کی طرف سے شروع ہو کر مغرب کی طرف آئے گی یا سب سے پہلے یہ آگ اہل مشرق کو ہانک کر لائے گی کیونکہ فتنے ہمیشہ مشرقی سرزمین سے شروع ہوتے رہے ہیں۔“

(۳) ایک آگ اس سے پہلے گذشتہ صفحات میں ذکر کی گئی ہے جو ان علامات قیامت میں شامل ہے جن کا ظہور گزر چکا ہے مگر مذکورہ آگ اس کے علاوہ ہے جو قیامت کی آخری نشانی ثابت ہو گی۔

(۳) جس طرح گزشتہ آگ کی حقیقت آگ تھی اسی طرح مذکورہ نشانی بھی حقیقت پر محمول ہوگی کہ فی الواقع ایک آگ رونما ہوگی جو لوگوں کو میدانِ محشر کی طرف ہانک لے جائے گی لہذا اس آگ سے جنگ کی آگ یعنی جنگ یا فتنہ و فساد (مجاز) مراد لینا درست نہیں۔

(۵) امام قرطبی فرماتے ہیں کہ محشر کا معنی اجتماع ہے یعنی یہ آگ لوگوں کو میدانِ محشر میں جمع کرے گی اور محشر کی چار اقسام ہیں :-

”پہلے دو محشر دنیا میں اور آخری دو محشر آخرت سے متعلق ہیں۔“

(۱) پہلا محشر اس وقت ہوا جب بنو نضیر کو ملکِ شام کی طرف جلا وطن کیا گیا۔ (۱)

(۲) قیامت سے قبل لوگوں کا ملکِ شام میں جمع ہونا جیسا کہ جو مذکورہ روایات میں پیش گوئی کی گئی

ہے۔ (۲)

(۳) قبروں سے اٹھنے کے بعد میدانِ محشر میں لوگوں کا اکٹھے ہونا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَحَشْرَنَا هُمْ فَلَمَّ نَفَادُوا مِنْهُمْ أَحْذَا﴾ [الکہف: ۳۷]

”اور ہم انہیں جمع کریں گے پس ان میں سے کسی ایک کو بھی پیچھے نہیں چھوڑیں گے۔“

(۴) جنت یا جہنم میں جمع کیے جانا جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِينَ إِلَى الرَّحْمَنِ وَفَلَاؤُنَّ الْمُجْرِمِينَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ وَرِثَا﴾

[مریم ۸۵، ۸۶]

”جس دن ہم پرہیزگاروں کو اللہ رحمان کی طرف بطور مہمان کے جمع کریں گے اور گنہگاروں کو سخت

پیماس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک لے جائیں گے۔“ (۳)

(۱) [دیکھو: سورۃ العنکب]

(۲) [بعض اہل علم مثلاً امام غزالی وغیرہ نے اس محشر کو آخرت کے محشر میں داخل کیا ہے۔

المنہاج فی شعب الایمان (۴۴۲/۱) فتح الباری (۳۷۹/۱۱) التذکرۃ (ص ۱۱۹)]

(۳) [تفسیر ابن کثیر ج ۱ ص ۱۸۸ (۳۲/۱۸) التذکرۃ (ص ۸۸ تا ۱۷۳) فتح الباری

(۶) مذکورہ حشر قیامت سے کچھ پہلے وقوع پذیر ہوگا جس میں کافر لوگ اپنے سروں اور چہروں کے بل ٹیلوں اور کانٹوں سے گذرتے ہوئے میدان محشر میں جمع ہوں گے البتہ آخرت کے محشر کے وقت تمام لوگ ننگی حالت میں میدان محشر میں جمع ہوں گے جبکہ زمین چھٹیل میدان کی طرح ہوگی جس میں ٹیلے وغیرہ نہیں ہوں گے۔ (۱)

(۷) اس حشر کے وقت بعض لوگ پیدل بعض سوار اور بعض چہروں کے بل جمع ہوں گے۔

(۸) کسی شخص (کافر) کو چہرے کے بل چلانا بعید از قدرت نہیں!

(۹) مذکورہ آگ لوگوں کے ساتھ لباس کی طرح چٹ جائے گی حتیٰ کہ ان کے سوتے، جاتے، چلتے پھرتے ساتھ ساتھ رہے گی اور لوگ اس کے خوف سے آگے آگے بھاگتے جائیں گے حتیٰ کہ وہ سب میدان محشر میں پہنچا دیئے جائیں گے۔ (والله اعلم وعلمه اتم واکمل واصواب)

(۱۰) اس دنیاوی حشر میں میدان محشر ملک شام ہوگا جب کہ قبروں سے اٹھنے کے بعد بھی اسی میدان میں لوگوں کو جمع کیا جائے گا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو ملک شام کے میدان محشر ہونے میں شک ہو تو وہ سورت حشر کی ابتدائی آیات پڑھ لے۔

”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان یہودیوں سے کہا: چلو نکل جاؤ! انہوں نے کہا: کہاں؟ فرمایا: ارض محشر کی طرف۔“ (یعنی ملک شام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو شہر بدر کیا)۔ (۱۱)

والله اعلم وعلمه اتم واکمل واصوب



(۱) [ملاحظہ ہو فتح الباری (۳۸۷/۱۱) التذکرہ (ص ۱۷۱ وغیرہ)]

(۲) [فتح الباری (۳۸۰/۱۱) ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ و مشترک مؤلفوں کی تصانیف پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ]

ہندوستان کی تاریخی شہید بابری مسجد کے انہدام کی سازش

فرین بک ڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ کی ایک دستاویزی پیشکش

بابری مسجد

شہادت سے قبل
شہادت کے بعد

جلد اول (شہادت سے قبل) صفحات: 404 قیمت: 100/-
جلد دوم (شہادت کے بعد) صفحات: 488 قیمت: 125/-

ترتیب و ادارت
محمد عارف اقبال

بالخصوص نئی نسل کے لئے ایک گرانقدر تحفہ

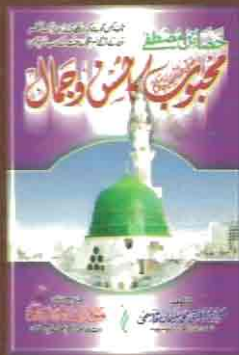
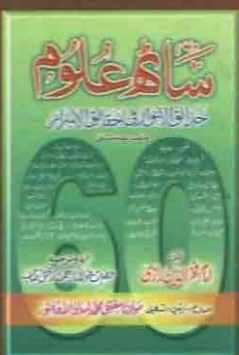
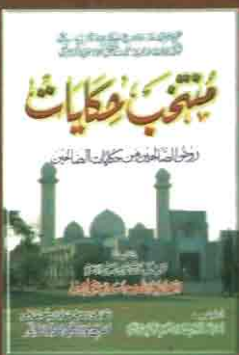
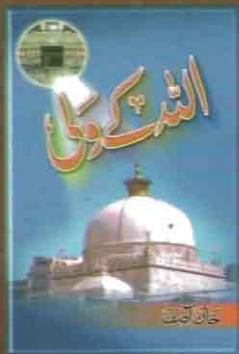
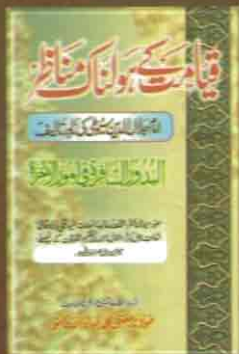
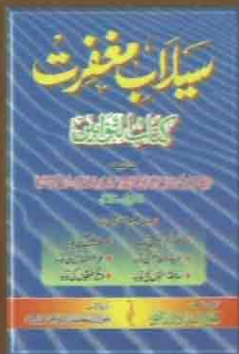
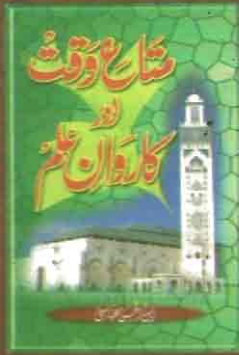
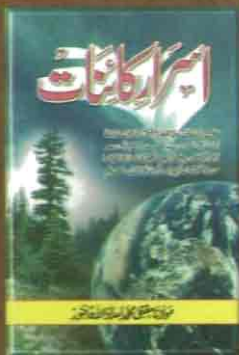
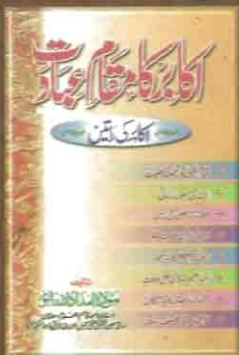
اہم موضوعات

- بابری مسجد کی دینی اور شرعی حیثیت ■ ہندو تو: حقیقت، تاریخ، عزائم
- بابری مسجد کی تاریخی حیثیت ■ بابری مسجد بنام رام جنم بھومی ■ شہید بابری مسجد: تاریخی پہلو
- بابری مسجد..... اجودھیاتازعہ Chronology of Events 1528 to 2003
- بابری مسجد شہادت کے بعد: چشم دید واقعات تبصرے، تجزیے، ردِ عمل
- اجودھیاتازعہ اور وزیر اعظم باجپئی کے بیانات
- تنازعہ مقام کی اگھائی اور محکمہ آثار قدیمہ (A.S.I.) کی رپورٹ: تجزیہ، تبصرہ، ردِ عمل
- رائے بریلی عدالت کا فیصلہ اور اس کے مضمرات
- بابری مسجد ملکیت مقدمہ.... زرموہنی اکھاڑے کے گواہوں کی دلچسپ داستان
- و شو ہندو پر لیشنڈ (VHP) کے عزائم ■ شہید بابری مسجد: موجودہ صورت حال
- موجودہ حالات میں مسلمانان ہند کے لیے راہ عمل ■ دستاویزات (Documents)
- شہید بابری مسجد تصاویر کے آئینے میں

فرین بک ڈپو (پرائیویٹ) لمٹیڈ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

FRID BOOK DEPOT (Pvt) Ltd



Rs. 160/-

ISBN 81-7801-008-9



فرید بک ڈپو (پرائیویٹ) لمیٹڈ

FARID BOOK DEPOT (Pvt.) Ltd.